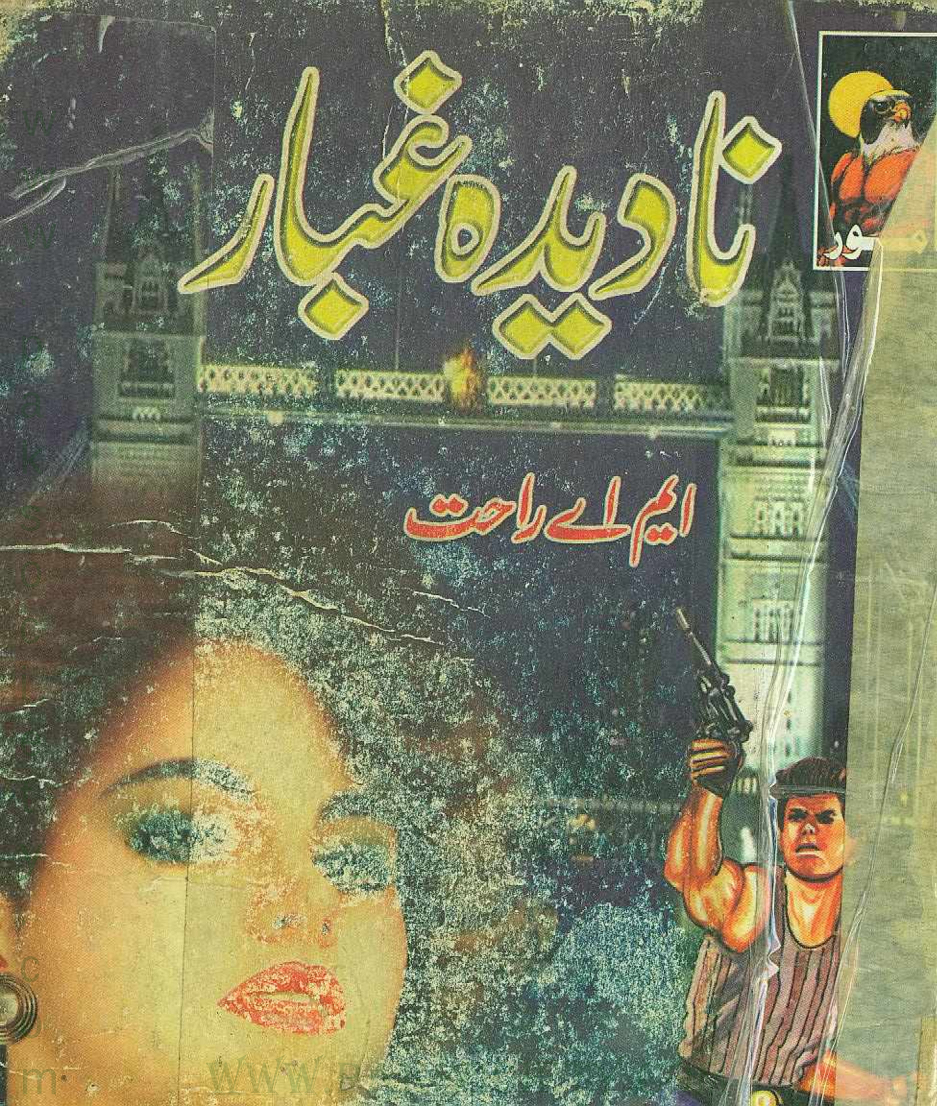
نادیدہ غبار
ایم اے راحت

نادیدہ غبار

ایم اے راحت

مقبول اکیڈمی سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
WWW.PAKSOCIETY.COM

وہ دن گزر گیا۔ دوسرا دن بھی گزر گیا۔ مکمل خاموشی چھائی رہی تھی۔ تیسرے دن صبح سات بجے کے قریب ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور میں نے جلدی سے اسے آن کر دیا۔

"چیکاس کیا بات ہے؟"

"رات ہم نے ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے ایک خطرناک مہم سرانجام دی ہے۔ کیتھ ایک مخصوص جگہ تک ہمارے ساتھ تھا۔"

"اس سے قبل میڈم کو اطلاع دی تھی؟"

"ان کی اجازت کے بعد ہی ہم تیار ہوئے تھے۔"

"کاغذات مل گئے؟"

"ہاں چیف۔"

"کیا ری ایکشن ہے؟"

"خوشی سے پاگل ہوا جارہا ہے۔ اس نے ہماری رفاقت کا تاحیات معاہدہ کرلیا ہے۔"

"ویری گڈ اور کوئی خاص بات۔"

"نہیں چیف' باقی سب خیریت ہے۔"

"اوکے۔" میں نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اس کے بعد میں سوچوں میں گم ہوگیا۔ یہ دن خاصی تبدیلیوں کا باعث بنا تھا۔ دوپہر کو دو بجے وہ لوگ مجھے دوبارہ قید خانے سے نکال

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے لیے گئے تھے۔ باہر چل کر انہوں نے کہا۔

"میڈم آپ سے فون پر بات کرنا چاہتی ہیں۔ آپ ان سے فون کر کے بات کرلیں۔" ایک کمرے میں لے جا کر انہوں نے فون میرے سامنے رکھ دیا اور نمبر بتایا۔ نمبر ڈائل کر کے میں نے ریسیور کان سے لگالیا۔

"ہیلو فراس۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ فوراً" چلے آؤ۔"

"میڈم میں فوراً" پہنچ رہا ہوں۔ ان لوگوں سے کہیں کہ وہ مجھے آپ تک پہنچا دیں۔"

"میں نے کہہ دیا ہے۔ بس تم جس حالت میں ہو فوراً" آجاؤ۔"

میں نے وہاں موجود لوگوں سے کہا کہ مجھے میریبا نے طلب کیا ہے۔ چنانچہ مجھے فوراً" پہنچا دیا جائے۔ ایک ہلکا سا خیال دل میں یہ ضرور آیا تھا کہ کہیں میجر سلطان کیپٹن تیمور وغیرہ یہ نہ سمجھیں کہ میں ان کا راز لینے کے بعد فرار ہوگیا ہوں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ کر میرے سامنے رکھ دیے تھے اور اب ان کی ہر طرح کی تشویش فطری تھی لیکن بہر طور دشمنوں کے خلاف سینہ سپر تھا اور اس وقت ان تکلفات کی گنجائش نہیں تھی۔ ہمیں جیسے ہی موقع ملے کام کرنا چاہیے تھا۔ چنانچہ مجبوری تھی۔ میں ان لوگوں کے ساتھ عمارت سے باہر نکل آیا اور ایک لمبی کار جس میں تاریک شیشے لگے ہوئے تھے مجھے لے کر چل پڑی۔ میں میڈرڈ سے مکمل طور پر ناواقف تھا کون کون سے راستوں سے گزرے کوئی اندازہ نہ ہوسکا۔ بہر طور اس سفر کا اختتام ایک چھوٹی سی خوشنما عمارت پر ہوا تھا۔ یہ عمارت بھی وہ نہیں تھی جہاں پہلے میں میریبا کے ساتھ وقت گزار چکا تھا۔ ظاہر ہے وہ اپنے آپ کو میڈرڈ کی بے تاج بادشاہ کہتی تھی۔ عمارت کے صدر دروازے پر میریبا نے میرا استقبال کیا۔ اپنی فطرت کے خلاف وہ اس وقت بہت تجل نظر آرہی تھی۔ عمارت کے اندرونی حصے میں شاید کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ مجھے وہاں پہنچانے والے بھی باہر ہی رک گئے تھے اور اس کے بعد میڈم میریبا دیوانہ وار مجھ سے لپٹ گئی اور اپنی مجنونانہ فطرت کا اظہار کرنے لگی۔ بہر طور میں بھی انسان تھا اور مختلف موقعوں پر مجھے بعض اوقات تو اپنی فطرت کے بالکل خلاف وہ ناگوار فرائض انجام دینے پڑے تھے جو نوجوانی کے معاملات سے تو الگ نہیں ہوسکتے تھے لیکن فطرت کبھی کبھی ایسے واقعات سے روکتی

چاہتی تھی۔ البتہ جب مجبوریاں اس طرح شامل حال ہوں تو پھر فطرت کی رہبری کون قبول کرے۔

میریبا کے پر جوش جذبات کا جواب اگر اس سے زیادہ پر جوش انداز میں نہ دیا جاتا تو مقصد کا حصول ہی مشکل تھا۔ یہ طوفان بہت دیر تک پھنکاریں مارتا رہا اور میں اس میں ایک تنکے کی طرح ہچکولے کھاتا رہا۔

جوابی کارروائی بھی بڑی زبردست تھی۔ میں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اس پاگل عورت کو ہینڈل کر رکھا تھا۔ یہ جذباتی طوفان بھی بہت دیر تک وقت ضائع کرتا رہا پھر میریبا سنبھل گئی کہنے لگی۔

"تم نے سوچا تو ہوگا کہ میں نے تمہیں کس لیے بلایا ہے۔"

"بس تم نے بلایا ہے اس کے بعد سوچنے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔"

"ہاں ہم دونوں اب سوچ کی منزلوں سے گزر چکے ہیں' نہ میں تمہارے بارے میں اس انداز میں سوچتی ہوں کہ کسی بات کا کوئی خاص مقصد ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم بھی ایسا نہیں کرتے۔ اصل میں اس کمینہ فطرت کیتھ اسٹروڈی نے ہاتھ پاؤں نکال لیے ہیں لیکن احمق کا بچہ اصلیت سے اب بھی ناواقف ہے۔ تمہیں یہ سن کر لطف آئے گا کہ وہ انہی کاغذات کو اصل کاغذات سمجھ رہا ہے۔ کاغذات اسے مل گئے اور اس نے ان میں دیکھ لیا کہ وہ تمام ثبوت ان میں موجود ہیں جو اسے میرے شکنجے میں پھنسائے ہوئے تھے۔ بس اس نے یہ سمجھ لیا کہ اب وہ میری گرفت میں نہیں ہے اور اب اپنی دانست میں وہ چالاکی سے کام لے رہا ہے۔"

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا ڈیئر کہ وہ ان کاغذات کو اصلی سمجھ رہا ہے۔"

"وہ میرے ننھے دوست پچھلے دن میرے لیے انتہائی خوش بخت ثابت ہوئے ہیں جہاں مجھے تم جیسا ایک محبوب ملا وہاں پانچ ایسے ناقابل یقین کارکن مل گئے ہیں جن کی کارکردگی پر غور کرتی ہوں تو سر چکرانے لگتا ہے۔ اگر میں انہیں ایک چھوٹی موٹی فوج کہوں تو کم ہوگا وہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہیں۔ دنیا کا ہر کام وہ اس آسانی سے کر لیتے ہیں کہ دوسرے چند افراد تصور بھی نہیں کرسکیں۔ تمہیں شاید اس بات پر یقین نہ آئے کہ عمارت میں یہ کاغذات رکھے ہوئے تھے وہاں صدر دروازے کے بغیر کسی اور راستے سے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

پہنچنا ناممکنات میں تصور کیا گیا تھا میں نے اس عمارت کو اسی طرح محفوظ ترین عمارت بنایا تھا کہ کہیں کوئی اجنبی وہاں داخل نہ ہو سکے لیکن جس طرح وہاں تک پہنچے وہ ایک ناقابل یقین بات ہے۔"

"ویری گڈ' اب تو مجھے ان لوگوں سے قریب رہنے کا اشتیاق ہو رہا ہے۔"

"ابھی نہیں ڈیئر ابھی نہیں۔ پہلے اس کیتھ کتے کو کیفر کردار تک پہنچا دیں۔ اس نے روڈنی اولیاس سے براہ راست رابطہ قائم کیا ہے۔"

"کیا؟"

"یعنی تم سے ہٹ کر؟"

"ہاں۔"

"اوہ یہ تو انتہائی ہولناک بات ہے۔"

"نہیں ہے' میں اتنی قوت رکھتی ہوں کہ اپنے ہاتھوں سے اس کا نرخرہ دبا دوں لیکن صورت حال کچھ ایسی ہے کہ ابھی میں مصلحت سے کام لینا چاہتی ہوں۔ یہ ایک مجبوری ہے میری۔ روڈنی اولیاس سے رابطہ قائم کر کے جانتے ہو اس نے کیا کہا ہے؟"

"ظاہر ہے کہ نہیں۔"

"اس نے روڈنی اولیاس سے کہا ہے کہ میں اب تک اس کا کام سرانجام نہیں دے سکی ان لوگوں کو قیدی بنا لینے سے سارے مسئلے حل نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ زبان کھولنے پر آمادہ نہیں ہیں اور یہ نہیں معلوم کہ انہوں نے کارٹن کہاں چھپائے ہیں۔ میڈم میریسا نے انہیں صرف قید میں ڈال رکھا ہے۔ تشدد کے تمام حربے ناکام ہو گئے ہیں۔ کیا اس طرح روڈنی اولیاس اپنا مقصد حاصل کر سکتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ذریعہ نکل آئے اور وہ لوگ فرار ہونے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس بات پر روڈنی نے اس سے پوچھا کہ آخر وہ کہنا کیا چاہتا ہے تو اس نے کہا کہ اگر یہ معاملہ براہ راست اس سے طے کیا جائے تو وہ اپنے طور پر کوشش کر سکتا ہے۔"

"ہوں۔ ویری گڈ وہ کیا کوشش کرے گا کچھ اس بارے میں معلوم ہو؟"

"نہیں۔"

"مگر آپ کو تفصیل کیسے معلوم ہوئی؟"

روڈنی اولیاس نے مجھ سے رابطہ قائم کیا تھا۔"

"ویری گڈ پھر؟"

"اس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا کہ کیا یہ اس قدر اہم کام کسی چھوٹے موٹے گروہ کی آپس کی چپقلش سے بن سکتا ہے۔ میں اس کی اہمیت کو سمجھنے میں ناکام رہی ہوں۔ روڈنی ہر قیمت پر ان لوگوں کی زبان کھلوانا چاہتا ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ یہ کام جلد از جلد ہو جائے اور یہاں یہ گروہی سیاست چل رہی ہے اس نے کہا کہ اگر میں یہ کام نہ کر سکوں تو پھر وہ مجبوراً" میرے ساتھی سے بات کرے گا ورنہ یہ ذمے داری میری ہے کہ آپس کی چپقلش کو ختم کر کے پہلے روڈنی کا کام کر دیا جائے اور اس کے بعد ہم سب جہنم میں جائیں جو ہمارا دل چاہے کرتے رہیں۔ اس نے اس کے لیے مجھے ایک ہفتے کا الٹی میٹم دے دیا ہے اس نے کہا ہے کہ ہفتے بھر کے اندر اندر میں اس بارے میں معلومات کر کے جواب دوں اور وہ گم شدہ کارٹن اس کے حوالے کر دوں۔ وہ مجھے اس کا معاوضہ ایڈوانس دینے کے لیے تیار ہے اور اگر ایک ہفتے کے بعد میں اس سلسلے میں ناکام رہی تو پھر کیتھ اسٹروڈی سے بات کرے گا اور دیکھے گا کہ اسٹروڈی اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہے۔ روڈنی اولیاس نے یہ بھی کہا کہ میں واقعی اس سلسلے میں ابھی تک متوثر کام سرانجام دینے میں ناکام رہی ہوں۔ یہ الجھن ہے میرے لیے ایک طرف میرا دل چاہتا ہے کہ کیتھ کی بوٹیاں چبا جاؤں تو دوسری طرف یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ روڈنی الیاس جیسی موٹی اسامی میرے ہاتھ سے نکلی جا رہی ہے اور یہ کام ہونے کی بظاہر ابھی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ میں نے اسی لیے تمہیں یہاں طلب کیا ہے ڈارلنگ کہ میں تم سے اس بارے میں مشورہ کروں۔ تمہارا ذہن بلاشبہ بہت تیزی سے کام کرتا ہے اور میں دل و جان سے اس کی قائل ہو گئی ہوں چنانچہ اب مجھے بتاؤ کہ اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے؟"

"کافی دیر غور و خوض کرنے کے بعد میں نے اس سے کہا۔

"میرے ذہن میں اس سلسلے میں جو ایک منصوبہ آتا ہے وہ کسی حد تک خطرناک ضرور ہے لیکن اب ان حالات میں ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔"

"اگر کوئی متوثر بات تمہارے ذہن میں ہے' میں سننے سے پہلے اس منصوبے کی منظوری دیتی ہوں۔ بشرطیکہ تم اس پر مطمئن ہو۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

"نہیں میریسا ابھی اس قدر اعتماد کرلینا مناسب نہیں ہے مجھ پر۔"

"کیسی باتیں کرتے ہو' تم پر اب دنیا بھر میں سب سے زیادہ اعتبار ہے۔ ویسے مارے ذہن میں کیا منصوبہ ہے؟"

"جو منصوبہ میرے ذہن میں ہے وہ یہ ہے کہ میں ان پر اپنا اعتماد قائم کرتے ہوئے ہیں وہاں سے فرار کا موقع دے دوں۔"

"فرار کا؟" اس کے لہجے سے چیخ نکلی۔

"ہاں۔" میں نے اطمینان سے کہا۔

"تو پھر؟" وہ ابھی حیرت میں مبتلا تھی۔

"اس کے لیے ہمیں ایک خوبصورت پلان تیار کرنا پڑے گا۔ میں خود بھی ان کے اتھ اس فرار میں شامل ہوں گا چونکہ میں نے جس انداز میں ان سے اپنا تعارف کرایا ے اس میں یہی کہا گیا ہے کہ میں بھی تمہارا ایک بدترین قیدی ہوں حالانکہ میں نے اپنے حالات ذرا مختلف بتائے ہیں۔"

میریسا کے انداز میں ایک دم ایسی کیفیت پیدا ہوئی جیسے وہ یہ کہنا چاہتی ہو کہ وہ یہ ت جانتی ہے کہ لیکن یہاں اس نے اپنے آپ کو کنٹرول کرلیا تھا۔ میرے ہونٹوں پر سکراہٹ آتے آتے رہ گئی۔ میں نے کہا۔

"ہاں اگر میں انہیں فرار کے لیے ایک بہترین موقع مہیا کر دوں تو شاید وہ اس وقعے سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔"

"مگر اس کے بعد کیا ہوگا؟"

"فرار ہونے کے بعد میں ان سے کہوں گا کہ میں ان کے ساتھ ہی اپنے وطن لیس جانا چاہتا ہوں۔"

"گڈ پھر۔" میریسا اشتیاق سے میری بات سن رہی تھی۔

"وہ کارٹن یہاں چھوڑ کر یقیناً اپنے وطن واپس نہیں چلے جائیں گے۔"

"او تمہارا مطلب ہے........" اچانک میریسا نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس سینٹر بل پہ رکھ دیا اور بولی۔ "تمہارا مطلب ہے کہ اس طرح وہ کارٹن حاصل کرنے کی وشش کریں گے اور تمہیں ان کے بارے میں علم ہو جائے گا۔"

"لازمی بات ہے وہ اپنا راز تو مجھے کبھی اس طرح نہیں بتائیں گے لیکن یہاں سے جانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ کارٹن بھی اپنے ساتھ ہی لے جائیں گے آپ کا کیا خیال ہے؟"

"میرا خیال۔" وہ اچانک ہی اپنی جگہ سے اٹھی اور مجھ پر لد گئی۔ وہ اپنے خیال اس طرح ظاہر کرتی تھی۔ بہرحال بمشکل تمام میں نے اس سے چھٹکارا حاصل کیا اور بولا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو میری بات پسند ہے؟"

"تمہارے جتنے منصوبے ہیں وہ ٹھوس اور مضبوط ہوتے ہیں۔"

"اب آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ میرے منصوبے سے اتفاق کرتی ہیں؟"

"ہاں اگر اس کے چھوٹے چھوٹے پہلوؤں پر مزید غور کر لیا جائے تو میں اس منصوبے کی منظوری دیتی ہیں۔"

"ویری گڈ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اچھا منصوبہ اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ لوگ وہاں سے فرار ہوں گے اور اس کے بعد بحالت مجبوری انہیں مجھے اپنے ساتھ شامل کرنا ہوگا۔ ان کی فطرت کا میں اچھی طرح اندازہ لگا چکا ہوں۔ وہ صرف سرکاری لوگ ہیں جنہیں یہ مقصد سونپا گیا تھا۔ ایسے لوگ بلاشبہ راستے میں آنے والی گھاس کو کاٹ دیتے ہیں لیکن میں چونکہ ان کا ہم وطن ہوں اور ان پر اس طرح اپنا اثر قائم کرچکا ہوں کہ وہ مجھ پر مکمل اعتبار کریں گے اس سلسلے میں اور کم از کم مجھے اس بارے میں دھوکا دینے کی کوشش نہیں کریں گے اور پھر یہ لازمی امر ہے کہ وہ جہاں بھی جو کچھ کریں گے اس میں میرا ساتھ بھی لازمی طور پر اپنائیں گے اور مجھے اس کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ میں اس معلومات سے آپ کو آگاہ کرتا رہوں گا میڈم میریسا اور آپ اپنے ایک ایسے گروہ کے ساتھ جو کیتھ اسٹروڈی کے اثر سے پاک ہو میرا تعاقب کرتی رہیے بلکہ مجھے ایسے بہت سے افراد درکار ہوں گے جو میرے اور آپ کے درمیان رابطے کا ذریعہ بنیں۔"

میریسا نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ "میرے اور تمہارے درمیان رابطہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے بھی قائم ہوسکتا ہے۔ میں تمہیں ایسا ٹرانسمیٹر مہیا کروں گی جس پر تم مجھ سے گفتگو کرسکتے ہو۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اس کے بعد شاید میں دوسری فرمائشیں بھی کرتا ڈیئر میریسا۔"

"ہاں ٹرانسیٹر میں تمہیں دوں گی۔"

"لیکن صرف ٹرانسیٹر سے کام نہیں چلے گا۔ وہ افراد بھی مہیا کرنے ہوں گے جو ظاہر ہے اس وقت ان پر حملہ آور ہوں گے جب وہ کارٹن حاصل کر چکے ہوں گے اور اس وقت کارٹن ہم اپنے قبضے میں لے لیں گے۔"

"بائی گاڈ اس سے اچھا منصوبہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ نہایت شاندار بات ہے۔ میرے ذہن میں یہ منصوبہ ابھی تک نہیں آیا تھا حالانکہ میں اس سلسلے میں خاصی پریشان ہو چکی ہوں اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔"

"تو ٹھیک ہے ہم اپنے منصوبے پر عمل شروع کر دیتے ہیں۔"

"میں تمہیں آٹھ ایسے افراد دے سکتی ہوں جو طوفانی طاقت رکھتے ہیں اور جو صرف میرے اور میرے وفادار ہیں۔ میرے لیے جان کی بازی لگا سکتے ہیں۔ بہت جلد میں ان سے تمہارا تعارف کرادوں گی۔" میریسا نے کہا۔

میں خاموش ہو کر اپنے اس منصوبے پر غور کرنے لگا۔ میریسا بھی پینا پلانا بھول کر اسی بارے میں سوچنے لگی تھی۔

"یہ بتاؤ کہ فرار کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کرو گے؟"

"میں اس دوران یہی غور کرتا رہا ہوں حالانکہ یہ ایک مشکل کام ہے لیکن پھر بھی ہمیں سرانجام دینا ہو گا۔ میرا خیال یہ ہے ڈیئر کہ اس وقت وہاں صرف چند افراد کو ہونا چاہیے جس وقت ہم فرار کا منصوبہ تیار کریں۔ میں یہاں سے جاتے ہی اپنا منصوبہ ان کے سامنے پیش کردوں گا۔ اس کے لیے ہمیں چند چیزوں کی ضرورت پیش آئے گی۔ وہاں جو لوگ موجود ہوں گے ان کے پاس ہتھیار وغیرہ تو ہوں گے۔ لیکن پستولوں میں نقلی کارتوس ہونے چاہئیں جو صرف دھماکا کریں۔ ہمیں ان لوگوں کو موت کے گھاٹ تو نہیں اتارنا ہو گا مگر فرار کا یہ منصوبہ کہیں سے کمزور نہ ہو۔ اس کے علاوہ ہمیں وہاں مقامی کرنسی بھی ملنی چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے پوشیدہ رہنے کے لیے کوئی مناسب جگہ بھی ہو جہاں تمہارے آدمی ہمیں تلاش نہ کر سکیں۔"

میریسا پر خیال نظروں سے مجھے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

"نقلی ہتھیار بھی ان کے پاس موجود ہوں گے اور کرنسی بھی۔ تم ان کی جیبوں سے نکال سکتے ہو۔ اس کے علاوہ تمہیں باہر نکلنے کے لیے گاڑی بھی تیار ملے گی جس کے اگنیشن میں چابی لگی ہوگی۔ وہ لوگ پوری طرح تمہارے پروگرام سے واقف ہوں گے اور ان کی تعداد صرف تین ہوگی جنہیں تم ہوشیاری سے قابو میں کرو گے۔ اور ہاں قیام کے لیے میں ہوٹل ہالی ڈے کا مشورہ دیتی ہوں ہالی ڈے جس عمارت میں تم لوگ مقیم ہو وہاں سے سیدھی سڑک جاتی ہے اور میڈرڈ کا اختتام ہی ہالی ڈے ہوٹل پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد صنعتی علاقہ شروع ہو جاتا ہے اور صنعتی علاقہ ہونے کی وجہ سے ہوٹل ہالی ڈے ایک نہ چلنے والا ہوٹل ہے۔ بس وہاں مسافروں کو اس سے بہتر جگہ اور کوئی نہیں ہے۔ وہ کار تم راستے ہی میں کہیں چھوڑ سکتے ہو اور وہاں سے ٹیکسی لے لینا تاکہ باقی شبہ بھی مٹ جائے اس کے بعد ڈیئر تم ٹرانسیٹر پر مجھ سے رابطہ رکھنا اور اپنا پروگرام بتاتے رہنا۔"

"ویری گڈ' میرا خیال ہے اس سے بہتر اور کوئی منصوبہ نہیں ہو سکتا۔"

"تم ان سے اپنی اس گمشدگی کے بارے میں کیا کہو گے؟"

"یہی کہ مجھ پر تشدد کرکے مجھ سے میرے پروگرام کے بارے میں معلوم کیا جاتا ہے اور اس وقت بھی اس نے مجھے بلایا گیا تھا۔"

"مناسب بات ہے تم نے گراؤنڈ ہی ایسا تیار کیا ہے کہ ان لوگوں کو اس پر شبہ نہیں ہو سکتا۔"

"جی ابھی تک تو میں نہایت موثر پیمانے پر اپنے کام کو سرانجام دے رہا ہوں۔ اب اس کے بعد دیکھیے کیا ہوتا ہے۔"

"خیر تمہیں ان سے زیادہ دور نہیں رہنا چاہیے۔ ورنہ انہیں کوئی شبہ بھی ہو سکتا ہے۔ میں تمہاری واپسی کا بندوبست کیے دیتی ہوں اور ہاں ٹرانسیٹر میں تمہیں ابھی مہیا کیے دیتی ہوں۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔ دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ میں پر خیال انداز میں دیوار کو دیکھنے لگا تھا جس کام کا آغاز میں نے کیا تھا۔ امید تو تھی کہ کم از کم میں اپنے ان وطن دوست ساتھیوں کو ان کے سامان سمیت یہاں سے نکالنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ حالانکہ یہ ایک مشکل کام تھا لیکن میرے لیے اس سے زیادہ مبارک وقت اور کون سا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہو سکتا تھا۔ جب اپنے وطن کے لیے میں کوئی کارنامہ سرانجام دوں۔ میریسا نے بہت مختصر لیکن نہایت موثر ٹرانسمیٹر سیٹ کا ایک حصہ مجھے دیا۔ دوسرا بھی اس کے پاس ہی موجود تھا۔ کوئی ڈیڑھ انچ کے اسکوائر ٹرانسمیٹر سیٹ کو نہایت آسانی سے آپریٹ کیا جاسکتا تھا۔ اس کی رینج بھی کافی تھی۔ میریسا نے مجھے اس کے استعمال کے بارے میں پوری تفصیلات بتائیں اور میں نے اس کا تجربہ کرکے بھی دیکھ لیا۔

پھر اسے مطمئن انداز میں اپنے لباس میں پوشیدہ کرلیا۔ میریسا نے مجھے رخصت کیا تھا اور یہ رخصتی بھی خاصی طویل تھی کچھ دیر کے بعد مجھے دوبارہ اس عمارت میں پہنچا دیا گیا اور پھر تہہ خانے میں۔ میں نڈھال سے انداز میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ میجر سلطان، کیپٹن تیمور، راحیل زبیری اور فیروز میرے لیے کافی پریشان نظر آرہے تھے۔ انہوں نے سوالیہ انداز میں مجھے دیکھا تو میں نے انگلی سے اوپر کی جانب اشارہ کرکے پوچھا کہ وہاں کیا پوزیشن ہے تو میجر سلطان نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ مطلب یہ تھا کہ ڈکٹا فون اس وقت بند نہیں کیا گیا ہے چنانچہ گفتگو میں احتیاط ضروری ہے۔ میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلائی اور انہیں اشارہ کیا کہ اب وہ مجھ سے میرے بارے میں گفتگو کریں چنانچہ میجر سلطان شروع ہو گیا۔

"خیریت تو ہے مائی ڈیئر مسٹر فراز کہاں لے گئے تھے وہ لوگ آپ کو؟"

"بس کیا بتاؤں وہی پرانا سلسلہ، مختلف طریقوں سے تشدد کرکے وہ مجھ سے میرے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لیے یہ کارروائی ہوتی رہتی ہے۔"

ہم نے ایک دفعہ پھر ڈکٹا فون پر پٹی چپکادی اور میں انہیں میریسا سے ہونے والی فرار کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کرتا رہا۔

"چنانچہ میرا نیا منصوبہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو یہاں سے فرار کرا دیا جائے اور میڈم میریسا نے اس منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ ان تمام ضرور کارروائیوں کے ساتھ جو ہمیں کرنا ہوں گی۔ ان کا مقصد یہی ہے کہ آپ لوگ یہاں سے فرار ہوں آپ کو کامیابی سے فرار ہونے کا موقع دیا جائے گا اور اس وقت تک آپ کے راستے میں کوئی مزاحمت نہیں کی جائے گی جب تک کہ آپ فاضل پرزہ جات کے وہ کارٹن حاصل کرکے

فرار ہونے کے لیے تیار نہ ہو جائیں۔ یہ ٹرانسمیٹر دیا گیا ہے مجھے جس کے ذریعے مجھے آپ کے منصوبے کی لحہ لحہ اطلاع میڈم میریسا کو دینا ہوگی اور جب آپ لوگ وہ کارٹن حاصل کرچکے ہوں گے تو میڈم میریسا اپنے آٹھ آدمیوں کے ساتھ آپ پر چھاپا مارے گی او کارٹن اپنے قبضے میں کرے گی۔"

ان سب کے چہرے دھواں دھواں ہو رہے تھے۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"اس طرح کم از کم آپ کو اس جگہ تک پہنچنے میں اب کوئی دشواری نہیں پیش آئے گی بس خدا سے یہ دعا کرنی ہے کہ ہم موثر طریقے سے اپنا یہ کام سرانجام دے سکیں۔ اس کے علاوہ مسٹر میجر سلطان چیکاس برادرس، کیتھ اسٹروڈی میڈم میریسا کے راستے میں مزاحمت کریں گے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میرے منصوبے میں صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ آپ کو وہاں تک پہنچا دوں بلکہ وہاں سے آپ کو بہ آسانی اس جگہ تک پہنچانے کی کوشش کروں گا جہاں سے آپ اپنے پروگرام کے مطابق ایٹ لاس کی جانب روانہ ہو جائیں گے۔ اب بتایئے کہ آپ اس سارے منصوبے سے اتفاق کرتے ہیں اور ہم رات کو نو بجے فرار ہو رہے ہیں۔"

میں نے سوالیہ نگاہوں سے میجر سلطان کو دیکھا۔ ان کا چہرہ شدت جوش سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔

☆☆☆☆☆

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

میجر سلطان کے الفاظ پر میں خود بھی جذباتی ہو گیا۔ میں نے کہا۔ "خدا میرے وطن کو سلامت رکھے اور آپ لوگوں کو صدا سلامت رکھے جو میرے وطن کے ذرے ذرے کے محافظ ہیں' اگر مجھے ہزار زندگیاں بھی مل جائیں تو میں آپ کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کردوں بہر طور یہ سارا منصوبہ بہت رسکی ہے اور ہم صرف خدا سے دعا کر سکتے ہیں کہ ہمیں اس میں کامیابی حاصل ہو۔"

"انشاء اللہ ہمیں اس میں کامیابی حاصل ہوگی' اللہ تعالیٰ ہر مشکل مرحلے میں بہر طور اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کا مل جانا تائید غیبی ہے' ورنہ سچی بات یہ ہے کہ ہم بے بس ہوگئے تھے اور بعض اوقات نہایت مایوسی سے یہ سوچنے لگتے تھے کہ ہمارا اپنا انجام کچھ بھی ہو لیکن جس مشن کے لیے ہم لوگ نکلے ہیں اس کا کیا ہوگا؟"

کچھ دیر ہم لوگ اسی طرح کی جذباتی باتیں کرتے رہے اور پھر میجر سلطان آرام کرنے لیٹ گیا۔ طے یہ ہی ہوا تھا کہ وقت مقرر پر ہم لوگ اپنی اس کارروائی کو آگے بڑھائیں گے۔ ادھر میریسا بھی اس بات سے مطمئن تھیں کہ کام تسلی بخش ہو رہا ہے' میں جانتا تھا کہ ان کی حالت بھی نہایت جذباتی ہوگی اس کے علاوہ چیکاس برادرز' کیتھ کو سنبھالے ہوئے تھے لیکن ابھی میں اس منصوبے کی تمام تر اطلاع چیکاس برادرز کو نہیں دینا چاہتا تھا۔ ایٹ لاس کے بارے میں سلطان نے جو کچھ بتایا تھا ہمیں وہ پریڈ پورا کرنا تھا لیکن خوشی کی بات یہ طے تھی کہ ابھی وقت باقی تھا اگر ایٹ لاس نکل جاتا تو پھر مشکلات کا

سامنا کرنا پڑتا۔ اب سارے کام اسی وقت میں سرانجام دے لینے تھے۔

گھڑی کی سوئیاں بہت سست رفتاری سے آگے بڑھتی رہیں۔ ہمیں مقرر وقت پر اپنا کام سرانجام دینا تھا۔ میجر سلطان' کیپٹن تیمور اور دوسرے لوگوں نے اندر لگے ہوئے مائیکروفون پر سے پٹی ہٹا دی تھی اور اب ہمیں اس پٹی کی ضرورت نہیں تھی۔ بہرحال وہ وقت آگیا جب ہمیں اپنے کام سرانجام دینے کے لیے تیار ہو جانا تھا۔ بہت ہی دلچسپ مرحلہ تھا۔ ہماری راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی لیکن ہم شدید سنسنی کا شکار تھے ہم جانتے تھے کہ ہمارے لیے انتہائی آسانیاں فراہم کر دی گئی ہیں اور اس وقت اس عمارت میں صرف وہی تین افراد ہوں گے جو ہمارے فرار کی تمام تیاریاں مکمل کرچکے ہیں۔ مقررہ وقت پر میں اٹھ گیا اور میں نے میجر سلطان سے کہا۔

"میجر سلطان آپ اور آپ کے تمام ساتھی تیار ہیں۔"

"ہم تو ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اس وقت تو خود کو ایک شاندار مہم پر محسوس کر رہے ہیں۔" میجر سلطان نے جواب دیا۔

"تو پھر آیئے۔ اللہ کا نام لے کر باہر نکلتے ہیں۔"

وہ لوگ میری راہنمائی میں تہہ خانے کے مختلف مراحل طے کرتے ہوئے بالآخر باہر آگئے۔ ان کے چہرے جوش اور تجسس سے سرخ ہو رہے تھے۔ ہم لوگ ایک راہداری سے گزرتے ہوئے جب اس بڑے ہال میں پہنچے جہاں سے گزرنے کے بعد ہمیں بیرونی راستہ اختیار کرنا تھا تو وہاں ہم نے ان تینوں کو پایا۔ تینوں بے خبری کے عالم میں تھے اور شاید مار کھانے کے لیے پوری طرح سے تیار' تاہم ہمارے قدموں کی آہٹوں پر وہ چونک کر ہوشیار ہوئے لیکن پروگرام کے مطابق ہم لوگ بھی تیار تھے گولیاں چلانے کی نوبت ہی نہیں آئی' یہ تو منصوبوں کے خاص خاص مواقعوں کا ایک حصہ تھا کہ کس وقت کیا کرنا ہے میجر سلطان' کیپٹن تیمور نے ان تینوں افراد کو گھونسوں پر ہی رکھ لیا اور مار مار کر سچ مچ ہی بے ہوش کر دیا حالانکہ یہ بات پروگرام میں شامل نہیں تھی لیکن میں میریسا سے کہہ سکتا تھا کہ ہم صورت حال کے مطابق ہی عمل کرنے پر مجبور تھے۔

ہمیں ان لوگوں کی تلاشی کے دوران اچھی خاصی کرنسی اور باہر کھڑی ویگن کی چابی مل گئی تھی۔ سارے انتظامات مکمل تھے لیکن ہمیں اتنا ہوشیار رہنا تھا کہ ویگن میں بھی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہمیں کوئی غیر متعلق گفتگو نہیں کرنی تھی اور میں نے ویگن تک جاتے ہوئے یہ بات میجر سلطان وغیرہ کو بھی بتادی۔ میجر سلطان نے میری بات کی تائید کی تھی۔

ہم باہر نکل آئے' تاحد نگاہ پراسرار سناٹا اور خاموشی چھائی ہوئی تھی' ایسا دلچسپ فرار اس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آیا ہوگا۔ جس کے لیے تمام انتظامات بہترین طریقے سے کر دیے گئے تھے۔ ویگن میں پیٹرول اچھی خاصی مقدار میں موجود تھا اور اس کے علاوہ وہ نقشہ جو ہمیں ہوٹل ہالی ڈے تک لے جاتا تھا میرے ذہن میں محفوظ تھا۔ ڈرائیونگ میں نے سنبھال لی تھی۔ میرے چاروں دوست میرے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ میجر سلطان ڈرائیونگ سیٹ کے قریب بیٹھا تھا اور باقی تینوں افراد پیچھے تھے اور پوری طرح ہوشیار اور بالکل خاموش تھے ویگن میں ہم نے بہت ہی مختصر سی گفتگو کی۔

میجر سلطان نے مجھ سے پوچھا۔ "اب آپ کا کیا پروگرام ہے ہمیں کہاں جانا ہوگا؟"

"میں نے ایک ایسی جگہ تلاش کی ہے جہاں ہم عارضی طور پر قیام کر سکتے ہیں وہ ایک ہوٹل ہے' ہالی ڈے کے نام سے مشہور ہے اور میڈرڈ کے نواحی علاقے میں ہے۔ وہاں بہت کم مہمان ہوا کرتے ہیں' گو ہمارے حلیے درست نہیں ہیں لیکن اتنے برے بھی نہیں کہ کوئی ہمیں شک کی نگاہ سے دیکھے۔"

"ٹھیک ہے۔"

میں ویگن ڈرائیو کرتا رہا۔ بہت ہی شاندار گاڑی تھی۔ ہالی ڈے ہوٹل کے لیے جو معلومات مجھے میریسا نے فراہم کی تھیں اسی کے مطابق نگاہیں دوڑاتا ہوا میں اپنے اس سفر کی تکمیل کر رہا تھا' تقریباً" پینتالیس منٹ کا سفر طے کرنا پڑا' سڑکیں سنسان تھیں اور ڈرائیونگ تیز رفتاری سے کی جارہی تھی اس لیے کوئی خاص دقت نہیں ہوئی۔ البتہ پٹرولنگ پولیس کا خطرہ تھا' جس کی گاڑیاں کئی جگہ ہمیں نظر آئی تھیں اور وہاں ہم نے نہایت احتیاط سے ڈرائیونگ شروع کر دی تھی تاکہ کہیں کسی کو کوئی شبہ نہ ہو اور کوئی ایسی رکاوٹ درمیان میں نہ آجائے' جو ہمارا سارا پروگرام چوپٹ کر دے البتہ ہم نے اپنی گاڑی ہوٹل ہالی ڈے سے تھوڑے فاصلے پر چھوڑ دی تھی اور اس کے بعد وہاں سے ہوٹل ہالی ڈے کا رخ پیدل ہی کیا تھا۔

اطراف میں سناٹے بکھرے ہوئے تھے لیکن ہوٹل کے اندر سے بینڈ کی موسیقی کی

آواز ابھری رہی تھی۔ اندر احاطے میں البتہ بہت خوب صورت ماحول بنا دیا گیا تھا۔ پارک بنا ہوا تھا جس میں شیڈ لگے ہوئے تھے اور یہاں سیروسیاحت کے لیے آنے والے لوگ اپنی اپنی تفریحات میں مشغول تھے ہم نے الگ الگ ٹولیاں بنالیں اور اس کے بعد ہوٹل ہالی ڈے کے ریسیپشن میں داخل ہوگئے' جو ایک بہت بڑے ہال کی شکل میں تھا' میڈم میریسا نے بھی مجھے بتایا تھا کہ یہ ہوٹل زیادہ چلتا نہیں ہے لیکن یہاں کے انتظامات معمول کے مطابق تھے اور نہایت شاندار تھے' ہوٹل بھی بہت ہی خوب صورت تھا جو کمرے ہمیں حاصل ہوئے وہ قابل دید حیثیت رکھتے تھے۔ مقامی کرنسی نے ہماری بھرپور مدد کی۔ کسی نے ہم پر کوئی توجہ نہیں دی تھی لیکن یہ دیکھ کر ہماری باچھیں خوشی سے کھل گئی تھیں کہ وہاں اسٹورز بھی تھے بہرحال ایک جدید ملک کا جدید ہوٹل تھا چنانچہ مسافروں کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا تھا۔ اسٹور اس وقت اگرچہ بند تھے لیکن دن میں اس بات کی امید ہوگئی تھی کہ وہاں ہمیں نئے لباس بھی مہیا ہوسکیں گے اور ضرورت کی دوسری چیزیں بھی۔

میں تو خیر ذہنی طور پر بالکل مطمئن تھا لیکن میجر سلطان اور اس کے ساتھیوں پر ہیجانی کیفیت سوار تھی انہیں یہ رہائی بہت عرصے کے بعد نصیب ہوئی تھی اور صحیح معنوں میں وہ مشکلات کا شکار رہے تھے اس لیے وہ بہت زیادہ جذباتی ہو رہے تھے البتہ زبان سے کسی نے کچھ نہیں کہا تھا' یہاں ہم اپنے اپنے کمروں میں مقیم ہوگئے جو پورٹر ہمیں چھوڑنے آئے تھے وہ ہم سے ٹپ وغیرہ لے کر واپس جاچکے تھے اور ابھی ہمارا آپس میں کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا میں نے اپنے لیے الگ کمرہ حاصل کیا تھا اور یہ ضروری بھی تھا۔ باقی وہ لوگ دو' دو کی شکل میں دو دوسرے کمروں میں منتقل ہوگئے تھے۔ غرض یہ کہ یہ ابتدائی مرحلہ پرسکون انداز میں طے ہوگیا تھا اور اب اس وقت یہ ضروری نہیں تھا کہ میں فوراً ہی میڈم میریسا کو اپنی اس پہلی کامیابی کی اطلاع دوں' مجھے پوری پوری ہوشیاری سے اپنا یہ تمام کام سرانجام دینا تھا' کہیں کسی مرحلے پر میڈم میریسا کو میرے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے' اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھنا تھا۔ چنانچہ کافی دیر تک میں ایک کرسی پر بیٹھا ان سوچوں میں گم رہا' کہ اب میرا دوسرا قدم کیا ہونا چاہیے اس کے بعد میں نے باتھ روم کا رخ کیا اور ایک عمدہ غسل کیا اس دوران ذرا سکون کم ہی ملا تھا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

حالانکہ میڈم میریسا نے اپنی محبت میں مجھے ہر طرح کی مراعات فراہم کی تھیں لیکن اب جو یہ نئی کارروائی میں کر رہا تھا اس میں مجھے بھی صعوبتوں سے گزرنا پڑ رہا تھا۔ اس پر سکون غسل نے مجھے تازہ دم کر دیا اور اب اس کے بعد ظاہر ہے ہمیں شاندار کافی کی ضرورت تھی۔ میں اپنے کمرے سے نکل کر میجر سلطان کے کمرے میں آ گیا۔ میجر سلطان کے بقیہ ساتھی بھی وہیں موجود تھے۔ انہوں نے میرا مسکراہٹوں کے ساتھ استقبال کیا۔

میجر سلطان نے کہا۔ ”بس یوں سمجھ لیجئے کہ کیپٹن تیمور آپ کے پاس آنے ہی والے تھے۔ ہم نے روم سروس کو کافی لانے کے لیے کہا ہے۔“

”دلچسپ۔ میں بھی یہی سوچ کر آیا تھا۔ میجر سلطان ویسے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں اپنی گفتگو کے لیے آزادی حاصل ہے' چنانچہ اس وقت ہم گفتگو میں کوئی تکلف نہیں کریں گے۔“

میجر سلطان نے تجسس بھری نگاہوں سے مجھے دیکھا۔

”ہاں میجر کم از کم مجھے میریسا کی تمام کارروائیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہیں۔ اب اس قدر ایڈوانس بھی نہیں ہے کہ خفیہ طریقے سے وہ ہماری گفتگو سننے کی کوشش کرے وہاں کی بات کچھ اور تھی۔“

”آپ یقین کیجئے کہ میں تو بڑی عجیب کیفیت محسوس کر رہا ہوں۔ ویسے یہ آزادی بڑی عجیب لگ رہی ہے' ہم لوگوں نے اپنے جسم سے اتنا میل چھڑایا ہے کہ ہمیں خود بھی حیرت ہو رہی ہے۔“

”خیر فوجی زندگی میں تو آپ کو ایسے مراحل سے گزرنا ہی پڑتا ہوگا۔“

”ہاں! لیکن اس کے بعد ہم سب بھول جاتے ہیں کہ ہم کسی مشکلات کا شکار رہے ہیں۔“

میں ہنسنے لگا پھر میں نے میجر سلطان سے کہا۔ ”ابھی تک جو کچھ ہوا ہے وہ ہماری پسند کے مطابق ہے' اب اس کے بعد آپ یہ بتائیے میجر سلطان کہ ہمارا دوسرا قدم کیا ہوگا؟“

”پروگرام پہلے سے مختلف نہیں ہے مائی ڈیئر دانش ہمیں جزیرہ کیزی جانا ہوگا۔ کیزی کے ساحلوں پر جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا ہمارا مطلوب موجود ہے اور میں یہ

سمجھتا ہوں کہ جو تاریخیں ہمیں حاصل ہو گئی ہیں انہوں نے ہمارے حوصلے اور بڑھا دیئے ہیں کیونکہ ایٹ لاس انہی تاریخوں میں ہی یہاں پہنچے گا۔“

”ایک بار پھر ذرا مجھے اٹلس کے بارے میں تفصیلات بتا دیجئے۔“ میں نے کہا۔

”ایٹ لاس خلیج کھلے میں لنگر انداز ہوگا اور وہاں سے ایک اسٹیمر مقررہ تاریخ پر جو ہمارے درمیان پہلے سے طے ہے' جزیرہ کیزی کے ساحل پر پہنچے گا۔ میرا مطلب ہے اس پراسرار ساحل پر جہاں سے ہمیں وہ سارا کام سرانجام دینا ہے۔“

”اسٹیمر سے آپ کے کس طرح رابطے ہوں گے؟“

”وہاں سے ہمیں نشانات دیئے جائیں گے جن کی تفصیل میں آپ کو بتا دوں گا۔“

”جوابی طور پر آپ کو کیا کرنا ہے؟“

”ایک بار سبز اور دوسری بار سفید روشنی۔ ہم یہ اپنا قومی نشان انہیں دیں گے اور اس طرح وہ لوگ یہ سمجھیں گے کہ لائن کلیئر ہے۔“

”اگر خدانخواستہ لائن کلیئر نہ ہوتی تو؟“

”تو پھر صرف سرخ نشان دکھانا ہوتا انہیں اور اسٹیمر سمندر ہی میں واپس لوٹ جاتا۔“

”اس کا مطلب ہے کہ ہمیں سبز اور سفید روشنی کا بندوبست بھی کرنا ہوگا؟“

”ہاں یہ ضروری ہوگا۔ میرے خیال میں ہمیں صرف دو ٹارچیں درکار ہوں گی' جن میں سے ایک پر ہم سبز رنگ کی پنی چڑھا لیں گے دوسری کو سفید ہی رہنے دیا جائے گا اس طرح ہمارا کام بن جائے گا۔“

”ٹھیک اس کے علاوہ آپ کو کسی اور چیز کی ضرورت ہوگی مسٹر سلطان؟“

”میرا خیال ہے صرف لباس اور کوئی شے ہمیں درکار نہیں ہے لیکن اب آپ یہ فرمائیے مسٹر دانش کہ آپ کا آئندہ کا منصوبہ کیا ہے' ہم لوگ اب تک محتاط گفتگو کرتے رہے ہیں' یہ ہماری پہلی غیر محتاط گفتگو ہے' خدا کرے یہ محفوظ ہی رہے۔“

”انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کے امکانات نہیں ہیں کہ اس گفتگو کو کہیں اور سنا جا سکے لیکن اب ہم اتنی دیوانگی کا مظاہرہ بھی نہیں کریں گے کہ ہر چیز میں خوف ہی کا شکار رہیں۔“

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں سمجھ رہا ہوں آپ کی بات تو پھر اب آپ کا ارادہ کیا ہے؟ میں اصل میں یہ سوال اس لیے کر رہا ہوں کہ آئندہ جو اقدامات ہوں اور خصوصاً" اس انداز میں کہ ایک بار ہم پھر فعال ہوگئے ہیں ہمیں حالات سے باخبر ہی رہنا ہے تاکہ ہم کسی بھی غیر متوقع مرحلے پر اپنے آپ کو سنبھال سکیں۔"

"یقیناً" یقیناً"۔ میں سمجھتا ہوں اب اس میں کوئی وقت نہیں ہے' جیسا کہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میریسا نے ہمیں اس لیے فرار کرایا ہے کہ میں آپ کے ہم وطن کی حیثیت سے آپ کے ساتھ رہوں' میرے پاس ایک ٹرانسمیٹر موجود ہے' جو میریسا نے مجھے مہیا کیا ہے اور میں اس ٹرانسمیٹر پر انہیں آپ کی پوزیشن سے آگاہ کرتا رہوں گا۔ منصوبہ یہ ہے' میریسا کو میں تمام حالات سے آگاہ رکھوں گا تاکہ وہ ہمیں سہولتیں فراہم کرتی رہیں ہم ان کے علم میں ہی کیزی پہنچیں گے اور اس کے بعد اس مرحلے تک ہم انہیں باعلم رکھیں گے جہاں وہ کارٹن آپ حاصل کریں۔ صورت حال ایسی بنالیں گے کہ مقررہ وقت پر اسٹیمر بھی وہاں پہنچ جائے' میں اس دوران میریسا کو پیچھے لگا کر لے جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں ان دونوں گروہوں کو آپس میں بھڑا کر آپ لوگوں کو نکل جانے کا موقع دوں۔"

===☆☆☆☆☆===

میں تمام تفصیلات میجر سلطان کو بتاتا رہا اور وہ حیرت سے تمام باتیں سنتا رہا۔ درمیان میں اس نے کئی بار مجھ سے سوالات کیے اور ایک بار پھر اس پر وہی جذباتی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس نے میرے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ سلامت رکھے۔ واقعی یہ ایک مؤثر اور شاندار منصوبہ ہے انتہائی ذہانت سے بھرپور۔"

"میجر سلطان شدت جذبات سے مزید کچھ نہ کہہ سکا۔ اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی غالباً" ویٹر کافی لے آیا تھا شاندار کافی اور اس کے ساتھ کچھ ڈرائی فروٹ ہم لوگوں کو لطف دے گئے آزادانہ طور پر زندگی گزارنے کا تصور بھی کتنا حسین ہوتا ہے۔"

رات کو تقریباً" سوا دو بجے میں اپنے کمرے میں آگیا تھا۔ میریسا کے بارے میں سوچا۔ پتا نہیں جاگ رہی ہوگی یا سوگئی ہوگی لیکن پھر بھی اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لئے میں نے اس سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کیا اور پہلے ہی مرحلے پر مجھے کامیابی حاصل ہوگئی۔ جیسے ہی میں نے ہیلو کہا' دوسری طرف سے میریسا کی مضطربانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو فراس' کہو کیا اس وقت تم تنہا ہو؟"

"ہاں تنہا اور ہوٹل ہالی ڈے کے کمرا نمبر تین سو گیارہ میں مقیم ہوں۔"

"اوہ ویری گڈ۔ ویسے مجھے عمارت سے صورت حال کا پتا چل گیا تھا۔ یعنی یہ کہ تم لوگ نکل جانے میں کامیاب ہوگئے۔ غالباً" گولیاں چلانے کی نوبت نہیں آئی تھی نہ ہی ان لوگوں کے ہتھیار قابو میں کیے گئے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ان کی ہمیں ضرورت نہیں تھی کیونکہ میڈرڈ کی پولیس کو بھی ذہن میں رکھنا تھا اگر ہتھیار ہمارے پاس ہوتے اور ہم کسی مشکل انداز میں فرار ہو رہے ہوتے تو پولیس کی نگاہوں میں بھی چڑھ سکتے تھے۔"

"تمہاری ذہانت بے مثال ہے میں اس کا خلوص دل سے اعتراف کرتی ہوں۔ ابھی ان لوگوں کے بارے میں علم نہیں ہوا کیا انہیں کافی زخمی کر دیا ہے تم نے؟"

"نہیں آپ کو وہاں سے اطلاع کیسے ملی؟"

"وہ ہوش میں آچکے تھے اور انہوں نے ہی بتایا ہے کہ وہ اچھے خاصے زخمی ہو گئے ہیں۔"

"نہیں انہیں صرف ہاتھوں ہی سے مارا پیٹا گیا تھا' اصل میں جو لوگ بہت عرصے سے قید ہوں اور انہیں فرار کا اندازہ ہو جائے تو پھر وہ بہت زیادہ جذباتی ہو جاتے ہیں۔ افسوس میں انہیں یہاں نہ روک سکا معذرت خواہ ہوں میں اس کے لیے۔"

"اوہو بالکل نہیں۔ بہرحال یہ سب کچھ تو ہو گا اب ہر کام ہماری پسند کے مطابق تو نہیں ہو سکتا۔ اب تم یہ بتاؤ کہ کیا صورت حال ہے؟"

"ابھی وہ لوگ فرار کی خوشیاں منا رہے ہیں اور اپنی آزادی کا جشن بھی۔ ہم کل صبح یہاں کے اسٹورز سے خریداری کریں گے اپنے لیے۔ لباس وغیرہ کی ضرورت ہے' اس کے بعد جو بھی منصوبہ ہو گا میں اس سے آپ کو بالکل باخبر رکھوں گا۔"

"یوں سمجھ لو اس وقت میں صرف تمہارے لیے مخصوص ہو گئی ہوں۔ کوئی اور کام اول تو کرنا بھی نہیں ہے مجھے لیکن کرنا چاہوں تو کر بھی نہیں سکوں گی۔"

"کیتھ کی جانب سے بالکل ہوشیار رہیں ہمیں اس پر خصوصاً نظر رکھنی ہے۔"

"مطمئن رہو میں نے ان آٹھ آدمیوں کو بھی تیار کر لیا ہے جو اس مشق میں ہمارے ساتھی ہوں گے۔"

"اب آرام سے سو جایئے۔ میں نہیں چاہتا کہ جاگنے کی وجہ سے آپ کی صحت پر کوئی برا اثر پڑے۔"

"اوہ ڈارلنگ میری صحت پر تو صرف تمہاری غیر موجودگی کی وجہ سے اثر پڑ سکتا ہے' تمہارے ساتھ جاگنے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے اور میں اس بات کی منتظر ہوں کہ

کب یہ کام ختم ہو اور ہم دوسری مشکلات سے آزاد ہو جائیں۔" اس نے ٹرانسمیٹر پر ہی بہت ساری لغویات کا مظاہرہ کیا اور اس کے بعد ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ میں دل ہی دل میں اسے گالیاں بکتا ہوا بستر پر دراز ہو گیا اور پھر سونے کی کوشش کرنے لگا۔ حالانکہ جب ذہن پر ہیجانی کیفیت طاری ہو تو سونا ایک مشکل کام ہوتا ہے لیکن یہ مشکل کام سرانجام دینا تھا۔

دوسرے دن خاصی دیر میں آنکھ کھلی۔ اب اتنا زیادہ بھی فری نہیں ہونا چاہتے تھے ہم لوگ کہ دوسرے ہماری جانب سے مشکوک ہو جائیں اس لیے نہ تو میجر سلطان نے مجھ سے رابطہ قائم کیا اور نہ ہی میں نے اس سے۔ البتہ دن کو ساڑھے گیارہ بجے میں ہوٹل کے نچلے حصے میں پہنچا اور یہاں اسٹورز سے اپنے لیے دو تین جوڑوں کی خریداری کی۔ میں نے ان لوگوں کو بھی دیکھا وہ بھی اسٹورز میں جھانکتے پھر رہے تھے اور غالباً کچھ خریداری بھی کر ڈالی تھی انہوں نے۔ بہرطور یہ سب کچھ نہایت تسلی بخش طریقے سے ہو رہا تھا۔ البتہ اب گفتگو کے معاملے میں ہم لوگوں کو پھر محتاط ہو جانا چاہیے تھا' چنانچہ واپسی میں میجر سلطان میرے ساتھ ہی اوپر کی منزل پر پہنچا تھا اور میں نے میجر سلطان کو یہ بتا دیا تھا کہ اب گفتگو ہم لوگ ہوٹل کے کسی ایسے حصے میں کیا کریں گے جو ذرا محفوظ ہو۔

"اس دوران میریپا سے رابطہ ہوا؟"

"ہاں رات ہی سوا دو بجے میں نے اسے اپنے مشن کے پہلے مرحلے کی کامیابی کی اطلاع دے دی تھی۔"

میجر سلطان پر خیال انداز میں مسکرانے لگا تھا پھر بولا۔ "کچھ کہا اس نے؟"

"کامیابی کی مبارک باد دی تھی۔"

"روانگی کا انتظام کب تک کر لیں گے آپ؟"

"آپ کیا چاہتے ہیں میجر؟"

"نجانے کیوں ذہن پر کچھ ہول سا سوار ہے میں یہ سوچتا ہوں کہ کیوں نہ ہم جزیرہ کیزی پہنچ جائیں۔"

"وہاں پہنچ کر بھی ہمیں اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنی ہو گی کیونکہ ابھی ہمارے پروگرام میں چند روز باقی ہیں۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ وہ وقت یہیں گزار لیا جائے تو کیا حرج ہے؟"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ جیسا مناسب سمجھیں' بس یونہی میرے ذہن میں یہ خیال آیا تھا۔"

"تاہم میں اس سلسلے میں میریسا سے بھی گفتگو کرلوں گا اگر اس نے وہاں کوئی ایسی تسلی بخش جگہ ہمیں دے دی جہاں ہم اپنا کام صحیح طریقے سے سرانجام دیں تو مجھے وہاں چلنے میں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایک دقت پیش آئے گی اس میں؟"

"کیا دانش؟"

"وہاں اگر ہم پہنچ گئے تو میریسا یہ کہے گی کہ تم لوگ اپنا یہ کام جلد از جلد سرانجام کیوں نہیں دے لیتے اور انتظار کس بات کا کر رہے ہیں۔"

"اوہ مائی گاڈ واقعی یہ بات میں نے نہیں سوچی تھی۔"

"میرے ذہن میں تھی۔ وہاں جاکر تو فوراً ہی آپ لوگوں کو اپنا کام سرانجام دینا ہوگا۔ چنانچہ کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم یہ چند روز یہیں گزار لیں۔"

"بات تو بالکل مناسب ہے۔" میجر سلطان نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا اور مجھے ہنسی آگئی۔ میجر سلطان نے کہا۔

"واقعی بہت اہم بات تھی لیکن ذہن میں نہ آئی۔ کیزی پہنچنے کا مطلب تو صاف ہے کہ ہمارے مشن کا تعلق اسی جزیرے سے ہے۔ وہاں پہنچ کر خاموش رہنے کا مطلب یہی لیا جائے گا کہ ہم کسی خاص بات کا انتظار کر رہے ہیں اور اس وقت وہ آپ سے سوال کرے گی کہ اب کس کا انتظار ہے؟"

"اور میرے لیے جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

یہ دوسرا دن بخیروخوبی گزر گیا کوئی ایسا قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا تھا جو ہمارے لیے کسی طور باعث تشویش ہوتا' رات بھی ہوگئی اور یہ رات بھی میریسا نے پرسکون ہی گزر جانے دی اور مجھ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش نہیں کی' غالباً وہ اسی خیال میں تھی کہ کہیں رابطے کی کوشش میرے لیے نقصان دہ نہ ثابت ہو جائے' ہمیں پانچ دن ملے تھے جن میں میرے اپنے خیال کے مطابق تین دن ہمیں یہاں گزارنے تھے وقت کا تعین ہوگیا تھا' جزیرہ کیزی پہنچنے کے لیے جو وسائل تھے اگر انہیں سست روی سے بھی استعمال کیا جاتا تو یہ دو دن ہمارے لیے بہت کافی تھے لیکن ہر لمحہ تجسس میں گزر رہا تھا سارے کام ہماری مرضی کے مطابق ہی نہیں ہو جائیں گے بعض جگہ ہمیں مشکل مراحل کا سامنا بھی

کرنا پڑے گا۔

تیسرے دن میں خود چیکاس برادرز سے رابطہ قائم کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ مجھے ان کی جانب سے اشارہ موصول ہوا' اس وقت میں اپنے کمرے میں تنہا ہی تھا' ہم لوگوں کے درمیان یہ بات طے تھی کہ اگر اشارہ موصول ہو اور اس کا جواب فوراً ہی نہ ملے تو پھر دوبارہ کوشش نہ کی جائے' میں نے ٹرانسیٹر آن کرلیا اور دوسری جانب سے چیکاس ٹو کی آواز سنائی دی۔

"چیف' آپ خیریت سے تو ہیں۔ آپ کسی مشکل کا شکار تو نہیں ہیں؟"

"نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"لیکن آپ ہیں کہاں' یہ طویل عرصہ بغیر رابطے کے کیوں گزرا آپ نے' ایک بار پھر میں آپ سے یہی سوال کروں گا کہ آپ صحت مند تو ہیں نا۔"

"بے فکر رہو چیکاس میں اپنے مشن کی تکمیل کے لیے مصروف ہوں اور اس دوران یہ مناسب نہیں تھا کہ میں تم سے رابطہ کرتا۔"

"اوکے چیف اوکے ہم تو بس آپ کے لیے پریشان تھے لیکن آپ تہہ خانے سے گم کہاں ہوگئے' میرا مطلب ہے اس قید خانے سے کیسے نکل گئے آپ کی کوئی خیروخبر میریسا کے ساتھ بھی نہیں ملی۔"

"تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا کہ ہم اب اس قید خانے میں نہیں ہیں' ظاہر ہے تمہارا وہاں سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔"

"کیتھ ہمارے کاؤنٹر باس نے ہمیں یہ بات بتائی تھی۔"

"اوہو کیا اس کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ ہم قید خانے سے نکل چکے ہیں؟"

"ہاں چیف اور وہ بہت پریشان ہے' اس کا کہنا ہے کہ شاید کوئی ایسی بات ہوگئی ہے کہ میڈم میریسا نے اب اس پر اعتبار کرنا چھوڑ دیا ہے اور اس سے بہت سی باتیں چھپانے لگی ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ابھی تک میڈم میریسا نے اس بات کا اظہار تو نہیں کیا کہ وہ کسی طور اس سے بددل ہے لیکن اس کی چھٹی حس بتاتی ہے کہ میڈم میریسا کے دل میں اس کے خلاف کوئی بات ضرور ہے' سب سے زیادہ مضطرب وہ ان قیدیوں کے لیے جو فرار ہوگئے ہیں اور اسے یہ بات بھی معلوم ہے کہ آپ بھی اب ان کے ساتھ موجود

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں ہیں۔"

"وری گڈ کیتھ کی معلومات اس قدر ہونی ہی چاہئیں کیونکہ وہ میریسا کا دست راست ہے' میں اب تم سے رابطہ قائم کرنے ہی والا تھا کیونکہ اب وہ وقت آگیا ہے جب تمہیں بھی باعمل ہو جانا ہے اور کیتھ کے وفادار کی بلکہ وفاداروں کی حیثیت سے۔"

"گڈ' اس کا مقصد ہے چیف کہ میں نے صحیح وقت پر آپ سے رابطہ قائم کیا۔"

"باقی کہاں ہیں؟"

"موجود ہیں' آپ سے پرسکون گفتگو ہوتے دیکھ کر اب ان کے چہروں پر اطمینان کے آثار پھیل گئے ہیں۔"

"اچھا تو پھر سنو چیکاس ہم لوگوں کو آج سے لے کر کل تک کسی بھی وقت یہاں سے نکل جانا ہے' ہمیں جزیرہ کیزی جانا ہوگا تم یہ بات کیتھ کو بتا سکتے ہو بلکہ انہیں پوری تفصیل جس طرح میں کہہ رہا ہوں اس طرح بتانا ہوگی۔"

"جی چیف۔" چیکاس ٹو دوسری جانب مستعد ہوگیا۔

"ہم یہ نہیں کہہ سکتے چیکاس کہ ہمارا کیزی تک جانے کا طریقہ کیا ہوگا لیکن ہمیں میرا مطلب ہے میں اور میرے ساتھ وہ چاروں افراد جن کے بارے میں تم جانتے ہو کسی بھی ذریعے سے جزیرہ کیزی جائیں گے' جزیرہ کیزی کے مشرقی ساحل پر جو ایک ویران ساحل تصور کیا جاتا ہے پہاڑی غار ہیں ہمیں ان غاروں تک پہنچنا ہے' مسٹر کیتھ کو خفیہ طور پر یہ اطلاع دو کہ میرے رابطے سے ان تمام لوگوں کو اعتماد میں لے کر فرار کرایا گیا ہے' وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میں ان کا ہمدرد ہوں ان کے ہم وطن ہونے کے رشتے سے ان کی مدد کرنا چاہتا ہوں لیکن دراصل میں میریسا کا دست راست ہوں اور اس کے لیے کام کر رہا ہوں میں انہیں وہاں تک لے جاؤں گا اور پھر وہاں شاید وہ لوگ اپنا کھویا ہوا سامان حاصل کریں گے اور اس کے بعد کسی ذریعے سے وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کریں گے' وہ ذریعہ تمہارے علم میں نہیں آسکا ہے اور شاید میریسا کو بھی اس کے بارے میں علم نہیں کیتھ' کو اس بات پر آمادہ کرو کہ وہ خفیہ طور پر ہمارا تعاقب کرے اور کیزی تک پہنچ جائے اسے یہ پتا بھی لگانا ہوگا کہ ہم لوگ کیا ذریعہ سفر اختیار کرتے ہیں' اس طرح وہ وہاں پہنچے گا' اسے یہ بھی بتانا ہوگا کہ آٹھ آدمی خفیہ طور پر میریسا کے لیے کام کر رہے

ہیں اور اس وقت جب میجر سلطان اپنے وہ کارٹن حاصل کرلے گا تو وہ آٹھوں آدمی ان پر حملہ کرکے ان سے سامان حاصل کرنے کی کوشش کریں گے' اس وقت اگر کیتھ چاہے تو اپنے طور پر کامیابی حاصل کرسکتا ہے' چیکاس باقی اس پوائنٹ پر پہنچنے کے بعد جو کچھ کرنا ہے' اس کے اطلاع میں کسی مناسب طریقے سے تمہیں دے دوں گا لیکن کیتھ کو میریسا کے پیچھے لگا کر کیزی تک پہنچانا تمہارا کام ہے اس سے کہہ دینا کہ اسے ہوشیار رہنا ہوگا اور سنو تم لوگوں کو بھی کیتھ کے خفیہ کارکنوں کی حیثیت سے مسلح رہنا ہوگا اس کے لیے خصوصی بندوبست کرلینا' کیزی تک تمہیں کیتھ کا دست راست بننا ہے' کیا سمجھے؟"

"جی چیف جی میں سمجھ رہا ہوں۔" چیکاس بے اختیار بولا۔

"اور کوئی ایسا سوال جو اس سلسلے میں تم کرنا چاہو؟"

"نہیں چیف بات پورے طور پر میری سمجھ میں آگئی ہے البتہ مجھے یہ بتائیے کہ اب ہم اپنی اس کامیابی کی اطلاع کس وقت آپ کو دیں؟"

"بہتر ہوگا کہ کل صبح تک۔"

"ٹھیک ہے چیف تو پھر ساڑھے چھ بجے؟"

"مناسب وقت ہے۔"

"رات میں ہم اپنی تمام کارروائیاں مکمل کرلیں گے' کیتھ کو میں اس وقت صورتحال سے آگاہ کیے دیتا ہوں' باقی لوگوں سے مشورہ کرکے۔"

"تو پھر خدا حافظ۔" ٹرانسمیٹر پر آنے والی آوازیں بند ہوگئیں' میں اس گفتگو پر غور کرنے لگا جو میں نے چیکاس برادرز سے کی تھی' کوئی ایسی صورت حال نہیں رہ گئی تھی جو تشنہ ہو ابھی تک سارا پروگرام مکمل جاری تھا' میرے ذہن میں اس سلسلے میں جو منصوبہ تھا وہ قدم بہ قدم کامیابی کی جانب بڑھ رہا تھا اور اس سلسلے میں غیراختیار طور پر کیتھ نے ہماری مدد کی تھی ورنہ اس پروگرام کو آگے بڑھانے میں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ میں پوری طرح اس پروگرام میں مصروف ہوگیا تھا حالانکہ ذہن کے کسی گوشے میں تصور نہیں تھا کہ یہاں اسپین آنے کے بعد میں اپنے معاملے کے بجائے کسی اور چکر میں مصروف ہو جاؤں گا لیکن بس تقدیر میں یہ سرخروئی لکھی تھی اپنے وطن اور اہل وطن کے لیے کام کرنے کا ایک اور سنہری موقع مجھے حاصل ہوا تھا' میں بھلا اسے نظرانداز کرکے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

اپنے بارے میں کیسے سوچ سکتا تھا' بے حد مسرور تھا میں اور بس اس سلسلے میں کامیابی کی دعائیں مانگ رہا تھا' کام جس آسانی سے ہو رہا تھا اس کی مجھے توقع نہیں تھی لیکن ماضی گواہ تھا کہ جب بھی میں نے کسی مقصد کے لیے قدم اٹھایا مجھے غیبی امداد حاصل ہوئی اور میرے راستے ہموار ہوتے چلے گئے پھر وہ وقت آگیا جب مجھے میریسا کو اس صورت حال سے آگاہ کرنا تھا۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر میریسا سے رابطہ قائم کیا اور چند لمحات کے بعد وہ ٹرانسمیٹر پر پہنچ گئیں۔

"ہیلو مائی ڈیئر فراس کہو کیسے ہو' میں تو درحقیقت بہت بددل ہوگئی ہوں اب ان سارے معاملات سے اور اس کی وجہ تم سے دوری ہے' میں تم سے زیادہ دیر دوری برداشت نہیں کرسکتی' خیر یہ تو ہوئی میری بات تم سناؤ کیا صورت حال ہے؟"

"میرا خیال ہے میں نے بہت اعلیٰ پیمانے پر کامیابی حاصل کی ہے اور اس کے لیے میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں مجھے خود بھی امید نہیں تھی کہ وہ لوگ اتنے اہم کام کے سلسلے میں مجھ پر اس قدر اعتماد کرلیں گے لیکن میں ان سے بہت کچھ معلوم کرنے میں کامیاب ہوگیا ہوں۔ وہ لوگ یہاں سے کیزی جانا چاہتے ہیں اور اب اپنے طور پر ان تیاریوں میں مصروف ہیں کہ کس طرح انہیں کیزی کا سفر اختیار کرنا چاہیے۔ ان کا اپنا وہ سازو سامان وہیں کہیں محفوظ ہے۔"

"اوہ مائی گاڈ' انہوں نے اس جگہ کی نشاندہی نہیں کی؟"

"نہیں' یہ میرے خیال میں ممکن بھی نہیں تھا۔"

"کم از کم یہ پتا چل جاتا کہ انہوں نے اپنے وہ کارٹن کہاں چھپائے ہوئے ہیں تو پھر ہم ان سے نجات ہی حاصل کرلیتے اور خود وہ کارٹن حاصل کرتے۔"

"اتنا بھروسا شاید وہ مجھ پر کبھی نہیں کریں گے۔"

"چلو ٹھیک ہے تو پھر کیا وہ کیزی جانے کا کوئی بندوبست کرسکے ہیں؟"

"ابھی تک نہیں بلکہ اس سلسلے میں مجھ سے ہی مشورہ کر رہے ہیں' اصل میں وہ مجھے بھی اپنے ساتھ وطن لے جانا چاہتے ہیں' ظاہر ہے اس کے بعد ہی سب کچھ ہونا تھا' کیونکہ وہ مجھے اپنا ساتھی سمجھ رہے ہیں۔"

"یہ بات تو میں جانتی ہوں لیکن کیا تم کیزی جانے کا کوئی بندوبست کرسکو گے۔"

"آپ کو علم ہے کہ میں تنہا اس سلسلے میں کچھ نہیں کرنا چاہتا اور پھر یہ سب کچھ تو ہمارے پروگرام سے بہت مختلف ہو جائے گا۔"

"نہیں بالکل نہیں' میں نے بس یونہی یہ سوال کرلیا تھا کہ تمہارے اپنے ذہن میں اس کے لیے کیا تصور ہے' ویسے تمہیں ذرہ برابر فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں' اس کا انتظام میں چند گھنٹوں کے اندر اندر کردوں گی' تم جس وقت بھی مناسب سمجھو کیزی روانہ ہوسکتے ہو۔"

"کیسے' وہی آپ مجھے بتائیے' وہ لوگ پر تول رہے ہیں اور اس بات کے امکانات ہیں کہ میں انہیں زیادہ دیر نہ روک سکوں' بجائے اس کے کہ میں ان کی ہدایت کے زیر اثر ان کے ساتھ یہ سفر کروں' میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کوئی ایسا بندوبست کردیں جو زیادہ محفوظ ہو۔"

"میں بالکل بندوبست کردوں گی' سنو جو کچھ میں بتا رہی ہوں اسے غور سے سنو' تمہیں پیٹا پوائنٹ جانا ہوگا' یہ ایک ساحل ہے' یہاں سے لمبے سفر کے لئے اسٹیمر حاصل کیے جاتے ہیں' سمندر کے شوقین بعض اوقات پورا پورا اسٹیمر اپنے لیے حاصل کرلیتے ہیں اور جزیرہ بیلاک اور کیزی تک ان اسٹیمروں کے ذریعے چلے جاتے ہیں' یہ سفر ہر طرح سے محفوظ اور شاندار ہوتا ہے میرا مطلب ہے خصوصی طور پر ہمارے کام کے لیے اسٹیمر سے کیزی تک کا سفر نہایت شاندار ہوگا۔ پیٹا پوائنٹ پر پہنچ کر تمہیں ہائی مارک تلاش کرنا ہوگا' ہائی مارک میری ملکیت ہے اور پیٹا پوائنٹ پر کھڑا رہتا ہے لیکن جب تم ہائی مارک کے منتظمین سے رابطہ قائم کرو گے تو وہ تم سے باقاعدہ سودے بازی کریں گے اور ایک عام آدمی کی حیثیت سے تمہیں ہائی مارک میں لے کر کیزی تک جائیں گے لیکن اس سے عمدہ بات اور کوئی نہیں ہوسکتی کہ تم ہائی مارک سے جزیرہ کیزی تک جاؤ' اس کے ساتھ ساتھ ہی تم یہ سمجھ لو کہ میں تمہارے پیچھے پیچھے آرہی ہوں کیا سمجھے' ہم نہایت خوبصورتی سے تمہارا تعاقب کریں گے اور اس طرح تم ہماری نگاہوں کے سامنے بھی رہو گے۔"

"ہائی مارک سے کیزی تک سفر کرنے کے لیے مجھے کیا بندوبست کرنا ہوگا؟"

"ایک دن کے کھانے پینے کا سامان اپنے ساتھ رکھ لینا بس بہت کافی ہوگا' تم گیارہ سے لے کر بارہ گھنٹے کے اندر اندر جزیرہ کیزی تک پہنچ سکتے ہو۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

”تو پھر ہائی مارک مجھے کس وقت تک وہاں مل جائے گا؟“

”وہ وہاں موجود ہے میں ان لوگوں کو اطلاع دیے دیتی ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی یہ ہدایت کرتی ہوں کہ چھ گھنٹے سے پہلے وہاں نہ پہنچنا چھ گھنٹے کے اندر اندر میں ایسا بندوبست کرلوں گی کہ میں خود بھی ان آٹھوں آدمیوں کو لے کر تمہارے پیچھے چل پڑوں۔“

”تعاقب کا شبہ نہیں ہونا چاہیے۔“

”بالکل مطمئن رہو میں اس سلسلے میں ناتجربے کار نہیں ہوں۔“

”مجھے یقین ہے تو پھر میں مطمئن ہو جاؤں؟“

”میری نیک خواہشات کے ساتھ۔“ اس نے جواب دیا۔

”اوکے میڈم میں بھی آپ کو کامیابی کی دعائیں دیتا ہوں۔“

”تھینک یو ویری مچ۔“

”ٹرانسمیٹر پر ہماری گفتگو کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔“

میرے ذہن میں ایک سنسنی سی پیدا ہو گئی تھی‘ یہی شکر تھا کہ میں نے اسے جزیرہ کیزی میں محفوظ ان کارٹن کے بارے میں نہیں بتایا تھا ورنہ اس کمبخت نے کہا تھا کہ اگر ان کا پتا اسے معلوم ہو جائے تو ان لوگوں سے نجات حاصل کرلی جائے‘ گویا ان لوگوں کی زندگی کا خطرہ پیش آسکتا تھا‘ بس بال بال ہی بچ گیا تھا‘ حالانکہ یہ اطلاع کیتھ کو مل گئی تھی‘ بہرحال یہ کوئی ایسا مشکل مرحلہ نہیں تھا‘ اب اس کے بعد چیکاس کو بھی اس بارے میں اطلاع دینا تھی‘ چنانچہ میں نے ان سے رابطہ قائم کیا اور اس میں بھی مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی‘ چیکاس ون نے میری کال ریسیو کی تھی۔

”کیا ہو رہا ہے؟“

”سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے ہم لوگ بڑی خوش اسلوبی سے اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں۔“

”اچھا چیکاس ون تمہیں اطلاع مل گئی ہوگی کہ ہمیں جزیرہ کیزی جانا ہے؟“

”یس چیف اور اس سلسلے میں ہم نے بات آگے بڑھا دی ہے یعنی مسٹر کیتھ کو یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ ہمیں جزیرہ کیزی جانا ہے لیکن ظاہر ہے وہ ان لوگوں کا تعاقب

کر کے ہی وہاں جانا پسند کرتے ہیں۔“

”تو اب کیتھ کو تمام تفصیل بتا دو اس سے کہو کہ میریسا ہائی مارک نامی اسٹیمر کے ذریعے ان ۔ وں کو کیزی تک جانے کا موقع دے رہی ہے اور میں یعنی میریسا کا وفادار ان لوگوں کو دھوکا دے کر کیزی تک لے جا رہا ہوں۔“

”اوکے چیف کب تک روانہ ہو رہے ہیں؟“

”چھ گھنٹے کے بعد کسی بھی وقت ہمیں پیٹا پوائنٹ سے ہائی مارک پر سفر کرنا ہے۔“

”گڈ‘ ہو سکا تو میں آپ سے دوبارہ رابطہ قائم کروں گا۔“

”صورت حال دیکھ لینا ویسے میرے لیے فی الحال کوئی مشکل نہیں ہے۔“ ان لوگوں سے گفتگو کا سلسلہ ختم کرنے کے بعد میں نے میجر سلطان‘ کیپٹن تیمور‘ فیروز اور راحیل زبیری کو اس بارے میں اطلاع دے دی اور وہ سب مستعد ہو گئے۔

ہم نے سمندری سفر کے لیے ضروری انتظامات کیے‘ وہ کرنسی ہمارے بے حد کام آ رہی تھی جو صحیح معنوں میں ہمیں میریسا ہی نے مہیا کی تھی‘ کھانے پینے کا سامان اور دوسری بہت سی چیزیں اپنے طور پر حاصل کر کے ہم بالکل پکنک ہی کے سے انداز میں چل پڑے تھے۔ ٹیکسی نے ہمیں پیٹا پوائنٹ تک پہنچا دیا جو شہر سے کافی دور ایک ساحل تھا لیکن بہت خوبصورت اور زندگی سے بھرپور‘ میریسا کے بیان کے مطابق یہاں بے شمار اسٹیمر نظر آ رہے تھے‘ خاصی گہما گہمی تھی اور ماحول میں ایک عجیب سی رنگینی رچی ہوئی تھی ہم ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے رہے‘ میری نگاہیں اطراف میں بھٹک رہی تھیں لیکن چیکاس برادرز اگر نظر آ جاتے تو پھر بات ہی کیا تھی پھر کچھ دیر کے بعد ہمیں ہائی مارک نظر آیا‘ کیا ہی دلچسپ بات تھی‘ سازش در سازش ہو رہی تھی لیکن میں اور میرے ساتھی جانتے تھے کہ اصل سازش کیا ہے اور ہمیں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ہمارا منصوبہ میرے ذہن میں تھا اور میں میرا دل یہی دعائیں مانگ رہا تھا کہ اس منصوبے میں مجھے خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو جائے۔

ہائی مارک کے منتظمین سے بات کی گئی انہوں نے خالص کاروباری انداز میں گفتگو کی اور اس سفر کی ساری رقم پیشگی ہم سے وصول کرلی‘ تین آدمی تھے‘ ہائی مارک ایک خوبصورت اسٹیمر تھا جس پر تقریباً پندرہ آدمی بہ آسانی سفر کر سکتے تھے‘ اس میں آرام و

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

آسائش کی تمام چیزیں موجود تھیں' وہ تینوں آدمی بھی تعاون کرنے والے نظر آتے تھے' ایک کیبن بھی تھا جس میں ضرورت کے وقت آرام بھی کیا جاسکتا تھا' باقی نشستیں لگی ہوئی تھیں' ہم سیاحت کرنے والوں کے مانند ہائی مارک میں سوار ہوگئے اور ہائی مارک کے انجن اسٹارٹ ہوکر آگے بڑھ گئے۔ میں اب پوری طرح محتاط تھا اور یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ہمارا تعاقب کرنے والے کون کون ہیں' اصولی طور پر میڈم میرپیا کے علاوہ کیتھ کو بھی ہمارا تعاقب کرنا چاہیے تھا لیکن بہرحال اب صورت حال کافی سنگین ہوگئی تھی اور ہمیں محتاط رہنا تھا۔ سفر جاری رہا' اسٹیمر کھلے سمندر میں آگئے تھے اور چونکہ سمندر میں بہت سے اسٹیمر موجود تھے جو مختلف سمتوں کو سفر کر رہے تھے اس لیے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ ہمارا تعاقب کرنے والے اسٹیمر کون کون سے ہیں' لازمی امر تھا کہ جب یہاں سے کیزی تک کا سمندری سفر ہوسکتا تو پھر بے شمار لوگ اس ذریعے سے بھی سفر کرتے ہوں گے۔ ہمارے رہبر بالکل خاموشی سے اپنا یہ سفر جاری کیے ہوئے تھے' دن گزرتا جارہا تھا اور اندازے کے مطابق ہمیں ابھی سفر کے تقریباً" نو گھنٹے طے کرنا تھے' بہرحال ہمارا رویہ بالکل نارمل رہا گفتگو میں بھی ہم لوگ محتاط رہے تھے البتہ ان لوگوں کے سامنے ہم نے ایسا ہی طریقہ کار اختیار کیا تھا جیسے ہمارے درمیان کوئی ایسا گہرا ربط نہ ہو یوں کیزی تک یہ سفر بالآخر ختم ہوگیا اور مجھے اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ میں تعاقب کرنے والوں سے واقف نہیں ہوسکا۔ ہائی مارک کے ملاحوں نے دور سے ہمیں جزیرہ کیزی کے بارے میں بتایا اور پھر ان میں سے ایک نے کہا۔

"آپ کون سے ساحل پر اترنا پسند کریں گے جناب کیزی کے پاس تین برتھ ہیں' نمبر ایک وہ جہاں سازو سامان اترتا ہے' نمبر دو جہاں سیاح اپنے لیے آسائشیں حاصل کر سکتے ہیں یعنی ساحل پر کیمپنگ بنی ہوئی ہے' نمبر تین وہ ساحل ہے جو سرکاری استعمال میں آتا ہے' اس کے علاوہ بہت سے ویران کنارے ہیں۔"

"درست اگر تمہیں کوئی پریشانی نہ ہو تو ہمیں کسی ویران کنارے پر ہی اتار دو۔"

"نہیں ہم آپ کی خواہش کے مطابق عمل کریں گے لیکن آپ کو تھوڑا سا فاصلہ پانی میں چل کر طے کرنا ہوگا۔"

"اس میں ہمیں کوئی دقت نہیں ہوگی۔" میں نے جواب دیا اور وہ لوگ ہماری

خواہش کی تکمیل کرنے لگے۔

وہ ساحل غیر آباد تھے جہاں ہمیں اتار گیا تھا' غالباً" کیزی کا کوئی ایسا گوشہ جو عام طور سے استعمال میں نہیں رہتا تھا' ہم اپنا مختصر سا سامان اٹھائے ہوئے پانی سے گزر کر ریت کے بھورے ساحل پر آگئے جس کے کنارے درختوں کی بہتات تھی' مجھے کم از کم یہ اندازہ تو ہوگیا تھا کہ یہ وہ جگہ نہیں ہے جہاں میجر سلطان نے اپنا سامان وغیرہ چھپایا ہوا ہے۔ میجر سلطان بھی اتنا احمق نہیں تھا کہ ایسی کوئی حرکت کرتا اس نے یقینی طور پر ایک مختلف ہی جگہ اختیار کی ہوگی لیکن ابھی جلد بازی نہیں تھی' ہم لوگ ساحل پر کافی دور نکل آئے اور پھر درختوں کے ایک جھنڈ میں آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے' میجر سلطان نے کہا۔

"بہت مناسب وقت" ہم لوگ یہاں پہنچے ہیں' میرا خیال ہے کل کا دن ہم یہیں گزار لیں گے' پرسوں کی رات تو ہمارے لیے ہے ہی کام کی رات مجھے امید نہیں تھی کہ ہم اتنی آسانی سے اس جگہ دوبارہ پہنچ جائیں گے' آہ مسٹر دانش منصور کس دل سے آپ کا شکریہ ادا کریں۔"

"شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے میجر' یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں یہ ملکی مفاد میں ہے اس میں شکریہ کہاں سے آگیا۔"

"خدا آپ کو آپ کے حوصلوں میں استقامت عطا کرے' ویسے میرے خیال میں ہم یہاں بالکل محفوظ ہیں' ہمارے دشمن ہی ہمارے سب سے بڑے محافظ ہوں گے اور اس وقت تک ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہوگا جب تک کہ ہم وہ کارٹن حاصل نہ کریں۔"

"ہاں اب میں ذرا اپنے دوستوں سے کچھ بات کرلوں۔" میں نے کہا اور میجر نے مسکراتے ہوئے گردن ہلادی۔ سب سے پہلے میں نے میرپیا کو مخاطب کیا' وہ تو جیسے تیار ہی بیٹھی ہوئی تھی' اس نے فوراً" ہی میری کال ریسیو کی اور کہنے لگی۔

"ہیلو تم خیریت سے تو ہونا' وہ لوگ تم سے کتنے فاصلے پر ہیں؟؟"

"کیا آپ ہمیں دیکھ سکتی ہیں؟؟"

"نہیں میں نے جان بوجھ کر تم سے فاصلہ اختیار کیا ہے لیکن میں بہت مختصر وقت میں تم تک پہنچ سکتی ہوں۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ویری گڈ' اس کا مطلب ہے کہ آپ نے نہایت کامیابی سے ہمارا تعاقب کیا ہے۔"

"کرنا تھا میری زندگی' میں تمہیں خطرات میں کیسے چھوڑ سکتی ہوں لیکن کیا یہ وہی جگہ ہے کیا انہوں نے اپنا سامان جنگلوں میں چھپایا ہوا ہے؟؟"

"میں آپ کو پوری طرح آگاہ رکھوں گا ان حالات سے لیکن آج کم از کم وہ یہ کام نہیں کریں گے بلکہ اس کے لئے کل کا دن گزارنے کے بعد مصروف عمل ہوں گے۔"

"ویری گڈ کوئی بات نہیں ہے۔ تمہارے پاس آج کا دن یہاں گزارنے کے لیے کھانے پینے کا سامنا موجود ہے یا نہیں؟؟"

"ہاں دوران سفر ہم نے اس سامان کو محفوظ رکھا ہے۔"

"واقعی مجھے اس کے لیے تشویش تھی۔"

"بس میں آپ سے اتنا ہی کہنا چاہتا تھا براہ کرم محتاط رہیے۔"

"میں محتاط ہوں"

اس سے سلسلہ منقطع کرنے کے بعد میں نے ایک درخت کی آڑ لے کر وہ ٹرانسمیٹر ان کر دیا جس سے چیکاس برادرز سے گفتگو کی جاسکتی تھی۔

دوسری طرف سے میری کال ریسیو نہیں کی گئی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ چیکاس برادرز اس وقت ٹرانسمیٹر پر گفتگو کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں' ذہن میں ایک ہلکی سی خلش پیدا ہوگئی تھی' بس ان کی یہاں موجودگی کا علم ہو جاتا مجھے اس سے زیادہ' کسی بات کی فکر نہیں تھی' کم از کم اس سے یہ اندازہ تو ہو جاتا کہ سارا پروگرام توقع کے مطابق چل رہا ہے' بہرطور کچھ کیا بھی نہیں جاسکتا تھا۔ میں سلسلہ منقطع کر کے واپس میجر سلطان وغیرہ کے پاس پہنچ گیا' وہ سب بری طرح متجسس تھے' میں نے انہیں پرسکون رہنے کی تلقین کی' میجر سلطان نے مسکرا کر میرا شکریہ ادا کیا اور بولا۔

"یہ تجسس اور ہیجان فطری ہے خدا کرے ہم کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں' ناامیدی کے بعد یہ امید کی کرنیں روشن ہوئیں ہیں۔" بہت دیر تک ہم گفتگو کرتے رہے میں نے میجر سلطان سے پوچھا کہ وہ علاقہ کس سمت ہے جہاں ہمیں جانا ہے تو میجر سلطان نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"نہیں مسٹر دانش منصور' میں پوری طرح اس جگہ کی تفصیل اپنے پاس محفوظ رکھتا ہوں بے شک ہمیں یہاں سے خاصا فاصلہ طے کرنا پڑے گا اس سے بھی زیادہ ویران ساحل ہے وہ جہاں ہم نے اپنا مطلوب چھپایا ہے لیکن میرے خیال میں ہمیں آج ادھر کا رخ نہیں کرنا چاہیے۔"

"ہاں ہمارے پاس یہ وقت موجود ہے تو ہم اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں گے۔ بعد میں ہمارے معمولات کسی پکنگ پر آئے ہوئے گروپ کے مانند ہوگئے تھے' کھانے پینے کی اشیاء وافر مقدار میں موجود تھیں اور اس کے لیے کوئی مشکل نہیں تھی' اسٹیمر واپس جاچکا تھا اب اس سلسلے میں آگے کی تمام کارروائی حالات کے مطابق ہی ہوسکتی تھی' کوئی فیصلہ کن بات نہیں کی جاسکتی تھی کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔"

پھر تقریباً دو یا ڈھائی گھنٹے کے بعد چیکاس برادرز کی جانب سے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا میں نے بہرطور ان لوگوں کے سامنے ان سے گفتگو کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا تاکہ کسی بھی قسم کی مداخلت نہ رہے اور میں یکسوئی سے چیکاس برادرز سے بات کرسکوں' دوسری طرف سے چیکاس ون ہی بول رہا تھا۔

"ہیلو چیف آپ نے کچھ دیر پہلے ہمیں کال کیا تھا' لیکن اس وقت کیتھ اسٹروڈی ہم سے میٹنگ کر رہا تھا۔"

"اوہو اسے کوئی شبہ تو نہیں ہوا؟؟"

"نہیں چیف مطلب کا آدمی ہے بہت زیادہ تجسس نہیں رکھتا مطمئن بھی ہے اور ہم سے بہت خوش بھی اس لیے ایسا کوئی سوال نہیں کیا اس نے' حالانکہ اسے ہلکی سی بیٹی کی آواز سنائی دی تھی اور وہ چونک کر چاروں طرف دیکھنے لگا تھا' میں نے فوراً ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔"

"میں خود بھی محتاط رہتا ہوں چیکاس' بہرحال سناؤ کیا کیفیت ہے؟؟"

"ہم پوری احتیاط کے ساتھ اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں چیف' کیتھ کے ساتھ ہمارے علاوہ مزید دس افراد ہیں گیارہواں وہ خود ہے' ہمارے پاس بہترین اسلحہ موجود ہے اور ہم پوری طرح آپ لوگوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔"

"اور کیا میڈم میریبا بھی تمہاری نگاہوں میں ہے؟؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"آٹھ آدمی اس کے ساتھ ہیں چیف اور وہ پوری طرح ہماری رینج میں ہے' ہم اگر چاہیں تو ابھی اس کا کام تمام کر سکتے ہیں' بس عورت ہے نا' ویسے تو بہت ذہین اور چالاک ہے لیکن اتنی زیادہ محتاط نہیں رہ پائی' جتنا اسے رہنا چاہیے تھا۔"

"چیکاس تمہیں ہر قیمت پر اس کی نگاہوں سے محفوظ رہنا ہے تاکہ تم اس معاملے میں ملوث قرار نہ پاؤ۔"

"آپ بالکل مطمئن رہیں چیف ہمارا اپنا سارا کام ٹھیک چل رہا ہے لیکن اب ہمیں آگے کا منصوبہ بتایئے۔"

"یہ دن تو گزر ہی جائے گا' اصل دن کل کا ہے' کل ہم لوگ ان غاروں کی جانب جائیں گے جہاں میجر سلطان نے وہ کارٹن چھپائے ہوئے ہیں' مقررہ وقت پر کارٹن باہر نکالے جائیں گے کیونکہ ایٹ لاس نامی جہاز سے آنے والا اسٹیمرات کے کسی حصے میں وہاں پہنچے گا' اب سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت کا صحیح تعین نہیں کیا جاسکتا۔"

"ہوں' بات خاصی الجھی ہوئی ہے چیف' اس کا خاص طور سے خیال رکھیے گا۔" چیکاس ون نے کہا۔

"مجھے پورا پورا احساس ہے لیکن چیکاس تمہیں بڑی ہوشیاری سے اپنا کام سرانجام دینا ہے میں تمہیں اس سلسلے میں تفصیلات بتائے دیتا ہوں۔"

"جی چیف۔"

میں بہت دیر تک چیکاس ون کو اپنے منصوبے کی تفصیل بتاتا رہا تھا اور وہ ایک ایک پوائنٹ غور سے سنتا رہا تھا پھر اس نے کہا۔

"اوکے چیف آپ مطمئن رہیں جو کچھ ہوگا اسی انداز میں ہوگا۔"

"سب سے بڑا کام یہ ہوگا کہ اس وقت تمہیں جس طرح بھی بن پڑے میڈم میریا کو میرے پاس سے ہٹا دینا ہے' میں خود بھی اس سلسلے کوشش کروں گا لیکن تمہیں اس میں زیادہ کارروائی کرنا ہوگی اور اپنے آپ کو پوری طرح ہوشیار رکھ کر۔"

"اوکے چیف اوکے آپ بالکل مطمئن رہیں۔"

"ان لوگوں کو خدا حافظ بھی کہنا ہوگا ناں۔"

"ہم سمجھ رہے ہیں چیف پوری طرح سمجھ رہے ہیں۔"

"اور کوئی خاص بات؟"

"نہیں چیف بظاہر اور کوئی خاص بات نہیں ہے لیکن اگر ہوئی تو آپ کو بروقت اطلاع دی جائے گی۔"

"بس تو اس سے زیادہ گفتگو کرنا بے مقصد ہے۔" بعد کا وقت میجر سلطان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مختلف قسم کی گفتگو ہی میں گزرا تھا اور اس کے بعد ہم نے رات بھی پرسکون گزاری تھی' ہم جانتے تھے کہ ہمارے لاتعداد محافظ ہمارا تحفظ کر رہے ہیں اور یہاں جنگلوں میں ہمیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے چنانچہ پرسکون سوئے تاکہ صبح کو تازہ دم جاگیں۔

اور یہی ہوا ناشتے وغیرہ کرنے کے بعد ہم ساحل سمندر پر پہنچ گئے اور چہل قدمی کرنے لگے' انداز ایسا ہی تھا جیسے پکنک پر آئے ہوئے ہیں اور اس بات پر ہم لوگ ہنس بھی رہے تھے میں نے بالآخر میجر سلطان سے کہا۔

"اب کیا ارادہ ہے میجر کس وقت ہم اس سمت سفر کریں گے؟"

"میرا خیال ہے دوپہر ڈھل جانے کے بعد اس طرح وقت زیادہ پرسکون گزرے گا۔"

"ٹھیک ہے لیکن جو بیچارے ہمارے محافظت کر رہے کر رہے ہیں ان کی کیفیت قابل دید ہوگی۔"

میجر سلطان ہنسنے لگا۔ ڈھائی بجے کے بعد ہم نے تمام معمولات سے فراغت حاصل کر کے ساحل ہی کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئی ایک سمت کا رخ کیا' جنگل کا سلسلہ بہت دور تک پھیلا ہوا تھا اس کے بعد وہ ختم ہوگیا اور وہاں سے سخت پہاڑی میدان شروع ہوا جس میں چٹانیں ابھری ہوئی تھیں' جزیرہ کیزی کے بارے میں مجھے کوئی تفصیل معلوم نہیں تھی لیکن بہرطور ذرا مختلف سی جگہ تھی۔ ہم لوگ اب سنجیدہ ہوگئے تھے' ان چاروں کے چہروں پر بھی شدید سنجیدگی طاری تھی اور کسی قدر خوف کے سے آثار نظر آرہے تھے' غالباً" اس تصور کے ساتھ کہ جو کچھ وہ یہاں پوشیدہ کر کے گئے تھے وہ محفوظ ہے یا نہیں' میجر سلطان نے اس کا اظہار تو نہیں کیا تھا لیکن اس کا چہرہ اس کے دلی جذبات کی تصویر بنا ہوا تھا' ان چٹانوں پر سفر تیز رفتاری سے نہیں کیا جاسکتا تھا اس لیے ہماری رفتار بہت سست

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

تھی اور ہم بہت محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے' مجھے یقین تھا کہ میڈم میریسا مجھ پر نظر رکھے ہوئے ہوگی' میں تمام تر نفسیاتی حربوں سے کام لے رہا تھا' میڈم میریسا سے اس دوران میں نے ٹرانسمیٹر پر کوئی گفتگو نہیں کی تھی' ورنہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتی کہ ان لوگوں کے درمیان کھلے ملے ہونے کے باوجود مجھے اس طرح اس سے گفتگو کرنے کی آزادی کیسے حاصل ہے یہ لمحات انتہائی جاں گسل تھے اور ہم سبھی شدید ذہنی ہیجان کا شکار تھے' مجھے بھی بس ایسا ہی لگ رہا تھا' جیسے میں میجر سلطان کی مہم میں برابر کا شریک رہا ہوں اور خود بھی اسی احساس سے گزر رہا ہوں جس سے میجر سلطان' غرضیکہ ہم آگے بڑھتے رہے اور پھر دور سے ہمیں بدہیبت اور بدنما چٹانوں اور ٹیلوں کا وہ سلسلہ نظر آنے لگا جو ساحل سے بالکل قریب تھا سمندر کی موجیں ان کائی زدہ چٹانوں سے ٹکراتی تھیں تو فضا میں فوارے سے ابلنے لگتے تھے' دور سے ہی یہ منظر کافی پراسرار اور خوفناک لگ رہا تھا' لہروں کے چٹانوں سے ٹکرانے کی مہیب آوازیں فضا میں گونج رہی تھی' اگر میرا اندازہ غلط نہیں تھا تو یہی وہ علاقہ تھا جہاں میجر سلطان نے وہ کارٹن محفوظ کیے تھے لیکن بہر طور ایک سنسنی خیز بات تھی' میجر سلطان کا اس علاقے تک پہنچنا' اسے دریافت کرنا اور پھر غاروں میں اپنا سرمایہ منتقل کر دینا ایک اہم کام تھا جسے اس نے نجانے کیسی کیسی مشکلات کے بعد سرانجام دیا ہوگا۔

☆☆☆☆☆

میری اس سے تمام گفتگو ہوئی تھی لیکن اس موضوع پر بات نہیں ہوئی تھی' البتہ یہ کوئی ایسا موضوع نہیں تھا جس پر اس سے خصوصی طور پر بات کی جاتی' میجر سلطان نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"یہی وہ علاقہ ہے جہاں پہنچنے کے لیے ہمیں نجانے کیسے کیسے مشکل مرحلوں سے گزرنا پڑا تھا۔"

"اور مطلوبہ جگہ یہاں سے کس سمت ہے؟"

"ان چٹانوں میں سے چھ چٹانوں کو چھوڑنے کے بعد جو ساتویں چٹان ہے اس کے عقب میں' عقبی حصے سے ایک غار کا دروازہ ہے ہمیں اسی غار میں داخل ہونا ہوگا۔"

"ہوں' اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ گئے ہیں۔"

"نہیں ہمیں ابھی کچھ اور آگے بڑھنا ہے کیونکہ یہ فاصلہ بھی کم نہیں ہوگا۔"

"میجر کیا آپ کو اس بات کا یقین ہے کہ ایٹ لاس سے آنے والا اسٹیمر آج ہی رات یہاں پہنچے گا؟"

"میری اس سلسلے میں جو بات چیت ہوئی ہے اور جو منصوبہ طے ہوا ہے اس کے مطابق وہ آج ہی کا دن ہے لیکن کوئی حادثہ ہو جائے تو پھر ہماری تقدیر' ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔"

"آپ کا کیا خیال ہے میجر' کیا اسٹیمر کے آنے کے بعد آپ کارٹن باہر لائیں گے؟"

"یہ آپ پر منحصر ہے مسٹر دانش منصور جیسی آپ کی ہدایت ہو۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"میجر سلطان یہاں خاصی ہنگامہ آرائی ہوگی اور اب میں آپ کو اس سے آگاہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ جو منصوبہ میرے ذہن میں ہے اس میں آپ بھی کوئی مشورہ دے سکیں، ابھی تک میں نے آپ کو اس سے اس لیے لاعلم رکھا تھا کہ صورت حال کا صحیح جائزہ نہیں لے پایا تھا میں۔"

"جی فرمائیے۔" میجر سلطان نے کہا۔

میں نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں ماحول بظاہر سنسان ہی تھا لیکن ایک بات میں جانتا تھا کہ نو افراد اور سولہ افراد ہم پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ سولہ افراد کیتھ کے گروپ کے تھے اور نو افراد میڈم میریسا کے ساتھ خود میڈم میریسا سمیت، لیکن انہوں نے نہایت کامیابی سے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھا ہوا تھا، ماحول انتہائی سنسان اور خاموش تھا اور دور تک کی آواز بھی بہ آسانی سنی جاسکتی تھی لیکن ابھی تک ہمیں ایسا کوئی نشان نہیں مل سکا تھا جس سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے کہ کوئی ہمارا تعاقب کر رہا ہے، میرے الفاظ پر میجر سلطان کا چہرہ متجس ہو گیا تھا، میں نے آہستہ سے کہا۔

"پروگرام یہ ہے میرا مطلب ہے میڈم میریسا سے جو پروگرام طے ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جس وقت ہم کارٹن نکال کر ایک جگہ جمع کر لیں گے تو میڈم میریسا ہم پر حملہ آور ہوگی اور ہم سے وہ کارٹن حاصل کر لے گی، میرا مطلب ہے آپ لوگوں سے، میں تو ہوں ہی اس کا ساتھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی کیتھ جو میڈم میریسا کا دست راست ہے چیکاس برادرز کی رہنمائی میں میڈم میریسا کے آدمیوں پر حملہ کرے گا اور یقینی طور پر انہیں قتل کر دے گا، میجر سلطان اس وقت ہو سکتا ہے میں آپ کے ساتھ نہ رہ سکوں کیونکہ مجھے میڈم میریسا سے آئندہ بھی بہت سے کام لینے ہیں اس کی زندگی بچانا میرے لیے ضروری ہوگا، ممکن ہو سکا تو میں آپ کو خدا حافظ کہنے آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا لیکن اصل صورت حال یہ ہوگی کہ میں میڈم میریسا کے آدمیوں کی ہلاکت کے بعد، میریسا کے ساتھ نکل جانے کی کوشش کروں گا۔"

"اور کیتھ اور اس کے ساتھی میرا مطلب ہے جو آپ نے بتایا؟"

"انہیں چیکاس برادرز سنبھال لیں گے۔"

"لیکن چیکاس برادرز تو بقول آپ کے ان کے ساتھ ہیں۔"

"آپ بالکل مطمئن رہیں وہ صرف میرے ساتھ ہیں۔"

"نہیں میرا مطلب ہے کہ وہ ان لوگوں کو کیسے سنبھالیں گے؟"

"بالکل سامنے آجائیں گے وہ اور ان لوگوں کو ہلاک کر دیں گے۔"

"اوہ میرے خدا اس کا مطلب ہے کہ یہاں شدید خونریزی ہونے والی ہے۔ میجر سلطان اور پھر آپ کیا سمجھتے ہیں وہ لوگ جو میرے وطن کے مفادات کے دشمن ہیں میرے لیے باعث عزت ہو سکتے ہیں، میں ان کے خون کا پیاسا ہوں اور میں نے اس جزیرے کو ان کی لاشوں کا مدفن بنانے کا فیصلہ کیا ہے، یہاں بے شمار افراد قتل ہوں گے اور ہمارے مشن کی تکمیل ہوگی، میں ان لوگوں کے خون کا پیاسا ہوں جو میرے وطن کی جانب ذرا بھی ٹیڑھی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور یہی نہیں میجر سلطان میرا اصل ٹارگٹ تو روڈنی اولیاس ہے، وہ یہودی جس نے یہ تمام کارروائی کی ہے اب جبکہ میں اس کے سر پر پہنچ چکا ہوں تو اپنا اصل کام کیے بغیر یہاں سے واپس نہیں جاؤں گا۔"

"یعنی روڈنی اولیاس۔"

"ہاں میجر، آپ بہت جلد اپنے ملک میں اس کی موت کی خبر سنیں گے اور اس بات پر آپ یقین کر لیجیے گا کہ وہ صرف اور صرف میرے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔"

میجر سلطان آنکھیں بند کر کے گہری گہری سانسیں لینے لگا تھا، پھر اس نے کہا۔

"اب تو آپ کے لیے کچھ کہنے کو میرے پاس الفاظ بھی نہیں ہیں۔"

"ان تمام چیزوں کی ضرورت نہیں ہے میجر آپ جانتے ہیں کہ ان لمحات میں آپ نے اپنے آپ کو کیسے محفوظ رکھنا ہوگا، ویسے آپ اس بات پر پورا پورا اطمینان رکھیے گا کہ آپ کے مطلوبہ سامان کو ذرہ برابر نقصان نہیں پہنچے گا، وہ لوگ آپس ہی میں لڑ کر فنا ہو جائیں گے، آپ سامان کی جانب سے بالکل بے فکر رہیں اور اس وقت صرف اپنی زندگیاں بچانے کی کوشش کریں کیونکہ آپ غیر مسلح ہیں۔"

میجر سلطان گہری سانس لے کر گردن ہلانے لگا پھر اس نے راحیل زبیری سے کہا۔

"آپ لوگوں کو بھی پوری طرح محتاط ہو جانا چاہیے۔" انہوں نے پُرخیال انداز میں گردن ہلائی۔

ایک لمحے کے لیے میں نے فیروز کی آنکھوں میں شکوک و شبہات کے تاثرات

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

دیکھے تھے لیکن وہ کچھ کہنے کی جرات نہیں کر سکا مجھے بھی اس بات کی پروا نہیں تھی' صورت حال جیسی بھی تھی' بہرطور اپنے طور پر جو کچھ بھی مجھ سے بن پڑا کر رہا تھا۔ ہم نے وہ چٹانی سلسلہ عبور کرنا شروع کر دیا اور پانچویں سلسلے پر پہنچنے کے بعد ہم رک گئے' اب میرے لیے ضروری تھا کہ میں جس طرح بھی بن پڑے' میڈم میریسا کو اس بارے میں اطلاع دے دوں چنانچہ میں نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور نہایت سرگوشی کے عالم میں میریسا کو مخاطب کیا' وہاں سے فوراً ہی میری آواز ریسیو کی گئی تھی اور میریسا کی آواز سنائی دی تھی۔

"ہاں' فراس۔"

"آہستہ آہستہ میڈم بہت آہستہ میرا ان لوگوں سے زیادہ فاصلہ نہیں ہے' کیا آپ لوگ اطمینان بخش طریقے سے ہمارا تعاقب کر رہے ہیں۔" بالکل مطمئن رہو ہماری موجودگی کو محسوس کیا؟"

"نہیں اسی لیے پریشان ہو گیا تھا۔"

"اوہ ڈیئر بالکل پریشان نہ ہو ہم ایک ایک شخص کو نگاہوں میں رکھے ہوئے ہیں۔"

"بس اس سے زیادہ اور کوئی بات نہیں کروں گا۔" میں نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا' اس کے بعد چیکاس برادرز کے لیے بھی میں نے ٹرائی کی حالانکہ یہ ایک خطرناک مرحلہ تھا لیکن دل کی کیفیت کچھ ایسی تھی کہ صورت حال کو برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔ دوسری جانب سے ٹرانسمیٹر بند کر دیا گیا تھا اس کا مقصد تھا کہ چیکاس برادرز ان لوگوں میں گھسے ہوئے ہیں لیکن ٹرانسمیٹر بند کر دینے اور کوئی گفتگو نہ کرنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ بھی نہایت کامیابی سے اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں' کیا ہی سنسنی خیز مرحلہ تھا' اس وقت تین گروہ مصروف کار تھے اور بہت ہی خوفناک اقدامات ہونے والے تھے' شام کے سائے جھکنے لگے تھے اور ہمارا دل دھڑکنے کی رفتار بڑھا چکا تھا۔ تقریباً ساڑھے سات بجے ہم اس ساتویں چٹان کے قریب پہنچ گئے جس کے عقبی حصے میں غار کا دہانہ نظر آ رہا تھا' میجر سلطان رک گیا' اس نے گہری نگاہوں سے مجھے دیکھا اور میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ جائیے میجر سلطان اور پہلے یہ اندازہ لگائیے کہ آپ کا مطلوبہ سامان یہاں

موجود ہے یا نہیں۔" وہ ٹارچ لے کر اندر داخل ہو گیا اور ہم لوگ دھڑکتے دل کے ساتھ اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگے' کچھ دیر کے میجر سلطان واپس آیا اس کے انداز سے خوشی نمایاں تھی حالانکہ اس کے چہرے کے تاثرات اس وقت اندھیرے میں نہیں دیکھے جا سکتے تھے لیکن وہ مطمئن تھا' اس نے آہستہ سے لیکن پر مسرت لہجے میں کہا۔

"وہ سب کچھ جوں کا توں محفوظ ہے کسی کی نگاہ بد اس تک نہیں پہنچ سکی۔"

"تو پھر اب اسے باہر نکالنے کا کام کس وقت تک مکمل کیا جائے گا میجر سلطان؟"

"میرا خیال ہے اب سے تھوڑی دیر کے بعد کیونکہ رات کے اندھیرے میں اس سامان کو ساحل تک لے جانا ایک مشکل کام ہو گا۔"

"تو پھر ٹھیک ہے ہمیں اپنے اس کام کا آغاز کر دینا چاہیے۔" اس کے بعد نہایت مشکل مرحلہ شروع ہو گیا سامان کے کارٹن ہم لوگ پکڑ پکڑ کر ساحل تک پہنچانے لگے' میں ایک ایک لمحہ گن رہا تھا مجھے خوف تھا کہ کہیں جلد بازی کوئی کام نہ بگاڑ دے' اس کی علاوہ مجھے وہ لوکیشن بھی دیکھنی تھی جہاں اتنا سنسنی خیز ڈراما کھیلنا تھا' یہ اندازہ نہیں تھا کہ اگر یہاں فائرنگ ہوئی تو اس کی آواز کتنے فاصلے تک سنی جا سکے گی کہیں ایسا نہ ہو کہ مقامی پولیس ہماری جانب متوجہ ہو جائے اور سارا کھیل بگڑ جائے' یہ سب کچھ نہایت سنسنی خیز تھا اور جس انداز میں ہو رہا تھا وہ بہت ہی نازک تھا' ایک لمحے کی کوئی بھی غلطی سارا کھیل بگاڑ سکتی تھی لیکن بہرحال تقدیر پر ہمیشہ ہی اعتماد رہا تھا مجھے اور میں آخری فیصلہ تقدیر ہی کا سمجھتا تھا اگر ہماری تقدیر میں یہ سب کچھ ممکن ہے تو مسائل خود بخود ختم ہو جائیں گے اور اگر ممکن نہیں ہے تو پھر جو بھی تقدیر کا فیصلہ ہو گا۔

کارٹن ساحل پر جمع ہوتے رہے یہی جگہ منتخب کر لی گئی تھی جہاں ایٹ لاس سے آنے والے اسٹیمر کو خوش آمدید کہنا تھا' جگہ بواقعی مناسب تھی اور یہاں سے وہ کام زیادہ آسانی سے کیا جا سکتا تھا جس کے لیے یہ لوگ مستعد تھے۔ غرضیکہ آخری کارٹن بھی وہاں جمع ہو گیا اس دوران اندھیرا مکمل طور پر پھیل چکا تھا' میں نے کارٹن رکھنے کے لیے جو جگہ منتخب کی تھی وہ ایسی تھی کہ جب اس سمت سے کوئی کارروائی ہو تو کم از کم ان لوگوں کو اپنے آپ کو پوشیدہ کرنے کا موقع مل سکے' میرے بدن کا رواں رواں ایک ایک لمحے کا انتظار کر رہا تھا۔ اب میرے اپنے اندازے کے مطابق میڈم میریسا کو اپنے کام کا آغاز کر

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

دینا چاہیے تھا اور میرا یہ اندازہ درست ہی نکلا' میں نے ہلکے ہلکے قدموں کی چاپ سنی اور اس کے بعد میجر سلطان کو ہوشیار کر دیا' میں جانتا تھا کہ ان لوگوں کے دلوں پر کیا بیت رہی ہوگی' گومگو کی کیفیت ہوگی ان کی' یہ خیال بھی کسی کے دل میں ضرور آیا ہوگا خصوصاً فیروز کے انداز سے تو یہی پتا چلا تھا کہ وہ میرے سلسلے میں بھی مشکوک ہے' ان لوگوں کو درحقیقت مشکوک ہونا چاہیے تھا اب یہ لمحہ ایسا تھا جب ان کا یہ سامان بہ آسانی ان کے ہاتھوں سے نکل سکتا تھا اور چشم زدن میں ان کی لاشیں اسی ساحل پر پڑی تڑپ رہی ہوتیں' یہ کام میرے لیے مشکل نہیں تھا لیکن وہ بیچارے کیا جانتے تھے کہ میرے سینے میں کون سے جذبے تڑپ رہے ہیں۔

اچانک ہی ٹارچوں کی تیز روشنیوں نے ہمارا احاطہ کرلیا میڈم میریسا اب ہم سے زیادہ فاصلہ پر نہیں تھی' اس نے فضا میں دو تین گولیاں چلائیں اور اس کے بعد غراتے ہوئے لہجے میں بولی۔

"تم سب اپنے اپنے ہاتھ بلند کردو اگر کسی نے جنبش کی تو اس کے جسم میں سوراخ ہی سوراخ ہو جائیں گے' تمہیں گھیر لیا گیا ہے۔"

میجر سلطان کے ساتھ ساتھ میں نے بھی ہاتھ بلند کر دیے تھے میڈم میریسا اپنے آٹھ آدمیوں کے ساتھ آگے بڑھتی نظر آئی اور اس کے بعد وہ ہم سے چند گز کے فاصلے پر پہنچ کر رک گئی' ٹارچ کی روشنیاں ان کارٹنوں کا احاطہ کیے ہوئے تھیں جو ساحل پر رکھے تھے' میڈم میریسا نے پرجوش قہقہہ لگا کر کہا۔

"ہوں تو بالآخر میجر سلطان میں نے تمہارا راز پا ہی لیا کہو کیسا لگا تمہیں' تم نے بڑی مضبوطی سے اپنی زبان بند رکھی تھی لیکن دیکھ لو ہم نے رنگے ہاتھوں تمہیں پکڑ لیا ہے۔"

میجر سلطان نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"اور اب بڑے افسوس کے ساتھ مجھے اس بات کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ تم اپنے اس قیمتی سرمائے سے محروم ہوگئے اور یہ ہماری ملکیت بن گیا' اب اس کے پاس سے اتنے دور ہٹ جاؤ کہ میرے آدمی اسے اپنی تحویل میں لے سکیں' تمہارے سلسلے میں کوئی موثر فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔"

میں نے غیر محسوس انداز میں میجر سلطان کو اشارہ کیا اور میجر سلطان اور اس کے

ساتھی ہاتھ اٹھائے ایک سمت کھسکنے لگے' میں بھی انہی لوگوں میں شامل تھا۔ میرے اندازے کے مطابق اب کام شروع ہو جانا چاہیے تھا' چنانچہ پلک بھی نہ جھپکنے پائی تھی کہ دفعتہً ہی فضا میں گولیوں کی تڑتڑاہٹ ابھرنے لگی' بے شمار چیخیں ابھریں' پہلے ہی حملے میں میریسا پارٹی کے پانچ آدمی ڈھیر ہوگئے تھے' تین آدمی وحشت زدہ انداز میں پلٹے لیکن اس دوران میں نے بھی نہایت پھرتی سے میریسا پر چھلانگ لگائی تھی یہ عورت میرے لئے انتہائی کارآمد تھی اور مستقبل میں مجھے اس سے بہت سے کام لینے تھے' میریسا کے ہاتھ سے اسٹین گن گر گئی' میں اسے لپٹے ہوئے زمین پر لوٹیں لگاتا ہوا کئی گز کے فاصلے پر چلا گیا تھا' وہ سمجھ بھی نہ پائی تھی کہ یہ سب کیا ہوا' ادھر گولیاں طوفانی انداز میں برس رہی تھیں اور وہ لوگ ایسی پوزیشن لیے ہوئے تھے کہ یہ سب ان کی نگاہوں میں تھے چنانچہ میریسا کے وہ تین آدمی بھی ان لوگوں کی زد سے نہ بچ سکے' میں البتہ میریسا کو لے کر ایک چٹان کی آڑ میں ہوگیا اور اس کے بعد میں نے سنبھل کر اس سے کہا۔

"میریسا رکنا نہیں ہے' رکنا نہیں ہے آگے بڑھتی رہو آگے بڑھتی رہو ہری اپ' ہری اپ۔"

وہ کچھ ایسی بدحواس ہوگئی تھی کہ سوچے سمجھے بغیر میرے ساتھ آگے بڑھتی رہی پھر اچانک ہی گولیوں کا نیا طوفان نازل ہوا اور بہت سے لوگ بلندی سے دہاڑتے ہوئے نیچے گرنے لگے' سارا کام بخیر و خوبی ہو رہا تھا' یہ چیکاس برادرز تھے جنہوں نے یقینی طور پر عقب کی پوزیشن اختیار کرکے کیتھ کے آدمیوں پر حملہ کر دیا تھا۔

میرے اپنے اندازے کے مطابق کام بہتر ہی ہوگیا تھا خدا کرے۔ میجر سلطان اور اس کے ساتھیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچنے پائے لیکن کوئی بھی مرحلہ درپیش ہو سکتا تھا' کہیں بھی کسی سے چوک ہو سکتی تھی' میں تھا' چیکاس برادرز تھے میریسا کے آدمیوں کا انجام تو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔ میریسا اس وقت تمام اکڑفوں بھول گئی تھی وہ خوفزدہ ہوگئی تھی اور اس کی عقل نے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ اچانک ہی ایک لاش بلندی سے گری اور میریسا اس کی لپیٹ میں آگئی۔ اس کے حلق سے دہاڑ نکلی تھی۔

"کیا ہوا۔ کیا تم زخمی ہوگئیں۔ کیا تمہارے گولی لگ گئی ہے؟" میں نے تشویش سے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"نہیں۔ میں۔ یہ۔ یہ۔" اس نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور میں نے اسے آگے گھسیٹ لیا۔ "یہ ہمارا آدمی نہیں ہے۔" وہ بولی۔

"اوہ۔ آگے بڑھو۔ ورنہ مشکل میں پڑ جائیں گے۔ میں نے اسے آگے دھکیل دیا۔

میں یہ اندازہ لگانے کے لیے بے چین تھا کہ چیکاس برادرز پوری طرح اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے یا نہیں۔ لیکن یہ اندازہ لگانے کا کوئی پیمانہ میرے پاس نہیں تھا۔ میریسا بے چون و چرا میرے ساتھ آگے بڑھی چلی آرہی تھی گولیوں کی آوازیں اب بھی آرہی تھیں اور ہمارا ان سے کافی فاصلہ ہوچکا تھا۔ میں بہت دور چلنے کے بعد ایک جگہ رکا۔ میریسا زمین پر لیٹ کر کسی کتیا کی طرح ہانپنے لگی' غالباً" وہ اعصابی دباؤ کا شکار ہوگئی تھی اور اس کے منہ سے آواز تک نہیں نکل پارہی تھی' اس نے اپنے آدمیوں کی ہلاکت دیکھی تھی اور خاصی غمزدہ نظر آتی تھی۔ یوں لگتا جیسے اس کا وجود بے جان ہوگیا ہو۔ حالانکہ اس جیسی شیر دل عورت سے اس بات کی توقع نہیں رکھی جاسکتی تھی کوئی بھی لمحہ ایسا ہوسکتا تھا جب وہ اچانک ہی اپنی اصلیت میں واپس آجائے لیکن اس وقت تو وہ نہایت بے بس نظر آرہی تھی۔ میں نے بھی اس جیسی کیفیت کا مظاہرہ کیا اور زمین پر گردن ڈال کر بیٹھ گیا' جیسے میری ذہنی قوتیں بھی مفلوج ہوگئی ہوں حالانکہ دل چاہ رہا تھا کہ جاکر صورت حال کا جائزہ لوں' جہاں تک میرا اندازہ تھا تمام تر معاملات درست ہوگئے تھے اب آگے ان کی تقدیر کا معاملہ تھا۔ اگر ایٹ لاس کا اسٹیمر مقررہ وقت پر نہیں پہنچا تو ان کے لیے یقیناً" بڑی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ ہرچند کہ یہ ساحل ویران تھا لیکن وہ اپنے آپ کو کتنا وقت چھپاسکتے ہیں۔"

اب ان ساری باتوں کا حل تو میرے پاس تھا نہیں ان کے منصوبے کی تکمیل کر ڈالی تھی میں نے۔ باقی سب کچھ ان کی تقدیر پر ہی چھوڑ دینا مناسب تھا۔ ورنہ میرے آگے کے معاملات بالکل ختم ہو جاتے۔ میرے بس میں جو کچھ تھا میں کرچکا تھا۔ حالانکہ میری دلی آرزو تھی کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں۔ چیکاس برادرز کی ذمے داری یہ بھی تھی کہ وہ اپنا مشن سرانجام دینے کے بعد وہ آگے کے حالات پر بھی نظر رکھیں کیونکہ اس وقت وہی آزاد تھے' میڈم میریسا کو چھوڑ کر چلے جانے کا مطلب یہ تھا کہ میں اسے پورے پورے شک کا موقع دوں اس وقت کسی بھی طور یہ مناسب نہیں تھا' چنانچہ میں بھی اسی

طرح زمین پر دراز رہا اور ہمیں بہت دیر گزر گئی۔ گولیوں کی آوازیں اب بالکل ختم ہوگئی تھیں اور کوئی آہٹ نہیں سنائی دیتی تھی لیکن میرے حساس کانوں نے کوئی ایک گھنٹے کے بعد اسٹیمر کی مشین کی آواز سنی' دل تڑپنے لگا' دیکھنا چاہتا تھا میجر سلطان اور اس کے ساتھی کس طرح اپنی دنیا میں روانہ ہو رہے ہیں انہیں کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی ہے لیکن اس کا اندازہ بھی تھا کہ میریسا جاگ رہی ہے۔

میریسا نے البتہ اسٹیمر کی مشین کی آواز پر کسی قسم کے ردعمل کا اظہار نہیں کیا تھا پھر مزید ایک گھنٹا گزر گیا اور میریسا گہری گہری سانسیں لینے لگی پھر بولی۔

"فراس کیا تم جاگ رہے ہو؟" میں بھی اٹھ کر بیٹھ گیا میں نے کہا۔

"ہاں میڈم۔"

"کیا خیال ہے کیا کیا جائے اب' تمہارا کیا اندازہ ہے یہ سب کیا ہوا؟"

"اگر میرا خیال غلط نہیں ہے میڈم تو اس وقت ہمارے درمیان مداخلت کرنے والا کیتھ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔"

"لیکن وہ کتا اس قدر غدار نکلے گا' مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا۔"

"کچھ سمجھ میں نہیں آتا میڈم کہ وہ یہاں تک کیسے پہنچ گیا؟"

"میں خود حیران ہوں۔ میری بھی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔" اس نے جواب دیا۔

"یہ بہت عجیب بات ہے میرے لیے میڈم۔"

"ہاں میرے اندر کچھ عجیب باتیں ہیں۔ مجھے اپنے ان ساتھیوں کی موت کا افسوس ہے وہ دھوکے سے مارے گئے اگر کوئی انہیں للکار کر ان پر حملہ کرتا تو وہ باقاعدہ ایک فوج کی طرح کام کرتے تھے لیکن مجھے حیرت ہے کہ کیتھ یہاں تک کیسے پہنچ گیا اور۔ اور۔ اوہو ایک بات میرے دل میں ہے۔ اگر ایسا ہوا تو مجھے اس کا بہت افسوس ہوگا۔"

"کیا بات ہے میڈم؟"

"وہ مائی گاڈ اوہ میرے خدا' یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔" وہ مضطربانہ انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی پھر سنبھل کر بولی۔

"کہیں ایسا نہ ہو کہ کیتھ ان کارتوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا ہو۔"

میرے چہرے پر بھی تجسس کے آثار نمودار ہوگئے۔ میں چند لمحات سوچتا رہا پھر میں نے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

کہا۔

"میڈم اگر ایسا ہوا ہے تو واقعی یہ ہمارے لیے بڑی شرمندگی کی بات ہوگی۔"

میڈم میریسا سوچ میں ڈوب گئی۔ کئی منٹ تک وہ خاموشی سے کچھ سوچتی رہی پھر اس نے کہا۔

"نہیں بالکل نہیں۔ میں تمہاری زندگی کا خطرہ مول نہیں لے سکتی۔"

"میری زندگی کو خطرہ کیوں میڈم؟"

"اگر ہم اسے تلاش کریں اور اس کے خلاف کارروائی کریں تو اس وقت ہمارے پاس افرادی قوت نہیں ہے صرف میں ہوں اور تم ہو اور ہم دونوں ہی غیر مسلح ہیں' وہ اسٹین گن جو مجھے حاصل ہوئی تھی۔ وہ بھی اب میرے پاس نہیں ہے' جب تم نے مجھے زمین پر گرایا تھا تو وہ وہیں گر گئی تھی اور اس کے بعد میں اسے اٹھا ہی نہیں سکی۔"

"مجھے اس کا اندازہ ہے اگر کیتھ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا ہے تو جائے گا کہاں؟ میڈرڈ میں وہ کتنی ہی قوت حاصل کرلے اگر وہ کارٹن روڈنی اولیاس کے حوالے کر بھی دے تب بھی وہ کیا مجھ سے زیادہ قوت حاصل کر سکتا ہے۔ میرا خیال ہے اسے ایسا کر لینے دو' اگر اس نے یہ سب کچھ کرلیا ہے تو اور بھی اچھی بات ہے' کم از کم میں اور وہ کھل کر سامنے آسکیں گے نہیں مائی ڈیئر فراس یہ بھی مضطرب ہونے کی بات نہیں ہے اس نے اگر مجھے ڈبل کراس کیا ہے تو تم دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں۔ وہ یقینی طور پر کتے کی موت مارا جائے گا میرے ہاتھوں .... نہیں اب ہمیں مزید کسی بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے' کیا خیال ہے کیا اب یہاں سے واپسی کا سفر اختیار کریں۔" میں حیران نگاہوں سے اس سرپھری عورت کو دیکھنے لگا پھر میں نے اس سے کہا۔

"تو پھر آرام سے کسی چٹان پر سو جاؤ' صبح اٹھ کر صورت حال کا جائزہ لیں گے۔"

"خیر سونے کا تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ میری ایک خواہش ہے اگر مناسب سمجھیں۔"

"کیا؟"

"کوئی ایسی جگہ حاصل کرلیں' جہاں ہم دشمنوں کی نگاہوں سے محفوظ رہ سکیں۔"

"میں تمہاری اس بات کو تسلیم کرتی ہوں واقعی ایسی جگہ حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔"

ایسی جگہ ان چٹانوں میں بنے جا بجا غاروں میں سے ایک تھی جو ہمیں حاصل ہوگئی۔ صاف ستھرا غار تھا اور اتنا کشادہ کہ ہم پاؤں پھیلا کر اس میں لیٹ سکتے تھے لیکن یہاں پہنچنے کے بعد میڈم میریسا پر پھر رومان سوار ہوگیا وہ اس بھیانک ماحول میں بھی اپنے آپ کو اپنی کیفیت کے اظہار سے باز نہ رکھ سکی۔ میں نے بھی دل میں سوچا کہ چلو ٹھیک ہے' باقی رات تو گزارنی ہی ہے۔ صبح کی روشنی کی کرنیں غار کو منور کرنے لگیں تو ہم لوگ اپنی جگہ سے اٹھ گئے میڈم میریسا اب اس قدر مطمئن نظر آرہی تھی جیسے جزیرہ کیزی کے اس بھیانک مقام پر ہنی مون منانے آئی ہو' اس نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

"اب ہم سمندر میں نہائیں گے۔"

"نن۔ نہائیں گے۔"

"ہاں کیوں۔ تمہیں سمندر میں نہانے سے خوف محسوس ہوتا ہے۔"

"نہیں میڈم لیکن.........."

"اوہ چھوڑو۔ گزری رات کی کہانی وہ رات کے ساتھ گزر گئی۔ اب نئے دن کا آغاز ہوا ہے' میں اسی قسم کی عورت ہوں۔"

اور اس قسم کی عورت کے ساتھ مجھے واقعی ساحل پر آنا پڑا۔ کم بخت بالکل ہی خردماغ تھی۔ کسی بھی چیز کو خاطر میں نہ لانے والی لیکن میری نگاہوں نے اس جگہ کا جائزہ ضرور لے لیا تھا جہاں کارٹن ڈھیر کیے گئے تھے اور اب وہاں کسی کا نام و نشان نہیں تھا۔ البتہ کچھ فاصلے پر پڑی ہوئی لاشیں نظر آرہی تھیں۔ میڈم میریسا نے ان لاشوں کی جانب بھی توجہ نہیں دی اور سمندر کی لہروں سے اٹکھیلیاں کرتی رہی۔ یا تو وہ پاگل تھی یا پھر انتہائی سخت دل کی مالک کہ کسی قسم کے ماحول سے متاثر نہیں ہوتی تھی۔ البتہ میرے دل میں چیکاس برادرز کا خیال ضرور تھا۔ وہی لوگ اب مجھے یہ اطلاع دے سکتے تھے کہ میجر سلطان کو اپنے مشن میں کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی لیکن بدقسمتی تھی کہ ابھی میں ان سے رابطہ قائم نہیں کرسکتا تھا۔ میریسا کے ذہن میں بھی ان کا تصور نہیں آتا تھا۔ بہرحال سمندر سے خوب لطف اندوز ہونے کے بعد اس نے لباس وغیرہ پہنا اور اس کے بعد گہری

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

سانس لے کر بولی۔

"اور اب ہمیں آبادیوں کی جانب چلنا ہے۔"

"ایک نگاہ ان لاشوں پر بھی ڈال لی جائے تو کیا حرج ہے میریسا ڈیئر۔"

"دیکھ لو' چلو دیکھ لیتے ہیں۔" اس نے کہا اور ہم اس جگہ پہنچ گئے۔ جہاں میریسا کے پانچ آدمیوں کی لاشیں ایک جگہ پڑی تھیں۔ تین منتشر تھے لیکن وہ بھی مر چکے تھے ان کے جسموں میں لاتعداد سوراخ تھے اور ان کی شکلیں بے حد بھیانک ہوگئی تھی۔

میریسا نے انہیں بے پروائی کی نگاہوں سے دیکھا میں البتہ اس جگہ کا جائزہ لے رہا تھا اور میری چور نگاہیں ریت پر بنے ہوئے نشانات بھی تلاش کر رہی تھیں لیکن کوئی اندازہ قائم کرنے میں مکمل طور پر ناکامی رہی۔ ایسا کوئی اندازہ قائم نہیں کیا جاسکتا تھا اور اگر میں کسی خاص منصوبے کے تحت ساحل تک نشانات تلاش کرنے کی کوشش کرتا تو میریسا مشکوک ہوسکتی تھی چنانچہ میں نے بھی صبر ہی کیا۔ اب تو چیکاس برادرز ہی ساری صورت حال سے آگاہ کر سکیں گے پھر اس کے بعد ہم وہاں سے واپس پلٹے راستے میں ہمیں ان لوگوں کی لاشیں ملیں۔ جن کا تعلق کیتھ سے تھا اور یہ ایک سنسنی خیز انکشاف تھا کہ وہ سب بلندیوں سے گر کر ہلاک ہوئے تھے۔ ان کے جسموں پر گولیوں کے نشانات بے شک تھے لیکن بلندی سے گرنے کی وجہ سے اس کے اعضا بھی ٹوٹ پھوٹ گئے تھے۔ بعض کے چہرے پتھروں سے ٹکرا کر ناقابل شناخت ہوگئے تھے۔ میریسا اچانک ہی ان میں دلچسپی لینے لگی اور اس نے جھک کر ان کے چہروں کو دیکھا۔ پھر پر خیال انداز میں گردن ہلاتی ہوئی بولی۔

"جانتے ہو یہ کون لوگ ہیں؟"

"نہیں۔" میں نے بے اختیار کہا۔

"یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو میرے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ سب کے سب میڈرڈ کے چھوٹے چھوٹے غنڈے ہیں جو اپنے تین تین چار چار افراد کے گروہ بنا کر کام کرتے ہیں۔ اس سے کم از کم مجھے یہ اندازہ ہوگیا کہ کیتھ نے کس حد تک میرے خلاف لوگوں کی حمایتیں حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ان میں سے میرے آدمیوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔"

پھر اچانک ہی ہمیں چونکنا پڑا۔ خون کی کچھ ایسی لکیریں ایک خاص سمت نمائندگی کر رہی تھیں جنہیں دیکھ کر یہ احساس ہوتا تھا کہ کوئی شدید زخمی گھسٹتا ہوا یہاں سے آگے بڑھا ہے یہ لکیریں ایک گول چٹان کے پاس جاکر ختم ہوگئی تھیں۔ جیسے ہی ہم انہیں دیکھتے ہوئے دوسری جانب پہنچے۔ اچانک ہی ہم پر گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوگئی۔ اس وقت بھی میں نے ہی میریسا کو لپیٹ کر زمین پر گرنے میں نہایت پھرتی دکھائی تھی۔ ورنہ بلاشبہ وہ ان گولیوں کا شکار ہوگئی ہوتی۔ البتہ اب اس کے نشانے بالکل ہی خطا کر رہے تھے۔ وہ شاید پوری طرح سنبھل کر نشانہ نہیں لے سکتا تھا۔ ایک لمحے کے لیے ہم پر بدحواسی سوار ہوگئی تھی فائرنگ بدستور ہو رہی تھی اور ہمیں گردن اٹھانے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔ ویسے بھی کھلی ہی جگہ تھے لیکن جنبش بھی کرنے سے خطرہ محسوس ہو رہا تھا کیونکہ گولیاں صرف ایک بالشت اوپر سے گزر رہی تھیں۔ نجانے کیوں وہ زمین پر گولیاں نہیں برسا پا رہا تھا مگر کون تھا پھر شاید اس کی اسٹین گن کی گولیاں ہی ختم ہوگئیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اسٹین گن دوبارہ لوڈ کرے۔ میں نے پھرتی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر ایک چٹان کی آڑ میں چھلانگ لگا دی اور اس کے بعد میریسا نے بھی میری ہی تقلید کی۔ یہاں سے ہم نے اس شخص کو دیکھا اور میریسا کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ وہ کیتھ تھا لیکن اس کا نچلا دھڑ شدید زخمی تھا اور وہ اپنے بدن کے نچلے حصے سے بالکل کام نہیں لے سکتا تھا۔ اس نے اسٹین گن نیچے زمین پر رکھ دی تھی اور اب اس چٹان سے لگا گہری گہری سانسیں لے رہا تھا جس کی آڑ میں اس نے اپنے آپ کو محفوظ کیا تھا۔

میریسا نے اس کا جائزہ لیا اور اس کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میریسا میریسا۔"

"نہیں اب وہ اسٹین گن دوبارہ لوڈ کرنے کے قابل نہیں ہے اور اب شاید اس کے پاس گولیاں بھی ختم ہوگئی ہیں۔" میں نے جائزہ لیا تو میریسا کی بات کی تصدیق ہوگئی۔ البتہ ہماری آواز سن کر کیتھ نے آنکھیں کھول دی تھیں۔ اس نے ایک بار پھر اسٹین گن اٹھائی لیکن اب وہ اسے اٹھانے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔ میریسا آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھنے لگی اور پھر وہ کیتھ سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر کھڑی ہوگئی۔ اس کی آنکھوں میں شدید حقارت تھی۔ اس نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیتھ۔ میرا دوست میرا وفادار' میرا دست راست۔"

"کیتھ نے جلتی نگاہوں سے میریسا کو دیکھا اور پھر زمین پر تھوک دیا۔ میریسا کے حلق سے قہقہہ آزاد ہوگیا تھا۔"

"اگر اس وقت میں اپنے دوست کی بات نہ مانتی تو مجھے زندگی بھر اس کا افسوس رہتا۔ اس کے کہنے پر میں ان لاشوں کی جانب چلی آئی۔ اور.......... اور.......... اور مجھے یہ سنہرا موقع مل گیا۔ مائی ڈیئر کیتھ تم روڈنی اولیاس سے براہ راست رابطہ کرنا چاہتے تھے اور وہ کارٹن اس کے حوالے کرکے اس سے دولت وصول کرنا چاہتے تھے۔ کیا میرے پاس رہ کر تمہیں وہ سب کچھ حاصل نہیں تھا جو تم جیسے بے اوقات آدمی کے لیے کافی تھا۔"

"کیتھ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میریسا کو گھورتا رہا۔"

"بہرحال تمہیں پتا ہے کہ تقدیر ہمیشہ میرا ساتھ دیتی ہے۔ تم نے میرے خلاف جتنی سازشیں کیں سب کی سب ناکام رہیں۔ وہ ننھے وفادار درحقیقت تمہارے وفادار نہیں تھے بلکہ انہوں نے تمہیں ڈبل کراس کیا جس طرح تم مجھے ڈبل کراس کر رہے تھے۔ ایک جانب تم ان کے لیے بینکوں میں رقومات جمع کراتے رہے دوسری جانب وہ مجھے تمہاری کمینگی کی اطلاع دیتے رہے۔"

"کیتھ نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن شاید اس پر کچھ اس قدر نقاہت طاری تھی کہ وہ کچھ کہہ نہ پارہا تھا۔ حالانکہ میں سنسنی کا شکار ہوگیا تھا اس بات کے بھی امکانات تھے کہ کیتھ کوئی ایسی بات کہہ دے جو چیکاس برادرز کے حق میں خطرناک ثابت ہو لیکن شکر تھا کہ وہ بول ہی نہیں سکا۔"

"اور اب تم دیکھ لو۔ تم کس حالت میں ہو۔ ہاں تم نے وہ کام ضرور سرانجام دیا جو بلی دیتی ہے۔ یعنی خود نہ کھایا اور لڑھکا بھی دیا۔ خیر میرے جوتے کو اس بات کی پروا نہیں ہوتی۔ میں کسی کام کے لیے آخری حد تک جدوجہد کرتی ہوں اور اگر وہ کام بالکل ہی نہ کرنے کے قابل ہو تو پھر اسے بھول جاتی ہوں لیکن تم.......... تم بہت ذلیل انسان نکلے۔ میں نے تمہیں زمین سے اٹھا کر آسمان تک پہنچا دیا اور تم نے میرے ہی خلاف غداری شروع کردی۔ احمق آدمی وہ کاغذات حاصل کرنے کے بعد تم نے یہ سوچا تھا کہ تم میرے

چنگل سے آزاد ہوگئے لیکن اس قدر گدھے ہو تم کہ یہ اندازہ بھی نہیں لگا سکے کہ وہ کاغذات نقلی ہیں جو تم تک پہنچ گئے ہیں۔"

کیتھ کے اندر پھر اضطراب پیدا ہوا لیکن میری خوش بختی نے اس سے قوت گویائی ہی چھین لی تھی۔ میریسا اس سے نجانے کیا کیا باتیں کرتی رہی اور وہ بس میریسا کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر میریسا نے ہنس کر میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا خیال ہے ڈیئر فراس ہم اس کی مشکل آسان کردیں یا پھر اسے یونہی مرنے کے لیے چھوڑ دیں۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میریسا خود ہی سوچتی رہی پھر اس نے وہ اسٹین گن اٹھالی جو کیتھ کے پاس پڑی ہوئی تھی۔ اسے نال کی جانب سے پکڑا اور پھر اس وحشی عورت نے ایک بھرپور وار کیتھ کے چہرے پر کیا۔ اسٹین گن کا کندہ کیتھ کی کھوپڑی پر پڑا اور میں نے کھوپڑی کا تڑاخا سنا اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ہڈیوں میں گھس گئی تھیں۔ کیتھ کے حلق سے چیخ بھی نہ نکل سکی۔ دوسرا وار اس نے کیتھ کے سینے پر کیا اور کیتھ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ اس نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیے اور اس کے بعد ایک جانب لڑھک گیا۔ میریسا نے اس پر مزید کئی وار کیے۔ میں اس کی وحشت خیزی دیکھ رہا تھا اور نجانے کیوں میرے اندر ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ پھر میریسا نے اسٹین گن پھینک دی لیکن میں جلدی سے آگے بڑھا اور جیب سے رومال نکال کر اسٹین گن کی نال پر سے اس کے ہاتھوں کے نشانات صاف کردیے۔ میریسا نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور کہنے لگی۔

"تمہارا مقام میرے دل میں ہی نہیں میری روح تک میں بن گیا ہے۔ میری زندگی آؤ اب چلتے ہیں۔" ہم دونوں وہاں سے آگے بڑھ گئے کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ چٹانی سلسلہ ختم ہوگیا اور ہم ایک کھلے میدان میں نکل آئے۔ آبادی کا ابھی دور دور تک نشان نہیں تھا۔ اس سے مجھے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ رات کو ہونے والے ہولناک واقعات کی اطلاع دوسرے لوگوں کو تک کیوں نہیں پہنچی۔ یہاں دور دور تک آبادی تھی ہی نہیں۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد میں نے میریسا سے کہا۔

"کیزی کی آبادی کیا بہت کم ہے؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"نہیں بہت وسیع آبادی ہے کیوں۔ یہ سوال تم نے کیوں کیا؟"

"ابھی دور دور تک کوئی نشان نہیں مل رہا۔"

"ہاں لیکن آگے جاکر ہمیں ایک سڑک مل جائے گی جو ہمیں آبادی کی جانب لے جاسکتی ہے۔ ہوسکتا ہے اس سڑک پر تمہیں کسی سے لفٹ مل جائے۔"

☆☆☆☆☆

"کیزی کتنا بڑا جزیرہ ہے؟"

"بہت بڑا۔ تمہاری توقع سے کہیں زیادہ۔ اسپین کے بڑے جزائر میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ بے لاک اس کی نسبت چھوٹا جزیرہ ہے۔"

میں کیزی کے بارے میں باتیں کرتا ہوا اس کے ساتھ آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑے فاصلے پر پہنچنے کے بعد وہ سڑک ہمیں نظر آگئی جس کا تذکرہ میڈم میریسا نے کیا تھا۔ ہم سڑک کے کنارے کھڑے ہوگئے۔ میڈم میریسا نے مجھے سر سے پاؤں تک دیکھا اور پھر مجھ سے بولی۔

"مجھ پر غور کرو۔ کیا میرا حلیہ کسی طور مشکوک نظر آتا ہے؟"

"بالکل نہیں۔"

"لفٹ لینے والے سے ہم یہی کہیں گے کہ ہم ساحل پر تفریح کے لیے آئے تھے کہ ہماری گاڑی خراب ہوگئی۔ ہمیں شہر کے کسی پہلے مقام پر چھوڑ دے تاکہ ہم کوئی بندوبست کرسکیں۔" میں نے گردن ہلا دی لیکن اس کے باوجود ہمیں تقریباً دو ڈھائی گھنٹے انتظار کرنا پڑا۔ غالباً یہ عام گزرگاہ نہیں تھی۔ کوئی ڈھائی گھنٹے کے بعد ایک سبزی کا ٹرک نظر آیا اور میریسا نے آگے بڑھ کر اسے اشارہ کرنا شروع کردیا۔ ٹرک ہمارے قریب آکر رک گیا اور میریسا نے ٹرک ڈرائیور سے کہا۔ "ہماری گاڑی خراب ہوگئی ہے اگر مہربانی کریں تو ہمیں آبادی تک چھوڑ دیں۔" ٹرک ڈرائیور نے بڑے خلوص کے ساتھ ہم دونوں کو اپنے پاس بٹھالیا تھا اور اس کے بعد ہمارے اس نئے سفر کا اختتام کیزی کی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

خوبصورت عمارتوں کے درمیان ہی ہوا تھا۔ جہاں میریسا میرے ساتھ نیچے اتر گئی۔ کیزی کے اس ساحل کو دیکھ کر یہ اندازہ نہیں ہو سکا تھا کہ وہ اس قدر جدید جزیرہ ہوگا لیکن اب یہاں داخل ہونے کے بعد یہ احساس ہوا تھا کہ جزیرہ کیزی بھی اسپین کے دوسرے علاقوں کے مانند جدید ترین ہے۔ وہاں خوب صورت ہوٹل بھی تھے اور عالیشان بازار بھی۔ البتہ جس ساحل سے ہم یہاں آبادی تک پہنچے تھے اس کے بارے میں بس یہی کہا جاسکتا تھا کہ نہایت دور دراز ہونے کی وجہ سے وہ اس قدر غیر آباد اور ویران نظر آتا ہے یہاں پہنچ کر البتہ ہم لوگ سنبھل گئے۔

میریسا نے ایک ہوٹل کا رخ کیا تھا اور اس میں ایک بہترین ڈبل روم حاصل کرلیا گیا تھا۔ مجھے کسی بھی قیمت پر اس سے رہائی تو حاصل ہو نہیں سکتی تھی۔ ویسے بھی صحیح معنوں میں اس وقت میں اس کی زندگی بچا کر اسے لایا تھا۔ آئندہ کام آنے کے لئے۔ اصل مقصد تو اب پورا ہوگا۔ خدا کرے کہ میجر سلطان اور اس کے ساتھی کامیابی سے جہاز ایٹ لاس تک پہنچ گئے ہوں۔ ابھی تو خیر موقع ہی نہیں تھا چیکاس برادرز سے رابطہ قائم کرنے کا۔ ہم جس طرح ٹوٹے پھوٹے ہوئے تھے اس کے تحت پہلے تو ہمیں اپنی ذہنی حالت درست کرنی تھی۔ میریسا نے کمرے میں پہنچنے کے بعد کہا۔

"کیزی بھی میرے لیے کوئی مشکل جگہ نہیں ہے۔ یہاں میرے لیے لاتعداد وفادار اور شناسا موجود ہیں اور میں ان سے ہر طرح کی مدد حاصل کر سکتی ہوں۔ یہ جو کچھ ہوا بس یوں سمجھو اس کم بخت کیتھ کی غداری کی وجہ سے ہوگیا۔ ورنہ شاید کامیابی یہاں بھی میرے قدم چومتی خیر کوئی حرج نہیں ہے اب جو ہونا تھا وہ تو ہو ہی چکا ہے ہم اس سے نہیں بچ سکتے تھے اور سچ پوچھو تو مجھے اب اس کی پروا بھی نہیں ہے۔ نہ میں اسے اپنی شکست تسلیم کرتی ہوں۔ غداری ایک الگ چیز ہوتی ہے اور کسی کام میں ناکامی بالکل مختلف چیز۔" میرے لیے اس کی ہاں میں ہاں ملانا ہی سب سے بہتر تھا۔ ظاہر ہے میں اس سے انحراف کیوں کرتا۔ مسئلہ بالکل ہی الٹا تھا۔

اس نے غسل کیا۔ پہننے کے لیے دوسرا لباس نہ تھا۔ مجھے بھی غسل کر کے وہی لباس پہننا پڑا پھر ہم نے کھایا پیا اور وہ کہنے لگی۔

"بہتر ہے اس وقت تک آرام کرو جب تک نیند پوری نہ ہو جائے۔" اس کے بعد

اس نے "ڈونٹ ڈسٹرب" کلپ کھینچ دیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ خاصی بے زار بے زار سی معلوم ہوتی تھی۔ بس اس کا اظہار نہیں کر پارہی تھی۔ میں نے بھی یہی انداز اختیار کیا۔ جیسے میں بھی تھکن سے چور ہوں اور گہری نیند سونا چاہتا ہوں لیکن اس کی نسبت میں خاصی بہتر حالت میں تھا۔ تھکن تو مجھ پر بھی تھی لیکن اس سے زیادہ چیکاس برادرز کے لیے مضطرب تھا۔ ان لوگوں سے بس یہ پتا چل جائے کہ میجر سلطان کے مشن کا کیا نتیجہ رہا۔ ہماری ان کاوشوں نے اسے کامیابی سے ہمکنار کیا یا نہیں۔ اس کے بعد راوی میرے لیے بھی سکون ہی سکون لکھتا تھا۔ البتہ اس خطرناک اور شاطر عورت سے لحہ لحہ ہوشیار رہنا ضروری تھا۔ ہرچند کہ وہ گہری نیند میں ڈوب گئی تھی لیکن پھر بھی میں اس کی نیند کے پختہ ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ حالانکہ میری آنکھیں بھی نیند کی بھیک مانگ رہی تھیں لیکن اس وقت میں ان سے مغلوب نہیں ہو سکتا پھر جب مجھے یہ اطمینان ہوگیا کہ میری کاوش کو محسوس نہیں کیا جاسکتا تو باتھ روم میں پہنچ کر میں نے بے صبری سے چیکاس برادرز سے رابطہ قائم کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ یہ ٹرانسمیٹر اب اس طرح ہمارے استعمال میں آتا تھا کہ اس کی ایک ایک حرکت کا اندازہ ہوتا تھا۔ بہت دیر تک میں کوشش کرتا رہا لیکن چیکاس برادرز اس وقت رینج میں نہیں تھے۔ یا تو وہیں اسی ساحل پر بھٹک رہے ہیں لیکن یہ بھی ناممکن سی بات تھی کیونکہ وہ فاصلہ میرے ذہن میں تھا جو ہم نے ساحل سے جزیرے کی آبادی تک طے کیا تھا۔ ٹرانسمیٹر کو اس رینج میں کام کرنا چاہیے تھا لیکن چیکاس برادرز یا تو کسی مشکل میں گرفتار ہوگئے تھے یا پھر اتنے فاصلے پر پہنچ گئے تھے کہ وہ ٹرانسمیٹر پر میرا پیغام ریسیو نہیں کر سکتے تھے۔ بہت دیر تک کوشش کرتا رہا پھر مایوس ہو کر واپس اپنے کمرے میں آگیا اور بستر پر لیٹ کر تشویش زدہ سوچوں میں کھو گیا۔ کیا ہوا ہے ان کے ساتھ۔ بظاہر تو یہ نہیں محسوس ہوتا کہ وہ کسی مشکل میں گرفتار ہوگئے ہوں۔ سارے کام انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیے تھے۔ ناقابل یقین قوتوں کے مالک چیکاس برادرز آج تک تو اپنے کسی مشن میں ناکام نظر نہیں آئے تھے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے وہ بھی اسٹیمر کے ساتھ سفر کر کے ایٹ لاس پر پہنچ گئے ہوں لیکن اس کی کوئی تک نہیں تھی۔ تشویش بہر طور فطرت کا ایک حصہ ہوتی ہے لیکن نیند بھی کم طاقتور نہیں ہوتی۔ شام کو کوئی سات بجے تھے جب میریسا نے مجھے جگایا۔ خاصی بہتر کیفیت میں نظر

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

آرہی تھی۔ خصوصیت یہ تھی کہ اس نے نیا لباس پہنا ہوا تھا اور بہت اچھی لگ رہی تھی۔

میں نے حیرانی سے آنکھیں کھولیں اور اس کے لباس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"یہ لباس۔"

"اپنی ذہنی قوتوں کا مظاہرہ کر رہے ہو ڈیر فراس حالانکہ نیند سے جاگنے کے بعد آدمی تھوڑی دیر تک تو ماحول کو سمجھ ہی نہیں پاتا لیکن تمہیں فوراً ہی یہ احساس ہو گیا کہ میرے جسم پر دوسرا لباس ہے۔ اس کے سلسلے میں بس اتنا ہی کہہ سکتی ہوں کہ تم عظیم ترین ذہنی قوتوں کے مالک ہو۔ چلو ٹھیک ہے۔ اٹھو اور خود بھی لباس تبدیل کرلو۔ میں تمہارے لیے بھی لباس لے آئی ہوں۔"

"مگر کہاں سے؟"

"میں پانچ بجے جاگ گئی تھی اور اس کے بعد اس تگ و دو میں لگ گئی تھی کہ لباس کہاں سے حاصل ہوسکتے ہیں۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ کیزی میں میرے وفادار موجود ہیں۔ اب اس وقت بے شمار افراد ہمیں ہر طرح کی سہولت پہنچانے کے لیے آمادہ ہیں۔ لباس بھی انہی کے مہیا کیے ہوئے ہیں لیکن میں نے اس کمرے میں کسی سے ملاقات نہیں کی۔ تمہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔" طبیعت اب بھی گری گری لگ رہی تھی۔ غسل کر کے نیا لباس پہنا تو خاصی فرحت محسوس ہوئی۔ باہر نکلا تو عمدہ قسم کی کافی کی خوشبو فضا میں پھیلی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی ترو تازہ پھل ڈرائی فروٹس اور بسکٹ وغیرہ رکھے ہوئے تھے۔

"یہ ہمارا صبح کا ناشتا دوپہر کا کھانا اور شام کی چائے مشترک ہے لیکن شاید اس کے بعد معمول کی بے ترتیبی رات کے کھانے کا موقع نہ دے۔ تاہم تم پوری طرح اس سے استفادہ کرو۔ اس کے بعد ہم کیزی میں ایک خوب صورت شام منائیں گے۔"

میں نے خود بھی ان تمام چیزوں کی شدید ضرورت محسوس کی تھی اور اس کے بعد کھانے پینے میں کوئی تکلف نہیں کیا۔ اپنی قوت ارادی سے کام لے کر میں چیکاس برادرز کی گمشدگی کو نظرانداز کر دینا چاہتا تھا کیونکہ اس وقت اس کا بالکل موقع نہیں تھا۔

پھر ہم ہوٹل سے باہر نکل آئے۔ شام کے سائے رات کی تاریکیوں میں ڈھل گئے تھے۔ چاروں طرف روشنیاں ہو گئی تھیں۔ پر رونق بازار' اسپین کی اپنی زندگی۔ وہ خود بھی ترو تازہ نظر آرہی تھی۔ راستے میں اس نے مجھے بتایا کہ کیزی کی طرز زندگی میڈرڈ کے طرز زندگی سے بہت مختلف ہے۔ یہ علاقہ قدیم علاقہ ہے حالانکہ جدیدیت یہاں پوری طرح مسلط ہے لیکن پھر بھی کیزی اور سبے لاک جیسے جزائر قدامت پرست کہلاتے ہیں۔ یوں لگتا تھا جیسے ہونے والے واقعات کو بھول گئی ہو۔ خاصی رات گئے تک ہم جزیرے پر گھومتے پھرتے رہے اور اس کے بعد واپس ہوٹل آگئے۔ وہ ہنس کر بولی۔

"کم از کم اس طرح پیدل چلنے سے ایک فائدہ ضرور ہوا ہمیں وہ یہ کہ ہم رات کا کھانا کھا سکتے ہیں۔"

"رات کا کھانا ہم نے اپنے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں ہی کھالیا۔ طرح طرح کے دلچسپ مشغلے جاری تھے لیکن ہم نے انہیں دور دور سے ہی دیکھا۔ میں نے ایک مشروب پیتے ہوئے اس سے سوال کیا۔"

"اب کیا ارادہ ہے؟"

"میڈرڈ واپس چلیں گے کل کے لیے میں نے انتظام کرلیا ہے۔ اگر تمہیں کیزی پسند آیا ہو تو ہم یہاں رک بھی سکتے ہیں۔ ویسے سچ بتا دوں میں اس وقت اپنے آپ کو دھوکا دے رہی ہوں جو کچھ ہوا ہے اس نے مجھے خاصا مضمحل کر دیا ہے اور میں یہ محسوس کر رہی ہوں کہ مجھے مراقبہ کرنا ہوگا لیکن میڈرڈ چل کر۔"

"مراقبہ؟"

"ہاں! میں نے تمہیں بتایا تھا کہ روحانی طور پر میں لیتھ اشمیر سے متاثر ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ وہ جو کچھ بھی ہے لیکن ذہنوں کو سکون بخشتا ہے اور اس کے پاس ایسے نسخے موجود ہیں جن سے وہ اپنے پیرو کاروں کو بہت کچھ مہیا کرتا ہے۔ مراقبے میں میرا اس سے ذہنی رابطہ ہوگا اور میں اس سے رہنمائی مانگوں گی۔"

"خوب۔ بہتر ہم کل میڈرڈ چل رہے ہیں۔" میں نے جواب دیا۔

سارے معمولات جاری رہے۔ مجھے بالکل موقع نہیں مل سکا کہ میں چیکاس برادرز کو دوبارہ ٹرائی کروں لیکن میرے دل میں جو کچھ تھا اس نے مجھے بے چین کر رکھا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

رات بھر اس کا موقع نہیں مل سکا کیونکہ محترمہ میریپا میرے پاس موجود تھیں اور میں ان کا بے دام غلام' چنانچہ رات بھر حق غلامی ادا کرتا رہا۔ دوسرے دن صبح البتہ موقع مل گیا۔ باتھ روم سے بہتر جگہ اور کوئی نہیں تھی چنانچہ میں نے ایک بار پھر چیکاس برادرز کو ٹرائی کیا لیکن ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا اور بحالت مجبوری میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ اب ان لوگوں سے رابطے کی کوشش حماقت ہے۔ غالباً" وہ کیزی میں ہیں ہی نہیں۔ اب خواہ مخواہ ذہنی طور پر مضمحل رہنا عقلمندی کی بات نہیں تھی چنانچہ میں نے بھی اپنے ذہن سے سب کچھ نکال دیا۔ پھر میڈرڈ جانے کی تیاریاں ہونے لگیں۔ اس کے لیے زمینی ذرائع استعمال کیے گئے تھے لیکن ہمارا یہ سفر خاصا طویل تھا۔ میڈرڈ میں داخل ہوئے تو رات کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے۔ پورا دن سفر میں گزارا تھا اور ایک بار پھر تھکن ہوگئی تھی لیکن کم از کم اس تھکن نے مجھے میڈم میریپا سے محفوظ رکھا۔ اس نے خمار آلود نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چہرے سے تھکن ٹپک رہی ہے فراس۔"

"نہیں کوئی خاص نہیں۔"

"میں چاہتی ہوں تم ایک پرسکون نیند سو جاؤ اور سنو صبح کو اس وقت تک نہ جاگنا جب تک نیند پوری نہ ہو۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا اور وہ مسکرا دی۔

"لیکن اگر ہم یکجا ہوں گے تو نیند کو فرار ہونا پڑے گا میرے اور تمہارے درمیان کسی تیسری شے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ آؤ میں تمہیں ایک پرسکون خواب گاہ میں پہنچا دوں۔"

"میں مسکرا دیا۔ وہ مجھے ایک کمرے میں چھوڑ گئی۔ اس کے جانے کے بعد میں نے سکون کی گہری سانس لی تھی۔ کمرے کا دروازہ بند کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ایک ملازمہ آگئی۔ وہ میرے لیے رات کا لباس لائی تھی۔"

"میڈم کہاں ہیں؟" میں نے احتیاطاً" پوچھا۔

"اپنے بیڈ روم میں جاچکی ہیں۔ مجھے ہدایت کر گئی تھی کہ میں آپ کے لیے شب خوابی کا لباس پہنچا دوں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

"شکریہ۔" میں نے لباس لے کر دروازہ بند کر دیا۔ اس کے بعد میں باتھ روم میں داخل ہوگیا۔ یہاں پہلی کوشش میں چیکاس سے رابطہ ہوگیا۔

"تم لوگ کیزی سے آگئے۔"

"ہاں چیف مجبوری تھی۔ کیتھ واپس پلٹ گیا تھا۔ کیا آپ کو علم ہے کہ کیتھ بھی مار دیا گیا؟"

"ہاں۔" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"اگر ہم واپس نہ آتے تو ہمارے لیے مشکلات پیدا ہو جاتیں۔ ہمیں آپ کی سلامتی کا علم ہوگیا تھا۔"

"میجر سلطان کے بارے میں بتاؤ۔"

"انہیں ایٹ لاس روانہ کرنے کے بعد ہی ہم واپس لوٹے تھے۔" چیکاس نے کہا اور اچانک میری ساری تھکن دور ہوگئی۔ پورے بدن میں مسرت کی لہریں دوڑ گئیں۔

"وہ۔ وہ اپنا سامان بخیریت لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اسٹیمر بروقت پہنچ گیا۔"

"سب کچھ نہایت پرسکون طریقے سے ہوا۔ وہ جاتے ہوئے آپ کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کر گئے ہیں۔" میری روح میں بالیدگی پیدا ہوگئی تھی۔ اب تھکن کا نام و نشان نہیں تھا۔ چیکاس کو ہدایات دیں اور پھر ٹرانسیٹر بند کر کے عمدہ غسل کیا پھر بستر پر آگیا۔ ایسی میٹھی نیند آئی کہ صبح کو خوب دیر سے آنکھ کھلی۔ میریپا کے بارے میں معلوم کیا تو ایک عجیب انکشاف ہوا۔ وہ مراقبے میں تھی۔ ملازموں نے مجھے مراقبے کی تفصیل بتائی۔ میریپا عبادت کرتی تھی اور کئی دن تک اس کی یہ عبادت جاری رہتی تھی۔

"گویا اب اس سے ملاقات نہیں ہوگی۔"

"عبادت کے بعد۔" ملازم نے جواب دیا۔ اس کے بعد راوی چین لکھتا گیا۔ خوب آرام کیا۔ میجر سلطان کامیابی سے ہمکنار ہوگیا تھا اب کوئی فکر نہیں تھی۔ بالآخر میریپا کا مراقبہ ختم ہوا اور اس وقت بالکل غیر متوقع طور پر میرے سامنے آگئی۔

میں اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔ سفید لباس میں ملبوس تھی۔ چہرے پر عجیب سی کیفیت تھی۔ بالکل کسی چرچ کی راہبہ لگ رہی تھی۔ مجھ سے بہت تپاک سے ملی۔

"یقیناً" تم بوریت کا شکار رہے ہوگے؟"

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اصل میں مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ اچانک ہی آپ مراقبے میں چلی جائیں گی۔"

"یہ ضروری ہوتا ہے بس یہ روحانی معاملات جو ہوتے ہیں ناں ڈارلنگ یہ بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ لیتھ اشمیر اپنے معاملے میں کسی کی رکاوٹ کبھی نہیں گوارا کرتا جب اس سے رجوع کیا جاتا ہے تو پھر باقی لوگوں سے رابطے ختم کر دیے جاتے ہیں۔"

"تو کیا اس مراقبے میں آپ کا رابطہ لیتھ اشمیر سے رہا؟"

"بالکل اس طرح جیسے تم میرے سامنے ہو۔"

اس نے کہا اور میں سچ مچ حیران ہو گیا۔ ایک مجرم سے میں روحانیت کی توقع نہیں رکھ سکتا تھا۔ لیتھ اشمیر کے بارے میں مجھے بھی خاصی تفصیلات معلوم تھیں۔ وہ میرے سامنے بیٹھ گئی پھر بولی۔

"اور میں تمہیں بالکل سچ بتا رہی ہوں کہ جب اس سے رابطہ ہوتا ہے تو دنیا کی اور کوئی شے یاد نہیں رہتی لیکن مراقبہ ختم کرتے ہی مجھے جو پہلی شخصیت یاد آئی وہ تم تھے اور عالم مراقبہ میں بھی میں نے لیتھ اشمیر سے تمہارا ہی تذکرہ کیا۔"

"میں اس کی تفصیل جاننا چاہتا ہوں" میں نے دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا لیکن اصل میں لیتھ اشمیر کی شخصیت سے واقف ہونے کا خواہش مند تھا وہ کہنے لگی۔

"میں نے تم سے پہلے تذکرہ کر دیا تھا کہ میں روحانی عمل کرنا چاہتی ہوں اور اپنے روحانی پیشوا سے اپنے لیے سکون مانگنا چاہتی ہوں کیونکہ میں نے شاید پہلی ہی بار ناکامی کا منہ دیکھا ہے۔ جب اس سے رابطہ کیا جاتا ہے تو پہلے سے کسی سے نہ تو اجازت لی جاتی ہے نہ کسی کو اس کے بارے میں اطلاع دی جاتی ہے کیونکہ اس سے شرکت کا تصور جھلکتا ہے اور لیتھ اشمیر شرکت کو نہیں پسند کرتا ہم ایک بند کمرے میں اس کا تصور کرتے ہیں اور جس وقت بھی وہ ہماری گرفت میں آجائے۔ مطلب یہ کہ جب بھی اسے فرصت ہو وہ ہم سے رجوع کر لیتا ہے۔ مجھے ڈیڑھ دن لگا اس سے رابطہ قائم کرنے میں۔ تب وہ میری جانب متوجہ ہوا اور میں نے اسے ساری صورت حال بتا دی۔ میں نے تمہارا بھی تذکرہ کیا تھا اور یقین کرو وہ تم سے بہت متاثر ہوا۔ اس نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر ہم اس کی خدمت میں بار سلونا پہنچیں۔"

"اوہ۔" میں نے بہت متاثر ہونے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

میری دلی خواہش تو یہی تھی کہ اب میں لیتھ اشمیر تک پہنچوں کافی وقت ہو گیا تھا۔ میجر سلطان کے معاملے میں لیکن میں اس وقت کو ضائع ہونے والا وقت نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ جو اطلاع مجھے چیکاس برادرز سے مل گئی تھی وہ میرے لیے نہایت فرحت بخش تھی۔

"میں دعوے سے کہتی ہوں ڈیئر فراس کہ جب تم اس سے ملو گے تو تم خود بھی متاثر ہو جاؤ گے۔"

"میں اس سے ضرور ملنا چاہوں گا ڈیئر۔"

"اور ہم اس سے دعائیں حاصل کریں۔ میں تمہیں کیتھ کا درجہ دوں گی اور اس کے بعد تمہیں اسپین کی شہریت دلوا دوں گی۔ میرے ساتھ رہنا پسند کرو گے ناں؟"

"کیا اب بھی اس سوال کی گنجائش ہے؟" میں نے اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

غرض یہ کہ وہ لیتھ اشمیر سے اپنے عقیدت کا اظہار کرتی رہی اور میں اس کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا۔ اس کے بعد وہ روحانیت سے پھر شیطانیت پر اتر آئی۔ روڈنی اولیاس کو اس نے بالکل ہی نظرانداز کر دیا تھا لیکن روڈنی اولیاس نے اسے نظرانداز نہیں کیا تھا۔ میں ذہنی طور پر اپنے آپ کو لیتھ اشمیر سے ملاقات کے لیے تیار کر رہا تھا اور اس سلسلے میں مجھے مناسب فیصلے کرنے تھے۔ چیکاس برادرز بدستور میڈرڈ میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ اب بار سلونا روانہ ہوتے ہوئے جبکہ حالات میرے لیے بالکل غیر یقینی تھے۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ چیکاس برادرز سے کیا کام لیا جائے یا انہیں یہیں میڈرڈ میں چھوڑ دیا جائے یا پھر بار سلونا چلنے کی دعوت دی جائے۔ نجانے کہیں چیکاس برادرز کسی طرح مشکوک نہ ہو جائیں چنانچہ ان کا وطن واپس جانا مناسب ہے حالانکہ یہ بات بالکل غیر یقینی بات تھی ان کے تو تصور میں بھی نہیں ہو گا پھر جب میں نے چیکاس ون ٹو اور تھری سے اس موضوع پر بات کی تو تینوں نے یکے بعد دیگرے اس بات پر اصرار کیا کہ ان کا میرے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ چیکاس تھری نے پریشان لہجے میں کہا۔

"سوال یہ پیدا ہوتا ہے چیف کہ آپ نے اچانک ہی ہم لوگوں کو واپس بھیجنے کا ارادہ کیسے کر لیا۔ ابھی تو آپ نے وہ صحیح عمل کیا بھی نہیں ہے جس کے لیے ہمارا یہاں آنا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوا تھا؟"

"اصل میں صورت حال ایسی ہے چیکاس کہ اگر میں ذہنی طور پر بٹ گیا تو خطرناک حالات کا شکار ہو جاؤں گا تم لوگ واپس وطن چلے جاؤ۔ مجھے اگر دوبارہ تمہاری ضرورت پیش آئی تو میں تمہیں اس بارے میں کسی نہ کسی طور پر اطلاع دے دوں گا۔"

"ہم سے کوئی غلطی ہوگئی ہے چیف۔"

"بچوں کی سی باتیں مت کرو۔ اگر غلطی ہوئی ہوتی تو پہلے میں تمہیں تمہاری غلطی بتاتا۔ تمہارا واپس جانا ضروری ہے۔"

"او کے چیف آپ کا حکم ہے تو اس کی تعمیل ہمارا سب سے بڑا فرض۔" چیکاس تھری نے مایوسی سے کہا تھا۔

"اب مجھ سے ملاقات کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ تمام انتظامات کرنے کے بعد تم واپس چلے جاؤ۔ میں تمہیں اسی وقت خدا حافظ کہتا ہوں۔"

ان کو حیرت ہوئی ہوگی لیکن میرا نظریہ بالکل مختلف تھا میں اپنے آپ کو بھی آزمانا چاہتا تھا۔ لیتھ اشمیر کے بارے میں' میں نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ وہ روحانی نہ سہی لیکن شیطانی قوتوں کا مالک ضرور ہے۔ کرپشن ڈی ایم ڈپارٹمنٹ سنبھال کر اس نے ایسی عجیب و غریب شخصیت کو وہاں بھیجا جسے صرف روایتی اور افسانوی کہا جاسکتا ہے۔ وہ ایسی آنکھوں کے ساتھ جو ہپناٹائز کرنے کی قوت رکھتی تھیں اور اب جبکہ میڈم میریسا نے یہ بتایا تھا کہ اس کا اس سے روحانی رابطہ ہوا ہے تو میں نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ ٹیلی پیتھی کا ماہر بھی ہے۔ ٹیلی پیتھی کے ماہر میلوں کے فاصلے سے اپنا مافی الضمیر دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں اور دوسروں کا مافی الضمیر سمجھ سکتے ہیں۔ ایسی پراسرار شخصیت سے واسطہ پڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اچھا خاصا کھیل ہوگا۔ میں تو خیر جس طرح بھی ممکن ہو۔ اس کھیل کو برداشت کر جاؤں گا لیکن ہوسکتا ہے میرے ہی ذریعے چیکاس برادرز بھی روشنی میں آجائیں۔ میں ان کے لیے خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ جبار گینی ڈال کو کھو کر مجھے بہت بڑا سبق حاصل ہوا تھا۔ میں نے ان لوگوں کو کچھ پیغامات بھی دیے تھے جو رشید ناگی کے لیے تھے اور ان پیغامات میں یہی تھا کہ وہ اپنا کام بخیرو خوبی سرانجام دیتا رہے اور میرے بارے میں تشویش کا شکار نہ ہو چاہے مجھے کتنا ہی وقت لگ جائے۔

بہرحال چیکاس برادرز سے رابطہ ختم کر دیا گیا تھا اور اب میں نے اپنے ذہن میں یہ تصور کرلیا تھا کہ جو کچھ بھی کرنا ہے مجھے تنہا ہی کرنا ہے۔ روڈنی اولیاس اچانک ہی ہمارے درمیان آگیا تھا۔ اس وقت میں اور میڈم میریسا اپنی رہائش گاہ کے بیرونی حصے میں بیٹھے کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ ایک خوبصورت لمبی گاڑی اندر داخل ہوئی اور پورچ پر آکر رک گئی۔ میریسا کی تنی ہوئی بھویں اس گاڑی کی جانب دیکھ رہی تھیں۔ گاڑی سے ایک مرد اور ایک عورت نیچے اترے اور میریسا نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہو یہ دونوں روڈنی اولیاس کے آدمی ہیں بلکہ یوں سمجھو کہ اس کے پرسنل اسسٹنٹ اس کے سارے معاملات یہی طے کرتے ہیں۔"

دراز قامت عورت اپنے ساتھی کے ساتھ ہمارے قریب آگئی۔ میڈم میریسا نے گردن خم کرکے اس کا استقبال کیا تھا۔ عورت کو غالباً اس کا یہ انداز پسند نہیں آیا تھا اس نے کہا۔

"مسٹر اولیاس نے آپ لوگوں کو رائل ہال میں طلب کیا ہے اور یہ پوچھا ہے کہ اس کے سلسلے میں وقت کا تعین کر دیا جائے۔"

"اس کے لیے انہوں نے آپ کو بھیجا ہے؟"

"نہیں اس کے علاوہ آپ سے کچھ سوالات بھی کرنے ہیں مجھے۔"

"تو پھر تشریف رکھیے۔"

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔" دراز قامت عورت نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا اور میڈم میریسا انگلی اٹھا کر بولیں۔

"سنو جن لوگوں کے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا میں ان سے گفتگو نہیں کرتی اگر تمہارے پاس وقت نہیں ہے تو تم کیا سمجھتی ہو کہ میں صرف تم سے گفتگو کرنے کے لیے تیار بیٹھی ہوئی تھی۔ تم جاسکتی ہو۔"

عورت ایک لمحے کے لئے گڑبڑا گئی۔ مجھے تمام صورت حال کا بہتر طور سے اندازہ ہو رہا تھا۔ روڈنی اولیاس بہت بڑا دولت مند تھا اور یقینی طور پر اس لحاظ سے مغرور بھی ہوگا۔ آنے والوں کو شاید توقع ہوگی کہ ان کا استقبال بہت پرتپاک انداز میں کیا جائے گا کیونکہ وہ روڈنی اولیاس کے نمائندے ہیں لیکن میریسا سے زیادہ مغرور نہیں ہوسکتا تھا'

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

میرپیا نے اس بات کو کوئی لفٹ نہیں دی جس سے وہ عورت برگشتہ ہوگئی۔ البتہ میرپیا نے اس سے جو کچھ کہا اس نے اسے ہوش دلا دیا تھا۔ تاہم اس نے اپنی انا برقرار رکھتے ہوئے کہا۔

"اگر چند الفاظ میں سننا چاہو تو سن لو مسٹر روڈنی نے یہ کہا ہے کہ آپ ان کے کام کے سلسلے میں جو کچھ بھی کر رہی ہیں یا کر چکی ہیں اس کی تفصیلات لے کر رائل ہال میں ان سے ملاقات کریں۔"

"روڈنی اولیاس سے کہو کہ وہ ٹیلی فون پر مجھ سے گفتگو کرے اور جب میں نے تم سے منع کر دیا کہ میں اس طرح کوئی بات کرنا پسند نہیں کرتی تو تم یہاں کھڑی کیوں ہو۔ جاسکتی ہو تم۔ جاؤ۔" میرپیا غرائی۔

عورت نے پریشان نگاہوں سے اپنے ساتھی مرد کو دیکھا اور مرد نے شانے ہلاتے ہوئے کہا۔

"جب میڈم میرپیا کہہ رہی ہیں کہ ہمیں واپس جانا چاہیے تو پھر ہمیں واپس ہی چلنا چاہیے۔ اصل میں تم نے میڈم میرپیا کو غلط کیلکولیٹ کیا ہے چلو واپس چلو۔"

اس کے بعد وہ دونوں خاموشی سے واپس مڑ گئے تھے۔ میڈم میرپیا انہیں تحقیر آمیز نگاہوں سے دیکھتی رہی پھر بولی۔

"اب روڈنی اولیاس کا دماغ ٹھکانے لگانا ضروری ہوگیا ہے اب ان دونوں کو اس کے ساتھ نہیں رہنے چاہیے۔ میں نے ان دونوں کو ان کی ملازمت سے معطل کر دیا ہے۔"

میں نے مسکراتی نگاہوں سے میرپیا کو دیکھا اور بولا۔ "تم نے؟"

"ہاں ایسے بے ہودہ لوگوں کو تو میڈرڈ ہی میں نہیں رہنا چاہیے۔ اگر اسپین میں رہنا چاہتے ہیں تو کسی ایسے دور دراز مقام پر انہیں پہنچنا ہوگا جہاں یہ دوبارہ کبھی میری نگاہوں کے سامنے نہ آسکیں۔ اگر روڈنی اولیاس کے نمائندے نہ ہوتے تو شاید یہیں ان کا کھیل ختم ہو جاتا۔"

میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم بہت آتش مزاج ہو میرپیا۔"

"میں گردن تان کر جینا چاہتی ہوں جہاں کہیں میری گردن جھکی میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ خودکشی کے علاوہ میرے لیے اور کوئی چارہ کار نہیں ہوگا۔"

"روڈنی اولیاس کس قسم کا آدمی ہے کیا مغرور اور خود سر؟"

"وہ ایک سرمایہ دار ہے سرمایہ دار اپنی دولت کے بل پر اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ میرا خیال ہے اسے بھی آج پہلی بار ہی کوئی بہتر جواب موصول ہوگا۔"

رات کو ساڑھے آٹھ بجے ہم لوگ ڈنر ٹیبل پر تھے جب ایک ملازم نے روڈنی اولیاس کی آمد کی اطلاع دی اور میرپیا کا ہاتھ کھانے پر رک گیا۔ اس نے ملازم سے پوچھا۔

"روڈنی اولیاس خود آیا ہے۔"

"ہاں اور نہایت غصے میں بھرا معلوم ہوتا ہے اس کے ساتھ اس کے گارڈز بھی ہیں۔"

"کہاں ہے اس وقت؟"

"میں نے اسے ڈرائنگ روم میں پہنچا دیا ہے۔"

"اس سے کہو میڈم میرپیا کھانا کھا رہی ہیں' کھانے کے بعد یہاں پہنچیں گی۔"

میرپیا کا یہ پیغام لے کر ملازم باہر چلا گیا۔ میں نے دلچسپی سے میڈم میرپیا کو دیکھا اور کہا۔

"آپ نے اسے اطلاع بھجوائی تھی کہ وہ ٹیلی فون پر آپ سے گفتگو کرے وہ خود چلا آیا۔"

"شاید بہتر حالات لے کر نہیں آیا ہوگا خیر کوئی بات نہیں ہے جو کچھ بھی ہوگا میں دیکھ لوں گی۔"

"کیا اس ملاقات کے دوران میں بھی وہاں موجود ہوں گا؟" میرپیا نے ایک لمحے کے لیے کچھ سوچا پھر بولی۔

"نہیں نہایت معذرت کے ساتھ بہتر یہ ہوگا کہ تم وہاں موجود نہ رہنا' میں تمہیں دوسروں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا چاہتی ہوں۔" میں نے شانے ہلا دیے تھے لیکن دل ہی دل میں نے کچھ اور فیصلہ کرلیا تھا' روڈنی اولیاس اگر یہاں آہی گیا ہے تو پھر کچھ ہو جانا چاہیے' میں اس کے چکر میں کہاں مارا مارا پھرتا رہوں گا اس وقت تو میرپیا میری مٹھی میں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

دبی ہوئی ہے میرے ہر فعل کو کسی نہ کسی طرح سنبھال لے گی لیکن اگر میں بار سلونا روانہ ہوگیا تو روڈنی اولیاس کو دوبارہ پانے کا مسئلہ ٹیڑھا ہو جائے گا' یہ ایک نیا کام تھا' مجھ پر بھی شاید کبھی کبھی دیوانگی ہی سوار ہو جاتی تھی کیونکہ روڈنی اولیاس ابتدا میں میری لسٹ میں نہیں تھا لیکن اب ایک ایسا آدمی میرے علم میں آگیا تھا جو میرے وطن کے لیے شدید ترین نقصانات کا حامل تھا اور اس کی برائیوں کے بارے میں سوچتا رہتا تھا پھر سب سے بڑی بات یہ کہ یہودی نسل کا تھا اگر میری گرفت میں آگیا ہے تو اسے زندگی سے محروم کر دینا میرے لیے کار ثواب ہی تھا اور میں اس ثواب کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔ یہاں میڈم میریسا کے مکان میں مجھے جو مراعات حاصل تھیں' میں نے ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کرلیا۔ میریسا نے اطمینان سے کھانا کھایا۔ اس کے بعد مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور پھر بولی۔

"تو پھر مجھے تھوڑی دیر کے لیے اجازت۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے جواب دیا اور وہ باہر نکل گئی لیکن اس کے باہر نکلتے ہی میں نے بھی اپنی جگہ چھوڑ دی تھی اور اس کے بعد محل کے ایک ملازم سے میں نے ایک پستول طلب کیا جس پر سائلنسر لگا ہونا چاہیے تھا' میری اس خواہش کی فوراً" ہی تکمیل کر دی گئی اور مجھے ایک بہترین پستول فراہم کر دیا گیا' میں اپنے ذہن میں ایک مشکل منصوبہ ترتیب دے رہا تھا اور پھر اس منصوبے کی تکمیل کے لیے میں اس ڈرائنگ روم کی جانب بڑھ گیا جس میں میڈم میریسا روڈنی اولیاس سے ملاقات کرنے کے لیے گئی تھی' ڈرائنگ روم میرا دیکھا بھالا تھا لیکن اس نظریے سے نہیں دیکھا تھا میں نے کبھی اس میں خفیہ طور پر جھانکنا بھی ہوگا لیکن خوش قسمتی تھی میری کہ مجھے عقبی سمت ایک ایسی کھڑکی مل گئی جس سے اندر کا ماحول دیکھا جاسکتا تھا' کھڑکی نہایت مناسب تھی۔ وہاں سے اندر کا ماحول ہی نہیں دیکھا جاسکتا تھا آوازیں بھی سنی جاسکتی تھیں لیکن یہ دیکھ کر میں حیران ہوا کہ وہاں صرف تین افراد موجود تھے میڈم میریسا ابھی وہاں نہیں پہنچی تھی' ان تین افراد میں وہ شخص جو بھاری بھرکم جسامت کا مالک لیکن کسی قدر پستہ قامت تھا اور ایک خوب صورت سوٹ میں ملبوس تھا' یقیناً" روڈنی اولیاس تھا' باقی دو آدمی صاف پہچانے جاسکتے تھے وہ اس کے گارڈز تھے جن کے پاس اسٹین گنیں موجود تھیں اور جو ڈرائنگ روم کے دو گوشوں

میں ساکت کھڑے ہوئے تھے' البتہ روڈنی اولیاس شدید غصے کے عالم میں ڈرائنگ روم کے فرش کو کچل رہا تھا۔ میریسا ابھی تک نہیں پہنچی تھی' پتا نہیں کہاں رک گئی تھی لیکن انتظار نہیں کرنا پڑا' ڈرائنگ روم کے دروازے سے میریسا اندر داخل ہوئی اور مجھے علم ہوگیا کہ وہ اتنی دیر کہاں رکی ہوئی ہے' اس نے ایک خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا' ذرا جدید قسم کا چست لباس جس میں درحقیقت اس کا لمبا قد مزید خوبصورت نظر آ رہا تھا' وہ دروازے سے اندر داخل ہوئی تو روڈنی اولیاس رک گیا' اس نے خونی نگاہوں سے میریسا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہنے کو تو میرے پاس بہت کچھ ہے لیکن کیا میں تم سے سوال کر سکتا ہوں میریسا کہ تم میری طلبی پر کیوں نہیں آئیں' نمبر دو تمہیں اندازہ ہے کہ میں کبھی کسی کے پاس نہیں جاتا۔ یہاں تمہارے اس ڈرائنگ روم میں کتنا وقت گزر چکا ہے۔ میریسا نے حیرانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔"

"آپ کی ایک بات بھی میری سمجھ میں نہیں آئی مسٹر روڈنی اولیاس۔"

"شاید تم نے مجھے غلط کیلکولیٹ کیا ہے میڈم میریسا' میڈرڈ میں تم نے غنڈا گردی کا جال پھیلایا ہوا ہے' یہ بات میرے علم میں ہے لیکن کیا تم احمق نہیں ہو کہ تم نے روڈنی اولیاس کے ہاتھوں کا پھیلاؤ نہیں سمجھا' تم جیسی عورتوں کو میں چٹکیوں میں مسل دیتا ہوں۔" میریسا ساکت ہوگئی' اس نے روڈنی اولیاس کو گھورتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم یہاں مجھے چٹکیوں میں مسلنے کے لیے آئے ہو روڈنی اولیاس؟"

"میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے یہاں پہنچنے میں اتنی دیر کیوں لگائی جب کہ تمہارے علم میں تھا کہ میں یہاں آیا ہوا ہوں' دوسرا سوال میں تم سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ جو ذمے داری میں نے تمہارے سپرد کی تھی اس کے لیے تم نے کیا کیا؟"

"میں نے وہ کام نظرانداز کر دیا مسٹر اولیاس وہ میرے معیار کا نہیں تھا۔"

روڈنی اولیاس نے خونخوار لہجے میں کہا۔ "اس کے برعکس کیوں نہیں کہتی میریسا کہ دراصل تو نے کسی اور کے لیے کام کرنا قبول کرلیا' شاید کسی بڑے معاوضے کے عوض تو نے ان لوگوں کو ان کے سامان سمیت نکال دیا اس کا اعتراف کیوں نہیں کرتی ہو؟"

"کہتے رہو ڈیئر اولیاس' کیونکہ تم جتنی بکواس کر رہے ہو اس کے نتیجے میں جو کچھ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہونے والا ہے وہ تمہارے تصور میں بھی نہیں ہوگا۔"

میرپیا نے کہا اور میں نے یہ اندازہ لگالیا کہ صورت حال خاصی خطرناک ہے اور میری مداخلت ضروری ہوگی' میں نے فیصلہ بھی کرلیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ روڈنی اولیاس بھیانک انداز میں ہنس پڑا پھر بولا۔"

"گڈ ویری گڈ' بول لے جو کچھ بول سکتی ہے بول لے کیونکہ ہوسکتا ہے اس کے بعد تجھے زندگی میں کبھی بولنے کا موقع نہ ملے جب تو یہ کام نہیں کرسکتی تھی تو تو نے اس کی ذمے داری کیوں قبول کی اور اس کے بعد تو نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہ دی کہ تو یہ سب کچھ نہیں کرسکتی۔"

"ڈیئر اولیاس اس کے جواب میں میں تجھ سے یہی کہہ سکتی تھی کہ فوراً" یہاں سے باہر نکل جا لیکن تو اگر باہر نکل گیا تو پھر تجھے تیری اس بدتمیزی کا خاطر خواہ جواب کیسے ملے گا؟" میں نے اپنی جگہ چھوڑ دی' میں جانتا تھا کہ اب صورت حال کیا ہے' چنانچہ میں دوڑ کر ڈرائنگ روم کے دروازے تک پہنچا اور اس کے بعد بے دھڑک اندر داخل ہوگیا' دونوں گارڈز جو اسٹین گنیں سیدھی کرچکے تھے ایک لمحے کے لیے چونکے لیکن میں دونوں ہاتھ پھیلائے ان کی جانب لپکا اور میں نے اپنے ہاتھوں کی کلائیاں پوری قوت سے ان کی گردنوں پر دے ماریں' میں انہیں لیے ہوئے زمین پر آرہا تھا' چونکہ میری کلائیاں پوری قوت سے ان کی گردنوں پر پڑی تھیں اس لیے گارڈز کے منہ کھل گئے' جوں ہی وہ زمین پر گرے میں نے ان کی گردنیں اپنے ہاتھوں کی گرفت میں دبوچ لیں اور وہ اسٹین گنیں چھوڑ کر اپنے آپ کو میرے شکنجے سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگے' روڈنی اولیاس کے پاس بھی غالباً" پستول موجود تھا اس نے پھرتی سے پستول نکالا لیکن میرپیا کی لات اس کے پستول پر پڑی اور اس کا پستول اچھل کر اوپر لگے ہوئے فانوس سے ٹکرایا اور اور پھر فانوس ہی کے ایک ہک میں اٹکا رہ گیا' میرپیا نے ایک زوردار گھونسا روڈنی اولیاس کی ٹھوڑی کے نیچے مارا تھا' روڈنی اولیاس الٹ گیا' گارڈز کی گردنیں میں نے پوری قوت سے دبوچی ہوئی تھیں اور اس وقت بے پناہ قوت کا مظاہرہ ہی مجھے زندگی دے سکتا تھا ورنہ وہ اسٹین گنوں سے مسلح تھے اور اسٹین گنیں میری گرفت میں بھی نہیں آسکتی تھیں کیونکہ میرے دونوں ہاتھ مصروف تھے لیکن اس احساس نے کہ وہ میری گرفت سے نکلنے نہ

پائیں میری انگلیوں کے شکنجے کچھ زیادہ ہی طاقتور کر دیے تھے کیونکہ گارڈز کی آنکھیں اور زبانیں باہر نکل آئی تھیں اور ان کی جدوجہد ختم ہوتی جارہی تھی ادھر میڈم میرپیا نے روڈنی اولیاس کو ٹھوکروں پر رکھ لیا تھا اور روڈنی اولیاس اچک اچک کر اپنے آپ کو بچانے کی کوششوں میں مصروف تھا' بڑی دلچسپ صورت حال ہوگئی تھی گارڈز کی جدوجہد بالکل ہی ختم ہوگئی' ان کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں تھیں اور زبانیں منہ سے دو دو انچ باہر لٹک آئی تھیں۔ وہ دم توڑ چکے تھے حالانکہ اچھے خاصے قوی ہیکل آدمی تھے لیکن کچھ اس طرح ان پر گرفت ہوئی تھی کہ وہ زندگی نہ بچاپائے تھے' میں ان سے نمٹنے کے بعد کھڑا ہوگیا اور پھر میں نے میڈم میرپیا سے کہا۔

"نہیں میرپیا یہ تمہارا نہیں میرا شکار ہے ہٹ جاؤ براہ کرم ہٹ جاؤ' یہ میرا شکار ہے۔"

"روڈنی اولیاس شدید زخمی ہوگیا تھا اس نے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔"

"رکو رک جاؤ گدھے کے بچو' تم سوچ نہیں سکتے میں میں.........." لیکن اس میں میں سے آگے اس کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا' یہودی اپنے جال میں پھنس گیا تھا' میں مسکراتے ہوئے اس کی جانب بڑھا اور میں نے اس کا گریبان پکڑ کر اسے اٹھالیا۔

"تو تم میڈم میرپیا کو چٹکیوں سے مسل دینا چاہتے تھے کیوں' چٹکیوں سے مسل دینا چاہتے تھے' بہت بڑے آدمی ہو تم' اس نے غنڈا گردی کا جال پھیلایا ہوا ہے اور تم اس دنیا پر حکمراں ہو' یہی بات ہے ناں۔"

روڈنی اولیاس کا چہرہ خون کی طرح سرخ ہو رہا تھا' وہ کچھ بولنا چاہتا تھا لیکن بول نہیں پارہا تھا' میں نے اس سے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"اور اگر تم جان لو کہ میں کون ہوں تو شاید موت کے بعد بھی اپنی موت پر افسوس کرتے رہو' اتنا ہی کافی ہے کہ تم ایک مسلمان کے ہاتھوں مر رہے ہو' جن کے خلاف تمہاری قوم نے اپنے آپ کو وقف کردیا ہے۔"

"ب.......... بکواس مت کرکتے کے بچے' میں تجھے فنا کردوں گا میں نکل گیا تو تجھے فنا کردوں گا۔" جواب میں' میں نے قہقہہ لگایا اور بولا۔

"نکل سکو گے روڈنی اولیاس' نکل سکو گے؟"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

اس سوال کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا پھر میں نے اس کھیل کو زیادہ طویل کرنا مناسب نہیں سمجھا' میں نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالا اور انتہائی وحشیانہ انداز میں اس کی گردن کو ایک جھٹکے کے ساتھ دوسری جانب موڑ دیا' گردن کے منکے توڑنے کا یہ انتہائی مہلک داؤ تھا' چٹ کی آوازیں تک ابھری تھیں' روڈنی اولیاس کے ہاتھ پھیلے تھے اور پھر وہ ایک لمحے میں مرگیا تھا' میں نے اس کی لاش کو زمین پر پھینکا اور کئی ٹھوکریں اس کے بدن کو لگائیں پھر اس کے منہ پر تھوک دیا' اس وقت انتہائی پر جوش ہو رہا تھا لیکن جوش میں ہوش کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔

میرا یہ کام بھی پایہ تکمیل کو پہنچ گیا تھا' روڈنی اولیاس اسی نفرت کا مستحق تھا لیکن زیادہ پر جوش ہو کر میں میریسا کی نگاہیں میں اپنے آپ کو مشکوک نہیں بنانا چاہتا تھا۔ میں نے میریسا کی جانب دیکھا وہ قربان ہو جانے والی نظروں سے مجھے دیکھ رہی تھی پھر اس نے کہا۔

"لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم میرے پیچھے کیسے پہنچ گئے' بلاشبہ تم نے مجھے لوٹ لیا ہے ٹائیگر' میں آج سے تمہیں ٹائیگر ہی کہوں گی تم نے جس طرح جھپٹ کر ان دونوں گارڈز کو قبضے میں کیا تھا اس کی مثال نہیں مل سکتی اور یہ شخص' تم یقین کرو میں اس کی پشتوں سے انتقام لوں گی' اس کے الفاظ کا' میں اس کے سارے خاندان کو فنا کردوں گی' یہ ذلیل لوگ دولت کے بل پر اپنے آپ کو طاقتور بھی سمجھ لیتے ہیں حالانکہ طاقت ایک الگ چیز ہے' یہ دولت کی طاقت ہی کو سب کچھ مان لیتے ہیں' مرگیا کتے کی موت۔"

"میڈم اس کے اہل خاندان سے انتقام آپ نہیں' میں لوں گا' میرے سامنے اس نے آپ کی توہین کی ہے' میں آپ کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔"

"چلو ٹھیک ہے بعد میں دیکھ لیں گے' یہ کتے کی موت مرنے آیا تھا یہاں لیکن بہرطور ہم عقل سے کام لیں گے' پتا نہیں کس کس کو اس کے یہاں آنے کے بارے میں معلوم ہے' بہرحال صاحب حیثیت آدمی ہے' ہمیں کوئی تدبیر سوچنا ہوگی کچھ کرنا ہوگا۔"

"آپ مطمئن رہیں یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے بس ذرا اتنا معلوم کرلیں کہ جس گاڑی میں یہ آیا ہے کیا اس کا ڈرائیور باہر موجود ہے؟"

میریسا نے ایک نگاہ مجھے دیکھا پھر بولی۔

"تم یہاں رکو میں انتظام کر کے آتی ہوں۔" وہ باہر نکل گئی۔ میں نے روڈنی اولیاس کی لاش کو دیکھا' کلیجے میں ٹھنڈک اتر رہی تھیں' اسپین آکر جو کام کیے تھے' یہ بھی ان میں ایک بڑا کام تھا اور اب تو میں شیر ہو رہا تھا کیونکہ میجر سلطان اپنے مشن میں کامیاب ہو کر گیا تھا۔ باقی معاملات تو ابھی آغاز ہی میں تھے۔ میریسا واپس آگئی اس نے کہا۔

"نہیں انہی گارڈز میں سے ایک گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا لایا ہے۔"

"تو میڈم پھر انتہائی رازداری کے ساتھ ان لاشوں کو اس گاڑی تک پہنچانا ہے۔"

میریسا نے پر خیال نگاہوں سے مجھے دیکھا اور گردن ہلاتی ہوئی بولی۔

"ٹھیک ہے اس کا انتظام بھی ہوا جاتا ہے۔"

"میں اس سلسلے میں دیر نہیں کرنا چاہتا۔"

میرے ذہن میں ایک منصوبہ آگیا تھا' میڈرڈ کے مختلف مقامات سے گزرتے ہوئے میں نے ایک علاقہ ایسا دیکھا تھا جو ہمارے لیے کار آمد ہو سکتا تھا' یہ ایک سنسان علاقہ تھا جس میں ایک خوبصورت سڑک ایسے راستوں سے گزرتی تھی جس کے دونوں جانب کھائیاں تھیں خاصی کھائیاں اور اس وقت یہی کھائیاں میری نگاہوں میں تھیں۔ میڈم میریسا کے وفاداروں میں سے ایک نے روڈنی اولیاس کی گاڑی عمارت کے عقبی حصے میں کھڑی کر دی پھر تین آدمیوں نے وہ تینوں لاشیں اس گاڑی میں منتقل کردیں' میریسا نے کہا۔

"ان کے پاس جو کچھ ہے اب وہ ہماری ملکیت ہے یہ جدید ترین اسٹین گنیں.........."

"نہیں میڈم سوری ان کے پاس جو کچھ ہے انہی کے پاس محفوظ رہنا چاہیے۔"

اس نے پر خیال نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

"ٹھیک ہے۔"

"اور اس کے بعد آپ ایک کار میں میرے پیچھے پیچھے چلی آئیے۔"

"ہوں ٹھیک ہے۔" میریسا میری ہر بات پر آنکھیں بند کر کے عمل کر رہی تھی کچھ دیر کے بعد میں روڈنی اولیاس کی گاڑی کو ڈرائیو کرتا ہوا باہر نکل آیا' تینوں لاشیں گاڑی میں محفوظ تھیں۔ میں اندازے سے سفر کرتا رہا اور میریسا میرا تعاقب کرتی رہیں بس آبادیاں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

طے کرتی تھیں اور اس بات کا خیال رکھنا تھا کہ کہیں کوئی روڈنی اولیاس کی گاڑی کی طرف متوجہ نہ ہو جائے' وہ اسپین کا ایک بڑا آدمی تھا لیکن ایسا نہیں ہوا ہم خاصا طویل فاصلہ طے کرکے اس سڑک پر پہنچ گئے' سڑک سنسان پڑی تھی۔ میں نے گاڑی ایک جگہ روک دی اور اس کا بونٹ کھول دیا۔ یہ میں نے اس لیے کیا تھا کہ اگر کوئی گاڑی اتفاق سے ادھر سے گزرے تو مشکوک نہ ہو یہی سمجھے کہ یا تو ریڈی ایٹر کا پانی ختم ہوگیا ہے یا پھر انجن میں کوئی خرابی ہوگئی ہے' میں نے پھر ایک بھرپور نظر ادھر ادھر ڈالی اور اس کے بعد پھرتی سے گاڑی کے قریب آگیا۔ میریپا نے بھی اپنی گاڑی میری گاڑی کے پیچھے لاکر روک دی تھی۔ میں نے ایک گارڈ کو اسٹیرنگ پر بٹھایا اس کے برابر دوسری لاشوں کو اسی شکل میں ٹھونسا حالانکہ لاشیں آہستہ آہستہ اکڑنے لگی تھیں لیکن ابھی اتنی لچک تھی ان میں کہ میں انہیں اپنے طور پر بٹھا سکتا تھا' روڈنی الیاس کی لاش کو میں نے پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا تھا اور اس کے بعد میں نے بونٹ بند کر دیا' میریپا میرا مطلب سمجھ گئی تھیں اور مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی پھر میں نے گاڑی کا اسٹیرنگ سڑک کے دوسری جانب کاٹا اور اس کے بعد پوری قوت سے اسے عقب سے گہرائیوں میں دھکا دے دیا' گاڑی حالانکہ کافی وزنی تھی لیکن جونہی اس کے دونوں وہیل سڑک کے کنارے تک پہنچے وہ آگے بڑھ گئی اور میں پیچھے ہٹ گیا' ہم نے سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر گاڑی کو کھائیوں میں ٹکراتے دیکھا اور اس کے بعد اس میں آگ تو بھڑکنا ہی تھی۔ میریپا نے دونوں ہاتھوں جھاڑ کر ایک زوردار قہقہہ لگایا اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھتی ہوئی بولی۔

"روڈنی اولیاس' کنگ آف اسپین۔" پھر اس نے خود ہی گاڑی اسٹارٹ کرکے واپس موڑ دی تھی اور اپنی رہائش گاہ تک واپس پہنچتے ہوئے مجھ سے بے شمار باتیں کی تھیں' وہ اب مجھے ٹائیگر کہہ کر ہی مخاطب کرتی تھی' بہرحال یہ کام بھی سرانجام پا گیا تھا اور اب میرے پاس لیتھ اشمیر کے سوا فی الحال کوئی اور کام نہیں تھا۔ میریپا سے لیتھ اشمیر کے پاس جانے کے سلسلے میں کئی پروگرام طے ہوئے اور جب اس نے مجھے آخری وقت کا تعین کرکے بتا دیا تو میں نے ایک بار پھر چیکاس برادرز سے رابطہ قائم کیا وہ لوگ مضطرب تھے' چیکاس ون نے کہا۔

"چیف ہمارے خیال میں یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔"

"کیا تم میرے کسی مصلحت آمیز قدم پر نکتہ چینی کرو گے۔" میں نے کسی قدر ترش لہجے میں کہا۔

"سوری چیف سوری' ویری سوری' بس ہم اصل میں یہ چاہتے تھے کہ۔"

"نہیں یہ ضروری ہے اور اب تمہیں اپنی محنت سے کام لے کر میڈرڈ سے نکل کر اپنے وطن پہنچ جانا ہے' باقی لوگوں کے لیے صرف اتنا پیغام ہے کہ انہیں بتا دینا کہ میں اپنے مقصد کی تکمیل کے بعد ہی واپس لوٹوں گا وہاں اپنا کام خوش اسلوبی سے جاری رکھا جائے اور یہی تمہارے لیے میرا آخری پیغام ہے اگر کوئی بہت ہی بڑی بات ہو تو مجھ سے رابطہ کرنا ورنہ خدا حافظ۔" میں نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور اس کے بعد اپنے آئندہ کے پروگراموں پر غور کرنے لگا' میڈم میریپا مراقبے کے بعد خود لیتھ اشمیر کے پاس جانا چاہتی تھی۔

یہ کانٹا بھی اس کے دل سے نکل گیا تھا اور وہ بھی پوری طرح مطمئن تھی' البتہ اس کا اطمینان میرے لیے باعث مصیبت بن گیا تھا پھر جب اس نے لیتھ اشمیر کے پاس جانے کے لیے تمام تیاریاں مکمل کرلیں تو وہ پاکباز بھی ہوگئی اور پھر ہم بار سلونا چل پڑے۔

اسپین کا دوسرا بڑا شہر بار سلونا جہاں لیتھ اشمیر موجود تھا وہ لیتھ اشمیر جو کریش ڈی ایم کا چیف تھا اور جسے روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر نے میرے قتل کے لیے مخصوص کیا تھا' بار سلونا کے ایک عالی شان فائیو اسٹار ہوٹل میں ہم دونوں نے قیام کیا' بڑے انتظامات کے ساتھ آئے تھے' اتنا اندازہ مجھے بھی ہوچکا تھا کہ پورے اسپین میں میڈم میریپا کے شناساؤں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے اور وہ ہر جگہ اپنے لیے آسانیاں حاصل کرلیتی ہے' یہاں بھی اس نے کئی لوگوں کو فون کیے تھے اور بہت سے لوگوں نے نہایت عقیدت مندانہ انداز میں اس سے ملاقات کی تھی ایک شخص سے باتیں کرتے ہوئے اس نے لیتھ اشمیر کے بارے میں پوچھا اور وہ شخص اس طرح متودب ہوگیا جیسے کسی بہت ہی بڑے روحانی پیشوا کے سلسلے میں متودب ہو جایا جاتا ہے اس نے کہا۔

"عظیم اشمیر حسب معمول اپنی خانقاہ میں لوگوں کے فیض کے لیے موجود ہے اور تندرست و توانا ہے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"مجھے طلب کیا گیا ہے اور میں اسی لیے میڈرڈ سے یہاں پہنچی ہوں' میں نے تمہیں اس لیے تکلیف دی ہے مسٹر جیش کہ تم اس سلسلے میں میرا ساتھ دو۔"

"میں حاضر ہوں میڈم جس وقت بھی آپ حکم کریں' گاڑی لے کر آجاؤں گا۔"

"کل صبح میں انتظار کروں گی تمہارا۔"

"کیا یہ بھی اشمیرس ہیں؟" اس نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تقریباً" یہی سمجھو ابھی تک نہیں ہیں لیکن لیتھ اشمیر اسے ملاقات کے بعد ہمارے درمیان ایک اور اشمیرس کا اضافہ ہو جائے گا۔"

مجھے یاد آگیا تھا کہ اشمیر کے ماننے والے اپنے آپ کو اشمیرس کہا کرتے تھے۔

پھر دوسری صبح جیش نامی شخص ایک شاندار قیمتی گاڑی لے کر پہنچ گیا اور ہم لوگ بار سلونا کے نواحی علاقے تیورس کی طرف چل پڑے مجھے تفصیلات بتاتے ہوئے تیورس کے علاقے کے بارے میں بتایا گیا تھا' یہ ایک مصنوعی جنگل تھا جو مقامی طور پر بنایا گیا تھا اور میریسا کا کہنا تھا کہ اتنا خوب صورت جنگل شاید ہی دنیا کے کسی علاقے میں ہو۔ جنگل کے ابتدائی حصے کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ میریسا کا کہنا درست ہے۔ جنگل کے بجائے اسے باغ کہنا مناسب تھا لیکن اتنا وسیع کہ واقعی دنیا کے کسی حصے میں نہ ہو۔ پہاڑیوں کی بلندیوں سے میلوں تک بکھرے ہوئے پھلوں کے درخت جن کے دامن میں قدرتی طور پر تراشی ہوئی گھاس' اوپر سے پھولوں کے انبار' ایسا حسین منظر تھا کہ آنکھیں کھل جاتی تھیں' جگہ جگہ موڑ کاٹتی ہوئی سڑک بالآخر پہاڑی کے دامن میں ختم ہو جاتی تھی۔ یہاں جگہ جگہ لوگ نظر آرہے تھے' مرد عورتیں' بچے بالکل نہیں تھے۔

"یہ سب لیتھ اشمیر کے عقیدت مند ہیں۔"

"یہیں رہتے ہیں۔"

"نہیں' اس کی قدم بوسی کے لیے آتے ہیں۔"

"لیتھ اشمیر کہاں رہتا ہے۔"

"وہ پہاڑی کے دامن میں اس کی خانقاہ ہے۔"

"غار میں۔"

"ہاں!" میریسا نے کہا۔ ہمیں لانے والے نے ہمیں یہاں اتار دیا پھر خاموشی سے

گاڑی لے کر واپس چلا گیا۔ میریسا نے ایک طرف اشارہ کیا۔ "ہمارے لیے یہ جگہ بہتر ہے۔"

ایک درخت کے نیچے ڈیرا ڈال لیا گیا۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آزادانہ گھومتے پھر رہے تھے۔ سب ایک دوسرے سے بے تکلف' چند لوگ نظر آئے یہ دراز قامت اور مختلف لباس پہنے ہوئے تھے اور ان کی رنگت تانبے جیسی تھی۔ میں نے میریسا سے ان کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا "یہ اسپین کے قبائلی ہیں اشمیری ہیں اور لیتھ اشمیر کے خادم کہلاتے ہیں۔ خانقاہ کی نگرانی انہی کے سپرد ہے۔ ویسے یہ ہاتھی کی طرح طاقتور ہوتے ہیں اور ایک ایک شخص ایک درجن افراد پر بھاری ہوتا ہے۔"

"اشمیر سے کب ملاقات کرو گی؟"

"شاید کچھ وقت لگ جائے۔" میں خاموش ہو گیا۔ پورا ماحول عجیب لگ رہا تھا۔ لوگوں کے انداز سے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ یہاں پکنک منانے آئے ہیں۔ ماحول میں کوئی تقدس نہ تھا جبکہ بظاہر ان کے انداز میں بہت احترام تھا۔ بہرحال اسپین میں ہو سکتا ہے روحانی پیشوا اسی طرح کے ہوتے ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد دونوں ہی ہمارے پاس آئے ایک ہاتھ میں رجسٹر اور قلم تھا۔ اس نے ہمیں اشارہ کیا۔

"میریسا ہارٹی۔ فراس۔" میریسا نے کہا۔ انہوں نے ہمارے نام لکھے۔

رات ہو گئی۔ میں اس پورے ماحول کو دیکھ کر عجیب سے احساسات کا شکار تھا۔ تھوڑا سا احساس بھی تھا دل میں کہ کہیں میرا راز فاش نہ ہو جائے۔ یہاں میں بالکل بے بس تھا اس کے علاوہ یہ خیال بھی تھا کہ اگر کوئی موقع مل جائے تو اشمیر کے ساتھ کیا سلوک کروں۔ اسے قتل کردوں یا صرف کوئی زک پہنچا کر نکل جاؤں۔ یہ ذرا ڈرامائی سوچ تھی۔ ویسے مشکل نظر آرہا تھا۔ جہاں تک روحانیت کا تعلق تھا تو وہ مجھے قدرتی معلوم ہوتا تھا۔ ایسے شیطان صفت لوگوں میں روحانیت کا کیا تصور ہو سکتا ہے ہاں ٹیلی پیتھی اور ہپناٹزم کے بارے میں سوچا جاسکتا تھا بلکہ اس مراقبے کی کہانی بتاتی تھی کہ وہ ٹیلی پیتھی اور ہپناٹزم کا ماہر ہے اور اس نے ان علوم کو سائنس کی ایجادات میں سمو دیا ہے وہ آنکھیں' لیتھ اشمیر کے ساتھ مقابلہ ہوگا۔ یقیناً" اس میں لطف آئے گا۔

پھر پہاڑی کے کنارے بہت سے لوگ ٹرالیاں دھکیلتے ہوئے باہر نکل آئے' ان

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

ٹرالیوں پر چار جنگ لائٹیں بھی سجی ہوئی تھیں۔

"ڈنر!" میریسا نے کہا۔ مجھے یہ سب بہت پسند آیا۔ کھانے کی قابیں تھیں۔ طرح طرح کے کھانے تھے اور کافی مقدار میں تھے ہر ایک کے سامنے ایک لائٹ بھی رکھی جا رہی تھی۔ ہمارے سامنے بھی دسترخوان سجا دیا گیا' برتنوں میں بہت سی ڈشیں تھیں۔ میں نے صرف پھلوں پر قناعت کی اور پیٹ کی تکلیف کا بہانہ کر لیا۔ بعد میں کافی اور اس کے ساتھ آئے ہوئے خشک میووں سے کسر پوری کر لی تھی۔

"کیا بات ہے؟" تم گوشت خور نسل سے تعلق رکھتے ہو لیکن اب تک میں نے تمہیں گوشت کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔"

"بچپن سے نہیں کھاتا۔"

"میں نے کئی بار غور کیا ہے۔" اس نے سرسری انداز میں کہا۔ بعد کے مناظر کچھ اور خوفناک ہو گئے۔ سب آزادی سے ایک دوسرے کی ہم نشینی اختیار کیے ہوئے تھے۔ میریسا نے ہنس کر کہا۔

"کیسا لگ رہا ہے؟"

"بہت دلچسپ اور عجیب۔ کیا اشمیر کی طرف سے آزادی ہے۔"

"ہاں۔ زندگی کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس سے کیسے گریز کیا جا سکتا ہے۔" وہ بدستور ہنستی ہوئی بولی۔ شکر ہے اس نے مجھے اس پہلو سے روشناس کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

رات خوب گہری ہو گئی۔ اس وقت آنکھوں میں نیند آ رہی تھی پھر دو افراد ہمارے پاس آ گئے۔ "میڈم میریسا اور مسٹر فراس۔"

"ہاں ہم ہیں!"

"آپ کو بلایا ہے۔" انہوں نے کہا اور ساری نیند بھاگ گئی۔ میریسا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ میں نے بھی اس کا ساتھ دیا لیکن خاموش رہا۔ البتہ رگوں میں خون کی روانی تیز ہو گئی تھی۔ رات کے اس حصے میں طلبی خاصی پراسرار تھی میرے لیے۔ ہمارے قدم خانقاہ کی طرف اٹھ رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

میرے حساب سے یہ لمحات اب تک ہونے والی تمام کارروائی میں سب سے زیادہ اہمیت کے حامل تھے۔ میریسا خاموش تھی اور میں اس کے چہرے سے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ رات کے اس حصے میں لیتھ اشمیر کی طلبی کسی خاص اہمیت کی حامل ہے یا پھر یہ سب کچھ غیر معمولی نہیں ہے اور جب مجھ سے نہ رہا گیا تو میں نے یہ سوال اس سے کر ہی ڈالا۔ ہمارے رہنما ہم سے چند قدم آگے جا رہے تھے۔ میں نے سرگوشی کے انداز میں میریسا سے کہا۔

"اس وقت طلبی سمجھ میں نہیں آئی۔ کیا لیتھ اشمیر رات میں بھی آرام نہیں کرتا؟"

"اس کے تمام کام غیر معمولی ہوتے ہیں۔ پتا نہیں اس نے اس وقت ہی ہمیں طلب کرنا ضروری کیوں سمجھا بہرحال یہ اچھی بات ہے کہ اس نے ہمیں اہمیت دی۔"

میرے دل میں اب بھی اطمینان نہیں پیدا ہوا تھا لیکن پھر وہی کیفیت مجھ پر طاری ہو گئی جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اب آنے والے وقت سے خوفزدہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ چنانچہ میں اس راستے کی جانب متوجہ ہو گیا جس سے گزر کر ہم لیتھ اشمیر کی خدمت میں جا رہے تھے۔ سارے ڈرامے ویسے ہی کیے گئے تھے جیسے متوقع تھے۔ راستے میں بہت سے مراحل سے گزرے اور بالآخر خانقاہ کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں لیتھ اشمیر اپنے معتقدین سے ملاقات کرتا تھا۔ پتھریلی چٹانوں میں تراشا ہوا ایک ہال تھا جو قیمتی اشیا سے آراستہ تھا۔ وہاں میں نے لیتھ اشمیر کو دیکھا۔ اچھی شخصیت کا مالک تھا۔ جسم پر شاندار

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

سوٹ پہنے ہوئے تھا اور گلے میں مالائیں ڈال رکھی تھیں۔ کسی روحانی پیشوا کا مذاق معلوم ہوتا تھا۔ چہرے میں بھی کوئی خاص بات نہیں تھی۔ جس سے اسے روحانی پیشوا تسلیم کیا جائے۔

اس نے سنجیدگی سے ہم دونوں کو دیکھا۔ میریسا نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور میں بھی جھجکتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ مجھے غور سے دیکھتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور میں نے بھی عقیدت سے اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

”فراس۔“ اس نے کہا اور میں نے گردن خم کر دی۔

”مجھے تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ بیٹھو میریسا یہ خصوصی ملاقات ہے ہر طرح کے تکلفات سے الگ۔“

”شکریہ، عظیم اشمیر‘ ہمیں یہ اعزاز بخش کر تم نے ہمارا دل بہت بڑھا دیا ہے۔“

لیتھ اشمیر ہنس پڑا پھر بولا۔

”تم جیسی لڑکیاں خاص طور سے میری توجہ کا مرکز رہتی ہیں۔ اصل میں صنف نازک کے ساتھ نسوانیت کا ایک تصور وابستہ رہتا ہے اور عموماً صنف نازک ایسی ہی نکلتی ہیں لیکن مسٹر فراس آپ اس بات کو کیا کہیں گے کہ صنف نازک سے ایک اس قدر دلیر‘ ہٹیلی اور اپنے عمل میں بے پناہ کارکردگی کی مالک ہو تو پھر اس پر پیار کیوں نہ آئے۔ بیٹھو میری بچی بیٹھ جاؤ۔“

یہ الفاظ بھی میرے لیے دلچسپ تھے۔ ہم نشستوں پر بیٹھ گئے تو لیتھ اشمیر نے کہا۔

”کچھ دن ایسے ہوتے ہیں جب مجھ پر کام کا بہت وزن آپڑتا ہے۔ یہاں اپنے مسائل سنبھالنا ہی ایک مشکل امر ہے کہ شناسا بے شمار مشکل کام میرے سپرد کر دیتے ہیں۔ اب ایک شخص ہے جو ایشیا کے ایک چھوٹے سے ملک کا باشندہ ہے۔ دانش منصور ہے اس کا نام۔ طویل عرصے سے دو ادارے اس سے جنگ کر رہے ہیں اور وہ انہیں بندروں کی طرح نچا رہا ہے۔ اس نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ان اداروں کے مفادات کو اس قدر نقصانات پہنچائے ہیں کہ اب وہ ان کے نام سے دہشت زدہ ہیں۔ مجھے یہ ذمے داری سونپی گئی کہ میں اسے دیکھوں۔ میں نے اس سلسلے میں کوشش کی لیکن اس وقت

مجھے اس پر پیار آگیا۔ جب میں نے اپنی پہلی کوشش میں اس کے ہاتھوں شکست کھائی۔ اس نے میرے دو ایسے افراد کو قتل کر دیا جو میرے خیال میں نہایت کارآمد تھے۔ خیر یہ تو ہوتا رہتا ہے لیکن میری اس سے دلچسپی اب بے پناہ بڑھ گئی ہے اور سچی بات یہ ہے میریسا کہ جب سے تم نے مسٹر فراس کا تذکرہ مجھ سے کیا ہے یہ خیال میرے ذہن میں جنم لے رہا ہے کہ تلوار کو تلوار سے کاٹا جائے‘ زہر کو زہر سے مارا جائے۔ دانش منصور کے لیے جو کام میں نے شروع کیا ہے وہ قابل داد ہے اور صحیح معنوں میں یہاں میں نے اپنی ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے۔ مجھے اس وقت بے پناہ مسرت ہوگی جب میں روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کے لیے دانش منصور کی موت کا تحفہ لے کر ان کے سامنے جاؤں گا اور یہ اعزاز میں نے تمہارے دوست مسٹر فراس کو بخشنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یہ میری عادت ہے میریسا کہ جب میں کسی کام کے بارے میں سوچتا ہوں تو اس وقت تک بے سکون رہتا ہوں جب تک اس کی تکمیل نہ کر ڈالوں۔“

میریسا نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور پھر لیتھ اشمیر کو دیکھنے لگی۔ لیتھ اشمیر آہستہ سے بولا۔

”تم نہ صرف ایشیائی ہو بلکہ اس ملک کے باشندے ہو‘ یہاں اپنی کارکردگی کا اظہار کر کے اچانک ہی تم نے میرے ذہن میں بھی اپنے لیے ایک مقام بنالیا ہے اور میں یہ اہم ذمے داری تمہیں سونپنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ اب تم یہ سوچو گے کہ میں نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ تم اپنے ایک ہم وطن کے خلاف میرے لیے کام کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے تو اس کی توجیہہ یہ ہے کہ میری روحانی قوتیں ہر اس شخص کو میرے کام کرنے کے لیے آمادہ کرلیتی ہیں جس سے میں کام لینا چاہتا ہوں۔ مائی ڈیئر مسٹر فراس اگر تم دلی طور پر اس کام کے لیے تیار نہ بھی ہوئے تو بہت مختصر وقت میں تیار ہو جاؤ گے۔ ہاں میں اس کے فوائد تمہیں بتادوں۔ اپنے وطن میں دنیا کے ہر ملک میں تمہیں ایک ممتاز مقام حاصل ہوگا جو بہت سے بڑے بڑے لوگوں کو نہیں ہوتا۔ میں صرف روز آرگنائزیشن یا ڈان سینٹر کی بات نہیں کرتا بے شک یہ دونوں ادارے بے حد مستحکم ہیں اور تقریباً ساری ہی دنیا میں ان کے پاس وسائل موجود ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی میرا تعلق مافیا سے بھی ہے اور مافیا کے ایک بہت بڑے اور اہم رکن کی حیثیت سے مجھے دنیا بھر میں جانا جاتا ہے۔ ڈیئر فراس مافیا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کا کوئی اگر اتنا بڑا رکن تمہیں اہمیت دیتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ تم بین الاقوامی شخصیت کے مالک ہو۔ دولت تو خیر بہت معمولی چیز ہے تمہیں ہر جگہ اقتدار حاصل ہوگا کسی بھی ملک چلے جاؤ گے وہاں تمہارا ایک گروہ موجود ہوگا جو تمہارے اشارے پر ہر وہ کام کرنے پر آمادہ ہو جائے گا جس کے تم خواہش مند ہوگے۔ میں تمہارے وطن کے لیے بھی یہی بات کرتا ہوں۔ ایسے ایسے نام تمہارے سامنے آئیں گے جن سے تم واقف نہیں ہوگے لیکن آج تک تمہیں یہ پتا نہیں ہوگا کہ ان کا تعلق مافیا سے ہے بہرحال اس طرح تمہیں جو عزت اور شہرت حاصل ہوگی۔ وہ تمہارے لیے کسی دوسرے سے حاصل کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ ان تمام چیزوں کے حصول کے لیے کوئی دیوانہ ہی ہوگا جو سب کچھ کرنے پر آمادہ نہ ہو جائے۔ میرا خیال ہے میں اتنا زیادہ بول چکا ہوں کہ اب میرے بولنے کی گنجائش نہیں ہے۔ تمہارا جواب سننا چاہتا ہوں۔"

میں پوری طرح تیار تھا۔ دل میں جو کچھ بھی تھا اس کا اظہار اس وقت چہرے کے عضلات تک نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔ میں نے انتہائی مودب انداز میں کہا۔

"شاید مسٹر لیتھ اشمیر میرے جذبات کا اندازہ نہیں لگا پا رہے ہیں یا انہوں نے میری اس کیفیت پر غور نہیں کیا۔ پہلی بات تو مجھے یہ حیران کر رہی ہے کہ آخر مسٹر لیتھ اشمیر کو مجھ پر اتنا اعتماد کیسے ہوگیا۔ انہیں یہ بات کیسے معلوم ہوگئی کہ میں ان کے لیے اس قدر کار آمد ثابت ہو سکتا ہوں۔"

لیتھ اشمیر ہنسنے لگا پھر بولا۔ "جتنے بھی اشمیرس ہیں وہ مجھ سے دل کی بات نہیں چھپاتے اور اپنے تجربات اس طرح مجھے سناتے ہیں جس میں ان کا اپنا احساس بھی شامل ہوتا ہے۔ میریسا نے مجھے تمہارے بارے میں لفظ بہ لفظ بتایا ہے بس یوں سمجھ لو اسی سے میں نے تمہارا تجزیہ کیا ہے۔ اب دوسری سمت آجاؤ میری روحانی قوتوں سے تم انکار نہیں کر سکتے۔ روحانیت کا علمبردار ہونے کے لیے ایک مخصوص شکل درکار نہیں ہوتی جو لوگ بھیس بدل کر ناٹک رچا کر اپنی روحانیت کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان میں ایک خامی محسوس کرتا ہوں۔ میرے ذہن میں ان کے لیے یہ تصور ہے کہ اپنے آپ کو نمایاں کرنے کا اور کوئی ذریعہ ان کے پاس نہیں ہوتا۔ میں جدید دنیا سے مطابقت رکھتا ہوں لیکن جہاں تک میری روحانیت کا معاملہ ہے تو وہ اپنی جگہ مسلم ہے اور اس سے کوئی بھی انکار نہیں

کر سکتا۔ میری روحانی قوتیں بھی اس بات کا اشارہ کرتی ہیں کہ تم میرے لیے ایک وفادار اور ذہین ساتھی ثابت ہوگے۔"

"میں مطمئن ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ہی آپ کا شکر گزار بھی مسٹر لیتھ اشمیر کہ آپ نے اپنے ذہن میں مجھے اتنا بڑا مقام دیا۔ میں انتہائی کوشش کروں گا کہ اس مقام کو قائم رکھوں۔ بات دنیا کی آجاتی ہے تو مسٹر لیتھ اشمیر، وطن پرستی، نسل دوستی، انسانی فطرت کا ایک حصہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی سب سے بڑی دوستی اپنی ذات سے ہوتی ہے۔ سارے کام اس کے بعد شروع ہوتے ہیں۔ میں جذباتی آدمی نہیں ہوں۔ حقیقتوں سے منحرف بھی نہیں۔ چنانچہ اپنے لیے اقتدار حاصل کرنا میری سب سے بڑی خواہش ہے اور میں وہ سب کچھ کرنے کے لیے تیار ہوں جس کا حکم آپ سے ملے۔"

"تم نے دیکھا تمہارے بارے میں میرا فیصلہ غلط تو نہیں تھا؟"

"میں آپ کا معترف ہوں مسٹر لیتھ اشمیر۔"

"میریسا پتا نہیں اس معاملے میں تمہارے کیا جذبات ہیں۔ میں جاننا چاہتا ہوں۔"

"میں تو مسرور ہوں کہ مسٹر لیتھ اشمیر کو ایک شخص میری وجہ سے دستیاب ہو سکا۔ جہاں تک میرا اور مسٹر فراس کا تعلق ہے مسٹر اشمیر آپ اس سے بھی ناواقف نہیں ہیں۔"

"ہاں، بہرحال یہ ابتدائی گفتگو تھی کل دن کے ایک بجے باقی تفصیلات تمہیں مہیا کر دی جائیں گی جاؤ اس وقت تک آرام کرو۔"

مسٹر لیتھ اشمیر نے دونوں ہاتھ سیدھے کر دیے اور میریسا فوراً اٹھ گئی۔ اس کے بعد ہم اس سے مزید کوئی گفتگو کیے بغیر واپس پلٹ پڑے۔ کچھ عجیب سا انداز تھا لیکن باہر نکل کر میریسا نے بتایا کہ جب اشمیر اپنا آخری لفظ کہہ دیتا ہے تو اس کے بعد اس سے کوئی دوسری گفتگو کرنا یا الوداعی الفاظ کہنا مناسب نہیں ہوتا۔ یہ اس کی ہدایات میں سے ہے۔

ہم واپس اپنی قیام گاہ پر آگئے۔ میریسا کسی سوچ میں گم تھی۔ میرے نزدیک لیٹ کر اس نے آسمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"باقی تو سب ٹھیک ہے بس ایک خیال دل کو بے چین کر رہا ہے فراس۔"

"کیا؟"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"یوں لگتا ہے جیسے تمہاری اس مہم میں میری شرکت نہیں ہوگی۔"

"یہ بات میں نہیں جانتا۔"

"میرا اپنا ارادہ ہے لیتھ اشمیر نے کہیں بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا۔"

"اگر تم چاہو تو اس سے اس موضوع پر بات کرسکتی ہو۔"

"میں یقیناً" بات کروں گی۔ اصل میں اس کے سامنے جھوٹ بولنا سب سے بڑا جرم ہے اس سے بڑا جرم اور کوئی تصور نہیں کیا جاسکتا۔"

میں پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔ رات کا بقیہ حصہ کچھ دیر جاگ کر گزارا پھر نیند آگئی اور نیند نے ہمیں سارے ماحول سے بے خبر کر دیا۔

دوسرے دن صبح خانقاہ کے اطراف کی بہاریں دیکھنے کے قابل تھیں۔ میرے دل میں اور کوئی تصور نہیں تھا۔ بار سلونا بہرطور اپنی ایک انفرادی حیثیت رکھتا تھا لیکن مجھے سب سے زیادہ دلچسپی اپنے مقصد کی تکمیل سے تھی۔ لیتھ اشمیر نے جو تجویز میرے سامنے پیش کی تھی۔ میں اس پر ہنس رہا تھا۔ روحانی قوتوں کے مالک لیتھ اشمیر کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ جس دشمن کے لیے اس نے کرش ڈی ایم آرگنائزیشن بنائی تھی۔ وہ اس کے اتنے قریب موجود ہے اور وہ اسی سے اسے ختم کرنے کا کام لے رہا ہے۔ بہرحال یہ ایک دلچسپ صورت حال تھی۔ میں حالات کا منتظر تھا۔ دیکھوں لیتھ اشمیر کیا تجویز پیش کرتا ہے۔ اگر وہ میرے لیے قابل قبول ہوئی اور اس سے میرے آئندہ مفادات کی کوئی راہ نکلی تو پہلے سے سوچے ہوئے منصوبے کو ترک کرسکتا ہوں جیسا کہ لیتھ اشمیر نے کہا کہ اس طرح سے میرا تعلق بین الاقوامی مافیا سے ہو جائے گا تو میں سمجھتا تھا کہ یہ بہت بڑا کام ہوگا۔ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر سے تو اچھی خاصی ملاقاتیں ہو چکی تھیں اب ذرا اس مافیا سے بھی تھوڑی بہت واقفیت ہو جانی چاہیے۔ کوئی الگ مطمع نگاہ نہیں تھا میرا۔ میرے دل میں تو بس ایک ہی جذبہ جی رہا تھا۔ وہ یہ کہ جس طرح بھی بن پڑے وطن عزیز کے لیے اپنی زندگی میں تھوڑا بہت کام کر جاؤں۔ وہ جس سے جی مطمئن ہو جائے۔

مقررہ وقت پر ہمیں لیتھ اشمیر کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ وقت کی پابندی بہرطور اس کی ایک اعلیٰ خوبی تھی۔ وہ ہمارا منتظر تھا۔ خوش اخلاقی سے ہمارا استقبال کیا۔ عام حالات میں کوئی ایسی اداکاری دیکھنے میں نہیں آئی تھی جس سے یہ احساس ہوتا کہ وہ اپنے

آپ کو دوسروں سے ممتاز کرنے کا شائق ہے ہمیں بیٹھنے کی پیش کش کی گئی۔ لیتھ اشمیر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"مائی ڈیئر فراس میں نے اپنی روحانی قوتوں سے تمہارے بارے میں اور بھی معلومات حاصل کی ہیں اور جو کچھ میرے علم میں آیا ہے۔ میں اس کے اظہار سے گریز نہیں کرتا کیونکہ یہ میری عادت میں شامل نہیں ہے۔ مجھے اندازہ ہوا ہے کہ تم ہمارے لیے بہت کارآمد ثابت ہوگے اور مستقبل میں خود تمہارا اپنا ایک الگ مقام ہوگا۔ جس کام کو سرانجام دینے کی ذمے داری تمہیں سونپی جارہی ہے تم اسے بخوبی سرانجام دے سکتے ہو۔ بہرحال اب میں تمہیں تمہارا آئندہ پروگرام بتائے دیتا ہوں کیونکہ اتنی مصروف ہے میری زندگی کہ میں اس سے گریز نہیں کرسکتا۔ بے شمار کام سرانجام دینا ہوتے ہیں۔ مشکل میں پھنسے ہوئے لوگ میری خدمات حاصل کرتے ہیں ادھر اشمیرس کے مسائل بھی حل کرنا ہوتے ہیں۔ خیر وہ ایک الگ چیز ہے۔ سنو' دانش منصور کے سلسلے میں جو منصوبہ میں نے ترتیب دیا ہے وہ بہت ہی اعلیٰ پائے کا منصوبہ ہے۔ تمہیں "مناکو" جانا ہوگا۔"

میرے بدن میں ایک لمحے کے لیے سنسنی دوڑ گئی۔ مناکو کا پروگرام تو خود میرے اپنے ذہن میں موجود تھا۔ مٹھل شاہ کے بارے میں مجھے علم ہوا تھا کہ مناکو میں وہ ٹٹ بین نامی ایک گنگیسٹر کے پاس موجود ہے۔ ٹٹ مین کی پوری تفصیل نہیں معلوم ہوئی تھی لیکن مناکو پہنچ کر یہ معلوم ہوسکتا تھا لیتھ اشمیر نے چند لمحات خاموشی اختیار کی پھر بولا۔

"اصل میں اس منصوبے میں تھوڑا سا گھماؤ پھراؤ اختیار کیا گیا ہے۔ یہ منصوبہ میں نے بہت پہلے ترتیب دیا تھا لیکن اس کے بعد اس میں کچھ ترمیم کرلی تھی اور یہ بہتر ہی ہوا کیونکہ اس کے ذریعے ہمیں وہ کام سرانجام دینے کا موقع مل گیا جو ضروری تھا۔ مناکو میں تمہیں ہمارے گروپ کے ایک ایجنٹ ٹٹ مین سے ملنا ہے۔" لیتھ اشمیر کی آواز ابھری اور مجھے مسلسل اعصابی جھٹکے لگتے رہے۔ البتہ اب میں یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا تھا کہ یہ لیتھ اشمیر کہیں سچ مچ ہی تو میری شخصیت سے واقف نہیں ہوگیا یا اسے میرے آئندہ منصوبے کے بارے میں کوئی علم تو نہیں ہوگیا۔ کہیں یہ مجھ سے چوہے بلی کا کھیل تو نہیں کھیل رہا۔ تاہم میں اس کھیل کے لیے اپنے آپ کو تیار کر رہا تھا۔ اگر وہ مجھ پر کوئی طنز کر رہا ہے۔ وہ پرخیال انداز میں دیوار کو گھورتے ہوئے کہنے لگا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ٹٹ مین کے پاس مشعل شاہ نامی ایک شخص ہے۔ اصل میں مشعل شاہ دانش منصور کا دست راست ہے بلکہ یوں سمجھ لو کہ بے شمار موقعے ایسے آئے جب دانش منصور کو مشعل شاہ کے لیے سرگرداں دیکھا گیا۔ اس شخص کی کہانی کی مکمل تفصیلات تو نہیں معلوم ہو سکیں بس اتنا پتا چلا ہے کہ خطرناک آدمی ہے۔ وطن پرست ہے اور اپنے وطن کے لیے بے شمار کام سرانجام دیتا رہا ہے۔ بہت عرصے پہلے یہ روز آرگنائزیشن کے ہاتھ لگ گیا تھا۔ روز آرگنائزیشن کو اس نے کافی نقصانات پہنچائے تھے جن کے تحت روز آرگنائزیشن اسے ختم کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اس کے اور روز آرگنائزیشن کے معرکے ہوئے یہ بچتا رہا لیکن بالآخر اس کے ہاتھ آ گیا اور روز آرگنائزیشن نے اسے اپنا قیدی بنالیا۔ طویل عرصے سے وہ ٹٹ مین کا قیدی ہے لیکن پچھلے کچھ عرصے قبل مجھے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم ہوئیں اس وقت جب دانش منصور کا کیس پورے طور پر میرے حوالے کیا گیا۔ اس میں مشعل شاہ کا ذکر بھی تھا۔ بہرحال مشعل شاہ دانش منصور کے لیے ایک بہت بڑی حیثیت کا مالک ہے اور دانش منصور نے اپنا بہت وقت صرف کیا ہے۔"

ہم نے جو منصوبہ بنایا ہے وہ یہ ہے کہ مشعل شاہ کو روز آرگنائزیشن کے ایک مخصوص طریقہ کار کے تحت اپنے قبضے میں لینے کے بعد اس کا دماغ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ وہ اب دانش منصور کے لیے کارآمد نہیں رہا۔ ہم نے اس کے ذہنی خلیوں میں کچھ اس طرح کی تبدیلیاں کی ہیں کہ وہ اب دانش منصور کے خلاف ہے اور ہمارے اشارے پر ہر قسم کے کام کرنے کا پابند۔ اب تم یوں غور کرو مائی ڈیئر مسٹر فراس کہ مشعل شاہ دانش منصور کے ملک بھیجا جاتا ہے۔ تم اس کی سرپرستی کرتے ہوئے درپردہ یا اس کے ساتھ مل کر اس ملک جاؤ گے اور وہاں اس کے لیے باقی تمام بندوبست کرو گے۔ وہ بے شک ایک مشینی عمل کا انسان ہے اور صرف اپنے مقصد کے تحت کام کرے گا اس کے اطراف کی نگہداشت تمہارا فرض ہوگا۔ مشعل شاہ وہاں پہنچے گا اور دانش منصور کے لیے دیوانہ ہو جائے گا۔ ہم تمہیں وہ تمام تفصیلات بھی فراہم کریں گے جن کے تحت مشعل شاہ کو وہاں تک پہنچانا ہوگا۔ بہرطور دانش منصور اس کی بے پناہ عزت کرتا ہے اور وہ اس کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ مشعل شاہ کے سپرد یہی ذمے داری کی گئی ہے لیکن تمہیں اس کی نگرانی

کرتے ہوئے وہاں تک جانا ہے اور اس کے اس پروگرام کو تکمیل تک پہنچانا ہے۔

میرے بدن میں سنسناہٹ سی ہو رہی تھی۔ بڑی عجیب کیفیت تھی میری اور اب یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ جو کچھ لیتھ اشمیر کہہ رہا ہے وہ ایک منصوبہ ہے اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو میرے خلاف ہو اور جس کے بارے میں یہ اندازہ کیا جائے کہ لیتھ اشمیر مجھ سے کھیل رہا ہے۔ میں نے بہرطور اپنے آپ کو سنبھالے رکھا تھا۔ لیتھ اشمیر نے مجھ سے کہا۔"

"اور اب تم مجھے اس بات کا جواب دو مائی ڈیئر مسٹر فراس کہ کیا تم اس پروگرام پر عمل کرنے کے لیے تیار ہو؟"

"مجھ سے اس سوال کا جواب کیوں طلب کیا جا رہا ہے مسٹر اشمیر۔"

"نہیں کم از کم تمہاری آمادگی کا اظہار ضروری ہے۔"

"میں سمجھتا ہوں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو سوچنے کے قابل ہو۔ آپ جس طرح سے حکم دیں گے میں اس طرح عمل کرنے کے لیے تیار ہوں۔ البتہ اس شخص (میری مراد مشعل سے ہے) کے بارے میں مکمل تفصیلات ہونا ضروری ہیں تاکہ میں ان معلومات کے تحت ہینڈل کر سکوں۔"

"اور یہ تمام تفصیلات تمہیں ٹٹ مین دے گا۔"

"کچھ سوالات کر سکتا ہوں۔"

"ہاں بالکل کر سکتے ہو۔ کیونکہ یہ ایک اہم کام ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کہیں بھی اس میں کوئی خامی رہ جائے۔"

"مسٹر ٹٹ مین کیا روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر ہی کے آدمی ہیں؟"

بالکل وہ ڈان سینٹر کے وفاداروں میں سے ہے، شاید تمہیں اس بات کا علم نہیں ہوگا کہ دانش منصور نے ان دونوں اداروں کو یکجا کر دیا ہے۔"

"یکجا کر دیا ہے؟" میں نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہاں۔" لیتھ اشمیر ہنس پڑا پھر بولا۔ "یہ دونوں ادارے ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ دونوں کی پالیسیاں ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں۔ دونوں دنیا بھر میں آپس میں ایک دوسرے سے مقابلہ اور محاذ آرائی کرتے رہے ہیں لیکن دانش منصور نے اس طرح ان

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

دونوں کو خوف زدہ کر دیا ہے کہ اب وہ دونوں یکجا ہو کر یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ پہلے وہ دانش منصور کو ختم کر دیں اس کے بعد دوبارہ اپنی دشمنی کا پٹارا کھول دیں گے۔ دانش منصور کے سلسلے میں دونوں ہم آواز ہو کر کام کر رہے ہیں اور ایک دوسرے سے مکمل طور پر تعاون کر رہے ہیں۔"

میں دل ہی دل میں مسکراتا رہا لیکن اس کا اظہار کرنا میرے لیے ممکن نہیں تھا۔

لیتھ اشمیر پر خیال انداز میں بولا۔

"اس سلسلے میں تمہیں تمام تر تفصیلات مناکو پہنچ کر حاصل ہوں گی۔ میں اب تم سے آخری سوال یہی کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تم مکمل خلوص کے ساتھ اس کام کے لیے تیار ہو؟"

"ہاں مسٹر لیتھ اشمیر میں خلوص دل کے ساتھ آپ لوگوں میں شامل ہونے کا خواہشمند ہوں اور اس کا اظہار میں آپ کے اس پہلے کام کی تکمیل کر کے کروں گا۔"

"ویری گڈ۔ ویری گڈ۔ تو پھر تم بھی یہ بات سن لو ڈیئر فراس کہ تم نے اپنے سنہرے مستقبل میں قدم رکھ دیا ہے بس اب اس کے بعد میری تم سے ملاقات ضروری نہیں ہے۔ میں خاص طور سے اب تمہیں ہدایت دیتا ہوں ڈیئر میریپا' مسٹر فراس کو مناکو پہنچانے کا بندوبست اب تمہیں کرنا ہے۔ تم مناکو تک ان کے ساتھ جاؤ گی اور انہیں ٹٹ مین تک پہنچاؤ گی۔"

"ایک سوال میں اور کرنا چاہتی ہوں معزز لیتھ اشمیر۔ کیا میں فراس کے ساتھ اس کے وطن جاؤں گی۔ آپ نے غالباً اس بات کا اشارہ دیا تھا مجھے۔"

"ہاں میں نے تمہیں اشارہ دیا تھا لیکن کیا تم اس طرح اپنا وسیع و عریض کاروبار چھوڑ کر ان کے ساتھ جا سکو گی؟"

"میں اس کے لیے کوئی بندوبست کر لوں گی۔"

"میں سمجھتا ہوں یہ مناسب نہیں ہے۔ تم نے جس طرح اسپین میں اپنے آپ کو منوا رکھا ہے میں نہیں چاہتا کہ تمہاری غیر موجودگی میں کوئی اور تمہاری جگہ لینے کی کوشش کرے۔ خاص طور سے ایسی حالت میں جب کہ کیتھ اسٹروڈی بھی اب موجود نہیں رہا جو تمہارا قائم مقام تھا۔"

میریپا سوچتی رہی پھر اس نے کہا۔ "اگر اس سلسلے میں' میں آپ سے دوبارہ رابطہ قائم کروں تو آپ کو اعتراض تو نہیں ہوگا معزز لیتھ اشمیر۔"

"نہیں۔ میں خود تم سے اس موضوع پر دوبارہ بات کروں گا۔ فی الحال تم یہ تمام انتظامات کرو۔"

"او کے۔" لیتھ اشمیر نے پھر اس طرح دونوں ہاتھ اٹھا دیے جس طرح اس نے پچھلی رات اٹھائے تھے۔ بظاہر ایسا اندازہ ہوتا ہے جیسے کہہ رہا ہو کہ دفع ہو جاؤ خواہ مخواہ میرا وقت ضائع کر رہے ہو لیکن اصل میں یہ اس کا طریقہ کار تھا۔ ہم دونوں اسی انداز میں اٹھے اور باہر نکل آئے۔ میریپا کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ باہر نکلنے کے بعد اس نے آہستہ سے کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔ میں بری طرح کنفیوز ہو گئی ہوں فراس۔"

"کیوں؟" میں نے سوال کیا۔

"لیتھ اشمیر کی اس بات سے میں مکمل اتفاق کرتی ہوں۔ حقیقت یہی ہے کہ اسپین میں' میں نے جس طرح اپنے قدم جمائے ہیں۔ وہ ایک بہت بڑا کارنامہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہاں زیر زمین گروہوں کی کمی نہیں ہے۔ ایک سے ایک خطرناک گروہ پڑا ہے لیکن میں ان پر حاوی آتی رہی ہوں۔ بیشمار جنگیں ہوئی ہیں ہماری بے شمار افراد قتل ہوئے ہیں اور اس کے بعد میں نے اپنے لیے یہ مقام حاصل کیا ہے لیکن اب ان حالات میں یہ لازمی امر ہے کہ وہ لوگ سر ابھاریں گے۔ ہم سب ایک دوسرے کے بارے میں مکمل معلومات رکھتے ہیں جب انہیں یہ علم ہوگا کہ میں اسپین سے باہر ہوں اور میرا کوئی ایسا قائم مقام بھی نہیں ہے جو میرے گروہ کو کنٹرول کر رہا ہو تو وہ میرے بہت سے مفادات پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہاں اگر مجھے اس کے لیے تھوڑا بہت وقت مل جاتا تو میں اس کام کو سرانجام دے سکتی تھی لیکن ڈیئر فراس تم سے الگ رہنا۔ تم سے جدا رہنا بھی اب میرے لیے ایک بہت مشکل مسئلہ بن چکا ہے۔ واقعی الجھ گئی ہوں میں۔ فیصلہ نہیں کر پا رہی کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔"

میں نے گہری سانس لی اور آہستہ سے کہا۔

"ہمیں یہاں سے میڈرڈ اور پھر میڈرڈ سے مناکو تک کا سفر تو کرنا ہے اس دوران

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کوئی مناسب فیصلہ کرلیں گے۔"

"بار سلونا دیکھنے کے خواہشمند تو نہیں ہو؟"

"نہیں۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی اپنا کام سرانجام دے کر ہوتی ہے۔"

میریسا نے ایک نگاہ مجھے دیکھا پھر بولی۔

"پتا نہیں اب تک تم ایک بہت بڑے گینگ کے چیف کیوں نہیں بنے۔ شاید یہی انتظار کررہے تھے کہ اسپین پہنچو اور مجھے تباہ و برباد کردو۔"

میں ہنسنے لگا۔ میں نے دل میں سوچا کہ محترمہ آپ جیسی خواتین بھی تباہ و برباد ہو جایا کرتی ہیں۔ یہ شعبہ تو آپ ایشیا کے لیے ہی رہنے دیجئے۔ آپ میں بھلا وہ جراثیم کہاں بہرطور یہ ساری باتیں کہنے کی نہیں تھیں۔ بار سلونا سے ہم میڈرڈ پہنچ گئے۔ میریسا نے معمول کے مطابق مجھے اپنے ساتھ ہی ٹھہرایا تھا۔ چیکاس برادرز واپس جاچکے تھے اور اب میں مناکو جانے کی تیاریاں کررہا تھا۔ اس سلسلے میں جیسے ہی پہلی فرصت ملی میرا ذہن مشعل شاہ میں کھوگیا۔ کیا ان لوگوں کا کہنا درست ہے کہ اب وہ اپنے لگائے ہوئے پودے کا دشمن بن گیا ہے۔ اپنی ہی پھلواری' اپنا ہی باغ اجاڑنے کے بارے میں سوچے کا یہ عین ممکن تھا مجھے روز آرگنائزیشن کا وہ عمل یاد تھا جو انہوں نے میرے ساتھ کیا تھا۔ انہوں نے یقینی طور پر مجھے اتنا تبدیل کردیا تھا کہ میں اپنے ہی وطن کا دشمن بن جاؤں۔ انہوں نے مجھے بے پناہ جسمانی اور ذہنی قوتوں سے نوازا تھا لیکن بس میری تقدیر یاور تھی۔ میری تقدیر میں اپنے وطن سے غداری نہیں لکھی ہوئی تھی کہ میں ان کے اس چنگل سے نکل آیا۔ ضروری تو نہیں ہے کہ مشعل شاہ بھی ان کے چنگل سے اسی طرح نکل سکا ہو لیکن یہ تو کچھ نہ ہوا۔ میرا تو سارا کھیل بگڑ گیا۔ میں تو مشعل شاہ کے حصول کے لیے ایک منصوبہ بناکر آیا تھا۔ مشعل شاہ مجھے حاصل ہورہا تھا لیکن جو چیز اس کے نام سے میرے ہاتھ لگ رہی تھی وہ میری توقعات کے بالکل خلاف تھی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خود مشعل شاہ نے اس سلسلے میں کوئی عملی جدوجہد کی یا نہیں اور اگر وہ ان کا شکار ہوگیا ہے تو میں کس طرح اسے ان کے چنگل سے نکال سکتا ہوں۔ بہرحال اب یہ سب مشعل شاہ سے ملاقات کرنے کے بعد ہی معلوم ہوگا۔

میریسا ان دنوں مضمحل نظر آتی تھی۔ بہرحال عورت تھی کتنی ہی سرکش کتنی ہی

دلیر کیوں نہ ہو انسانی جذبات سے دور تو نہیں رہ سکتی۔ وہ میرے لیے مضمحل تھی۔ ہم نے مناکو تک کا سفر کیا۔ تمام انتظامات میریسا نے کیے تھے اور اب وہ میرے لیے صرف ایک مہربان میزبان کی حیثیت رکھتی تھی۔ کوئی ایسا عمل نہیں تھا اس کا جو مجھے انوکھا محسوس ہو۔ جنوبی یورپ میں فرانس کے ساحل پر واقع یہ چھوٹی سی مملکت فرانس کے طفیل ہی چل رہی تھی۔ زیادہ تر یہاں فرانسیسی اقتدار کی جھلکیاں نظر آتی تھیں لیکن بہت ہی خوبصورت علاقہ تھا۔ نہایت مختصر آبادی کے ساتھ وہاں حسن و جمال کا دور دورہ تھا لوگ پرسکون نظر آتے تھے۔ شہری طور پر جو کچھ دیکھا جاتا تھا وہ نہایت روح افزا تھا۔ یہاں کے ایک اعلیٰ پائے کے ہوٹل میں ہم نے قیام کا بندوبست کیا۔ غالباً یہاں موجود ٹٹ مین کو اس آمد کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی تھی ورنہ ہمارے قیام کا بندوبست وہی کرتا بعد میں مجھے اپنی اس غلط فہمی کو دور کرنا پڑا۔ میریسا نے بتایا کہ ٹٹ مین کو ہماری یہاں آمد کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم ہیں لیکن بس کچھ مخصوص بنیادوں پر احتیاط رکھی گئی ہے۔ اسی لیے ٹٹ مین نے ہمیں مخاطب نہیں کیا نہ ہی وہ ہمارے استقبال کے لئے موجود تھا۔

"اس کی وجوہات؟" میں نے سوال کیا۔

"کوئی خاص نہیں ہیں۔ بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ ٹٹ مین حد سے زیادہ محتاط آدمی ہے یا پھر ممکن ہے کہ حکومت فرانس اس کی کارروائیوں پر گہری نظر رکھتی ہو۔ بہرحال وہ ایک جرائم پیشہ آدمی ہی کی حیثیت سے مشہور ہے اور یقیناً اس کا عمل بھی اسی قسم کا ہوگا اس لیے ہوسکتا ہے اس پر خاص طور سے نظر رکھی جاتی ہو۔"

مجھے اس سے کوئی غرض نہیں تھی کہ ٹٹ مین ہمارے ساتھ کیا رویہ رکھتا ہے یا ہماری میزبانی کے فرائض کس طرح سرانجام دیتا ہے۔ میرے ذہن میں تو یہاں آنے کے بعد مشعل شاہ کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ بڑے عجیب و غریب تصورات آنے لگے تھے میرے دل میں' مشعل شاہ نے مجھے اس وقت انگلی پکڑ کر سہارا دیا تھا جب میں کچھ بھی نہیں تھا۔ سڑکوں پر پھرنے والا ایک بے سہارا اور معذور سا لڑکا جس کے پاس جینے کے وسائل تک نہیں تھے۔ مشعل شاہ نے مجھے کیا سے کیا بنا دیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ چند کردار ایسے تھے جنہوں نے میری زندگی میں مدد کی تھی۔ نازاں باجی نے بے شک مجھے دنیا دکھائی تھی لیکن مشعل شاہ نے صحیح معنوں میں وہ مقام عطا کیا تھا جس پر آج میں نظر آرہا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوں اور جس نے میرے لیے مستقبل کے وہ راستے کھول دیے تھے جن کا میں خواہش مند تھا۔

اب وہ مٹھل شاہ طویل عرصے کے بعد میرے سامنے آرہا تھا۔ نجانے کیا اس میں تبدیلیاں ہوگئی ہوں گی' مجھے وہ تمام واقعات یاد آرہے تھے جن کے تحت مٹھل شاہ ہم سے جدا ہوگیا تھا۔ نجانے کیا کیا کہانیاں اس کی ذات سے وابستہ ہوں گی اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ نادرہ کے ساتھ رہ چکا تھا۔ کیا مٹھل شاہ اب بھی ان تمام چیزوں کو اپنے ذہن میں رکھتا ہوگا۔ ایک عجیب سا کھچاؤ اپنے اعصاب میں محسوس ہو رہا تھا۔ دیکھو کیا ہوتا ہے۔ بہرحال میریپا کا یہ کہنا غلط ثابت نہیں ہوا کہ ٹٹ مین ہماری یہاں آمد سے واقف تھا۔ میں اس شخص سے ملا تو حیران رہ گیا۔ دبلے پتلے بدن کا مالک' ایک کھلاڑی معلوم ہوتا تھا۔ عمر پینتیس اور چالیس کے درمیان ہوگی۔ گال پچکے ہوئے۔ چہرے پر طرح طرح کے نشانات' دبلا پتلا اتنا کہ کوئی بھی زور دار گھونسا مار کر اسے زمین بوس کر سکتا تھا۔ یہ ٹٹ مین تھا۔ پتا نہیں کیا چیز ہے یہ۔ بڑے خلوص اور شوخ سے انداز سے مجھ سے ملا اور کہنے لگا۔

"آپ ہی مسٹر فراس ہیں میڈم میریپا آپ تو یقیناً" مجھے پہچانتی ہوں گی۔ ایک بار ہماری ملاقات یوکوہاما میں ہوئی تھی اگر آپ کو یاد ہو؟"

"ہاں مجھے یاد ہے۔" میریپا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہرطور مجھے معزز اشمیر کی جانب سے ہدایات مل چکی ہیں اور جو ذمے داری میرے سپرد کی گئی تھی۔ میں اسے سرانجام دینے کے لیے بخوشی تیار ہوں کہیے کیا آپ اسی وقت میرے ساتھ چلنا پسند کریں گے؟"

"ظاہر ہے مسٹر ٹٹ مین' ہم بہت زیادہ وقت نہیں ضائع کر سکتے۔"

"تو پھر تشریف لائیے۔ میرا خیال ہے آپ کے ہوٹل میں آپ کے ساتھ چائے پینے کے بجائے آپ میرے ساتھ پہلی ضیافت قبول فرمائیے۔"

میریپا تیار ہوگئی۔ ہم دونوں نیچے اتر آئے۔ ٹٹ مین بہت سادہ سی طبیعت کا مالک تھا۔ بے شک اس کے پاس ایک بہت ہی شاندار گاڑی تھی لیکن ڈرائیونگ وہ خود ہی کر رہا تھا۔ ویسے اپنی چال ڈھال اور جسمانی حرکات سے وہ بہت پھرتیلا اور مستعد آدمی نظر آتا

تھا۔ بہرطور یہ شخص عام قسم کے لوگوں سے خاصا مختلف نظر آیا تھا۔ وہ ہمیں ساتھ لے کر نہایت پرشکوہ رہائش گاہ میں پہنچا یہاں آنے کے بعد البتہ میں نے اس کی شخصیت کے ذرا مختلف روپ دیکھے۔ وہاں موجود لوگ اس کے سامنے اس طرح نظر آتے تھے جیسے انہیں سانپ سونگھ گیا ہو۔ وہ ان کے ساتھ بھی برا نہیں تھا لیکن پتا نہیں کیا قصہ تھا کہ اس نے ان پر اس طرح اپنا رعب قائم کر رکھا تھا۔ ہمیں ایک بڑے ہال میں لے جایا گیا جہاں ایک بہت وسیع میز بچھی ہوئی تھی۔ وہ ہمارے ساتھ اس میز پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے سامنے رکھے ہوئے انٹر کام پر چائے کے لوازمات کا انتظام کرنے کے لیے کہا۔ اس کے بعد وہ میری جانب رخ کر کے بولا۔

"آپ نے یہاں بڑی دھوم مچا رکھی ہے مسٹر فراس۔ مجھے آپ کے بارے میں لیتھ اشمیر نے جو تفصیلات بتائی ہیں ان سے یہ اظہار ہوتا ہے کہ مسٹر اشمیر آپ سے بہت زیادہ متاثر ہیں خیر یہ یقینی طور پر آپ کا اپنا عمل ہوگا جس نے آپ کو اس قدر ممتاز کیا ہے۔ میرا نام ٹٹ مین ہے جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا یہاں مناکو میں' میں نے اپنا چھوٹا سا ادارہ قائم کر رکھا ہے لیکن اصل میں اس کی سرپرستی ڈان سینٹر کرتا ہے۔ اب میں آپ کو ایک ایسے شخص سے ملا رہا ہوں جس کے بارے میں آپ کو تفصیل بتا دی گئی ہے اس کا نام مٹھل شاہ ہے۔ مٹھل شاہ کو بلاؤ۔" اس نے انٹر کام پر کہا اور چند لمحات کے بعد مٹھل شاہ ایک دروازے سے اندر داخل ہوا۔ میرا کلیجا منہ کو آرہا تھا جسم کا سارا خون کنپٹیوں میں کھنچ آیا تھا۔ مٹھل شاہ' مٹھل شاہ' مٹھل شاہ میرے ذہن میں یہی دھمک ہو رہی تھی۔ آنے والا مٹھل شاہ ہی تھا لیکن اسے دیکھ کر میرے ہوش و حواس بہ مشکل تمام ہی قابو میں رہ سکے۔ اس وقت بھی مٹھل شاہ کی عمر اچھی خاصی تھی جب اس نے مجھے پایا تھا۔ ایک ذہین سمجھدار اور درویش قسم کا آدمی' اس وقت بھی وہی صورت میرے سامنے تھے یوں لگتا تھا جیسے اس پر برس نہیں بلکہ لمحے بیتے ہوں۔ کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی۔ سوائے اس کے کہ اب وہ بہت زیادہ اسمارٹ نظر آرہا تھا۔ جسمانی طور پر بالکل فٹ تھا۔ چہرے پر بے شک داڑھی وغیرہ اگی ہوئی تھی۔ بال بھی اس طرح جھاڑ جھنکاڑ نما تھے لیکن اپنی حرکات و سکنات سے وہ بہت چاق و چوبند نظر آرہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کی عمر کا ایک سال بھی آگے نہ بڑھا ہو بلکہ وہ عمر اس پر منجمد ہوگئی ہو۔ میں نے اس کی تیز چمکدار

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

آنکھوں میں بجلیاں سی تڑپتی ہوئی دیکھی تھیں لیکن ایک لمحے میں ہی میں نے یہ اندازہ بھی لگالیا تھا کہ اس نے میرے بارے میں کسی قسم کی کوئی خاص بات محسوس نہیں کی۔ میں نے اس کا استقبال کیا۔ حالانکہ غیر اختیاری طور پر کھڑے ہوجانے کو جی چاہ رہا تھا اور میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں اس کی پذیرائی کس طرح کروں لیکن میں نے اپنے آپ پر قابو رکھا۔ مٹھل شاہ نے اپنا چوڑا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فراز' یقینی طور پر یہ آپ کا صحیح تلفظ ادا نہیں کرسکتے لیکن ایک ہم وطن سے آپ کیا اس کی توقع رکھتے ہیں کہ وہ آپ کے نام کو بگاڑ دے؟"

"نہیں مٹھل شاہ صاحب یہ کیسے ممکن ہے؟" میں نے اردو زبان میں کہا اور مٹھل شاہ ہنسنے لگا پھر بیٹھ کر بولا۔

"آپ بالکل محسوس نہ کریں ٹٹ مین جب دو ہم زبان ملتے ہیں تو سب سے زیادہ خوشی انہیں اپنی زبان بول کر ہوتی ہے۔"

"میں جانتا ہوں میں جانتا ہوں۔" ٹٹ مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ملازموں نے چائے کے لوازمات سرو کرنا شروع کردیے تھے۔

مٹھل شاہ اطمینان سے بیٹھ کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا مجھے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"اور چونکہ مسٹر فراز اس کے بعد آپ کو میرے ساتھ ہی قیام کرنا ہے اس لیے میں آپ سے ان لوگوں کی پسند کی گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ میری اور آپ کی ذاتی گفتگو بعد میں ہوگی۔"

"بہتر ہے۔" میں نے ہنس کر کہا۔

مٹھل شاہ خاموشی سے چائے کے ساتھ دوسرے لوازمات سے شغل کرنے میں مصروف ہوگیا۔ ٹٹ مین نے چائے کے چند گھونٹ لیے اور اس کے بعد کہنے لگا۔

"میری ذمے داری صرف اتنی ہی ہے کہ میں آپ کو مطلوبہ جگہ بھیجنے کے انتظامات کردوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور عمل میرے لیے ضروری ہو تو براہ کرم مجھے بتا دیا جائے۔ میں ہر تعاون کے لیے تیار ہوں۔"

"مسٹر لیتھ اشمیر نے کہا تھا کہ بقیہ معلومات آپ کے پاس سے حاصل ہوں گی۔"

"معلومات کا ذخیرہ آپ کے سامنے موجود ہے۔ مٹھل شاہ کو وہ تمام تفصیلات معلوم

ہیں جن پر انہیں عمل کرنا ہے اور چونکہ ان کا تعلق بھی اسی ملک سے ہے۔ چنانچہ انہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں اس کے باوجود اگر آپ کچھ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کی رہنمائی کروں تو میں اس کے لیے حاضر ہوں۔ حالانکہ اس ملک کے بارے میں' میں بالکل نہیں جانتا اور میں نے کبھی وہاں کا رخ بھی نہیں کیا ہے۔"

"اس کے لیے تم بالکل بے فکر رہو ڈیئر میریبا اور پیارے فراز' میں وہ تمام عمل جانتا ہوں جو ہمیں آگے سر انجام دینا ہے۔"

"تب میرا خیال ہے ایسی کوئی بات نہیں رہ جاتی جو قابل ذکر ہو۔ ہمیں کب روانہ ہونا ہوگا؟"

"صرف دو دن درکار ہیں' تیسرے دن میں آپ لوگوں کو خدا حافظ کہوں گا۔" ٹٹ مین نے جواب دیا۔

میں نے ان الفاظ پر میریبا کے چہرے پر ایک بار پھر آزردگی کے آثار دیکھے تھے۔ چائے کے لوازمات مکمل کرنے کے بعد ٹٹ مین نے کہا۔

"میڈم میریبا آپ اگر میڈرڈ واپس جانا چاہیں تو آپ چلی جائیں۔ آپ کا فرض یہاں آکر پورا ہوگیا ہے۔"

"اگر میں خود بھی یہاں رہ کر مسٹر فراس کو خدا حافظ کہوں تو اس میں کوئی حرج ہے مسٹر ٹٹ مین؟"

"ہرگز نہیں' لیکن اب مسٹر فراس کا آپ کے ساتھ واپس جانا ممکن نہیں ہے چونکہ لیتھ اشمیر ہی کے احکامات کے مطابق اب مسٹر فراس اور مٹھل شاہ یکجا رہیں گے تاکہ ان کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہو جائے اور وہ ایک دوسرے سے گفتگو کرکے آئندہ کے معاملات طے کرلیں۔ میری بھی یہی رائے ہے کہ آپ اب انہیں تنہا چھوڑ دیجیے۔ قیام کا جہاں تک مسئلہ ہے اگر آپ یہاں رکنا چاہتی ہیں تو بے شک رکیں لیکن شاید ہی اب آپ کی ملاقات مسٹر فراس سے ہوسکے۔"

"اوہ اچھا ٹھیک ہے پھر میرا یہاں رکنا کیا معنی رکھتا ہے البتہ میں کچھ دیر کے لیے مسٹر فراس کے ساتھ تنہائی چاہتی ہوں۔"

"ہاں ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے آیئے مسٹر مٹھل شاہ ہم لوگ یہاں سے چلتے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہیں یا پھر آپ لوگ ایک دوسرے کمرے میں چلے جایئے۔" ٹٹ مین نے شریر سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جیسے وہ میریسا کے اور میرے معاملات بخوبی سمجھ رہا ہو۔ میں نے میریسا کی جانب دیکھا۔ میریسا کہنے لگی۔

"آپ ہمیں کوئی دوسرا کمرہ ہی بتا دیجئے۔"

دوسرے کمرے میں پہنچ کر میڈم میریسا نے اپنے خالص عورت پن کا اظہار شروع کر دیا۔ وہ باقاعدہ رونے لگی۔ اس نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

"زندگی میں چند ہی بار ایسے مواقع آئے ہیں فراس۔ جب میری آنکھیں نم ہوئی ہوں اور میں نے اپنے دل کو دکھی محسوس کیا ہو تم نے درحقیقت مجھ پر ظلم کیا ہے بے شمار نوجوان میری زندگی میں آئے لیکن جس طرح تم نے میرے ذہن پر اثر قائم کرلیا ہے کبھی کوئی نہیں کرسکا۔ سنو میں تم سے دوبارہ ضرور ملوں گی اگر ممکن ہو سکا تو تمہارے پیچھے ہی پیچھے میں وہاں آتی ہوں جہاں تم جارہے ہو کاش میرے پاس کوئی ایسا انتظام ہوتا کہ میں کسی کو اپنا قائم مقام بناسکتی۔ مائی ڈیئر فراس یہ سارے معاملات سرانجام دینے کے بعد تمہیں واپس اسپین آنا ہوگا تم اپنا ہیڈ کوارٹر یہیں بناؤ گے۔ بے شک تم مافیا کے رکن بن جانا لیکن تمہیں اس کا حق حاصل ہوگا کہ تم اپنے لیے کوئی بھی مناسب رہائش گاہ تلاش کرو اور اس وقت تم میڈرڈ کے علاوہ اور کہیں نہیں جاؤ گے۔"

میں نے اپنا داہنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میریسا میرا تم سے وعدہ۔"

"میرا اب یہاں رکنا مناسب نہیں ہے بلکہ میں یہاں سے فوراً" ہی میڈرڈ واپس چلے جانا چاہتی ہوں اور وہاں جا کر اس قسم کے انتظامات کرتی ہوں کہ میرے معاملات سنبھالنے کے لیے مجھے کوئی مناسب آدمی مل جائے اور اس کے بعد میں تم تک پہنچنے کی کوشش کروں گی۔"

میں نے پرجوش انداز میں اس کے ان الفاظ کا استقبال کیا تھا اور اس کے بعد ہم دونوں باہر نکل آئے تھے۔ وہ مجھے خدا حافظ کہہ کر چلی گئی۔ ٹٹ مین کے ایک آدمی نے میری رہنمائی مٹھل شاہ کی رہائش گاہ کی جانب کی اور میں دھڑکتے دل کے ساتھ اس طرف چل پڑا۔ انتہائی کوشش کے باوجود میں اپنے اعصابی کھنچاؤ پر قابو نہیں پارہا تھا۔ مٹھل شاہ

میرے لیے بہت بڑا مقام رکھتا تھا۔ اس کے سامنے پر فریب صورت لے کر جانا میرے لیے ایک گناہ عظیم تھا لیکن اس وقت یہی مرحلہ آگیا تھا کہ میں جان بوجھ کر اپنے مرشد کے سامنے اس طرح جارہا تھا۔ اس کیفیت نے مجھے ذہنی طور پر سخت منتشر کر رکھا تھا۔ مجھے مٹھل شاہ کے کمرے تک پہنچانے والے شخص نے بالآخر ایک دروازے کی جانب اشارہ کیا اور خود وہاں سے واپس پلٹ پڑا۔ اب اس وقت میرے ذہن میں کوئی اور کردار نہیں رہا تھا۔ میریسا اور دوسرے تمام معاملات میں بھول چکا تھا۔ بس مٹھل شاہ کا تصور باقی تھا۔ دروازے پر ہلکی سی دستک دی تو اندر سے مٹھل شاہ کی آواز ابھری۔

"آجاؤ کون ہے؟"

میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا۔ وہ ایک خوبصورت گاؤن میں ملبوس ایک مقامی رسالہ ہاتھ میں لیے کرسی پر نیم دراز کیفیت میں تھا۔ مجھے دیکھ کر مسکرایا رسالہ رکھ کر کھڑا ہوگیا اور پر استقبال نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

"خوش آمدید میرے دوست خوش آمدید۔" اس کی گونج دار آواز ابھری۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اس سے مصافحہ کیا اور اس کے اشارے پر سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ خود بھی بیٹھا ہوا بولا۔

"یہ حقیقت ہے کہ انسان وطن سے دور ہونے کے بعد اپنے ہم وطنوں کو کسی غیر جگہ دیکھ کر بہت مسرور ہو جاتا ہے۔ اس وقت میں اپنے آپ کو اسی کیفیت کا شکار پاتا ہوں۔"

"شکریہ مٹھل شاہ صاحب' میری کیفیت بھی آپ سے مختلف نہیں ہے۔ آپ کی شخصیت نے مجھ پر بے حد اثر کیا ہے۔ مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ آپ نہ صرف میرے ہم وطن بلکہ اسی شہر کے رہنے والے ہیں۔ جہاں میں نے پرورش پائی ہے۔"

"کراچی میں۔"

"جی ہاں۔"

"مجھے تو آخری لمحات تک یاد نہیں جب میں وہاں سے رخصت ہوا تھا۔ ایک عجیب و غریب ماحول تھا۔ ایک عجیب و غریب زندگی تھی۔"

"کتنا عرصہ ہوگیا ہے آپ کو وہاں سے نکلے ہوئے؟"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کچھ نہیں کہہ سکتا صحیح معنوں میں' میں وہ عرصہ بھول چکا ہوں۔ بس کچھ عجیب و غریب حالات تھے جن کی بنیاد پر مجھے وہاں سے ہٹنا پڑا' کیسا ہے کراچی؟"

"حسب معمول حالانکہ مجھے بھی وہاں سے نکلے عرصہ دراز ہو گیا ہے۔"

"تمہیں وہاں سے کیوں نکلنا پڑا؟"

"بس دنیا دیکھنا چاہتا تھا۔"

"کس انداز میں؟"

"جس طرح بے وسائل لوگ دیکھتے ہیں۔" میں نے جواب دیا اور وہ ہنس پڑا۔

"ہاں بہرحال جرم کی اپنی ایک الگ زندگی ہوتی ہے حالانکہ میں محب وطن تھا بلکہ شاید اب بھی ہوں۔ مجھے اپنے وطن سے پیار ہے میں آج بھی وہاں رہنے والے کسی شخص سے مل کر دلی طور پر مسرور ہوتا ہوں۔"

"جی یقیناً۔"

"وہاں میں نے اپنے وطن کے لیے بہت سے کام کیے ایک خاص طریقہ کار اختیار کر رکھا تھا میں نے۔ میں وہاں ایک درویش بنا ہوا تھا۔ آستانہ بنایا تھا میں نے وہاں اپنا۔ بڑے بڑے لوگ آتے تھے۔ اصل میں انسان کی کمزوری دریافت کر لو اور اس کے بعد اسے اپنا مطیع کر لو تھوڑی سی محنت کی ضرورت ہوتی ہے اس کام میں لیکن اس کے بعد عیش و عشرت کے علاوہ اور کچھ نہیں لیکن میرے ان جذبوں میں وطن دوستی کا جذبہ چھپا ہوا تھا۔ میں شیطان صفت انسانوں کو بلیک میل کر کے ان غریبوں کی کفالت کرتا تھا جو زندگی کے بوجھ سے گردن نہیں اٹھا سکتے تھے۔ شاید کچھ لوگوں کو میرا یہ طرز عمل پسند نہیں آیا۔ انہوں نے میرے خلاف سازشیں کیں۔ مجھے اغوا کر لیا گیا اور اس کے بعد میں نجانے کہاں کہاں بھٹکتا رہا۔ ذہنی طور پر انہوں نے مجھے معطل کر کے رکھ دیا تھا۔ میں ایک طویل عرصہ کھو چکا ہوں اپنی زندگی کا مجھے یاد ہی نہیں کہ کہاں کہاں بھٹکتا پھرا تھا اور کیسے کیسے زندگی گزاری تھی بس کچھ دھندلائے ہوئے خواب آنکھوں میں سمائے رہتے ہیں لیکن مجھے اپنا شہر' اپنا وطن یاد ہے واہ۔"

"مٹھل شاہ صاحب زندگی کا جو عرصہ گم رہا ہے آپ کو اس کے کچھ واقعات تو یاد ہوں گے؟"

"یاد کرتا ہوں تو دماغ دکھنے لگتا ہے جو چیز تکلیف دے اسے بھول جانا بہتر ہے۔"

"یہ شخص جس کے خلاف ہمارا مشن ہے۔ یہ آخر ہے کیا چیز اور ان عظیم الشان اداروں کو اس سے کیا پرخاش ہے؟" میں نے سب سے چبھتا ہوا سوال کیا۔ مٹھل شاہ عجیب سے انداز میں مجھے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"اور شاید اس بات پر تم میرا مذاق اڑانے کی کوشش کرو جو نہ کرنا کیونکہ شاید میں اسے برداشت نہیں کرپاؤں گا۔ میں جو انکشاف کرنے جا رہا ہوں وہ تمہارے لیے بڑا حیرت ناک ہوگا۔ دانش منصور' یہ ایک ایسا کمزور اور نازک پودا تھا جسے میں نے اپنے ہاتھوں کی چھاؤں میں لے کر اس میں زندگی دوڑائی' اسے پروان چڑھایا اسے ایک مقام دے دیا میں نے بلکہ یہ نام بھی اسے میرا ہی عطا کیا ہوا ہے فیصل تھا۔ اس کا نام بہت معمولی سا لڑکا تھا لیکن یہ بھی ایک حقیقت تھی کہ میں نے اس کے اندر وہی طوفان امنڈتے ہوئے دیکھے تھے جنہوں نے اب ایک ہیجان خیز شکل اختیار کر لی ہے۔ اس کے بارے میں میری پیش گوئی بالکل درست تھی۔ مستقبل میں اسے یہی بننا تھا جو وہ بن چکا ہے لیکن اس کا ماضی بہت کمزور تھا۔ وہ میرے ہی شانوں کا سہارا لے کر اس قدر تناور بنا ہے گو میں اسے زیادہ وقت نہیں دے سکا لیکن جس طرح میں نے اس کی آبیاری کی تھی اس کا نتیجہ سو فیصد نکلا ہے۔"

میں نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ دیں۔ مٹھل شاہ کا چہرہ سپاٹ نظر آرہا تھا۔ اسے سب کچھ یاد تھا۔ ایک ایک بات یاد تھی پھر میں نے آہستہ سے کہا۔

"لیکن مٹھل شاہ صاحب جس پودے کو آپ نے تناور درخت بنایا اب آپ اپنے ہاتھوں سے اس درخت کو اکھاڑ کر پھینکنے وہاں جا رہے ہیں۔"

"ہاں بعض اوقات نظریات اسی طرح تبدیل ہو جاتے ہیں اب اس درخت کو جڑ سے کاٹ دینا بے حد ضروری ہو گیا ہے۔"

"اس کے کیا عوامل ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"میں نہیں جانتا لیکن جن لوگوں کو اس کی ذات سے نقصان پہنچ رہا ہے میری وفاداریاں اب ان سے منسلک ہیں۔ اگر میں ذہنی طور پر سوچنے کی کوشش کروں تو شاید پھر اپنی ذہنی قوتیں گنوا بیٹھوں۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ دانش منصور کو ختم کرنا میرا فرض

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے۔"

"کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ اب بھی آپ کو یاد کرتا ہوگا۔"

"کچھ نہیں کہہ سکتا۔ انسان میں نجانے کیا کیا تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں۔ جو شکل جو قوت اس نے اختیار کرلی ہے۔ اس میں شاید اب اسے کبھی میرا تصور بھی نہ آتا ہو۔"

"مشعل شاہ صاحب اگر وہ آج بھی آپ کو یاد کرتا ہوا ملا‘ آج بھی آپ کی عقیدت سے سرشار ملا تو کیا آپ جذباتی طور پر متاثر نہیں ہوں گے؟"

"نہیں‘ اصل میں یہی تو میری جیت ہے۔ میرے نوجوان دوست میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کے اندر کیا تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں لیکن کاش وہ آج بھی مجھ سے پہلے کی مانند محبت کرتا ہو۔ میرا اتنا ہی عقیدت مند ہو تو پھر مجھے اپنے اس کام میں آسانی ہوگی۔"

"گویا اپنے تمام رشتوں ناتوں کو بھلا کر آپ صرف اسے ہلاک کردیں گے۔"

"ہاں جو منصب انسان کی زندگی میں سب سے بڑی حیثیت رکھتا ہو اس کی راہ میں جذباتی رکاوٹیں نہیں آنی چاہئیں بلکہ اس کے ان جذبات سے میں فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔"

"اور اگر اس نے آپ کو متاثر کرلیا تو آپ اس ادارے سے وفاداریاں نہیں نبھا سکیں گے۔"

"ایسا نہیں ہوگا میرے دوست مجھے بہرطور اپنے آپ پر مکمل اعتماد ہے۔"

"ویری گڈ‘ ویری گڈ‘ میں آپ کی ہر خدمت کے لیے حاضر ہوں مشعل شاہ صاحب۔ میرے لائق جو بھی ذمے داری ہو آپ بے تکلفی سے فرمادیجیے گا۔"

"طویل عرصہ گزر جانے کے بعد میں اس ماحول کو تھوڑا سا بھول چکا ہوں یہ بہت اہم بات ہے کہ تم وہیں کے رہنے والے ہو تم میری بہتر معاونت کرسکو گے اور اس سے مجھے خاصا فائدہ حاصل ہوگا۔ میں پورا پروگرام بنا کر تمہیں بتادوں گا کہ ہمیں کس طرح وہاں اپنے کام کا آغاز کرنا ہے۔ تمہیں اس کی جلدی تو نہیں ہے؟"

"نہیں‘ میں تو صرف آپ کے ایک خادم کی حیثیت سے آپ کے ساتھ رہوں گا۔" میں نے جواب دیا اور مشعل شاہ عجیب سے انداز میں ہنسنے لگا پھر وہ سوچ میں ڈوب گیا اور خاصی دیر خاموش رہنے کے بعد بولا۔

"تمہیں وہاں سے نکلے ہوئے کتنا عرصہ ہوگیا؟"

"کئی سال۔"

"جب تم وہاں تھے تو تم نے دانش منصور کے بارے میں کچھ سنا تھا۔"

"نہیں۔ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں لاابالی انسان ہوں۔ دنیا سے میرا بہت کم واسطہ رہا ہے۔" میرے ان الفاظ پر وہ بہت ہنسا۔

"کیا ہی اچھی بات ہے۔ ایسے خوش نصیب چند ہی ہوتے ہیں جن کا دنیا سے مختصر واسطہ ہو۔ ورنہ۔ انسان ہزاروں بندشوں میں جکڑ ہوا پیدا ہو جاتا ہے اور آخری سانس تک انہی میں جکڑا ہوا مرجاتا ہے۔ یہ نظام زندگی اتنا مضبوط ہے کہ اس میں کوئی تحریف کی جاسکتی۔ حالانکہ اکتاہٹ سبھی کو ہوتی ہے۔ نمود ایک عمل ہے۔ کوئی بھی ذہنی طور پر اس کے لیے تیار نہیں ہوتا کہ اس کی زندگی میں کون شامل ہونے والا ہے۔ انسان اس کائنات میں آجاتا ہے۔ والدین اس کی پذیرائی کرتے ہیں۔ اس کی پرورش کرتے ہیں اپنی فطرت اپنی بساط کے مطابق وہ ان کا محکوم ہوتا ہے کیونکہ اس وقت اس میں حاکمیت کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ ان کے اپنے پسندیدہ عمل کے تحت اس کی پرورش ہوتی ہے۔ جوان ہو جاتا ہے مختلف مراحل سے گزرتا ہے اور اس کے بعد وہی بوجھ اس پر مسلط ہو جاتا ہے پھر وہ بھی اس طرح سسکتے ہوئے دم توڑ دیتا ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے وہی سب کچھ کرنا ہوتا ہے۔ جو صدیوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ رشتے ناتے دوستیاں‘ محبتیں ضرورتیں‘ سب کی سب اس سے چمٹی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ ان سے پیچھا نہیں چھڑا پاتا۔ چنانچہ جو لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ دنیا سے ان کا واسطہ بہت کم ہے وہ دوسروں کو حسرت کا شکار کردیتے ہیں۔ انسان اگر اپنی ذات میں جی سکے تو اس سے زیادہ خوش نصیب اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ خیر میرا خیال ہے تمہیں ان باتوں سے بھی اکتاہٹ محسوس ہو رہی ہوگی۔ چلو کچھ اور باتیں کریں یا اگر آرام کرنا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ٹٹ مین انتظامات کر رہا ہے ہم لوگ کسی بھی وقت پاکستان روانہ ہوسکتے ہیں۔ اس دوران بہتر یہ ہوگا کہ آرام ہی کرو۔ مناکو بہت چھوٹی سی جگہ ہے۔ تاہم یہاں نوجوانوں کی زندگی کے لیے بے شمار لوازمات ہیں۔ اگر ان سے لطف اندوز ہونا چاہو تو میری طرف سے آزادی ہے لیکن مشورہ یہی ہے تمہیں کہ اپنے آپ کو ذہنی طور پر یک سو کرکے اپنی اس پہلی مہم کی تیاری کرو کیونکہ اس کے بعد تمہاری زندگی میں لاتعداد لمحات ایسے آئیں گے جب

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

تمہیں اپنی پسند کا ماحول حاصل ہو سکے گا۔"

"جی مشعل شاہ صاحب میں خود بھی کسی دلچسپی میں حصہ لینا نہیں چاہتا۔"

بعد میں تقریباً" ایک ہفتہ ہمیں وہاں گزارنا پڑا تھا اور اس ایک ہفتے میں مشعل شاہ سے میری صرف دو ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ غیر ضروری طور پر میں بھی اس کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ بہرطور وہ مکمل طور ذہنی تبدیلی کا شکار سہی لیکن اس کی اپنی سوچیں بھی آزاد تھیں خوف یہی تھا کہ کہیں میری کسی بات سے وہ مشتبہ نہ ہو جائے لیکن اس دوران میری ذہنی حالت بہت خراب رہی تھی اور میں نجانے کیا کیا منصوبے بناتا رہا تھا۔ یہاں آمد کرش ڈی ایم کے سلسلے میں اپنی کارروائی اور اس سے حاصل شدہ نتائج میری توقع سے بہت زیادہ تھے۔ میں اپنے آپ کو اپنی اس کارکردگی میں بالکل مکمل سمجھتا تھا اور اپنے اس مشن کو نہایت کامیاب قرار دیتا تھا لیکن اس کے باوجود مشعل شاہ کو جس حیثیت سے ساتھ لے کر جا رہا تھا وہ میرے لیے غم و اندوہ کا باعث تھی۔

مشعل شاہ کو میں نے ہر طرح سے ٹٹول لیا تھا۔ میں تو روز آرگنائزیشن کی تمام تر کارروائیوں کے باوجود ان لوگوں کو چکمہ دے کر نکل گیا تھا لیکن مشعل شاہ کا انتہائی باریک بینی سے جائزہ لینے کے بعد میں نے یہ اندازہ لگالیا تھا کہ وہ پوری طرح اس ادارے کی سائنسی کارروائیوں کی گرفت میں ہے اور اس کے اندر اور کوئی جذبہ پوشیدہ نہیں ہے۔

ایک ہفتے کے بعد ٹٹ مین نے ہم سے ملاقات کی۔ یہ آدمی جرائم پیشہ ہونے کے باوجود ایک عجیب سی کیفیت کا حامل تھا جسے پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا جاسکتا تھا۔ اس نے ہمیں اطلاع دی کہ ہمارے پاکستان روانگی کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں اور آج رات ساڑھے بارہ بجے کی فلائیٹ سے ہمیں پاکستان روانہ ہو جانا ہے۔ تیاری کے لیے کئی گھنٹے باقی ہیں چنانچہ ہم تیار ہو جائیں۔ بہرحال کچھ بھی تھا مسرت اور خوشی کی ایک لہر میرے رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ حالانکہ مجھ جیسا بد نصیب انسان اور کوئی شاید ہی ہو۔ بہت کچھ تھا میرے اطراف لیکن میرے ماں باپ نہیں تھے۔ میری شناخت نہیں تھی اپنے آپ کو اس تصور سے بہت دور ہٹالیا تھا لیکن فطرت انسانی سے نہیں ہٹ سکا تھا۔ تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ ٹٹ مین نے ہمیں ائرپورٹ بھجوا دیا اور وہاں سے ہم ایک طیارے کے ذریعے پاکستان روانہ ہو گئے۔ مشعل شاہ ویسے بھی بہت کم گفتگو کرتا تھا۔ میں خاص طور

سے اس کی صحت پر حیران تھا۔ اس کی صحت بہت عمدہ ہو گئی تھی۔ حالانکہ عمر اچھی خاصی تھی لیکن نوجوانوں ہی کے مانند چاق و چوبند تھا۔ یہ بھی روز آرگنائزیشن ہی کا عطیہ تھا۔ راستے میں ہمارے درمیان بہت کم گفتگو ہوئی اس نے چند ہی باتیں کی تھیں۔ خاموش بیٹھا ہوا تھا اور مجھے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت پاکستان کے بارے میں سوچ رہا ہے۔ نجانے اس کی ذہنی کیفیت کیا ہے۔ دانش منصور کے سلسلے میں تو یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی سوچ میں کوئی لچک نہیں ہے۔ اسے سب کچھ یاد ہے وہ محبت وہ جذبے، جو اس کے دل میں دانش منصور کے لیے تھے لیکن پرنالہ وہیں گر رہا ہے۔ ساری باتیں اپنی جگہ لیکن جو منصب اسے سونپا گیا ہے وہ اس کی تکمیل کے لیے دل و جان سے آمادہ ہے بلکہ اس میں ایک نہایت بھیانک پہلو ہے کہ وہ دانش منصور کی جذباتی کیفیت سے بھی فائدہ اٹھانے کا خواہشمند ہے گویا اگر کبھی اس کا دانش منصور سے براہ راست سامنا ہو جائے تو وہ اپنی محبتوں کا اظہار کر کے اسے اپنے جال میں جکڑے گا اور اس کے بعد روز آرگنائزیشن کی ہدایت کے مطابق اسے ہلاک کر دے گا۔ کیا اس کی اس کیفیت کو بدلا جاسکتا ہے۔ مشعل شاہ بھی میرے لیے ایک اتنا بڑا مقام رکھتا تھا کہ اپنا بدترین دشمن ہونے کے باوجود میں اس کے ہاتھ کے ناخن کو بھی نقصان پہنچانا نہیں چاہتا تھا اور یہ بات میں اچھی طرح جانتا تھا کہ اس میں اس کا ذاتی فیصلہ کچھ نہیں ہے بس اسے ایک مرض لاحق ہو گیا ہے اس کے علاج کا معاملہ تھا۔ کس طرح علاج کیا جاسکتا ہے بہرحال اب اس کا فیصلہ کراچی پہنچنے کے بعد ہی ہو گا لیکن میں ایک ذمے داری لے کر وہاں پہنچا تھا اور دوسری ذمے داری لے کر واپس آ گیا تھا۔ پہلی ذمے داری تو خدا کے فضل سے بہت خوش اسلوبی سے پوری ہو گئی تھی بلکہ میں چند وطن دوستوں کی مدد کی سعادت بھی حاصل کر چکا تھا۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ اس دوسری ذمے داری میں مجھے کس طرح سے سرخروئی حاصل ہوتی ہے۔ ایک ہفتے کے مناکو کے قیام کے دوران میں نے ایک منصوبہ تو تقریباً" اپنے ذہن میں تیار کر لیا تھا اور اس کی تمام خامیوں اور خوبیوں پر غور کیا تھا۔ یہاں آ کر اس کی تکمیل کے مراحل تھے حالانکہ ائرپورٹ پر اترنے کے فوراً" بعد میں مشعل شاہ کو اس طرح جکڑ سکتا تھا کہ اس کے فرشتے بھی میرے چنگل سے نہ نکل سکیں لیکن ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

پھر سفر مکمل ہو گیا۔ جہاز کراچی کے رن وے کے اوپر چکر لگانے لگا۔ مشعل شاہ نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

اچانک مسکرا کر پوچھا۔

"کراچی ائرپورٹ کے تو وہی رنگ ڈھنگ ہوں گے۔"

"مثلاً"؟"

"کسٹم، حکام، سوالیہ نگاہوں سے چہروں کو ٹٹولتے ہوں گے اور سودے بازی کی فکر میں سرگرداں رہتے ہوں گے۔ باہر ٹیکسی ڈرائیور اپنے من پسند مسافروں کی تلاش میں رہتے ہوں گے اور انہیں بے وقوف بنانے کے چکر میں ہوتے ہوں گے۔ اس سے آگے دوسرے ملکوں سے خصوصاً لوٹنے والوں کی تاک میں وہ لوگ لگے رہتے ہوں گے جو کہیں بھی موقع پاکر انہیں لوٹ لیں۔ ایک مخصوص رنگ ہے ایک مخصوص ڈھنگ ہے اس میں کوئی تبدیلی شاید نہیں آئی ہوگی۔"

میں ایک لمحے کے لئے افسردہ ہوگیا جو کچھ مٹھل شاہ کہہ رہا تھا۔ وہ بہت سے لوگ کہتے ہوں گے میرے وطن کے بارے میں لیکن کیا کروں جن لوگوں کے سپرد یہ معاملات سنبھالنے کی ذمے داری ہے وہی اپنے فرائض سے غافل ہیں اور اپنی ذات کی بلندی کے لیے سرگرداں ہیں تو باقی کوئی کیا کرسکے گا۔ مٹھل شاہ نے یہ الفاظ کہہ کر میرے جذبہ ملی کو مغموم کردیا تھا۔ میں نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا لیکن مٹھل شاہ کا کہا ہوا ایک لفظ بھی غلط نہیں تھا وہی سب کچھ پیش آیا۔

☆☆☆☆☆

ہم باہر نکل آئے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ایک ہوٹل تک جانے کے لیے اتنی رقم طلب کی جو کسی طور جائز نہیں تھی بہر حال جانا پڑا۔ ایک عمدہ ہوٹل پہنچ گئے۔ فی الحال ہوٹل ہی میں قیام کرنا ضروری تھا کیونکہ مجھے اپنی شخصیت کو بھی برقرار رکھنا تھا۔ ہوٹل میں ہم نے برابر برابر کے دو کمرے حاصل کیے اور مٹھل شاہ اپنے کمرے میں مقیم ہوگیا۔ اس نے مجھ سے کہا۔

"اگر تھکن نہ محسوس کر رہے ہو تو آؤ بیٹھو میرے پاس تھوڑی دیر کچھ باتیں کریں گے بلکہ چائے منگوالو اور اگر تھکے ہوئے ہو تو کوئی تکلف نہیں ہے۔"

"نہیں مٹھل شاہ صاحب میں حاضر ہوں۔"

چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے اس نے کہا۔ "وطن کی خوشبو ایک الگ ہی حیثیت رکھتی ہے نجانے کتنے عرصے کے بعد میں نے اپنے وطن کی سرزمین پر قدم رکھا ہے۔ شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ مجھے اس کی ہواؤں سے عشق ہے۔ میں وہ سب کچھ محسوس کر رہا ہوں جو ایک محب وطن شخص محسوس کرتا ہے میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں کراچی کی سڑکوں پر دوڑیں لگاتا پھروں۔ ابھی سے ان تمام چیزوں کو دیکھنا شروع کردوں۔ جن کا میری زندگی سے تعلق تھا۔ ماضی کا ایک ایک لمحہ مجھے یاد ہے لیکن کتنی افسوس ناک بات ہے کہ میں جتنے عرصے یہاں سے دور رہا ہوں اتنے عرصے کی کارروائی مجھے یاد نہیں ہے۔ مجھے اغوا کیا گیا تھا۔ نجانے کیسی کیسی مشکلات سے گزرنے کے بعد میں نے اپنے آپ کو کچھ لوگوں کے درمیان پایا تھا لیکن کم بختوں نے میرے ہوش و حواس قائم نہیں

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

رہنے دیلے ایک پورا گروہ میرے چکر میں پکڑ گیا تھا۔ کیا چاہتا تھا وہ مجھ سے خدا ہی جانے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر میرے وہ گم شدہ لمحات مجھے مل جائیں تو شاید میں اس بات پر غور کرسکوں کہ وہ لوگ مجھ سے کیا چاہتے تھے یا کیوں انہوں نے مجھے اغوا کیا تھا۔ آستانہ تھا میرا۔ میں وہاں ایک مخصوص طریقہ کار کے تحت کام کرتا تھا اور یہ بات مجھے اچھی طرح معلوم تھی کہ بے شمار افراد مجھ سے خوفزدہ ہیں اور میرے خلاف کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کئی بار میرے خلاف کارروائیاں بھی ہوئیں بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اس لڑکے نے جس کا نام فیصل تھا۔ ایک بار میری بڑی مدد کی تھی اور اس کے نتیجے میں' میں اسے اپنی آرزوؤں کا محور بنانے کے لیے آمادہ ہوا تھا۔ مجھے اس کی ذات میں ایک ایسی سرکشی نظر آئی تھی کہ میں نے دل میں یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ ایک دن وہ ناقابل تسخیر بن جائے گا۔ یقین کرو میں نے اسے دنیا دکھائی' اسے اس کی سطح سے بہت اوپر لاکر دنیا کے بارے میں سکھایا پڑھایا اور میں نہیں بتا سکتا کہ آج جب دنیا کے دو اتنے بڑے بڑے ادارے اس کے خلاف یہ سب کچھ کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں تو مجھے اس بات سے کتنی خوشی ہو رہی ہے۔ ارے وہ معمولی سا لڑکا جو ایک ٹرک پر کلینر تھا آج ایک بین الاقوامی حیثیت کا مالک ہے۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ دانش منصور نے انہیں دنیا بھر میں زک پہنچائی ہے۔ اس ٹرک کلینر نے اس معمولی سے لڑکے نے' جس کا کوئی ماضی نہیں تھا جو صدر میں بسیں صاف کرتا تھا۔ گاڑیاں دھوتا تھا۔ کوئی غور تو کرے یہ عروج کیا حیثیت رکھتا ہے۔"

میں نے ایک بار پھر غم آلود نگاہوں سے مشعل شاہ کو دیکھا اور اس کے بعد دکھ بھرے لہجے میں بولا۔

"آپ اس کی اتنی تعریفیں کیوں کر رہے ہیں۔ مشعل شاہ صاحب مجھے افسوس ہو رہا ہے ایک ایسا آدمی جسے آپ نے تعمیر کیا۔ آپ نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ اگر روز آرگنائزیشن کا دشمن بھی ہے تو آپ کا دشمن تو نہیں ہے۔ وہ تو آپ کی اپنی تعمیر ہے آپ اس تعمیر کو کیوں ڈھا دینا چاہتے ہیں۔"

"یہی تو سب سے نازک نکتہ ہے جو بات میں خود نہیں سمجھ پا رہا۔ میرے نوجوان دوست وہ میں تمہیں کیسے سمجھا سکتا ہوں۔"

"آپ اپنی سوچ میں کوئی تبدیلی تو پیدا کرسکتے ہیں۔"

"نہیں کرسکتا اور تم بھی اس کی کوشش نہ کرو۔ ظاہر ہے تمہیں انہی کے توسط سے یہ منصب دیا جا رہا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ آج کے بعد ہمیں ایسی جذباتی گفتگو نہیں کرنی چاہیے جو ہمارے راستے روکنے کا باعث بن جائے جو مقصد ہے ہمارا ان کی تکمیل کریں۔"

میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی پھر بہت دیر کے بعد میں مشعل شاہ کے پاس سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آگیا۔ اس کی گفتگو نے ذہنی طور پر مجھے بہت ملول کر دیا تھا لیکن اس بات کے امکانات تھے کہ اس کی اپنی شخصیت واپس آجائے۔ مشعل شاہ کا تو میں بال بیکا بھی نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ اسے بڑی حفاظت کی ضرورت ہے۔ وہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے ظاہر ہے اس میں کامیاب نہیں ہوسکے گا۔ ناکامی کی شکل میں اس پر کیا ردعمل ہوتا ہے۔

روز آرگنائزیشن کی کارروائیوں کے نتیجے میں مشعل شاہ جو کچھ بن گیا تھا۔ مجھے اس کا پورا پورا احساس رکھنا ہوگا۔ وہ ایک احمق انسان نہیں تھا بلکہ جس کارروائی کے لیے وہ یہاں پہنچا تھا اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے میں اس بات کو بھی نظرانداز نہیں کرسکتا تھا۔ کہ وہ درپردہ مجھ پر بھی نگاہ رکھے۔ اتنا ہی محتاط ہونا چاہیے اسے اور جہاں تک میرا اندازہ تھا مشعل شاہ اتنا ہی محتاط تھا۔ چنانچہ ابھی صبر سے کام لیتے ہوئے مجھے یہ انتظار کرنا تھا کہ وہ اپنی کارروائیوں کا کس طرح آغاز کرتا ہے۔ جلد بازی کرکے میں کام نہیں خراب کرنا چاہتا تھا چنانچہ میں بالکل پرسکون رہا۔

وقت کافی گزر گیا۔ مشعل شاہ اپنے کمرے میں پرسکون تھا۔ مجھ سے ایک دوبار اس نے فون پر بات چیت کی تھی اور کہا تھا کہ ابھی تھوڑا سا صبرو سکون درکار ہے۔ اس کے بعد ہم کارروائی کا آغاز کریں گے پھر پہلی کارروائی کی طور پر اس نے مجھ سے کہا۔

"مسٹر فراز تم یہ نہ سمجھنا کہ کسی طور تم میرے محکوم ہو۔ اگر تم کہیں آنا جانا چاہو تو آجاسکتے ہو۔ ہم دونوں کو مل کر یہ کام سرانجام دینا ہے۔ میں کچھ فیصلے کر رہا تھا جس کے لیے میں نے ابھی تک اپنے آپ کو ہوٹل کے کمرے میں مقید رکھا ہے۔ اس دوران پہلا فیصلہ جو میں نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں فوری طور پر اپنے لیے کوئی رہائش گاہ تلاش کرنی چاہیے۔ ہوٹل کے اس کمرے میں رہ کر ہم ذرا برابر کام نہیں کرپائیں گے۔ ہمیں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

ایک مناسب رہائش گاہ درکار ہوگی تو کیا خیال ہے اس کی تلاش میں نکلیں؟"

"جیسا آپ پسند کریں مشعل شاہ صاحب۔"

"پھر ہم کراچی کی سڑکوں پر نکل آئے۔ میں نے کراچی کے کئی علاقے منتخب کیے۔ ہم نے اسٹیٹ ڈیلروں سے ملاقات کی۔ پیسے اگر جیب میں ہوں تو کراچی میں کوئی کام کبھی مشکل نہیں ہوتا۔ اسٹیٹ ڈیلر نے ہم سے فلیٹ کے بارے میں پوچھا تو مشعل شاہ نے فوراً ہی انکار کردیا۔ اس نے مجھ سے سرگوشی میں کہا۔"

"فلیٹ بالکل نہیں چلے گا کیونکہ یہاں کے فلیٹوں میں پرائیویسی نہیں ہوتی۔ آس پاس کے لوگ فوراً ہی یہ معلوم کرنے میں سرگرداں ہو جاتے ہیں کہ برابر میں جو شخص رہا رہا ہے وہ کون ہے کیا ہے کہاں سے تعلق رکھتا ہے کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے۔"

گلشن اقبال کے خوب صورت علاقے میں اسٹیٹ ڈیلر نے ہمیں ایک چھوٹا سا حسین مکان دکھایا جس کے آس پاس کنسٹرکشن ہو رہی تھی۔ پر رونق علاقے میں تھا۔ تھوڑے ہی فاصلے پر بھری پری سڑک موجود تھی۔ مشعل شاہ نے اسے پسند کیا اور ہم نے منہ مانگے کرائے پر اسے حاصل کرلیا۔ اس سے زیادہ اور کیا درکار تھا۔ سامان کچھ تھا ہی نہیں پھر جو کچھ تھا اسے لے کر ہم بالآخر اس مکان میں منتقل ہوگئے۔ سامنے کے مکان سے ایک خاکروب کو بلا کر اس سے پورے مکان کی صفائی کرائی گئی۔ مشعل شاہ نے مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا۔

"دنیا کا بنیادی مسئلہ پیٹ ہے چنانچہ اس کچن کو ہمیں سجانا ہوگا۔ سرسری طور پر ہی سہی چند انتظامات کر لینے چاہئیں۔ ویسے سچ بتاؤ میرے دوست کیا اس عمل میں تمہیں لطف نہیں آرہا۔ ہم لوگ کس مقصد کے تحت یہاں پہنچے ہیں اور کس انداز میں کام کر رہے ہیں لیکن میرا یہ اصول ہے کہ جو کام بھی کیا جائے اس میں جلد بازی نہیں ہونی چاہیے۔ اس بارے میں مجھے جس قدر بریفنگ دی گئی ہے اس میں خصوصی طور پر اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ دانش منصور ایک ذہین ترین نوجوان ہے اور اس کے سلسلے میں ابھی کچھ عرصے پہلے لیتھ اشمیر نے ایک مشن بھیجا تھا جس میں اسے بری طرح ناکامی ہوئی ہے۔ فلیک رابنس اور اس کی ایک ساتھی لڑکی شیری رابنس اس مقصد کے لیے یہاں پہنچے تھے لیکن پتا یہ چلا کہ ان دونوں کو بڑے اطمینان سے ہلاک کر دیا گیا۔ بہرحال

ہمیں روز آرگنائزیشن کو یہ رپورٹ نہیں دینی کہ ہم ناکام ہوگئے۔ میں اپنے کسی مشن میں ناکامی نہیں چاہتا۔"

کچن کے لیے ضروری اشیاء خرید لی گئیں۔ ہم نے گھریلو زندگی کا آغاز کر دیا تھا۔ مشعل شاہ کے لیے میرے دل میں احترام اور محبت کا سمندر موجزن تھا۔ بہت عجیب و غریب حالات سے گزر رہا تھا میں پھر مشعل شاہ نے کہا۔

"اب میرے دوست تمہیں اپنا کام کرنا ہے تم اس سلسلے میں مجھ سے زیادہ باصلاحیت ثابت ہوگے۔ تمہیں یہ معلوم کرنا ہے کہ دانش منصور کے مشاغل کیا ہیں' کہاں اس کا قیام ہے۔ کتنے افراد اس کے ساتھ باعمل ہیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ ہم اسے زندگی سے محروم کر دینا چاہتے ہیں وہ کیا کر رہا ہے اور کیا کرتا ہے ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہمیں صرف ایسے پوائنٹس درکار ہیں جن کے تحت ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں' میں چاہتا ہوں تم اس کا آغاز کردو۔ میں اپنے طور پر بھی کوشش کروں گا لیکن تم سے بھی مجھے بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔"

"بہت بہتر مشعل شاہ صاحب میں اس مقصد کے لیے ابھی نکل جاتا ہوں۔" کچھ دیر کے بعد میں باہر نکل آیا۔ اپنی غیر موجودگی میں مشعل شاہ کے مشاغل دیکھنا چاہتا تھا چنانچہ ایک ٹیکسی روک کر میں نے ڈرائیور سے انتظار کرنے کے لیے کہا۔ میرا اندازہ بالکل درست نکلا۔ کچھ دیر کے بعد مشعل شاہ بھی باہر نکل آیا تھا۔

وہ پر اعتماد قدموں سے چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا پھر تھوڑے ہی فاصلے پر ایک ٹیکسی خالی ہوئی تو وہ اس کی جانب بڑھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور سے گفتگو کرکے اس نے عقبی دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا پھر جب ٹیکسی اسٹارٹ ہوکر آگے بڑھی تو میں نے اپنے ڈرائیور کو اشارہ کیا۔

"اس کا نمبر ذہن میں رکھو بس ہمیں اس ٹیکسی کا تعاقب کرنا ہے۔" میرے ٹیکسی ڈرائیور نے بھی ٹیکسی اسٹارٹ کرکے آگے بڑھا دی تھی۔ مشعل شاہ کی گاڑی آگے بڑھتی رہی اور اس وقت میرے دل کو ایک عجیب سی کیفیت کا احساس ہوا جب وہ شاہراہ فیصل پر آگئی۔ مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ مشعل شاہ کہاں جارہا ہے۔ میں خاموشی سے سامنے دیکھتا رہا۔ ٹیکسی فاصلہ طے کرتی ہوئی بالآخر لانڈھی کالونی میں داخل ہوگئی۔ مشعل شاہ اس جگہ پہنچ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

گیا اور ٹیکسی سے ٹیک کر کھڑا ہوگیا۔ جس جگہ اس کا آستانہ تھا وہاں اب دوسرے مکانات بنے ہوئے تھے جن کے سامنے بچے کرکٹ کھیل رہے تھے۔ نجانے کون اس زمین پر قابض ہوگیا تھا۔ نجانے کس نے اسے اپنی ملکیت بنالیا تھا۔ مٹھل شاہ دیر تک وہاں کھڑا رہا اس کے بعد ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس چل پڑا پھر میں نے اسے کراچی کی مختلف سڑکوں کی آوارہ گردی کرتے ہوئے دیکھا وہ پرانی یادوں کو تازہ کر رہا تھا۔ اس جگہ بھی پہنچا جہاں وہ فلیٹ موجود تھا۔ جس میں اس نے مجھے رکھا تھا اور جہاں مسٹر خان نے میری تربیت کی تھی۔ وہاں بھی کچھ دیر رکنے کے بعد وہ غالباً گھر واپس جانے کے لیے پلٹ پڑا۔ اس بات سے کم از کم مجھے یہ اندازہ بھی ہوگیا تھا کہ یہاں کہیں اور اس کا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ لیتھ اشمیر نے اس کی ضرورت نہیں محسوس کی تھی۔ اس کا کام کرنے کا انداز یہی تھا۔ پہلے بھی اس نے فلیک رابنس اور شیری رابنس پر اکتفا کیا تھا اور انہی دونوں کو ان کی ذمے داری سونپی تھی۔ اس بار بھی ٹٹ مین کے ذریعے اس نے مؤثر منصوبہ بنایا تھا۔ فلیک رابنس اور شیری رابنس کا مسئلہ بالکل مختلف تھا لیکن مٹھل شاہ والا منصوبہ بے حد جاندار تھا۔ بقول لیتھ اشمیر تلوار کو تلوار سے کاٹنا چاہتا تھا اور مٹھل شاہ اس لحاظ سے درحقیقت بہت کارآمد شخصیت تھی۔ اگر اس مشن کے سلسلے میں مجھے یہ حیثیت حاصل نہ ہو جاتی اور مٹھل شاہ کا منصوبہ میرے علم میں نہ ہوتا تو درحقیقت دنیا بھر کو دھوکا دے سکتا تھا مٹھل شاہ کو نہیں اور اس اعتماد میں مارا جاتا۔ یہ بھی قدرت کا کچھ عجیب سا کھیل تھا۔ مجھے نہ صرف حقیقت سے روشناس کر دیا تھا بلکہ اپنے ہی قتل کے سلسلے میں میری بھی مصروفیات اتنی ہی اہمیت رکھتی تھیں جتنی مٹھل شاہ کی۔

بالآخر مٹھل شاہ اسی جگہ ٹیکسی سے اتر گیا جہاں سے وہ بیٹھا تھا۔ میرا ٹیکسی ڈرائیور نہایت خاموشی سے اپنا کام سرانجام دے رہا تھا۔ جب میں نے اسے وہاں سے آگے بڑھنے کے لیے کہا تو وہ حیرانی سے بولا۔

"صاحب ایسا مجرم ہماری سمجھ میں نہیں آیا جو بس ٹیکسی میں بیٹھ کر سیر کرتا پھرے اور پھر ادھر واپس آگیا۔"

میں ہنسنے لگا میں نے اس سے کہا۔

"اب تم مجھے صدر میں اتار دو۔"

ٹیکسی ڈرائیور کو میں نے اس کی توقع سے زیادہ انعام دیا اور وہ خوش ہو کر سلام کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا پھر پی سی او سے میں نے رشید ناگی کو فون کیا۔ رشید ناگی سے رابطہ قائم ہونے میں ذرا سی دیر لگی تھی۔ میں نے بس ایسے ہی ایک فرضی نام لے دیا تھا کیونکہ اپنے نام سے اگر یہ بات کرتا وہاں اچھی خاصی ہلچل مچ جاتی۔ رشید ناگی فون پر آگیا تھا۔

"میں نے آپ کو پہچانا نہیں مسٹر افتخار' کون ہیں آپ اور مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟"

"میں صدر میں سٹی پوسٹ آفس کے پاس موجود ہوں اور تمہاری ضرورت محسوس کر رہا ہوں فوراً" آجاؤ اس کے بعد تم سے کہیں بیٹھ کر باتیں کروں گا۔" میں نے اصل آواز میں کہا اور رشید ناگی ایک لمحے کے لئے خاموش ہوگیا پھر آہستہ سے بولا۔

"چیف۔"

"ہاں میں ہی ہوں۔"

"میں آرہا ہوں چیف۔" رشید ناگی نے بردباری سے کام لیتے ہوئے کہا۔ اس نے مجھ پر سوالات کی بوچھاڑ نہیں کر دی تھی بلکہ اپنے آپ کو نارمل رکھا تھا۔ میں سٹی پوسٹ آفس کے سامنے فٹ پاتھ پر لگی ہوئی ریلنگ کے سہارے کھڑا ہوگیا۔ کوئی خوف نہیں تھا کہ کوئی مجھے پہچان لے گا۔ رشید ناگی میرے اس میک اپ کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا اسے دقت نہیں ہوگی۔ کچھ دیر کے بعد اس کی کار پوسٹ آفس کے سامنے کھڑی ہوئی اسکوٹروں اور موٹر گاڑیوں کے ساتھ آگئی۔ میں اس کے قریب پہنچ گیا اور ڈرائیونگ سیٹ کے برابر والا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے کہا۔

"چلو سیدھے چلتے رہو کلفٹن چل کر بات کریں گے۔" رشید ناگی نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی تھی۔ اس کے کان کی لوئیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اندر سے وہ جس قدر پرجوش تھا اس کا مجھے پوری طرح اندازہ تھا لیکن ضبط کیے ہوئے تھا۔ راستے بھر ہم دونوں نے کوئی بات نہیں کی تھی۔ کلفٹن پہنچ کر میں نے اس سے لیفٹ سائڈ چلنے کے لیے کہا اور ہم لوگ کیسینو کے بغلی حصے میں بنی ہوئی پتھریلی دیوار تک پہنچ گئے۔ اس وقت یہاں ہمارا سوا اور کوئی نہیں تھا۔ میں نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"آؤ رشید ناگی بیٹھ کر باتیں کریں گے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

وہ خاموشی سے میرے ساتھ آگے بڑھا اور پتھرلی دیوار پر بیٹھ گیا۔

"چیف اگر اس وقت آپ میرا بلڈ پریشر دیکھیں تو آپ کو خود یقین نہیں آئے گا میں جس قدر ذہنی ہیجان کا شکار ہوں الفاظ میں نہیں بیان کر سکتا۔"

"مجھے اندازہ ہے ناگی۔"

"اب آپ میرے اس بلڈ پریشر کو کم کرنا پسند فرمائیں گے۔"

"کئی دن ہو گئے یہاں پہنچے ہوئے عجیب و غریب حالات میں پھنسا ہوں۔ تفصیل یہ ہے کہ تھوڑا سا کام کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ کرش ڈی ایم کے چیف لیتھ اشمیر تک پہنچ گیا تھا لیکن اسے ہلاک نہیں کیا کیونکہ اس کی ہلاکت اس وقت ایک اہم مشن کے سلسلے میں نقصان دہ ہو سکتی تھی۔ مجموعی طور پر یوں سمجھ لو کہ مٹھل شاہ کو ساتھ لے کر آیا ہوں۔"

رشید ناگی بری طرح اچھل پڑا۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھتا ہوا بولا۔

"مٹھل شاہ کو لے کر آئے ہیں؟"

"ہاں اور اب اس سلسلے میں ہی تمہیں تفصیل بتا رہا ہوں۔ بڑے دلچسپ اور عجیب وغریب واقعات کا سامنا کرنا پڑا ہے ناگی۔ میرا خیال ہے میں تمہیں پوری تفصیل بتاؤں۔"

میں نے ناگی کو مختصر الفاظ میں اپنے اسپین پہنچنے کی کہانی سنائی وہاں پیش آنے والے واقعات بتائے پھر لیتھ اشمیر سے ملاقات اور لیتھ اشمیر کا انکشاف اور اس کے بعد مناکو سے ایک عجیب و غریب کیفیت میں مٹھل شاہ کے ساتھ یہاں آنے تک کی داستان سنا دی۔ رشید ناگی پر حیرت کے دورے پڑ رہے تھے۔ وہ تصویر حیرت بنا ہوا میری صورت دیکھ رہا تھا پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا۔ مجھے ہنسی آ گئی میں نے کہا۔

"یہ تمام واقعات ایسے ہی ہوش ربا کیفیت کے حامل ہیں۔ چیکاس برادرز یہاں پہنچ گئے ہیں؟"

"جی چیف۔"

"میریسا کے بارے میں انہوں نے تفصیلات تو بتائی ہوں گی؟"

"نہیں چیف نہ انہوں نے بتائیں نہ میں نے ان سے پوچھا۔ میں جانتا تھا کہ اگر آپ مجھ تک کوئی رپورٹ پہنچانا چاہتے تو وہ خود مجھے تفصیل بتاتے۔ اس کا مطلب یہ تھا

کہ آپ نے انہیں اس سلسلے میں ہدایت نہیں کی اور جس کام کی ہدایت آپ نے انہیں نہیں کی چیف ظاہر ہے میں اس کے لیے انہیں کیسے مجبور کر سکتا تھا؟"

"ہوں ادھورا کام تھا کیا تفصیل بتاتا تمہیں۔ تو اب صورت حال یہ ہے کہ مٹھل شاہ مجھے قتل کرنے آئے ہیں اور مجھے ان کی اس قتل کے سلسلے میں مدد کرنی ہے۔"

رشید ناگی ہیجانی طور پر ہنس پڑا پھر بولا۔

"اس سے زیادہ حیرت ناک الفاظ اور کوئی نہیں ہو سکتے چیف تو پھر اب کیا ارادہ ہے آپ کا؟"

"اس سلسلے میں ظاہر ہے تم سے مشورہ کرنا ہے لیکن ابھی کچھ وقت درکار ہوگا۔ مٹھل شاہ سے بہت دیر دور رہنا مناسب نہیں ہے۔"

"نہیں چیف میرا خیال ہے آپ جس مشن پر نکلے ہیں وہ ایک لمحے میں تو سرانجام نہیں پا سکتا۔"

"ہاں اتنی جلدی بھی نہیں ہے مجھے' ایک اندازہ خاص طور سے میں لگاتا رہا ہوں کہ یہاں کسی اور کو تو یہ ذمے داری نہیں سونپی گئی کہ مٹھل شاہ کی مدد کرے۔ بظاہر تو کوئی اندازہ نہیں ہو سکا۔ لیکن اس کے باوجود میں تمہیں اس مکان کا پتا بتا رہا ہوں۔ بہت ہوشیار لوگوں کو اس کی نگرانی پر مقرر کر دو انہیں بس یہ اندازہ لگانا ہے کہ کہیں کچھ لوگ درپردہ مٹھل شاہ کی نگرانی بھی تو نہیں کرتے۔ ایسا ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ مٹھل شاہ اسی ملک کا آدمی ہے۔ لیتھ اشمیر بلکہ یوں کہو روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹرا اپنے طور پر خفیہ کارروائیاں بھی کر سکتے ہیں۔"

"جی چیف میں سمجھ گیا کیا آپ مطمئن رہیں۔ ہمارے آدمی پوری چوکسی سے اس بات کی نگرانی کریں گے ویسے چیف ایک بات کہوں اگر برا نہ مانیں۔"

"ہاں ہاں ضرور۔"

"چیف ہمیں بڑی آسانیاں ہو گئی ہیں۔ شاہ صاحب کو آپ جالب نعمان کے سپرد کر دیں۔ جالب نعمان نے اپنے کام میں بہت ترقی کر لی ہے۔ ویسے چیف صورت حال یہ ہے کہ یہاں کے کام معمول کے مطابق ہو رہے ہیں۔ ہمارے پاس فنڈ کی کوئی کمی نہیں ہے اب تو ہماری لگائی ہوئی صنعتوں نے پورا فائدہ دینا شروع کر دیا ہے۔ ملکی پیمانے پر بھی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

بہت سے مسائل حل ہوگئے ہیں۔ آپ خود مارکیٹ کا جائزہ لے کر اندازہ لگا سکتے ہیں لیکن چیف ہمارے خلاف کارروائیاں بھی بدستور ہو رہی ہیں۔ چھوٹے صنعت کار جو راتوں رات کروڑ پتی بننے کے خواب دیکھتے ہیں ہمارے معاملے میں پریشان ہیں۔ طرح طرح کی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ حکومتی پیمانے پر بھی راستے روکے جا رہے ہیں اور بعض صنعتوں پر ایسی کارروائیاں کی گئی ہیں کہ ہم اپنا کام جاری نہ رکھ سکیں لیکن ہم نے ان سے نمٹ لیا ہے چیف جن صنعتوں پر ہمیں نقصان ہونا شروع ہوگیا ہے اور ان چھوٹے صنعت کاروں کو اپنی لسٹ میں رکھ لیا ہے۔ ان کے لیے ایک پلان تیار کیا جا رہا ہے جس کے تحت انھیں ان کی کوششوں میں ناکام کر دیا جائے گا۔ شاہنواز صاحب نے اور خصوصاً" فوجی حکام نے ہماری مدد کی چنانچہ جزیرے پر دن رات کام ہو رہا ہے۔ ہم نے اپنا سائنس سیکشن وہاں منتقل کر دیا ہے۔ آمد و رفت کے لیے بھی مناسب انتظامات کر لیے گئے ہیں اور اب وہاں سے ایک مخصوص ساحل تک آنے جانے میں کوئی دقت نہیں ہے۔ ہم نے ایک علاقہ اپنے لیے مخصوص کرا لیا ہے اور اس ساحلی علاقے میں صرف ہمارے اسٹیمر آ جا سکتے ہیں۔ وہاں ایک عمارت بھی بنوالی ہے میں نے' جس میں شہر سے رابطے کے لیے گاڑیاں بھی موجود ہیں اور دوسرے مواصلاتی انتظامات بھی۔ میں آپ کو یہ سب کچھ دکھاؤں گا آپ کو پسند آئے گا۔ میری تو یہ یہی رائے ہے کہ مشعل شاہ صاحب کو جالب نعمان کے حوالے کر کے ہم ان کی ذہنی کیفیت بالکل درست کر دیں۔" میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلائی اور کہا۔

"ابھی اس سلسلے میں آخری فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ناگی' میرا منصوبہ اس سے مختلف ہے بہرحال مجھے رپورٹ موصول ہوگئی ہے۔ تمہیں اپنی آمد کی اطلاع دینا چاہتا تھا۔ میری اس بارے میں کچھ اور رائے ہے تم بھی ذرا غور کر لینا اس پر۔"

"جی چیف فرمایئے۔"

"میں کھیل میں تھوڑی سی تبدیلی کرنا چاہتا ہوں چاہے یہ تبدیلی عارضی ہی لیکن اس وقت ایک دلچسپ صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ میری خواہش ہے کہ دانش منصور کو قتل کرا دیا جائے۔"

"جی۔" رشید ناگی حیرت سے بولا۔

"ہاں کچھ عرصے کے لیے دانش منصور کو قتل کرا دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس طرح میں بہت سے لوگوں کو روشنی میں لا سکتا ہوں۔"

"اوہ چیف میں سمجھ رہا ہوں لیکن کیا یہ آسان کام ہوگا؟"

"ہم کوئی آسان کام کرتے ہیں ناگی؟" میں نے ہنس کر کہا۔ ناگی پر خیال انداز میں گردن ہلا رہا تھا پھر وہ بولا۔

"جیسا آپ پسند کریں چیف۔ لیکن میری ذمے داری تو مجھے بتا دیجیے؟"

"ابھی جلدی نہیں ہے دوسری ملاقات میں تمہیں اس بارے میں تفصیل بتاؤں گا اور پھر اب تو صورت حال ہمارے کنٹرول میں ہے۔ ہمارا رابطہ کالر ٹرانسمیٹر پر رہے گا۔"

"جی چیف۔"

"مجھے کالر ٹرانسمیٹر مہیا کر دو۔ وہ ضائع ہو چکا ہے۔"

"اس وقت مجھ سے یہ لے لیجیے چیف اس کا نمبر پانچ ہے میں دوسرا لگا لوں گا۔"

رشید ناگی نے مجھے ننھا سا بٹن دے دیا جو بظاہر ایک ڈبل بٹن معلوم ہوتا تھا لیکن اصل میں وہ ایک طاقتور ٹرانسمیٹر تھا۔ میں نے یہ بٹن اپنے کالر کے سب سے اوپری حصے میں لگا لیا۔ یہی اس کا مستقل طریقہ تھا۔ بظاہر بالکل سادہ اور معمولی سا نظر آنے والا یہ بٹن کیا حیثیت رکھتا ہے لوگ جانتے تو ششدر رہ جاتے پھر میں نے اس سے کہا۔

"اور اب میرا خیال ہے مجھے چلنا چاہیے بس کسی ایسی جگہ چھوڑ دو جہاں سے ٹیکسی حاصل کر لوں' مشعل شاہ پر بھی پوری پوری نظر رکھنی ہے' میرا اس سے کیا ذہنی رابطہ ہے تمہیں معلوم ہے رشید ناگی۔"

"ان حالات میں اور کوئی کام تو ہو ہی نہیں سکا ہوگا چیف' آپ یقین کیجیے مشعل شاہ صاحب سے ملاقات کرنے کو میرا بھی کتنا دل چاہتا ہے تاہم میں انھیں دور سے تو دیکھ ہی لوں گا۔" رشید ناگی کے لہجے میں ایک عجیب سی کیفیت ابھر آئی جسے میں اچھی طرح سمجھتا تھا پھر اسے مزید ہدایات دینے کے بعد میں منصوبے کے مطابق ٹیکسی لے کر گلشن اقبال چل پڑا۔

دل کافی حد تک مطمئن ہوگیا تھا' رشید ناگی سے بہت سے ایسے سوالات نہیں کیے تھے جو دل میں تھے' لیکن یہ سوالات نہ کرنے کے باوجود مجھے ان کے جواب معلوم تھے'

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

اگر کوئی اہم بات ہوتی تو رشید ناگی لازمی طور پر اس کا تذکرہ کرتا' میری مراد الیاس بھائی نازاں باجی اور خاص طور سے رخسار سے تھی' ان لوگوں کی خیریت دل و جان سے چاہتا تھا۔ بہرحال اطمینان تھا پہلے اس کام کی تکمیل کرلوں' بڑی ٹیڑھی منصوبہ بندی تھی لیکن یہی موثر اور کارآمد تھی۔ ان حالات سے نمٹنے کے لیے یہ سب کچھ کرنا لازمی تھا میرا پلان بہت طویل تھا اور میں اس کی نوک پلک پر غور کرچکا تھا۔ راستہ طے ہوگیا' ٹیکسی میں نے مکان کے سامنے رکوائی تھی پھر ٹیکسی ڈرائیور کو بل ادا کرکے اندر داخل ہوگیا' مٹھل شاہ کچن میں مصروف تھا' مجھے دیکھ کر مسکرا دیا اور بولا۔

"آؤ میں تمہارا انتظار کررہا تھا' زندگی میں بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر احمقانہ نوعیت رکھتے ہیں لیکن ان کے حسن سے انکار نہیں کیا جاسکتا' ان کا اپنا ایک مقام ہوتا ہے' اب مجھے دیکھو کچن میں مصروف ہوں پیٹ کی کچھ ضرورتیں تھیں انہیں پوری کررہا ہوں۔"

میں ہنسنے لگا' میں نے کہا۔ "مٹھل شاہ صاحب آپ تشریف رکھیے میں ان ضرورتوں کا انتظام کرکے آتا ہوں۔"

"نہیں آؤ میرے ساتھ مصروف ہو جاؤ۔" مٹھل شاہ نے کہا پھر وہیں سے بولا۔

"کہو' کیا صورت حال ہے' دانش منصور کی کچھ تفصیل معلوم ہوئی؟"

"میں تو یہ سمجھتا ہوں مٹھل شاہ صاحب کہ اگر آپ کسی ٹیکسی ڈرائیور سے بھی اس کے بارے میں پوچھیں گے تو وہ آپ کو دانش منصور کے بارے میں تفصیلات بتا دے گا۔"

"اتنا مشہور ہوچکا ہے وہ یہاں' لیکن عوام میں کیسے' میرا مطلب ہے تم نے ٹیکسی ڈرائیور کے بارے میں کہا۔"

"زیادہ تفصیلات تو نہیں معلوم ہوسکیں لیکن پتا یہ چلا ہے کہ اس نے ملک میں رفاع عامہ کے لیے بے شمار کام سرانجام دیے ہیں جس کی بنیاد پر وہ انتہائی عزت و احترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور ہر شخص اسے جانتا ہے۔"

"ویری گڈ' تمہیں اس کے بارے میں معلومات کہاں سے حاصل ہوئیں' کیا کسی ٹیکسی ڈرائیور سے؟"

"نہیں شہر میں آٹو سٹی کے نام سے ایک ادارہ ہے۔ دانش منصور ہی کا ذیلی ادارہ ہے وہاں کے ایک شخص سے دانش منصور کے بارے میں تفصیلات معلوم ہوئیں جو میرا قدیم شناسا تھا' آٹو سٹی میں کام کرتا ہے' اس سے پہلے ایک اور ادارے میں ملازم تھا۔"

"آٹو سٹی ویری گڈ' کیا تفصیل معلوم ہوئی؟"

"دانش منصور کا قیام ڈیفنس کی ایک کوٹھی میں ہے بے شمار ادارے ہیں اس کے' کوٹھی ہی میں عموماً مل جاتا ہے۔"

"ٹیلی فون نمبر معلوم ہوا؟"

"نہیں لیکن فون ڈائریکٹری میں اس کا نمبر موجود ہوگا۔"

"ہوں' خیر ہمارے پاس یہاں ٹیلی فون نہیں ہے کوئی حرج نہیں ہے ہم اس سلسلے میں الگ ہی پلاننگ کریں گے۔"

"اس کی کوٹھی کے بارے میں علم ہوگیا ہے' کیا وہاں سے کام نہیں کیا جاسکتا' باہر تو نکلتا ہوگا' میرا خیال ہے یہاں میرے تعلقات کچھ ایسے لوگوں سے بھی نکل سکتے ہیں جو ہمیں اسلحہ مہیا کردیں۔"

مٹھل شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے کہا۔

"نہیں میں اسے اسلحے سے ہلاک نہیں کروں گا' بات ہی کیا ہوئی' مزہ نہیں آئے گا' اس کی ہلاکت کے لیے تو میرے پاس اور بھی بہت سے خوبصورت منصوبے ہیں' بہرحال ابھی تو اس کی ہلاکت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا' اس سے ملاقات کروں گا اس کے ساتھ کچھ وقت گزاروں گا' دل بھر جائے گا تو پھر اپنا کام سرانجام دے لوں گا۔"

میں نے حیران نگاہوں سے مٹھل شاہ کو دیکھا' وہ مسکرا کر گردن ہلاتا ہوا بولا۔

"بہت سے رشتے ہیں اس سے میرے' دشمنی کا رشتہ تو اب قائم ہوا ہے' صرف اس ایک رشتے کے علاوہ میرے سارے رشتے اس سے محبت کے رشتے ہیں' ذرا سی معلومات حاصل کروں گا اس سے اس کے بارے میں' ابھی اس کی ہلاکت کے لیے سوچ نہیں سکتا۔"

"گڈ ویری گڈ۔" میں نے متحیرانہ انداز میں کہا۔

مٹھل شاہ میرے ساتھ چلتا ہوا اندر آبیٹھا جو اشیا تیار کی گئی تھیں ان سے شغل

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کرتے ہوئے میں نے پوچھا۔

"تو پھر اب آپ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں مٹھل شاہ صاحب؟" مٹھل شاہ نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا چند لمحات پر خیال انداز میں اسی طرح گھورتا رہا پھر ایک ٹھنڈی سانس لے کر آہستہ سے بولا۔

"خود کو مجتمع کر رہا ہوں تم سے حاصل شدہ معلومات کے تحت کوئی بہتر منصوبہ ترتیب دینے کی فکر میں ہوں' اس کے بعد اپنے اس منصوبے پر کام کروں گا' مجھے اس کام کی تکمیل کی بہت جلدی نہیں ہے۔"

میں غور سے مٹھل شاہ کا چہرہ دیکھ رہا تھا' پھر میں نے مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"آپ گریز کر رہے ہیں شاہ صاحب۔"

وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"مطلب نہیں سمجھا تمہارا؟"

"میرا مطلب ہے کہ آپ کی اس سے خصوصی وابستگی رہ چکی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ وابستگی آپ کو اس عمل سے روک رہی ہو آپ اس کشمکش کا شکار ہوں کہ آپ نے جس پودے کو خود اپنے خون سے سینچا ہے اسے اپنے ہی ہاتھوں سے کیسے اکھاڑ پھینکیں' مجھے یہی محسوس ہوتا ہے۔"

مٹھل شاہ کی آنکھیں خوابوں میں ڈوب گئیں' کچھ دیر تک وہ کچھ نہیں بولا' پھر کسی قدر خشک لہجے میں اس نے کہا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے اور میرا خیال ہے تمہیں اس سلسلے میں بہت زیادہ سوچنے کی ضرورت بھی نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے کس طرح اپنا کام سرانجام دینا ہے' ویسے میں تمہیں اس بات کی اجازت دیتا ہوں کہ اس وقت تک جب تک میں اپنے کام کی تکمیل کے لیے آخری فیصلہ نہ کر لوں تم آزادی سے گھومو پھرو' تمہارے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے' ہاں شام کو سات بجے کے بعد میں تمہیں یہاں اپنے ساتھ چاہتا ہوں وجہ کچھ بھی نہیں ہے' صرف یہ کہ میں کسی بھی وقت اپنے کام کی تکمیل کے لیے کوئی فیصلہ کر سکتا ہوں' اس وقت مجھے تنہا نہیں ہونا چاہیے' میری اس بات کا یہ مطلب نہ نکالنا کہ

میں تمہیں اپنی محکومیت میں لے رہا ہوں تم پر کوئی حکم مسلط کر رہا ہوں یہ ہمارا مشترکہ کام ہے' جس میں مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں تمہاری ذہانت سے استفادہ کروں' بلکہ ایک طرح سے یوں سمجھ کہ تم اس مشن میں میرے نگراں ہو' میں محافظ یا گارڈ کی حیثیت نہیں دے رہا تمہیں' نگراں کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے' مجھ سے اگر کوئی غلطی ہو تو تم اسے سنبھال سکتے ہو' لیکن جب تک دانش منصور کے سلسلے میں کام کرنے کی بات ہے' تو یوں سمجھ لو کہ یہ لمحات جو میں صرف کر رہا ہوں بہتر پلاننگ کے لیے کر رہا ہوں' میری خواہش ہے کہ میں کام موثر انداز میں کروں' جس شخص سے میرا واسطہ پڑے گا وہ بھی کوئی احمق آدمی نہیں ہے۔"

"مٹھل شاہ صاحب آپ کے کسی بھی مسئلے میں مداخلت نہیں کر رہا ہوں' اور یہ پیشکش میں خود اپنی طرف سے کرتا ہوں کہ آپ جس طرح پسند کریں مجھ سے کام لیں' مجھے اس پر اعتراض نہیں ہوگا' البتہ کچھ اور خیالات دل میں آ رہے ہیں آپ اگر محسوس نہ کریں تو سوال کرلوں؟"

"ہاں ہاں میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ تم میرے گارڈ نہیں ہو بلکہ میرے نگراں ہو"

"کیا یہاں کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہو سکتا جس سے ہم اپنے ادارے کے سرکردہ افراد سے رابطہ قائم کر سکیں۔"

"اس سوال کی ضرورت تمہیں کیوں پیش آئی؟"

"میں صرف یہ سوچ رہا تھا کہ اگر ہمارے کچھ اور معاون ہمیں یہاں مل جاتے' میرا مطلب ہے ایسے لوگ جن سے ہم ضرورت کے لوگوں کی نگرانی کا کام لے سکتے تو کچھ ایسے معاملات آسان ہو جاتے جن کے لیے مجھے یا آپ ہی کو سرگرداں رہنا ہوگا۔"

"مجھے اس سلسلے میں کوئی ہدایت نہیں کی گئی لیکن یہ بات میرے علم میں ہے کہ یہاں چند افراد ایسے ضرور موجود ہیں جو ان کے خفیہ آدمی کہے جا سکتے ہیں' روز آرگنائزیشن یا ڈاؤن سینٹر صرف ہم دو افراد کو بھیج کر اتنا مطمئن نہیں ہو گیا ہو گا بلکہ میرے اپنے خیال میں ایک اور بھی بات ہے' وہ یہ کہ ان اداروں کے مفادات کے لیے کام کرنے والے لوگ یہاں موجود ہوں گے اور خفیہ طور پر انہیں ہدایت کر دی گئی ہو گی کہ کچھ لوگ ایسے بھیجے گئے ہیں جو دانش منصور کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا کام سرانجام دیں

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

گے' ان کے بارے میں رپورٹ دی جائے' بہرحال یہ صرف میرا اندازہ ہے کوئی ایسی شخصیت میرے علم میں نہیں ہے جس کے بارے میں دعوے سے یہ کہہ سکوں کہ وہ ہمارے لیے کار آمد رہے گی۔"

"جی۔"

"اوکے ڈیئر فراز' تم اس سلسلے میں نہ تو کسی قسم کا تردد کرو اور نہ اس پریشانی کا شکار ہو کہ میں دیر کیوں کر رہا ہوں' میرے دیر کرنے کی کچھ وجوہات ہیں جنہیں میری ہی ذات تک رہنے دو' ان میں کوئی ایسا نرم گوشہ نہیں ہے جس کے لیے تم سوچو کہ میں دانش منصور کی موت سے گریز کر رہا ہوں' ظاہر ہے یہ طویل سفر میں نے اسی لیے اختیار کیا ہے اور اس کی تکمیل کرنا میری ذمے داری ہے' تم بے دھڑک جہاں چاہو آجا سکتے ہو لیکن بس شام کو سات بجے کے بعد تمہیں میرے پاس ہونا چاہیے۔"

"میرا ابھی کوئی ایسا اہم مسئلہ نہیں ہے' بے شک کچھ شناسا یہاں ہیں' لیکن ایسے نہیں کہ میں ان کے لیے بے چین ہو جاؤں میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں۔"

"پھر بھی تم نوجوان آدمی ہو اپنے طور پر سیر و سیاحت کرو مجھے اعتراض نہیں ہوگا۔"

میں نے خاموشی اختیار کرلی جیسے نیم رضا مند ہو گیا ہوں۔ حالانکہ یہ خود میری اپنی خواہش تھی' ظاہر ہے ہر لمحے مٹھل شاہ کے ساتھ تو نہیں لگا رہ سکتا تھا پھر میں نے اس کی اس ہدایت سے فائدہ اٹھایا۔ دوسرے دن میں گھر سے باہر نکل آیا تھا' مٹھل شاہ نے مجھے کچھ کتابوں کے نام لکھ کر دیے تھے اور کہا تھا کہ اگر بازار سے مل سکیں تو لاکر اسے دے دی جائیں' میں وہ پرچہ لے کر باہر نکل آیا' البتہ میں احمق نہیں تھا' ہر طرح سے اپنے آپ کو محتاط رکھنا چاہتا تھا ہرچند کہ مٹھل شاہ نے کہا تھا کہ اسے کسی دوسرے آدمی کی موجودگی کا علم نہیں ہے یا اگر یہاں ان کے نگراں یا محافظ ہوں تو کم از کم انہیں ان کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی' لیکن پھر بھی میں اس کی اس بات سے پوری طرح متفق تھا کہ روز آرگنائزیشن کے لوگ یقینی طور پر یہاں موجود ہوں گے' ڈان سینٹر کے آدمی بھی موجود ہوں گے' یہ ایک سچائی تھی کہ میں نے یہاں سے ان کے بڑے نمائندوں کی جڑیں اکھاڑ پھینکی تھیں' لیکن یہ تو نہیں کہہ سکتا تھا کہ ان کے مفادات کی نگرانی کرنے والوں کا

بھی یہاں وجود نہ ہو' نجانے ہم ہی لوگوں میں سے کون ایسا ہوگا جو انہیں یہاں کے بارے مفصل معلومات فراہم کرتا رہا ہوگا' چنانچہ ان سے محتاط رہنا ضروری تھا' کوئی عمل کرنے سے پہلے کافی آوارہ گردی کرلینا اور اپنے کسی متعاقب کا جائزہ لینا ضروری تھا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد ایک بلڈنگ کی جانب رخ کیا' اس بلڈنگ میں ہمارا ایک آدمی یونس علی اپنی بیوی' بچوں کے ساتھ رہتا تھا' ایک عام گھریلو زندگی گزارتا تھا' لیکن درپردہ ہمارے کارکنوں میں سے تھا' یونس علی کے فلیٹ کے دروازے پر پہنچ کر میں نے دستک دی' ایک معمر عورت نے دروازہ کھولا۔ میں نے یونس علی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یونس علی گھر میں موجود ہے' کچھ دیر کے بعد یونس علی میرے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

"مسٹر یونس علی میں آپ سے تنہائی میں کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

"آئیے تشریف لائیے' میں آپ کو پہچانا نہیں۔" یونس علی نے گہری نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

شاندار جسامت کا مالک یہ نوجوان بڑی اعلیٰ کارکردگی رکھتا تھا۔ وہ مجھے ڈرائنگ روم میں لے گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کر دیا جائے اور یونس علی نے ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کر دیا۔

"سوری میرے دوست میں دانش منصور ہوں۔" میں نے کہا اور یونس علی کے جبڑے بھینچ گئے اس کے جبڑوں کے پٹھے ابھر آئے اس نے گہری نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب' کون دانش منصور؟"

"بہت زیادہ الجھن کا شکار نہ ہو' میں رشید ناگی سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں' اس وقت میں جس مسئلے میں مصروف ہوں اس کے لئے مجھے کسی خفیہ جگہ کی ضرورت تھی۔"

"رشید ناگی صاحب سے آپ کیوں ملاقات کرنا چاہتے ہیں؟"

"ابھی پتا چل جاتا ہے' بس تم آرام سے بیٹھو اور رشید ناگی سے گفتگو کرنے کے بعد مجھے عمدہ قسم کی چائے پلاؤ۔" میں نے صوفے پر بیٹھ کر پاؤں پھیلاتے ہوئے کہا'

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

یونس علی ایک سمت کھڑا ہوا تھا جیسے محتاط ہو اور میری باتوں کے جال میں نہ آنا چاہتا ہو‘ میں نے کالر ٹرانسمیٹر پر رشید ناگی کو کال کیا‘ کالر ٹرانسمیٹر دیکھ کر البتہ یونس علی کے چہرے میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد رشید ناگی سے رابطہ قائم ہو گیا‘ میں نے اس سے کہا۔

”ناگی کسی کام میں مصروف تو نہیں ہو؟“

”نہیں چیف فرمایئے۔“

”یونس علی یاد ہے؟“

”یونس علی؟“

”ہاں بھئی ہمارے کارکن مسٹر یونس علی۔“

”جی ہاں‘ کیوں نہیں۔“

”ان کا فلیٹ جانتے ہو۔؟“

”بے شک جانتا ہوں۔“

”بس تو میں اس وقت وہاں موجود ہوں اور یونس علی حیران کھڑے میری صورت دیکھ رہے ہیں اور محتاط بھی ہیں کہ دانش منصور کے نام پر کون انہیں بیوقوف بنانے یہاں پہنچ گیا ہے چنانچہ وہ چیتے کی طرح چوکنے کھڑے ہوئے ہیں‘ اب تم یوں کرو کہ جس قدر جلد ممکن ہو یہاں آ جاؤ مجھے تم سے اہم گفتگو کرنی ہے۔“

”ذرا یونس علی کو قریب بلا دیجئے چیف۔“

”یونس علی قریب آؤ۔“ میں نے کہا اور وہ میرے قریب پہنچ گیا‘ کالر ٹرانسمیٹر پر رشید ناگی کی آواز بے شک مدھم تھی‘ لیکن اسے صاف پہچانا جاسکتا تھا‘ رشید ناگی نے کہا۔

”یونس علی تمہاری خوش بختی ہے کہ چیف اس وقت تمہارے فلیٹ پر موجود ہیں‘ ان کی پذیرائی کرو‘ میں ابھی دس سے پندرہ منٹ کے اندر اندر پہنچ رہا ہوں۔“

رشید ناگی نے کہا اور اس کے بعد ٹرانسمیٹر پر اس کی آواز بند ہو گئی‘ البتہ یونس علی کو کوئی شک نہیں رہا تھا‘ اس نے نہایت معذرت آمیز انداز میں کہا۔

”چیف واقعی میری خوش بختی ہے میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مجھے اتنا بڑا اعزاز ملے گا‘ میں نے اس سلسلے میں جو گستاخی کی ہے اس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔“

میں نے مسکرا کر گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

”چائے کا مطالبہ باقی رہ گیا ہے میرا‘ بہت عمدہ قسم کی چائے پلوا کر ان گستاخیوں کا ازالہ کرو۔“

”ابھی حاضر ہوا چیف۔“ یونس علی خوشی خوشی باہر نکل گیا۔ رشید ناگی نے وعدے کے مطابق پندرہ منٹ کے اندر اندر وہاں پہنچنے کا ریکارڈ قائم کر دیا تھا حالانکہ اچھا خاصا فاصلہ طے کرکے اسے یہاں آنا پڑا ہوگا‘ میں نے اس سے ملاقات کی پھر اس وقت تک گفتگو کا سلسلہ ملتوی کر دیا گیا جب تک یونس علی نے ہمارے سامنے چائے نہ لگا دی‘ اس کے بعد اس نے ہمارے قریب رکنے کی جرات نہیں کی تھی۔ رشید ناگی نے دروازہ بند کر کیا اور بولا۔

”آپ کا یہاں آ جانا چیف ذرا حیرت ناک ہے۔“

”ہاں‘ بس یوں سمجھ لو یہ عمارت سب سے پہلے نظر آئی میں نے سوچا یہیں سہی‘ تم سے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔“

”جی فرمایئے۔“

”اب ایک اور مشکل مرحلہ آ گیا ہے اس کے لیے ہمیں کام کرنا ہے۔“

”فرمایئے چیف۔“

”مغل شاہ مجھے بس یونہی آسانی سے دور دور رہ کر ہلاک نہیں کر دینا چاہتا‘ بلکہ پہلے وہ کچھ وقت میرے ساتھ گزارے گا اور اس کے بعد میری ہلاکت کا انتظام کرے گا‘ وہ عجیب و غریب کیفیت کا شکار ہے رشید ناگی‘ میرے بارے میں گفتگو کرتا ہے تو تمام اعترافات کرتا ہے جو اس کے اور میرے درمیانی رابطے کو ظاہر کرتے ہیں‘ وہ مجھ سے نفرت کا اظہار بھی نہیں کرتا اس کے دل میں میرے لیے ایک محبت کا جذبہ ہے اس کے باوجود وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے اور اپنے اس ارادے میں بالکل ٹھوس اور اٹل ہے۔“

”چیف‘ بات کسی حد تک صاف ہے ہم فلیک رابنس اور شیری رابنس کو نہیں بھول سکتے‘ بہرحال وہ لوگ بھی اپنا کام جس انداز میں سرانجام دے رہے تھے اس کی تمام تفصیل ہمارے علم میں آ چکی ہے اور پھر مغل شاہ صاحب کے بارے میں آپ نے بتایا ہے کہ روز آرگنائزیشن نے ان پر اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کی ہیں ان کی یہ کیفیت نئی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں ہے ایسا ہونا چاہیے تھا۔ البتہ یہ بڑی بات ہے کہ روز آرگنائزیشن کی تمام تر کارروائی کے باوجود ان کے دل میں آپ کے لیے محبت کا جذبہ بھی موجود ہے۔ چیف' میرے دل میں تو بس ایک خیال آتا ہے وہ یہ کہ اس سلسلے میں آپ مٹھل شاہ صاحب کو بھی امتحان میں نہ ڈالیں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے' مٹھل شاہ صاحب کو اپنی تحویل میں لیں اور جالب نعمان کے حوالے کردیں' میں تو جالب نعمان سے اس بارے میں گفتگو بھی کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ آپ کی ہدایت نہیں تھی اس لیے خاموشی اختیار کی ہے کیوں خطرہ مول لے رہے ہیں چیف۔"

"نہیں ناگی' بالکل نہیں' قطعی نہیں۔ مٹھل شاہ کو پورا پورا موقع ملنا چاہیے۔ دانش منصور کو قتل کرنے کے لیے وہ کوئی آتشی ہتھیار نہیں استعمال کرنا چاہتا' اس کی قربت میں رہ کر غالباً" وہ اسے زہر دے کر ہلاک کرنے کے خواہش مند ہیں' یہ ان کا اپنا طریقہ کار اور اپنی سوچ ہے' بہرحال ہم ان سے بچیں گے' میں اب تم سے خاص بات جو کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سعید خان کو بریف کرنا ہے' ظاہر ہے میرا کردار وہی سرانجام دے گا' اسے کچھ ضروری تفصیلات بتانی ہیں' میں خود ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں' ذرا خفیہ طور پر جانا ہوگا حالانکہ مجھے اس بات کا خدشہ نہیں ہے کہ کوئی میری نگرانی کر رہا ہے' اس کے باوجود ہوشیار رہنا بہت ضروری ہے۔"

"ٹھیک ہے چیف حالانکہ یہ بات خطرناک ہے' سعید خان کی زندگی کو بھی خطرہ پیش آسکتا ہے' کیونکہ مٹھل شاہ آرگنائزیشن کے تربیت یافتہ ہیں۔"

"کیسی باتیں کرتے ہو رشید ناگی' یعنی تمام تر تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد ہم اپنا تحفظ نہیں کرسکتے' یہاں مجھے تم سے اختلاف ہے۔" میں نے کہا۔

"سوری چیف' ویری سوری' چائے پینے کے بعد ہم چلیں؟"

"ہاں یہ ضروری ہے۔" میں نے کہا۔

تھوڑی دیر کے بعد ہم یونس علی کا شکریہ ادا کرکے وہاں سے باہر نکل آئے اور پھر میں رشید ناگی کی کار میں پچھلی سیٹ پر لیٹ کر ڈیفنس کی اس کوٹھی تک پہنچا اور کوٹھی میں داخل ہونے کے بعد گاڑی سے اتر گیا۔ کچھ دیر کے بعد رشید ناگی سعید خان کو بلا کر لے آیا تھا۔ سعید خان نے مجھے دیکھ کر سلام کیا وہ مجھے اس میک اپ میں پہچانتا تھا پھر وہ کہنے

لگا۔

"چیف' حقیقت یہ ہے کہ اب میری عجیب سی کیفیت ہوگئی ہے ہر شخص مجھے دانش منصور کے نام سے مخاطب کرتا ہے' سرکاری حلقوں میں بھی کئی دعوتیں کھا چکا ہوں' لوگ طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو چیف کہ جب مجھے سعید خان کی حیثیت میں آنا پڑے تو میں پاگل ہو چکا ہوں۔"

"نہیں تمہیں اپنے ذہن پر کنٹرول رکھنا ہے سعید خان۔" میں نے کہا۔

"وہ تو ہے چیف' لیکن میں بس آپ سے یہ عرض کر رہا تھا۔"

"سعید خان' میں اس وقت تمہیں سب سے اہم کام سپرد کر رہا ہوں اس میں کوئی سقم نہ ہو کیونکہ اس سے بہت سے معاملات وابستہ ہیں۔"

"سعید خان میرے لہجے کی سنجیدگی پر خود بھی سنجیدہ ہوگیا اور میری جانب دیکھنے لگا' میں نے کہا۔"

"تمہیں شاید مٹھل شاہ صاحب کے بارے میں تفصیلات معلوم نہیں ہوں گی؟"

"تھوڑی بہت معلوم ہیں چیف' لیکن بہت مختصر نہ ہونے کے برابر۔"

"تم اپنے آپ پر اس وقت وہ کیفیت طاری کرلو جو میری اپنی کیفیت ہے یوں سمجھ لو کہ فیصل نامی ایک نوجوان جو ایک ٹرانسپورٹ کمپنی میں ٹرک کلینر کی حیثیت سے نوکر تھا ایک بار اپنے ٹرک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک شخص اس کے ٹرک میں آکودا' اس نے اس آدمی کی پولیس سے بچنے میں مدد کی اس کا نام مٹھل شاہ تھا۔ مٹھل شاہ لانڈھی کالونی میں ایک آستانے میں رہتا تھا' لوگ اس کی عزت کرتے تھے اسے بزرگ اور ولی مانتے تھے وہ بھی لوگوں کے کام آتا تھا لیکن اس نے فیصل کو دانش منصور بنا دیا' فیصل کو اس نے ایک فلیٹ میں مسز خان نامی ایک خاتون کی نگرانی میں دے دیا' جنہوں نے اس کی تربیت کی اور اسے دنیا کے بارے میں تفصیلات بتائیں پھر وہ دانش منصور کی حیثیت سے اس دنیا سے روشناس ہوا اور بالا آخر اس نام سے ترقی حاصل کرکے یہ شخصیت اختیار کرلی وہی مٹھل شاہ طویل عرصے کے بعد واپس آیا ہے' لانڈھی کے آستانے پر حملہ کرکے اسے زخمی کر دیا گیا تھا اور وہ وہاں سے غائب ہوگیا تھا۔" میں یادداشت کے بل پر سعید خان کو اپنی اور مٹھل شاہ کی زندگی کا ایک ایک نقطہ سمجھانے لگا۔ سعید خان پوری سنجیدگی سے میری باتیں

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

سن رہا تھا' میں نے اسے اس دوران کے تمام کردار ذہن نشین کرائے جو مٹھل شاہ کی موجودگی میں ہمارے درمیان آئے تھے اس کے بعد سعید خان سے کہا۔

"اب وہ مٹھل شاہ تم سے ملاقات کرے گا' ایک ایسا شخص جس نے تمہیں یعنی مجھے فیصل سے دانش منصور بنایا ہے تمہارے لیے کس قدر باعث احترام ہو سکتا ہے اس کا اظہار جس انداز میں ہو سکتا ہے اس کا تمہیں خود اندازہ ہونا چاہیے اس کی اسی طرح پذیرائی کرنا ہوگی' لیکن ہر لمحہ اس سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ کیونکہ وہ کسی بھی وقت تمہیں قتل کر سکتا ہے۔"

"سعید خان کا منہ ایک لمحے کے لیے حیرت سے کھلا پھر بند ہو گیا۔ میں نے سنجیدگی سے کہا۔"

"اور اس بات کے امکانات ہیں کہ وہ تمہیں کس سیال شے میں زہر دے۔"

سعید خان کا چہرہ ہونق ہو گیا تھا۔ رشید ناگی بالکل خاموش اور سنجیدگی سے یہ باتیں سن رہا تھا۔ میں نے سعید خان سے کہا۔

"حیران ہونے کی بالکل ضرورت نہیں' بس جو کچھ میں نے کہا ہے اسے ذہن میں رکھو' کہیں کوئی خامی نہ رہ جائے ورنہ جو شخص ہمارے سامنے ہے وہ بے حد ذہین ہے۔ کوئی ایسا سوال جو تمہارے ذہن میں ہو؟"

"نہیں چیف بات میں سمجھ گیا ہوں' حالانکہ یہ عجیب سی بات ہے۔"

"سعید خان' میرا کردار ادا کرنے کا مطلب کیا یہ ہے کہ تمہیں ہر بات اسی تفصیل سے معلوم ہو؟"

"ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں چیف' اصل میں حیرانی کی وجہ سے ایسے احمقانہ جملے ادا کر رہا ہوں آئندہ محتاط رہوں گا۔"

"تمہیں اپنے طور پر تیار ہو جانا چاہیے' ان تمام چیزوں کو ذہن میں رکھو جو مٹھل شاہ سے ملاقات کے بعد تمہیں اختیار کرنی ہیں' ایک بار پھر ہدایت کرتا ہوں کہ اگر کہیں ذرا بھی کوئی سقم رہ گیا تو ہمیں شدید نقصانات سے دوچار ہونا پڑ جائے گا۔"

"نہیں چیف آپ مطمئن رہیں۔"

"اور اپنا بھی خیال رکھو گے جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر لفظ بہ لفظ غور کر لینا یا

ایک بھر پھر دہراؤں؟"

"نہیں چیف' اب میں بالکل مطمئن ہوں' کام آپ کی پسند کے مطابق ہوگا۔" سعید خان نے کہا اور میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلا دی۔

رشید ناگی کو شاید میرے اس پروگرام سے اختلاف تھا لیکن بہرحال یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ میں جس چیز کو جس انداز میں مناسب سمجھتا ہوں دوسرے لوگوں کو اس سے متفق ہونا چاہیے۔ ناگی کے ساتھ چار سو گیارہ میں آگیا اور بہت دیر تک اس سلسلے میں گفتگو بھی کرتا رہا' میں نے اسے مطمئن کرنے کی کوشش بھی کی اور کہا۔

"ناگی اصل میں' میں مٹھل شاہ کی ذہنی کیفیت کا صحیح تجزیہ ابھی تک نہیں کر سکا ہوں' میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ گریز کیوں کر رہا ہے' اگر اس کے پس پردہ کوئی خاص بات ہے یا میری موجودگی اس کی راہ میں رکاوٹ ہے تو تم سمجھتے کیوں نہیں کہ اسے بھی نگاہ میں رکھنا ہے مجھے۔"

"آپ یقین کیجئے چیف' کسی بات سے اختلاف کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ میری بات کو مان لیا جائے یا میں اپنی رائے آپ پر مسلط کرنا چاہتا ہوں' بس میرے دل میں ذرا سی بات آئی تھی یہ کہ خطرات کیوں مول لیے جائیں' مٹھل شاہ صاحب کو فوری طور پر تجربے گاہ میں پہنچا دیا جائے' اس کے علاوہ چیف میں اس کام کو جلد از جلد سرانجام دے کر آپ کو جزیرے پر بھی لے جانا چاہتا ہوں' اپنی کارکردگی دکھانے کا خواہش مند ہوں' بس یہ باتیں تھیں' اگر آپ میری باتوں کو کسی غلط انداز میں محسوس کر رہے ہیں تو انتہائی معذرت خواہ ہوں۔"

میں نے ہنس کر کہا۔ "تم یہ کیوں نہیں سوچتے رشید ناگی کہ اس کام کے لیے میں نے بہت سے لوگوں کو پس پشت ڈال رکھا ہے' مثلاً" رخسار' نازاں باجی' الیاس بھائی اور اسی طرح کے دوسرے تمام لوگ۔"

رشید ناگی نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے چیف تو اب کب تک یہ کام متوقع ہے؟"

"کچھ نہیں کہا جاسکتا جس وقت بھی مٹھل شاہ تیار ہو جائے۔" میں نے گہری سانس لے کر جواب دیا۔ رشید ناگی سوچ میں ڈوب گیا پھر بولا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"مٹھل شاہ صاحب کا تجزیہ تو کیا ہوگا آپ نے چیف۔ میرے خیال میں وہ اس ٹرانس سے نکل کر بہت سے انکشافات کر سکتے ہیں۔"

"ہاں۔ شاید۔"

"آپ کچھ غیر مطمئن ہیں۔"

"یہ بات نہیں ہے ناگی۔ بس کچھ خیالات پریشان کر رہے ہیں ان پر غور کر رہا ہوں۔"

"انتہائی معذرت کے ساتھ چیف۔ میرے دل میں بھی ایک خیال ہے مٹھل شاہ کی شخصیت مشکوک تو نہیں ہے وہ اصلی ہیں۔" ناگی کے جملوں پر مجھے ہنسی آگئی۔

"بات بہت جامع ہے ناگی۔ اس کا بھی پتا چل جائے گا۔ ویسے میرا خیال ہے اصلی ہی ہیں۔ لانڈھی کا آستانہ' وہ فلیٹ جس میں مسز خان اور میں رہتے تھے۔ اس کے باوجود ہم اس سلسلے میں بھی محتاط رہیں گے۔" میں نے کہا اور ناگی گہری سانس لے کر خاموش ہوگیا۔

کچھ تھا' کوئی ایسی بات تھی' جسے درحقیقت میں بھی نہیں سمجھ پایا تھا۔ تین دن تک میں نے مٹھل شاہ کا مسلسل تجزیہ کیا تھا' وہ نہ تو الجھا ہوا نظر آتا تھا نہ سوچوں میں ڈوبا ہوا لیکن گریز کر رہا تھا۔ یقینی طور پر گریز کر رہا تھا' کوئی ایسی کیفیت اس کے اندر ہل چل مچا رہی تھیں اور اسے وہ کام کرنے سے روک رہی تھی جس کے لیے وہ مناکو سے یہاں تک آیا تھا۔ نجانے اس گریز کے پس پردہ اس کی دلی کیفیات کیا تھیں۔ بہر طور میں صرف تجزیہ ہی کر رہا تھا' اس کے بعد نہ تو میں نے کوئی ضد کی تھی اور نہ ہی اس سے اس موضوع پر گفتگو۔ سعید خان کو ہدایت دینے کے بعد میں نے زیادہ آوارہ گردی بھی مناسب نہیں سمجھی تھی اور مٹھل شاہ کے ساتھ اس عمارت میں ہی مقیم رہا تھا پھر چوتھے دن اچانک ہی مٹھل شاہ کے اندر تحریک پیدا ہوئی اور صبح ناشتے کے بعد اس نے مجھ سے کہا۔

"میں آرام کر چکا ہوں فراز اور اب کام کر لینا چاہتا ہوں۔ ایک بار پھر تم سے وہی کہوں گا کہ اگر کوئی بہتر تجویز تمہارے ذہن میں ہو تو تم اس کا اظہار کر سکتے ہو میں اپنے آپ کو تم پر فوقیت نہیں دیتا۔ البتہ یہ چند روز جو میں نے تعطل میں رہ کر گزارے ہیں' یہ

ایک طرح سے یوں سمجھو کہ میری مجبوری تھی۔ براہ کرم مجھ سے میری مجبوری کے بارے میں نہ پوچھنا۔"

"نہیں مٹھل شاہ صاحب' مجھے کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ جس کام کو سرانجام دینا چاہتے ہیں' جس انداز میں مناسب سمجھیں گے۔ میں ہر صورت میں آپ کے ساتھ تعاون کے لیے آمادہ ہوں۔"

"تو پھر اب میرا ارادہ یہ ہے کہ ہم اس جگہ کو چھوڑ کر پھر کسی ہوٹل میں منتقل ہو جائیں۔ اصل میں اصولی طور پر غلط محسوس ہوتا ہے' یہاں آنے کے بعد مجھے فوری طور پر اسے تلاش کرنا چاہیے تھا۔ اپنے لیے کوئی رہائشی بندوبست بالکل غیر مناسب تھا' میں اس پر یہ تاثر دینا چاہتا ہوں کہ میں ہنگامی طور پر یہاں پہنچا ہوں اور میں نے بمشکل تمام اسے تلاش کیا ہے تمہارے لیے میں یہی کہوں گا کہ تم مناکو سے میرے ساتھ آئے ہو اور ایک ہم وطن ہونے کی حیثیت سے تم نے مجھے مشکلات سے نجات دلائی ہے' پتا نہیں اسے میرے بارے میں کیا معلومات حاصل ہیں لیکن میں یہی کہوں گا کہ کچھ نامعلوم دشمن بہت عرصے تک مجھے پریشان کرتے رہے' مگر یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے تم مجھ سے دور نہیں رہو گے تو پھر اب ہمیں کسی ہوٹل میں منتقل ہو جانا چاہیے۔"

"بہت مناسب۔ اس کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ یہ مکان چھوڑ دیں گے۔"

"نہیں۔ اسے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ ویسے بھی ہم اس کی ادائیگی کافی عرصے کے لیے کر چکے ہیں۔ بند پڑا رہے گا کوئی حرج نہیں ہے' پتا نہیں کب اور کن حالات میں دوبارہ اس کی ضرورت پیش آجائے۔"

"بہتر ہے مٹھل شاہ صاحب۔" میں نے نرمی سے کہا پھر ہم ایک ہوٹل میں منتقل ہوگئے یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ دانش منصور کی رہائش گاہ کا ٹیلی فون مجھ سے پوچھ کر مٹھل شاہ نے ڈائل کیا اور ریسیور کان سے لگالیا۔ میں خاموشی سے اس کی صورت دیکھ رہا تھا دوسری طرف سے کوئی اور بولا تھا۔ مٹھل شاہ نے کہا۔

"میں دانش منصور سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں ان سے کہہ دو ان کا ایک دیرینہ دوست یا بزرگ ان سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ نام ضروری نہیں ہے بھئی آپ ان سے یہ کہہ دیجیے بس۔ ٹھیک ہے انتظار کر رہا ہوں۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

پھر چند لمحات کے بعد غالباً" سعید خان ٹیلی فون پر پہنچ گیا تھا۔ مشل شاہ نے کہا۔

"ہیلو دانش منصور........ دانش منصور میں شیرٹن ہوٹل کے کمرہ نمبر چار سو اسی سے بول رہا ہوں۔ میرا نام مشل شاہ ہے میں تم سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں مشل شاہ۔ بھئی اگر کسی مشل شاہ کو جانتے ہو' تو یہاں آجاؤ' میں فون پر اس سے زیادہ اور کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ ہاں شیرٹن چار سو اسی۔" مشل شاہ نے فون بند کر دیا۔ میں اس کے چہرے پر ایک عجیب سی جذباتی کیفیت دیکھ رہا تھا اور حیران ہو رہا تھا یا تو یہ شخص کوئی بہت ہی گہری چال کھیل رہا ہے یا پھر ایک عجیب و غریب نفسیاتی عمل ہے جس پر یقین کرنا مشکل ہو جائے۔ بہرحال پر میں خاموشی سے انتظار کرتا رہا۔

سعید خان کو جو ہدایات دی گئی تھیں۔ وہ ان سے اختلاف کیسے کر سکتا تھا' چنانچہ اس نے زیادہ وقت نہیں لگایا۔ کچھ دیر کے بعد دروازے پر دستک ہوئی اور میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

سعید خان ہی تھا۔ حیران حیران سا مجھ سے بولا۔ "سوری مسٹر یہاں سے ابھی ایک صاحب نے مجھے فون کیا تھا۔ اپنا نام مشل شاہ بتایا تھا۔"

"تشریف لے آئیے........" میں نے کہا اور راستے سے ہٹ گیا۔ سعید خان اندر داخل ہو گیا تھا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ کان بھی سرخ ہو رہے تھے' پتا نہیں یہ میک اپ کیا گیا تھا یا اس نے اپنے آپ پر درحقیقت کوئی جذباتی کیفیت طاری کر لی تھی۔ ویسے معمولی بات نہیں تھی' سعید خان نے میرے کردار کو جس طرح زندہ رکھا تھا اس پر بعض اوقات مجھے خود بھی شدید حیرت ہوتی تھی۔ یہ شخص بہ آسانی سب کو میری حیثیت سے بے وقوف بنا سکتا تھا۔ قیامت کی اداکاری کرتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اب تو اس کی فطرت میری ہی جیسی بن گئی تھی' میری آواز میں ہی بولتا تھا اور کوئی ایسی کسر نہیں چھوڑی تھی اس نے جس سے' میں اسے اپنی دوہری شخصیت نہ کہہ سکوں۔ وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے مشل شاہ کو دیکھ رہا تھا اور مشل شاہ کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ پھیل ہوئی تھی وہ بے اختیار آگے بڑھا اور مشل شاہ سے لپٹ گیا۔ اس نے بری طرح مشل شاہ کو بھینچ لیا تھا مشل شاہ بھی اس کی پشت پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ میں بری طرح گھبراہٹ محسوس کرنے لگا' اصل میں اس وقت میری اپنی کیفیت بھی بالکل ایسی ہی تھی جیسی سعید خان

ظاہر کر رہا تھا۔ مشل شاہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیسے ہو فیصل........"

"آپ کہاں چلے گئے تھے مشل شاہ صاحب میرے خدا میرے خدا' کیا میں واقعی خواب نہیں دیکھ رہا' کیا یہ سچ ہے' میں کیسے یقین کر لوں' مجھے کیسے یقین آئے مشل شاہ صاحب ایک طویل عرصے گزر گیا۔ میں نے آپ کو کہاں کہاں نہ تلاش کیا' آپ کہاں چلے گئے تھے' مشل شاہ صاحب۔ آہ میں آپ کو پا کر کس قدر خوش ہوں' میں پاگل کیوں نہیں ہو جاتا۔"

مشل شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کافی دیر یہ خاموشی رہی۔ پھر سعید خان مشل شاہ سے علیحدہ ہو گیا۔ اس نے کہا۔

"آپ یہاں کب پہنچے۔ کب آئے ہیں یہاں؟"

"یہ تفصیلات معلوم کرنے کے بجائے کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ ہم اس ہوٹل سے چلیں!"

"فوراً" چلیں' آئیے۔ آپ کا سامان کہاں ہے اور آپ مسٹر آپ پلیز۔ آئیے آپ سے تفصیلی تعارف گھر پر ہی ہو گا۔" سعید خان نے کہا۔

"میں اپنا سامان لے لوں اگر آپ اجازت دیں؟"

"کوئی ضرورت نہیں ہے' کمرہ اسی طرح چھوڑ دیجئے سب کچھ آجائے گا۔ آپ اس کی بالکل فکر نہ کریں بس کمرے کو تالا لگا دیجئے آئیے۔ آئیے مشل شاہ صاحب۔"

سعید خان نے مضبوطی سے مشل شاہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا وہ ایسی ہی جذباتی کیفیت کا اظہار کر رہا تھا جیسی ان لمحات میں مجھ پر طاری ہونی چاہیے تھی۔

ہم لوگ ہوٹل سے باہر نکل آئے۔ نیچے ایک شاندار گاڑی کھڑی ہوئی تھی جس کی پچھلی سیٹ پر سعید خان' مشل شاہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ میں اگلی سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ جا بیٹھا تھا۔ گاڑی اسٹارٹ ہو کر چل پڑی۔ راستے میں خاموشی رہی تھی لیکن میں سعید خان کی کاوشوں کو محسوس کرتا رہا تھا جو کچھ میں نے اسے مشل شاہ کے بارے میں بتایا تھا وہ اس کا اظہار کر رہا تھا' مشل شاہ سے بے پناہ محبت کا اظہار اس خاموشی میں بھی محسوس ہو رہا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہم کوٹھی پہنچ گئے۔ سعید خان نے نیچے اتر کر خود مثّل شاہ کے لیے دروازہ کھولا تھا اور اس کے بعد ہم سب ایک شاندار کمرے میں پہنچ گئے۔ سعید خان نے مثّل شاہ کو ایک آرام دہ نشست پیش کرتے ہوئے کہا۔

"میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ آج کی یہ روشن صبح میرے لیے اتنی خوشیوں کا آغاز کرے گی۔"

"تم میری آمد سے اتنے خوش ہو فیصل، کیا میں تمہیں فیصل کہہ سکتا ہوں۔"

"آپ مجھے اپنے قدموں کی خاک کہیں مثّل شاہ صاحب۔ فیصل کو آپ نے ہی دانش منصور بنایا ہے۔" مثّل شاہ نے معذرت آمیز نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"فراز تم سے میرا بہت گہرا رشتہ ہے، میں تفصیلی طور پر سب سے تمہارا تعارف کراؤں گا لیکن اگر ان جذباتی لمحات میں کچھ دیر کے لیے تم ہمیں تنہا چھوڑ دو تو یہ تمہارا احسان ہوگا۔"

"یقیناً مثّل شاہ صاحب۔" میں نے بادل نخواستہ کہا۔ تھوڑی بہت توقع تھی اس بات کی لیکن ابھی تک مثّل شاہ نے اس کا کوئی اظہار نہیں کیا تھا لیکن اب اچانک ہی اس نے کہا تھا اور ظاہر میں زبردستی یہاں نہیں رک سکتا تھا البتہ کسی قدر الجھا الجھا باہر نکل آیا۔ گفتگو میرے سامنے ہی ہوتی تو اور بہتر تھا.......... بہر طور ہر کام اپنی خواہش کے مطابق نہیں ہوتا لیکن باہر رشید ناگی نے میرا استقبال کیا تھا۔ جلدی سے بولا۔

"تشریف لایئے چیف، آیئے۔" کچھ عجیب سے انداز میں وہ میرا ہاتھ پکڑ کر تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہوگیا اور اندر پہنچ کر اس نے دروازہ بند کر لیا۔ کمرے میں ایک ٹیلی ویژن سیٹ رکھا ہوا تھا۔ اس نے اس کا بٹن دبایا اور بڑے اسکرین کا ٹیلی ویژن سیٹ آن ہوگیا اس پر مثّل شاہ اور سعید خان نظر آرہے تھے اس نے والیم بھی کھول دیا۔ سعید خان جذباتی لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"آپ نہیں سمجھ سکتے، آپ اس بات پر یقین نہیں کرسکتے کہ اس وقت میری ذہنی کیفیت کیا ہے؟"

"مثّل شاہ مسکراتا ہوا بولا۔ حالانکہ طویل عرصے کے بعد وطن واپس لوٹتے ہوئے میرے دل میں طرح طرح کے خیالات تھے، میں سوچ رہا تھا کہ دانش منصور کو میری یہ آمد

پسند بھی آئے گی یا نہیں۔ وقت بہت برا ہوچکا ہے میرے بچے، اولاد والدین سے برگشتہ ہو جاتی ہے، لوگ اپنا ماضی چھپانا چاہتے ہیں مجھے معاف کرنا میرے دل میں بھی یہی تصور تھا۔"

"میں تو آپ کے قدموں کی دھول ہوں، مثّل شاہ صاحب۔ آج تک میں نے اپنے دل میں اس احساس کو زندہ رکھا ہے کہ زمین سے اٹھا کر آسمان تک پہنچانے والی شخصیت ہی میری تعمیر کنندہ ہے، ورنہ میری کیا اوقات ہے۔" سعید خان جذباتی لہجے میں بولا۔

میں اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ رشید ناگی ایسے ہی محیرا العقول کارنامے سر انجام دیا کرتا تھا۔ اس کی بے پناہ ذہانت کا میں بھی معترف تھا، اسے خدشہ تھا کہ مثّل شاہ سعید خان سے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہے گا اس کے لیے اس نے بندوبست کرلیا تھا۔

میں نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور پھر اسکرین پر ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

ہم مثّل شاہ کے چہرے کا تجزیہ کرتے جارہے تھے۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"ہماری آواز کہیں اور نہیں سنی جاسکے گی؟"

"نہیں چیف بالکل نہیں۔"

"سخت حیران ہوں رشید ناگی، کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔ یقین کرو اس وقت میں بدترین ذہنی بحران کا شکار ہوں۔ مثّل شاہ کی ہر ادا سے یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ دانش منصور کا بال بھی بیکا نہیں کرنا چاہتا بلکہ اس کی شدید محبت میں مبتلا ہے لیکن کوئی شے اسے باز رکھ رہی ہے۔ اب پتا نہیں وہ بھی کسی گہری چال کا شکار ہے یا پھر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔"

"ایک بات میرے ذہن میں بھی ہے چیف، اگر وہ کوئی گہری چال چل رہا ہے تو پھر آپ خطرے میں ہیں۔"

"میں؟"

"ہاں۔ اس کے خیال میں آپ اس کے نگراں ہیں اور اگر وہ کوئی غلط حرکت کرے گا تو آپ ہی کے ذریعے اس کا انکشاف ہوسکتا ہے، چیف اگر اس کے دل میں ایسی کوئی بات ہے تو پھر آپ سے وہ نہ صرف محتاط رہے گا بلکہ اس بات کے امکانات ہیں کہ وہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

آپ کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کرے۔"

میرے حلق سے قہقہہ آزاد ہوگیا۔ میں نے ناگی سے کہا۔

"یار تم ہمیشہ خوفزدہ کرنے والی باتیں کرتے ہو؟"

"نہیں چیف واقعی آپ اس بات کو ذہن میں رکھیے گا۔"

"ٹھیک ہے بھائی۔ تم نے تو الٹا مجھے ڈرا دیا۔" میں نے کہا اور ہم لوگ ایک بار پھر خاموش ہو کر ان دونوں کی گفتگو سننے لگے۔ مٹھل شاہ کہہ رہا تھا۔

"ہاں اب تو صحیح وقت کا تعین بھی نہیں کیا جاسکتا اصل میں وطن دوستی کا جذبہ میرے سینے میں جس طرح بھی تھا میں اسے کوئی موثر اور مناسب مقام نہیں دے سکا تھا' میں نے اپنے آپ کو محدود پیمانے پر وطن کی محبت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ درویش بن کر بہت سے ایسے لوگوں کے دل کھول لیے تھے میں نے جو وطن کے مفاد کے خلاف کام کر رہے تھے پھر ان کے راز حاصل کر کے میں انہیں بلیک میل کرتا تھا اور پھر ان سے حاصل شدہ رقومات بہت سے لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے میں صرف کر دیا کرتا تھا لیکن یہ بات میرے دل میں ہمیشہ تڑپتی رہتی تھی کہ میں بہت اعلیٰ پیمانے پر اپنے وطن کے لیے کام کروں۔ ویسے مجھے یہ اندازہ ہو رہا ہے فیصل تم نے خاصی ترقی کر لی ہے۔ یہ کوٹھی تمہارا اپنا انداز' یہ ظاہر کرتا ہے کہ تم بہت دولت مند ہو چکے۔ یہ بتاؤ وطن کے لیے بھی کچھ کر رہے ہو یا نہیں۔"

میں نے رشید ناگی کی طرف دیکھا اور تبصرہ کرتے ہوئے کہا......... "یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ مٹھل شاہ دانش منصور کو یہ نہیں بتانا چاہتا کہ وہ اس کی اصل حیثیت سے واقف ہے۔"

رشید ناگی نے پر خیال انداز میں گردن ہلائی تھی سعید خان کی آواز ابھری۔

"شاہ صاحب شاید آپ کا یہ نظریہ روحانی طور پر میرے وجود میں سرایت کر گیا ہے۔ میں نے آپ سے بچھڑنے کے بعد صرف ایک ہی کام کیا' جہاں تک میری بساط تھی جہاں تک میری اوقات تھی۔ میں نے اپنے وطن کے چپے چپے پر پھول کھلانے کی کوشش کی ہے۔ گو اس کے لیے نہ میری کوئی بساط ہے نہ اختیارات لیکن جتنا بھی موقع مل سکا ہے اپنے وطن میں بسنے والوں کے لیے میں نے جدوجہد کی ہے۔"

"مجھے ان کی تفصیلات بتاؤ۔ ارے ہاں یہ تو بتاؤ' وہ مسز خان کہاں گئیں۔ وہ بچی جو تمہارے ساتھ رہتی تھی۔" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ میں نے سعید خان کے جوابات سننے لگا۔ وہ بھی بڑی ذہانت سے دی ہوئی ہدایات کے مطابق تمام تفصیلات بتا رہا تھا۔ بہت دیر تک مٹھل شاہ سعید خان سے باتیں کرتا رہا۔ میں اور رشید ناگی مطمئن تھے۔ میں نے ہنستے ہوئے وہی الفاظ رشید ناگی سے کہے کہ سعید خان اگر بددیانتی پر آمادہ ہو جائے تو بہ آسانی میری جگہ حاصل کر سکتا ہے۔ رشید ناگی نے سعید خان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ بہت نیک نفس اور نفیس نوجوان ہے' پھر اس کے بعد مٹھل شاہ کو آرام کرنے کے لیے ایک کمرے میں بھیج دیا گیا۔ اس نے مجھے طلب کرلیا تھا' میں مٹھل شاہ کے کمرے میں پہنچا تو اسے گہری سوچوں میں ڈوبے ہوئے پایا' میں نے مسکرا کر کہا۔

"کہیے مٹھل شاہ صاحب کیا صورت حال ہے؟"

"غضب ڈھایا ہے اس لڑکے نے' درحقیقت میں اسے اس قدر باصلاحیت نہیں سمجھتا تھا اور پھر ظاہر ہے کہ جس شخصیت نے بین الاقوامی قوت رکھنے والے دو اداروں کو نچا رکھا ہے وہ معمولی نہیں ہو سکتی' یہ بے حد باصلاحیت نوجوان ہے' خیر ہم اس کے گن گانے کے لیے یہاں نہیں آئے ہیں اپنا کام جلد از جلد ختم کرلینا چاہتا ہوں فراز۔"

"کیا آپ نے اپنے ذہن میں تمام منصوبہ ترتیب دے لیا ہے مٹھل شاہ صاحب؟"

"ہاں میرے دوست جو کام کرنا ہے اس میں دیر کرنا بے معنی ہوگا۔"

"اگر مناسب سمجھیں تو مجھے بھی اس منصوبے کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔ تاکہ میں ذہنی طور پر اپنے آپ کو بھی آنے والے واقعات کے لیے تیار کرلوں۔"

"یقیناً" آج کا دن بالکل پرسکون گزارنا ہے اس کے بعد تمہیں کچھ کیمیکل بازار سے خریدنے ہوں گے۔ میں تمہیں ان کے بارے میں تفصیل بتا دوں گا' ان کیمیکلز کا مرکب بہترین زہر تیار کر دیتا ہے' الگ الگ یہ مختلف بیماریوں میں استعمال کیا جاتے ہیں' لیکن اگر ان کی مناسب مقدار یکجا کر لی جائے تو ایک خوفناک زہر تشکیل پاتا ہے' یہ ترتیب اور اس کا تجربہ مجھے روز آرگنائزیشن کے نمائندوں ہی نے کر کے بتایا تھا اور اب میں اسے بہ آسانی سے استعمال کرا سکتا ہوں' میں نے اس تجربے کے نتائج بھی دیکھے تھے' بہت بھیانک نکلتے ہیں' اصل میں یہ طریقہ کار میں نے اپنی آسانی کے لیے اختیار کرنے کا فیصلہ

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

کیا ہے۔"

"اگر ہم اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئے تو اس کے بعد ہمیں کیا کرنا ہوگا مٹھل شاہ صاحب؟"

"وہ سوال کیا ہے تم نے جس نے مجھے سب سے زیادہ پریشان کر رکھا ہے' اصل میں میں یہاں کچھ وقت گزارنا چاہتا ہوں روز آرگنائزیشن کی طرف سے بھی مجھ پر اس سلسلے میں کوئی پابندی نہیں عائد کی گئی' اور یہ نہیں کہا گیا کہ میں اس کام کی تکمیل کے بعد فوراً" ہی واپس مناکو پہنچ جاؤں' میں یہی سوچ رہا ہوں اور ہاں تم مجھے بتاؤ' اس کام کی تکمیل کے بعد تمہارا اپنا کیا ارادہ ہے؟"

"مٹھل شاہ صاحب مسٹر لیتھ اشمیر نے مجھ سے کچھ وعدے کیے ہیں' انہوں نے کہا ہے کہ مجھے باقاعدہ اشمیرس گروپ میں شامل کر لیا جائے گا اور میرا تعلق مافیا سے ہوگا' میں خود بھی زندگی کے ان روشن مراحل سے گزرنا چاہتا ہوں۔"

"تمہیں اس کا حق حاصل ہے نوجوان' لیکن میرا دل اس ملک سے جانے کو نہیں چاہتا' خیر ویسے بھی ہمیں بعد کے تمام معاملات دیکھنا ہوں گے' یہ اندازہ لگانا ہوگا کہ دانش منصور کی موت کے بعد اس کے یہ تمام پروجیکٹ کون سنبھالتا ہے' بظاہر اس کا کوئی نعم البدل نہیں معلوم ہوتا' پھر بھی۔"

"دانش منصور کی موت کے بعد کیا آپ روز آرگنائزیشن کو اس بارے میں اطلاع دیں گے اور اگر یہ اطلاع دی جائے تو کہاں اور کس جگہ اور کس شخص کو؟"

"نہیں مجھے ایسی کوئی ہدایت نہیں دی گئی ہے' ویسے بھی ان کے اپنے انتظامات ہوں گے' نہ میں نے اس بارے میں ان سے کچھ پوچھا اور نہ ہی مجھے کچھ بتایا گیا۔"

"تو پھر یہ بات طے پائی کہ ہمیں یہاں قیام کرنا ہوگا؟"

"ہاں۔"

"کیا اسی کوٹھی میں؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اس کام کی تکمیل کے بعد ہم خاموشی سے نکل چلیں گے' میں نے وہ مکان اسی لیے برقرار رہنے دیا ہے اور اس جگہ سے مطمئن ہوں ہمیں آسانی حاصل ہوگی۔"

"مگر رابطہ؟"

"میں نہیں جانتا اس بارے میں' لیکن اگر کچھ عرصے تک ان سے کوئی رابطہ نہ ہوا تو پھر ہم خود مناکو جا کر گفتگو کریں گے۔"

"بہت بہتر' تو اب میرے لیے کیا حکم ہے؟"

"آج کا دن بالکل آرام کا دن ہے' کل تمہیں کچھ کیمیکلز مہیا کرنا ہوں گے' میں تمہیں لکھ دیتا ہوں۔" بعد میں مٹھل شاہ نے مجھے وہ نام لکھ کر دے دیے جن کے مطابق مجھے یہ کیمیکل حاصل کرنا تھے' بس میرے لیے اتنا ہی کافی تھا' مٹھل شاہ کم از کم مجھ سے دوہری چال نہیں چل رہا تھا۔ اس کا اندازہ مجھے بخوبی تھا لیکن دماغ کی چولیں ہل کر رہ گئی تھیں اس کا بجھا بجھا سا انداز اور اس کی کیفیت کوئی فیصلہ نہیں کرنے دے رہی تھی لیکن اب کیا بھی کیا جا سکتا تھا۔ سعید خان کو جو ہدایات دی گئی تھیں وہ ان کے مطابق عمل کر رہا تھا' کچھ دیر کے بعد وہ پھر آ گیا' مسکراتا ہوا بولا۔

"مجھے اپنی ضروریات کی تفصیل بتا دیجیے گا مٹھل شاہ صاحب' لباس وغیرہ کا انتظام کرنا ہوگا' مزید جو ضرورتیں ہوں' اصل میں آپ سے دور رہنے کو دل نہیں چاہ رہا اگر آپ آرام کرنے کے خواہش مند ہوں تو میں چلا جاتا ہوں ورنہ۔"

"نہیں نہیں بیٹھو فیصل' تم کیا سمجھتے ہو اتنے عرصے کے بعد تم سے مل کر خود میرا دل تم سے دور رہنے کو چاہتا ہوگا' ہاں فراز کے لیے بھی بندوبست کر دو' یہ بھی میرے ساتھ ہی قیام کریں گے' میں ان کے بارے میں تمہیں بتا دوں گا کہ یہ کون ہیں اور میرے لیے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔"

"سر آنکھوں پر مٹھل شاہ صاحب پوری کوٹھی ان کے لیے ہے پھر بھی میں ہدایت کر چکا ہوں' مسٹر فراز اگر آپ آرام کرنا چاہیں تو براہ کرم آرام کیجیے' کہیں جانے کے خواہش مند ہوں تو گاڑی تیار ہے۔"

"ہاں اب تم آرام کرو اور اگر کہیں جانا چاہو تو بے دھڑک چلے جاؤ۔" مٹھل شاہ نے مجھ سے کہا اور میں کمرے سے باہر نکل آیا' رشید ناگی میری تاک میں تھا' میں اسے لے کر چل پڑا اور پھر میں نے کیمیکلز کا وہ پرچہ اس کے سامنے کر دیا اور اسے مٹھل شاہ کے منصوبے کی ساری تفصیلات بتا دیں' رشید ناگی نے فوراً" کہا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے چیف' بلکہ میں تو سمجھتا ہوں اگر مشعل شاہ صاحب آپ سے کوئی فریب نہیں کر رہے اور جو کچھ کہہ رہے ہیں اسی کے مطابق عمل کرنا چاہتے ہیں تو یہ بہت اچھا ہوا کہ انہوں نے آپ کو اس کا طریقہ کار بتا دیا۔"

"مگر اب کرو گے کیا رشید ناگی؟"

"کوئی مشکل مسئلہ ہی نہیں ہے' یہ کیمیکلز درکار ہیں ناں آپ کو' آیئے چار سو گیارہ میں چلیں' کوئی کام تو نہیں ہے؟"

"نہیں بالکل نہیں۔"

"ہمارے پاس کیمیکل ایکسپرٹ موجود ہیں چیف ایک پورا سیکشن ہے۔ جزیرے پر تو میں نے اعلیٰ ترین لیبارٹری بنوائی ہے اور ہمارے بہت سے ایکسپرٹس وہاں ان دواؤں پر کام کر رہے ہیں جن کے بارے میں اخبارات میں خبریں آتی رہتی ہیں کہ غیر معیاری اور مضر صحت ہیں' چیف یہ بھی ہمارے وطن کا ایک اہم شعبہ ہے' بیمار انسانیت دکھ سے کراہتی ہوئی ہسپتالوں تک پہنچتی ہے' اول ہسپتالوں میں ان غریبوں کے لئے کوئی دوا موجود نہیں ہوتی جو اسے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے' دواؤں کے جو کوٹے ہسپتالوں کو دیئے جاتے ہیں وہ فروخت ہو جاتے ہیں' وہاں پر بھی ان کی خریداری ممکن ہوتی ہے بشرطیکہ مریضوں کی جیب میں پیسے ہوں' ورنہ دوائیں اسٹاک میں ختم ہو چکی ہوتی ہیں' بازار سے انہیں خریدا جائے تو ان کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوتی ہیں مریض تو صاحب فراش ہوتا ہے' لیکن اس کا علاج کرانے والے مہنگائی کی بیماری کا شکار ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ ان دواؤں سے بھی تسلی بخش نتائج برآمد نہیں ہوتے کیونکہ یہ غیر معیاری ہوتی ہیں' چنانچہ انہیں استعمال کرنے والے نئے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں' ہمارا ایک بہت بڑا شعبہ ان دواؤں پر تحقیق کر رہا ہے ان کے اخراجات کا تخمینہ لگایا جا رہا ہے اور چیف اس سلسلے میں باقاعدہ منصوبہ ترتیب دے لیا گیا ہے' ہم ان کے خام اجزا امپورٹ کر کے انہیں ملک ہی میں تیار کرائیں گے اور سرکاری پیمانے پر ان کمپنیوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی جو دولت کمانے کے لیے انسانی صحت سے کھیلتی ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں محکمہ صحت سے امداد درکار ہوگی' لیکن میں یہ چاہ رہا ہوں کہ پہلے ہم اپنی تحقیق مکمل کر کے ان کی تیاری کا معقول بندوبست کر دیں' ہو سکتا ہے سرکاری طور پر

مراعات مل جائیں اور ہم انہیں کمپنیوں میں یہ دوائیں بہتر انداز میں تیار کریں' جہاں ان کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں' خیر یہ ذرا تفصیلی بات چیت ہو گئی' چار سو گیارہ میں بھی ہمارے ایکسپرٹس ابھی موجود ہیں' وہ جو بھی بہتر مشورہ دے سکیں ہم عمل کریں گے۔"

چار سو گیارہ میں چند لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ میں چونکہ بدستور میک اپ میں تھا اور یہ بات تمام لوگوں کو نہیں معلوم تھی اس لیے میری زیادہ پذیرائی نہیں کی گئی لیکن رشید ناگی کا ساتھ ہونا کافی تھا' یہ کیمیکلز ایکسپرٹس کے سامنے پیش کئے گئے اور رشید ناگی نے سوال کیا کہ کیا ان کا مرکب انسانی صحت کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے' تو تھوڑی ہی دیر میں ان کا کمپیوٹرائزڈ رزلٹ مل گیا اور اس رزلٹ نے بتایا کہ الگ الگ یہ بالکل نارمل چیزیں ہیں لیکن ان کا مرکب ایک ایسا کامبی نیشن تیار کر دیتا ہے جو زہر قاتل بن جاتا ہے۔

"کیا کوئی ایسا ذریعہ ہو سکتا ہے کہ ان شیشوں کی پیکنگ میں ہمیں ان جیسی دوسری اشیاء مل سکیں۔"

میرے اس سوال کے جواب میں کیمیکل ایکسپرٹس نے کہا کہ ہاں یہ باآسانی ہو سکتا ہے۔ میں نے رشید ناگی سے کہا کہ مجھے یہ تمام چیزیں اس شکل میں درکار ہیں کہ ان کی پیکنگ اصل ہوں' تمام سیل اسی طرح لگی ہوئی ہوں اور ان کے اندر جو محلول موجود ہوں وہ شناخت بھی نہ کیے جا سکیں اور ان کا مرکب کسی بھی طور انسانی صحت کے لیے نقصان دہ نہ ہو' رشید ناگی نے ان لوگوں سے گفتگو کی اور انہوں نے کہ پورے اعتماد کے ساتھ وہ یہ کام کر سکتے ہیں' اس کے باوجود میں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ یہ معاملہ غیر اہم نہیں ہے کیونکہ وہ مرکب کسی کو استعمال کرایا جائے گا اس کے کسی بھی طرح نقصانات کسی بھی طور برداشت نہیں کیے جائیں گے۔ اس بات کا وعدہ کر لیا گیا کہ ایسا نہیں ہوگا اور اس کی پوری ذمے داری قبول کی جائے گی۔

میں نے رشید ناگی سے کہا۔ "تو کیا میں مطمئن ہو جاؤں کہ تم یہ کام سرانجام دے لو گے؟"

"ہمیں یہ کب درکار ہوں گے چیف؟" رشید ناگی نے کہا اور وہ تمام لوگ چونک کر مجھے دیکھنے لگے' رشید ناگی کے منہ سے چیف کا لفظ سن کر وہ سب ششدر رہ گئے تھے۔ تب رشید ناگی نے ان سے میرا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ میں دانش منصور ہوں اور

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ضرورت کے تحت میک اپ میں ہوں۔ ماحول ہی بدل گیا۔ وہ سب مئودب ہوگئے' معذرتیں کی گئیں اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ تمام کام میری خواہش کے مطابق ہو جائے گا' میں نے اس کے لیے دوسرے دن کا وقت متعین کر دیا تھا۔

دل کو بے پناہ خوشی کا احساس ہوتا تھا۔ میرے پاس ہر شعبہ موجود تھا۔ سعید خان کے بارے میں ہمیں اس بات کا اطمینان تھا کہ وہ مٹھل شاہ کو سنبھالنے کی پوری پوری اہلیت رکھتا ہے' چنانچہ میں اور رشید ناگی ایک کمرے میں بیٹھ کر دوسری باتیں کرنے لگے۔

رشید ناگی اصل میں مجھ سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ نادرہ کا کیا ہوا' اس کے سوال کے جواب میں' میں نے اسے نادرہ کے بارے میں تفصیلات بتائیں' اور کہا کہ وہ گم ہے' ویسے بھی مٹھل شاہ سے نادرہ کے بارے میں کوئی اہم سوال نہیں کیا جاسکتا تھا لیکن بہرحال مجھے نادرہ کا کوئی نشان نہیں مل سکا تھا۔ میں نے کہا۔

"ناگی ظاہر ہے اب ہم مٹھل شاہ کو یہاں سے نہیں نکلنے دیں گے۔ پہلے ان کی ذہنی حالت پر توجہ دی جائے گی اور اگر ہم اس میں کامیاب ہوگئے تو بعد میں ان سے نادرہ کے بارے میں معلوم کیا جاسکتا ہے' فی الحال میں نے جلد بازی نہیں کی ہے کیونکہ یہ معاملہ انتہائی خوفناک ہے۔"

"چیف آپ نے جو منصوبہ ترتیب دیا ہے درحقیقت میرے لیے وہ بڑا سنسنی خیز ہے آپ دانش منصور کی موت کا اعلان کریں گے۔ کیا اس کے بعد ہمیں کچھ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔"

"نہیں کرنا پڑے گا۔ میں کچھ عرصے یہ کھیل جاری رکھوں گا۔ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کے ذہن سے میں دانش منصور کا خوف نکال دینا چاہتا ہوں کیونکہ وہ دانش منصور کے بارے میں بہت کچھ جان چکے ہیں اور اس کے بعد یہ ہوگا رشید ناگی کہ یہ دونوں ادارے ایک کام کی تکمیل کے بعد پھر علیحدہ ہو جائیں گے اپنے اپنے طور پر کام کریں گے۔ میں اپنا طریقہ کار کچھ بدلنا چاہتا ہوں میری خواہش ہے کہ اب تک تو ہم ان سے اپنا ڈیفنس کرتے رہے ہیں۔ اب آگے بڑھ کر میں ان کے خلاف کارروائی کروں' اور اس قسم کے کام سرانجام دوں کہ دنیا بھر میں ہمارے لیے ملکوں کی کارروائیاں اور پالیسیاں بہتر ہوں' ہمیں ایسے وسائل حاصل ہوں' جن سے ہمارا ملک ترقی پائے اور اس کے لیے

اتنا میں جانتا ہوں کہ مجھے مجرمانہ کارروائیاں کرنا ہوں گی۔ رشید ناگی میں مافیا سے منسلک ہونا چاہتا ہوں' اور اس میں شامل ہو کر میں اپنے ملک کے خلاف ہونے والی کارروائیوں سے بھی آگاہ ہو سکتا اور اپنے ملک کی بہتری کے لیے بھی کام کر سکتا ہوں۔ دانش منصور کی حیثیت سے یہ کام میرے لیے مشکل ہو جاتا' میں زیادہ بہتر طریقے سے یہ عمل کر سکتا ہوں۔"

رشید ناگی مجھے پر خیال نگاہوں سے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"ٹھیک ہے چیف ظاہر ہے آپ نے جو کچھ سوچا ہو گا بہتر ہی سوچا ہو گا۔"

"اور تم سے اس کی کامیابی کی دعاؤں کا منتظر ہوں ناگی۔"

"میرا رواں رواں آپ کی کامیابی کے لیے دعا گو ہے۔"

"یہ چیکاس برادرز نظر نہیں آئے اس دوران کیا کر رہے ہیں یہ؟"

"جزیرے پر ہیں انہیں جزیرہ بہت پسند آیا ہے وہیں پر اپنی اپنی پسند کے کاموں میں مصروف ہیں۔" ناگی نے جواب دیا۔

"گڈ۔ میرے دل میں بھی اسے دیکھنے کی بڑی خواہش ہے لیکن جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں اس کا تمہیں اندازہ ہے۔"

"میرا خیال ہے چیف کھیل بہت جلد ختم ہو جائے گا؟"

"نہیں ناگی۔ کھیل جلد ختم نہیں ہو گا' کیونکہ میں اسے دور تک لے جانا چاہتا ہوں۔"

رات کو ڈنر پر مٹھل شاہ نے مجھے شریک کیا تھا اور بہت سی باتیں کرتا رہا تھا۔ دوسرے دن اس نے ساڑھے دس بجے کے قریب مجھ سے ملاقات کی اور سرگوشی کے انداز میں بولا۔

"آج رات ڈنر پر میں اپنی کارروائی کی تکمیل کر لینا چاہتا ہوں۔ یقینی طور پر تمہیں یہ کیمیکل حاصل ہو جائیں گے کیونکہ ان کی فروخت عمومی ہے اور ان پر کوئی پابندی نہیں ہے تم چاہو تو انہیں مختلف اسٹورز سے حاصل کر سکتے ہو' پروگرام یہ ہے کہ ہم دانش منصور کو یہ مرکب کسی نہ کسی طرح دے دیں گے۔ اس کے دس بارہ ڈراپس کافی ہوں گے اس کارروائی کے دوران تم بھی میرے ساتھ رہو گے اس کی تکمیل کے بعد ہم اس کا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

نتیجہ دیکھیں گے اور پھر خاموشی سے یہاں سے نکل چلیں گے۔ میں نے اچھی طرح جائزہ لے لیا ہے کہ جب میں اور دانش منصور ساتھ ساتھ ہوتے ہیں تو اور کوئی ایسا نہیں ہے جو ہماری جانب متوجہ ہوتا ہو اور ہم پر نظر رکھتا ہو۔ ہم دونوں ٹہلنے کے سے انداز میں یہاں سے نکلیں گے اور اس کے بعد کہیں سے کوئی ٹیکسی وغیرہ لے کر چل پڑیں گے۔ بعد میں ہمیں مستقل گھر میں قیام کرنا ہوگا۔"

"بہت بہتر۔ اچھا تو اب مجھے اجازت دیجیے میں چلتا ہوں۔"

کوٹھی سے گاڑی لے کر ہی نکلا تھا اور اسے کافی دور جانے کے بعد ایک بنگلے کی آڑ میں روک دیا تھا پھر وہاں سے چار سو گیارہ تک کا پیدل سفر کیا تھا اور اس کے بعد چار سو گیارہ میں پہنچ گیا تھا۔

رشید ناگی کو چونکہ تمام منصوبوں کا علم تھا اس لیے تمام کارروائیوں کو چھوڑ کر وہ میرے کام کے لیے تیار تھا' کیمیکل ایکسپرٹس نے وہ شیشیاں میرے سامنے رکھ دیں اور ان کی اصل پیکنگ بھی جو بازار سے منگوالی گئی تھیں۔ نقلی پیکنگ اصل پیکنگ کے مطابق تھی پھر وہ مرکب مختلف مقدار میں تیار کر کے چند جانوروں پر آزما کر مجھے اس کے تجربات دکھائے گئے۔ ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا بلکہ وہ پوری طرح چاق و چوبند تھے۔ کئی گھنٹے میں چار سو گیارہ میں اس کیمیکل مرکب کی مختلف مقداروں کا تجربہ کرتا رہا اور جب مجھے اطمینان ہوگیا کہ یہ کسی بھی طور سعید خان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے' تو میں مطمئن ہوگیا۔ وہ مرکب مختلف شیشیوں میں اصل کے مطابق پیک کر کے سیل کر دیا گیا اور اس کی کیفیت بازار سے حاصل شدہ مرکب کی شیشوں سے مختلف نہ رہی تو میں مطمئن ہوگیا۔ اس کے بعد سعید خان کو ایک بار پھر بریف کرنا تھا۔ رشید ناگی نے کوٹھی جا کر سعید خان کو بلالیا۔ مٹھل شاہ اس وقت اپنے کمرے میں ہی موجود تھا۔ میں نے سعید خان کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"رات کو تمہاری ہلاکت کا بندوبست کیا جائے گا ڈنر پر تمہیں ایک ایسی دوا دی جائے گی جو زہریلی ہوگی۔ سعید خان تمہیں مٹھل شاہ کو مطمئن کرنا ہے اس طرح کی اداکاری کرنی ہے تمہیں کہ مٹھل شاہ جیسا زیرک آدمی مطمئن ہو جائے' میرا خیال ہے موت کی اداکاری کرتے میں تمہیں کوئی خاص دقت نہیں ہوگی۔"

"نہیں ہوگی چیف آپ مطمئن رہیں۔"

"بس تو میرا خیال ہے مٹھل شاہ کے سلسلے میں یہ تمہارا آخری کام ہوگا اور ناگی اس کے بعد سعید خان کا میک اپ اتار دیا جائے اور اسے آرام کرنے دیا جائے۔"

رشید ناگی نے گردن ہلائی تھی' سعید خان کو زیادہ دیر یہاں نہ رکھا گیا چونکہ مٹھل شاہ کسی بھی وقت اسے طلب کر سکتا تھا' ہم نے جو منصوبہ ترتیب دیا تھا ابھی تک اس سے مطمئن نہیں تھے دواؤں کی وہ شیشیاں ایک ایسے تھیلے میں پیک کر لی گئیں جو میڈیکل اسٹور سے حاصل کیا گیا تھا تاکہ مٹھل شاہ کو کسی قسم کا کوئی شبہ نہ ہوسکے' یقینی طور پر وہ ان کے اثرات سے اتنا ہی مطمئن تھا کہ اس نے کسی تجربے کی بات نہیں کی تھی۔

غرضیکہ یہ سارے کام مکمل ہوگئے۔ کوئی پونے ایک بجے کے قریب میں واپس اسی گاڑی میں کوٹھی پہنچ گیا تھا اور یہ اچھا ہی ہوا کہ میں نے ہر چیز کا بنیادی طور پر خیال رکھا تھا۔ مٹھل شاہ اس وقت کوٹھی کے پارک پر چہل قدمی کر رہا تھا۔ وہ میری جانب متوجہ ہوگیا تھا' میں دواؤں کا پیکٹ لے کر چند قدم آگے بڑھا تو اس نے بھی میری جانب قدم اٹھا دیئے پھر گردن سے مجھے چلنے کا اشارہ کیا اور میں اس کے ساتھ چلنے لگا' راستے میں کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی' وہ مجھے لیے ہوئے اپنے کمرے میں پہنچ گیا اور پھر پیکٹ کی جانب ہاتھ بڑھا دیا۔ اس کے بعد سرگوشی کے انداز میں بولا۔

"دروازہ بند کردو۔"

میں نے پلٹ کر دروازہ بند کر دیا تھا' اس نے دواؤں کی شیشیاں نکالیں' انہیں غور سے دیکھتا رہا پھر مطمئن انداز میں بولا۔

"عجیب و غریب چیز ہے یہ' ان چار دواؤں کا مرکب قیامت خیز زہر بن جاتا ہے جبکہ انہیں الگ الگ مختلف امراض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے' ان کی فروخت بالکل عام ہے۔"

"مجھے حیرت ہوئی اس بات پر۔"

"انہیں ذہن نشین کرلو ہوسکتا ہے کبھی ضرورت پیش آجائے۔"

"آپ انہیں مکمل کر کے کسی جانور پر تجربہ کرنا پسند کریں گے آپ کہیں تو میں کوئی بلی وغیرہ حاصل کرنے کی کوشش کروں۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کمال کرتے ہو تم یہ اتنی آزمودہ چیز ہے کہ اس کے غلط ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"نہیں اگر آپ مطمئن ہیں تو میں آپ کے تجربے کو چیلنج نہیں کر رہا' میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ کام اطمینان طریقے سے ہو۔"

"مثل شاہ نے دواؤں کی وہ شیشیاں ایک الماری میں رکھتے ہوئے کہا۔"

"سب سے زیادہ موثر بات یہ ہے کہ ہمیں یہاں بھروسہ اور اعتماد حاصل ہے لیتھ اشمیر یا ٹٹ مین دوسرے کسی ذریعے سے اس کوٹھی میں کسی کو نہیں بھیج سکتا تھا' میں اس کا اچھی طرح جائزہ لے چکا ہوں' ظاہر ہے دانش منصور جو کچھ کر رہا ہے اس میں اسے سینکڑوں دشمنوں کا سامنا ہے' وہ اتنی آسانی سے کسی کو یہاں تک نہیں پہنچنے دے سکتا۔"

میں نے مدھم سے مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"آپ کو خود اندازہ ہوگا مثل شاہ صاحب کہ ان لوگوں نے آپ کا انتخاب لاکھوں میں سے کیا ہے اس سے پہلے بھی لیتھ اشمیر اپنے ایک بہت ہی اہم رکن فلیک رابنس اور شیری رابنس کو بھیج چکا ہے وہ یہاں موت کا شکار ہو گئے۔"

"ہاں مجھے بریف کرتے ہوئے اس بارے میں بتایا گیا تھا بہرحال آج ہم اپنا کام ختم کرلیں گے' تم تیار ہو ناں.........؟"

"مجھے کیا تیاریاں کرنی ہیں' اس کام کی تکمیل کے بعد ہمیں نکل جانا ہے اور گلشن اقبال کے اس مکان میں قیام کرنا ہے بعد میں آپ جس طرح بھی مناسب سمجھیں۔"

ڈیڑھ بجے کے قریب کھانے کے لیے طلب کرلیا گیا' میں بھی کھانے میں شریک تھا' سعید خان بھی تھا' کھانے کے دوران ہلکی پھلکی گفتگو ہوتی رہی اور اس کے بعد کھانا ختم ہوگیا۔

پھر باقی وقت میں نے مثل شاہ کے ساتھ ہی گزارا تھا۔ شام کی چائے کے لیے ہم لوگ باہر آئے' سعید خان ہر طرح سے مثل شاہ کی پذیرائی کر رہا تھا۔ مثل شاہ نے اس سے کہا بھی کہ وہ اپنے مشاغل جاری رکھے لیکن سعید خان نے والہانہ انداز میں جواب دیا کہ اس کی زندگی کا بہترین مشغلہ یہ ہے کہ مثل شاہ کی خدمت میں حاضر رہے اس سے اہم کام اور کوئی نہیں لگتا اسے' ایسے جملے ادا کرتے دیکھ کر میں چور نگاہوں سے مثل شاہ

کا جائزہ لے لیا کرتا تھا' لیکن میں نے اس میں کوئی جذباتی لغزش محسوس نہیں کی تھی وہ نارمل ہی رہتا تھا بہرحال آج اس کا فیصلہ ہو جانا تھا کہ وہ اپنی کاوشوں میں مخلص ہے یا غیر مخلص۔ رشید ناگی نے ایک دلچسپ نقطے کی جانب اشارہ کیا تھا کہ اگر وہ اپنے مسئلے میں غیر مخلص ہے اور دانش منصور کو قتل نہیں کرنا چاہتا تو پھر میری ذات کو خطرہ پیش آسکتا ہے۔ میں محتاط تھا لیکن اس کے امکانات نظر نہیں آرہے تھے' وقت گزارنا انتہائی مشکل ہو رہا تھا۔ ڈنر پر بھی ہم تینوں ہی یکجا تھے۔ مثل شاہ سنجیدہ نظر آرہا تھا۔ اس نے میرے سامنے ہی ان چاروں دواؤں کو یکجا کر کے ایک محلول تیار کیا تھا اور ایک چھوٹی سی شیشی میں اسے اپنے پاس محفوظ کرلیا تھا۔ کھانا جاری رہا میرے اعصاب میں ہلکی سی کھچاوٹ تھی۔ کھانا خاموشی سے کھالیا گیا' مثل شاہ نے کھانے کے دوران ہی فرمائش کردی تھی کہ کھانے کے بعد وہ کافی پیئے گا اور سعید کان نے کافی لانے کے لیے کہہ دیا تھا' میں سمجھ گیا کہ کھیل کافی ہی میں ہوگا۔

بہرحال میرا یہ اندازہ درست نکلا' کافی تیار کی گئی' مثل شاہ انگلی سے ایک ڈیکوریشن پیس کو گھما رہا تھا جو ڈنر ٹیبل پر رکھا ہوا تھا' پھر اس نے اچانک ڈیکوریشن پیس کو اس انداز میں جنبش دی کہ وہ لڑھکتا ہوا میز سے نیچے گر پڑا ہلکی سی آواز کے ساتھ اور بالکل ہی غیر اختیاری طور پر سعید خان نے جھک کر وہ ڈیکوریشن پیس میز کے نیچے سے اٹھالیا' لیکن مثل شاہ کی برق رفتاری بھی قابل دید تھی اسی دوران اس نے سعید خان کی کافی کی پیالی میں وہ شیشی انڈیل دی تھی جو اس کے ہاتھ میں تھی سعید خان سیدھا ہوا تو مثل شاہ کا کام مکمل ہوچکا تھا۔ اس نے اپنی کافی اٹھا کر ہونٹوں سے لگالی' میں بھی کافی پیتا رہا' سعید خان نے بھی اپنی کافی اٹھا کر اس کے دو تین بڑے بڑے گھونٹ لیے اور اچانک ہی اس کا ہاتھ لرزنے لگا' آخری گھونٹ لے کر کافی کی پیالی رکھتے ہوئے اسے خاصی وقت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میرے دل میں دھواں سا بھر گیا' کیا سعید خان یہ اداکاری کر رہا ہے یا خوانخواستہ کوئی گڑبڑ ہوگئی' وہ آنکھیں پھاڑ رہا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ تشنجی انداز میں میز پر پھیل رہے تھے' میری حیرت اس وقت بالکل غیر حقیقی نہیں تھی' میں خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا' سعید خان نے اچانک ہی کرسی پیچھے کھسکائی اور کھڑے ہو کر کچھ بولنے کی کوشش کی' لیکن اس کے منہ سے چند ہی آوازیں نکلی تھیں۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں.......... یہ میں.......... تھا تھا'کک.........."

مٹھل شاہ اپنی کرسی کھسکا کر کھڑا ہو گیا' میں بھی دہشت زدہ سا اس کے ساتھ ہی کھڑا ہوا تھا۔ سعید خان کے حلق سے گھٹی گھٹی آوازیں نکل رہی تھیں اور پھر وہ دوسری جانب الٹ گیا۔

خاصی زور سے گرا تھا' میرے دل پر چوٹ لگی تھی لیکن اس وقت اس کی خبر گیری کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ آہ! نجانے کیا ہوا ہے' سعید خان کی یہ ادکاری' اداکاری تو نہیں معلوم ہو رہی تھی' مٹھل شاہ نے اپنا چوڑا ہاتھ میری کلائی پر رکھا اور آہستہ سے بولا۔

"آؤ۔"

میرے قدم دروازے کی جانب کس طرح اٹھے' میرا دل ہی جانتا تھا' اندر سے کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ گڑ بڑ ہو گئی ہے یقیناً' کوئی گڑ بڑ ہو گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

مٹھل شاہ کے لیے دل میں اگر احترام کے وہ جذبات نہ ہوتے جو ابتدا ہی سے میرے دل میں جاگزیں تھے تو اس وقت مٹھل شاہ کا ساتھ نہ دیتا بلکہ سعید خان کی خبر گیری کرتا یہ اندازہ تو ہو چکا تھا کہ مٹھل شاہ کے اندر کوئی نرم گوشہ نہیں ہے بلکہ وہ روز آرگنائزیشن کے دیئے ہوئے تمام کام اس خوش اسلوبی سے پورے کر رہا ہے جس کی اسے ہدایات دی گئی تھیں۔ گویا اس نے اپنی دانست میں مجھے قتل کر دیا تھا۔ مٹھل شاہ کے لیے میرے دل میں ابھی تک کوئی بدگمانی نہیں پیدا ہوئی تھی کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ ذہنی طور پر عدم توازن کا شکار ہے بس ایک موہوم سا خیال تھا دل میں کہ ہو سکتا ہے ماضی کے رشتے اسے روکیں اور وہ اپنا یہ خیال تبدیل کر دے لیکن اس نے اپنی دانست میں سعید خان کو ہلاک کر دیا تھا حالانکہ جو اشیاء میں نے اسے لا کر دی تھیں اس کے بارے میں رشید ناگی نے اور میرے ڈپارٹمنٹ کے لوگوں نے مجھے پورا یقین دلایا تھا کہ وہ سب بے ضرر چیزیں اور ان سے نقصان نہیں پہنچ سکتا لیکن بس نجانے دل کیوں بے ایمان ہو رہا تھا۔ گلشن اقبال کے اس مکان میں پہنچ گیا حالانکہ عام حالات میں یہ بھی بہت زیادہ ضروری نہیں تھا اگر وہیں اس کوٹھی میں قیام کیا جاتا تب بھی کوئی نہ کوئی ترکیب نکالی جا سکتی تھی جس کے تحت الزام ہم دونوں پر نہ آتا لیکن میں مٹھل شاہ کے زیر ہدایت ہی کام کر رہا تھا اور ابھی تک میں نے کہیں اس سے انحراف نہیں کیا تھا۔ بس ایک غم کا احساس تھا دل ٹوٹ سا گیا تھا جب کہ مٹھل شاہ بہت مطمئن نظر آ رہا تھا۔

گلشن اقبال کے اس مکان میں پہنچنے کے بعد اس نے مطمئن لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"تم نے میری تمام کارکردگی پر غور کیا مسٹر فراز اصل میں مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ اگر وہ احمق مجھ سے ایسی اندھی عقیدت نہ رکھتا تو اس طرح شکار نہ ہو جاتا لیکن اس نے اپنی عقیدت میں ہر خطرے کو نظرانداز کر دیا تھا مجھے تو حیرت ہے اس بات پر کہ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر جیسے بڑے ادارے جنہوں نے دنیا بھر میں اپنا ایک معیار قائم کرلیا ہے اس جیسے احمق کے ہاتھوں اس طرح کیوں زچ ہو گئے کہ ان کا جینا حرام ہو گیا۔ بہرحال میں تمہارے تعاون پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ میری کامیابی نہیں بلکہ اس میں تمہارا پورا حصہ ہے۔"

"میں بھی آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں مشعل شاہ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے آئندہ اقدامات کیا ہوں گے؟"

"کچھ نہیں۔ ابھی ہمیں یہیں قیام کرنا ہوگا اور اس سلسلے میں سب سے پہلا کام یہ کرو کہ اپنا حلیہ تبدیل کرلو۔ تمہارے پاس میک اپ کا سامان موجود ہے کیا تم اپنے ہاتھوں سے اپنے چہرے پر میک اپ کر سکتے ہو؟"

"جو سامان میرے پاس ہے وہ بس اتنا کر سکتا ہے کہ میرے حلئے میں تھوڑی سی تبدیلی پیدا کردے۔"

"ہمارے لیے بس اتنا ہی کافی ہے۔ میں بھی اسی پر عمل کرنے جا رہا ہوں۔ ہم یہاں تو آ گئے ہیں لیکن صرف حلیہ بدلنے کے لیے۔ ابھی ہمیں واپس جا کر حالات کا اچھی طرح جائزہ لینا ہے۔ کیا تم تیار ہو؟"

"مجھے آپ کے ہر حکم کی تعمیل کر کے خوشی ہو گی۔"

"تو بس جاؤ چہرے میں تھوڑی سی تبدیلی کرلو باقی کی باتیں بعد میں بتاؤں گا۔"

مشعل شاہ خود بھی اپنے کمرے کے باتھ روم میں چلا گیا۔ میں کف افسوس ملنے لگا۔ پتا نہیں ادھر کیا صورت حال ہو۔ جب مجھے یہ اطمینان ہو گیا کہ مشعل شاہ اپنا حلیہ بدلنے میں مصروف ہے تو میں وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ اس نے مجھے اس بات کی اجازت دی تھی کہ میں بھی اپنا حلیہ تبدیل کرلوں چنانچہ اس سے کافی فاصلے پر آنے کے بعد میں نے باتھ روم کا رخ کیا اور دروازہ بند کرنے کے بعد کالر ٹرانسیٹر پر رشید ناگی کو مخاطب کیا۔ رشید ناگی نے فوراً ہی میرا پیغام وصول کیا تھا۔

"رشید ناگی صورت حال بتاؤ۔"

"بالکل ٹھیک ہے چیف۔ سعید خان کی اداکاری کیسی رہی؟"

"میرے خدا۔ سعید خان نے تو میرا کلیجہ ہی نکال لیا تھا۔ تم اس سے ملے ہو نا ہمارے نکل آنے کے بعد۔" میں نے رشید ناگی سے پوچھا۔

"چیف زیادہ فاصلے پر نہیں تھا آپ سے۔ جیسے ہی آپ لوگ وہاں سے چلے میں سعید خان کے پاس پہنچ گیا۔"

"وہ ٹھیک ہے نا؟"

"بالکل ٹھیک ہے آپ کو اس کی اداکاری پسند آئی؟"

"تم پسند کی بات کرتے ہو۔ میں کہہ رہا ہوں تم سے کہ میرا دوران خون تیز ہو چکا تھا۔ نجانے کیوں مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے اور سعید خان کو کوئی نقصان پہنچ چکا ہے۔"

"نہیں چیف وہ بالکل ٹھیک ہے اور یہی کہہ رہا تھا کہ پتا نہیں میری اداکاری کیسی رہی؟"

"اسے میری طرف سے مبارکباد دینا اور اب تم اس سلسلے میں اپنی دوسری کارروائیوں کا آغاز کردو۔"

"ٹھیک ہے چیف ہمارا پروگرام پہلے سے طے ہے۔" رشید ناگی نے کہا اور میں نے اطمینان سے کالر ٹرانسیٹر بند کر دیا اب کہیں جا کر سکون ہوا تھا دل کو۔ ورنہ ایسے برے برے خیالات آ رہے تھے دل میں کہ بس جان ہی ہلکان ہوئی جا رہی تھی۔ میک اپ وغیرہ کیا کرنا تھا ہلکی سی داڑھی چہرے پر لگالی۔ باریک باریک مونچھیں۔ بھوئیں بھی تبدیل کرلیں اور ایک ایسا لوشن چہرے پر مل لیا جس سے رنگ سانولا ہو گیا۔ اس کے ساتھ گولڈن فریم کی ایک عینک نے مجھے اتنا تبدیل کر دیا تھا کہ مجھے کوئی اس شکل میں نہیں پہچان سکتا تھا۔

دل کے گوشوں میں اب بھی ایک دکھن سی تھی۔ مشعل شاہ نے مجھے ہلاک کر دیا۔ اس شخص نے جس سے مجھے دلی عقیدت تھی لیکن دل کو ایک طرح سے ڈھارس بھی تھی کہ مشعل شاہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہے اب یہ بات طے ہو گئی کہ اس کا اپنا ذہن بالکل ہی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی سوچا کہ مشعل شاہ کو اصل حالت میں لانے کے لیے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

نجانے کیا کیا جتن کرنے پڑے گے۔ اب سوال یہ تھا کہ مشعل شاہ کا اپنا آیندہ کیا پروگرام ہوتا ہے؟ میرے دل میں اس کے لیے بڑا احترام تھا اور اسی احترام کے تحت میں اب تک خاموشی سے اس کی ہدایت پر عمل کرتا چلا آرہا تھا۔ ورنہ یہ پوچھ بھی سکتا تھا کہ اس کا پروگرام کیا ہے۔ مشعل شاہ اس سلسلے میں اپنے آپ کو انچارج سمجھ رہا تھا حالانکہ تھوڑی بہت ذمے داریاں میرے سپرد بھی کی گئی تھیں۔ بہرطور یہ اختلاف کی بات نہیں تھی اس لیے اب تک میں نے اختلاف نہیں کیا تھا۔

میں اپنا حلیہ بدل کے اور لباس تبدیل کر کے جب مشعل شاہ کے کمرے میں پہنچا تو بری طرح چونک پڑا۔ میرے فرشتوں کو بھی گمان نہیں تھا کہ مشعل شاہ اپنے آپ کو اتنا مضحکہ خیز بنالے گا۔ اس نے اپنی خوب صورت داڑھی اور مونچھیں صاف کر دی تھیں اور ایسا چہرہ میرے سامنے آیا تھا جسے میں خود بھی پہچان نہیں سکتا تھا۔ میں نے تو مشعل شاہ کو کسی اور ہی روپ میں دیکھا تھا۔ ایک درویش ایک محب وطن جو دوسروں کے کام آتا تھا اور جس نے اپنے وطن کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ اس نے طریقہ کار دوسرا اختیار کیا تھا لیکن اس کے پس پردہ انسانی بھلائی پوشیدہ تھی۔ نہ جانے کیوں مجھے کچھ نفرت کا سا احساس ہوا لیکن پھر یہ سوچ کر دل کو سمجھالیا کہ جب اس کا دماغ ہی اس کا اپنا نہیں ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ مشعل شاہ مسکرا کر بولا۔

”حالانکہ میں نے اپنی پسندیدہ داڑھی اور مونچھیں صاف کر دی ہیں زندگی کے کسی دور میں‘ میں نے اس بارے میں کبھی بھول کر بھی نہیں سوچا تھا۔ نجانے کب سے یہ داڑھی اور مونچھیں میرے چہرے پر پل رہی تھیں لیکن آج میں نے اپنا حلیہ بدلنے کے لیے انہیں صاف کر دیا ہے۔ اس کے باوجود تم نے ہلکا سا میک اپ جو اپنے چہرے پر کیا ہے وہ بے حد جاندار ہے۔ بیٹھو ہمیں آیندہ کے سلسلے میں گفتگو کرنی ہے۔“

”جی مشعل شاہ صاحب۔“ میں نے اپنے دل و دماغ پر مکمل قابو پاکر مشعل شاہ کی اس ہدایت پر بھی عمل کیا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

”سب سے پہلے تو ہم چلتے ہیں یہ جائزہ لیں گے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے‘ ذرا تھوڑی سی تفصیلات دیکھنا ہوں گی۔ اس کے بعد واپس آجائیں گے۔ ویسے بہت بڑا کام ہوا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے سرپرستوں کے لیے یہ بہت بڑی خوش خبری ہے۔“

”مشعل شاہ صاحب میں ابتدا ہی سے اس سلسلے میں ایک بڑی کمی محسوس کرتا رہا ہوں۔“

”کیا؟ مجھے بتایا کیوں نہیں۔“

”بس آپ کے سامنے زبان کھولنے کی جرات نہیں ہوئی تھی۔“

”نہیں اگر کوئی کام کی بات ذہن میں آیا کرے تو ضرور بتایا کرو۔ میں تمہیں اپنا ماتحت نہیں اپنا دوست سمجھتا ہوں۔ کیا خیال آیا تھا تمہارے ذہن میں؟“

”ہمارے پاس کسی ایسے رابطے کا انتظام ہونا چاہیے تھا‘ جس کے ذریعے ہم اپنی کامیابی یا ناکامی کی اطلاع اپنے اداروں کو دے سکتے۔ یا کم از کم لیتھ اشمیر کو ہی۔“

مشعل شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس نے کہا۔ ”خیر میں اس بارے میں زیادہ تفصیلات نہیں جانتا لیکن ٹٹ مین کا کہنا تھا کہ دانش منصور اس قدر چالاک انسان ہے اگر ذرا سا شبہ بھی ہوگیا تو سارا کھیل بگڑ جائے گا۔ لیتھ اشمیر‘ کرش ڈی ایم کا چیف ہے۔ وہ بھی اس بات سے خوفزدہ ہے۔ اس نے پہلے بھی جن لوگوں کا بھیجا تھا انہیں بھی اس نے بڑی ذہانت سے منتخب کیا تھا اور ان کے ساتھ کسی اور کو نہ بھیج کر اس نے یہی سوچا تھا کہ اس طرح وہ محفوظ رہیں گے اور دانش منصور کو شبہ نہیں ہو پائے گا۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں اگر ان لوگوں کے پس پشت اور بھی چند افراد ہوتے تو شاید ان کا تحفظ ہو پاتا۔ یہی انداز اس بار بھی اختیار کیا گیا ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں مائی ڈیئر مسٹر فراز کہ اگر دانش منصور کے دل میں میرے لیے وہ جذبات نہ ہوتے‘ جنہوں نے اس سے سوچنے سمجھنے کی قوتیں چھین لی تھیں تو اسے زیر کرنا اتنا آسان کام نہ ہوتا۔“

”انتہائی معذرت کے ساتھ آپ سے ایک سوال کروں لیکن وعدہ کیجئے کہ میرے اس سوال کا آپ برا نہیں مانیں گے۔“

”نہیں........ جو کامیابی اس وقت مجھے حاصل ہوئی ہے اس میں تمہارا برابر کا حصہ ہے اور میں تمہاری اعلیٰ کارکردگی سے خوش بھی ہوں اس لیے جو سوال دل چاہے کرو۔“

”کیا دانش منصور کی موت کا آپ کو افسوس نہیں ہوا........ حالانکہ اب تک جو واقعات میرے علم میں آئے ہیں اور جس طرح دانش منصور نے آپ کی پذیرائی کی ہے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

اس سے مجھے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ آپ سے اندھی عقیدت رکھتا تھا اور آپ خود اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ آپ اس کی اس عقیدت کی بنیاد پر اپنے اس مشن میں کامیاب ہو سکے ہیں۔"

میرے ان الفاظ پر مٹھل شاہ چند لمحات کے لیے خاموش ہو گیا۔ سوچتا رہا اور اس کے بعد اس نے کہا۔

"میرا خیال ہے میرے ذہن سے اب وہ تمام تصورات نکل چکے ہیں جن میں اس کے لیے گداز تھا یا محبت کا کوئی جذبہ تھا اب تو مجھے یاد بھی نہیں ہے کہ میں نے اس سے کس انداز میں اپنی محبتوں کا آغاز کیا تھا۔ نظریات بدل جاتے ہیں فراز اور بعض اوقات انسان اپنے ماضی سے بالکل ہی رابطے توڑ لیتا ہے۔ مجھے اپنی کامیابی کی خوشی ہے اور مجھے اس بات پر کوئی افسوس نہیں ہے کہ اب وہ نوجوان اس دنیا میں نہیں ہے جس نے میرے شانوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونا سیکھا تھا۔"

میں نے پر خیال انداز میں گردن ہلائی' اور دل میں نجانے کیا کیا سوچتا رہا۔ بہت دیر گزرنے کے بعد مٹھل شاہ نے کہا۔

"میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہیے' ذرا فاصلے پر رہ کر یہ جائزہ لیں گے کہ دانش منصور کی موت کی تصدیق ہو گئی ہے یا نہیں۔"

میں تیار ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہم ڈیفنس پہنچ گئے۔ یہاں رشید تاگی کی تمام کارروائی تیزی سے تکمیل کے مراحل طے کر رہی تھیں۔ دس بارہ موبائل پورے علاقے میں کھڑی ہوئی تھیں۔ گاڑیوں کو آنے جانے سے روکا جا رہا تھا سرکاری گاڑیاں بھی آ رہی تھیں سائرن بج رہے تھے نجانے کیا کیا ہو رہا تھا پھر فوجی گاڑیاں بھی دیکھی گئیں' شاہنواز کی گاڑی بھی سکیورٹی والوں کے ساتھ وہاں پہنچ گئی تھی۔ پورے علاقے کا محاصرہ کر لیا گیا تھا۔ ویسے بھی چونکہ رات کا وقت تھا' اس لیے اس علاقے میں زیادہ آمد و رفت نہیں تھی لیکن پھر بھی کافی فاصلے سے گزرنے والی گاڑیوں کو روکا جا رہا تھا۔ ہماری گاڑی بھی روک دی گئی اور ہم کوٹھی سے باہر دور رک گئے لیکن یہاں سے بھی صورت حال کا جائزہ لیا جا سکتا تھا۔

مٹھل شاہ خاموشی سے باہر کے مناظر دیکھ رہا تھا اس نے سرگوشی کے عالم میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کام ہو گیا ہے فوجی گاڑیاں بھی آئی ہیں اور وزراء کی گاڑیاں بھی ہیں۔ بھئی اس لڑکے نے کمال کر دکھایا۔"

"مٹھل شاہ صاحب آپ کو اس کا ماضی یاد ہے۔"

ہاں اچھی طرح یاد ہے کہ ایک ٹرک پر کلینر تھا۔ صفائی کرتا تھا گاڑیوں کی' لیکن ذہین تھا۔ میں نے اس کی آنکھوں میں وہ بجلیاں تڑپتے ہوئے دیکھی تھیں اس کا مستقبل اس کی آنکھوں سے جھانک رہا تھا۔ بہرحال وہ جن بلندیوں تک پہنچا وہاں سے میں نے ہی اسے نیچے اتارا۔

میرے اوپر سخت جنون طاری ہونے لگا تھا۔ مٹھل شاہ کے الفاظ میرے لیے ناقابل برداشت ہو رہے تھے حالانکہ میں بار بار اپنے آپ کو سنبھال رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ یہ شخص اس وقت دیوانہ ہے' مٹھل شاہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ دہری کیفیت تھی اس کی۔ میرے بارے میں یہ تو اسے یاد تھا کہ میں ٹرک پر کلینر تھا اور اس نے میرے لیے بہت اچھے انداز میں سوچا تھا لیکن آج کے اس واقع کا اس کے دل پر کوئی اثر نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کامیابی پر خوش تھا۔ میں اپنے آپ ہی کو سمجھاتا رہا۔ قابو میں رکھنا ہے اپنے آپ کو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی جذباتی کیفیت وقت سے پہلے کام خراب کر دے۔ بہت دیر کے بعد میں نے مٹھل شاہ سے کہا۔

"ان کارروائیوں کے بارے میں ہمیں اس سے زیادہ علم نہیں ہو سکے گا مٹھل شاہ صاحب' کیا اب یہاں رکنا مناسب ہے؟"

"نہیں۔ چلو واپس چلتے ہیں۔"

واپسی پر بھی وہ اسی موضوع پر گفتگو کرتا آیا تھا اور اس نے مسلسل مسرت کا اظہار کیا تھا کہ اسے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ میں نے کہا۔

"ہماری واپسی کب تک متوقع ہے۔"

"نہیں نہیں ابھی تو ہمیں خاصا طویل وقت یہاں گزارنا پڑے گا۔"

"آپ نے مجھے اتنا مقام دے دیا ہے تو کم از کم اتنا ضرور بتا دیجیے کہ ہم اپنے اداروں کو اس کامیابی کی اطلاع کیسے دیں گے؟"

"کامیابی کی اطلاع تو غالباً کل کے اخباروں سے انہیں مل جائے گی۔ وہ سب ہماری

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

حرکت پر مسلسل نگاہیں جمائے بیٹھے ہوئے ہیں کسی نہ کسی طور انہیں پتا چل ہی جائے گا لیکن ہمیں اس بارے میں جو مزید ہدایات ملیں گی وہ شاید کچھ عرصے کے بعد ملیں گی۔"

"اس کا ذریعہ کیا ہوگا؟"

"ذریعہ تو نکل ہی آئے گا۔ تم بالکل بے فکر رہو جو کچھ بھی ہوگا اطمینان بخش انداز میں ہوگا۔"

"گویا وہ لوگ خود ہمیں تلاش کرلیں گے میرا مطلب یہ ہے بلکہ میری اصل بے چینی کی وجہ ہی یہ ہے کہ ہم گلشن اقبال کے اس مکان میں رہتے رہیں گے کس کو کیا معلوم ہوگا کہ ہمارا قیام یہاں ہے' ہم کسی سے کوئی رابطہ تو کریں گے' کسی کو اپنے بارے میں اطلاع تو دیں گے؟"

جواب میں مشعل شاہ نے مسکراتے ہوئے مجھے دیکھا اور کہا۔

"میرے دوست' میرے نوجوان دوست' ذرہ برابر پریشان نہ ہو' بس اخبارات سے رابطہ رکھو' ہمیں اخبارات ہی کے ذریعے اطلاع ملے گی۔ جتنے بھی اخبار اس شہر میں چھپتے ہیں' سب کو باقاعدہ ہمارے پاس آنا چاہیے اس کے ذریعے ہم سے رابطہ کیا جائے گا اور بعد میں ہم ان سے رابطہ کریں گے۔"

میں نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور خاموش ہوگیا گھر واپس پہنچ کر مشعل شاہ اطمینان سے اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلا گیا۔ اس کا یہ بدلا ہوا چہرہ اور اس کی گفتگو مجھے مسلسل بے چین کیے ہوئے تھی اور اب ان لمحات میں اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں سونے کی کوشش کروں۔ میں جانتا تھا کہ وہاں کوٹھی میں کیا کیا کچھ ہو رہا ہوگا اور اس کے بعد جب میری موت کی اطلاع کل کے اخبارات میں چھپے گی تو کون کون کن کیفیات کا شکار ہو جائے گا لیکن یہ ضروری تھا ہم نے اس موت کو جس طرح اصل رنگ دینے کی کوشش کی تھی اس میں ان لوگوں کی اداکاری بھی ایک حیثیت رکھتی تھی جو ہم سے متعلق تھے حالانکہ رخسار سے تھوڑی بہت گفتگو ہو چکی تھی لیکن میں جانتا تھا کہ ذہنی طور پر وہ بھی اتنی طاقتور نہیں تھی کہ اپنے آپ کو سنبھال لے۔ بس اسے کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔ میں نے اس کے لیے بھی چند انتظامات کر دیے تھے لیکن سب ہی کی شکلیں منظر عام پر آئیں گی۔ ایک بار پھر اپنے دوستوں اور دشمنوں کو آزمانے کا

موقع ملے گا۔ چنانچہ خاموشی ہی بہتر ہی اور رات کے کسی حصے میں مجھے نیند آگئی' دوسرے دن بہت دیر تک سوتا رہا تھا۔ جب سورج کی گرمی کا احساس ہوا تو آنکھ کھلی۔ دن خاصا چڑھ چکا تھا۔ دیوار گیر گھڑی میں وقت دیکھا۔ سوا دس بج رہے تھے' چونک کر اٹھ گیا۔ پتا نہیں مشعل شاہ کیا کر رہا ہے۔ باہر نکلا تو وسیع و عریض برآمدے میں مشعل شاہ ایک کرسی پر آرام سے بیٹھا ہوا اخبارات پڑھ رہا تھا سامنے ہی چائے کے برتن بھی سجے ہوئے تھے۔ اس نے مجھے دیکھ کر اخبار رکھتے ہوئے کہا۔

"منہ ہاتھ دھو کر آؤ۔ تمہارے لیے چائے موجود ہے۔ جلدی آؤ بھئی ذرا دیکھو۔ اخبارات نے کیا قیامت مچا رکھی ہے۔" میں جلدی جلدی منہ ہاتھ دھونے کے بعد مشعل شاہ کے پاس آبیٹھا اور میں نے اخبارات کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

اگر میرے چہرے پر میک اپ نہ ہوتا تو غالباً" مشعل شاہ میرے عضلات میں نمودار ہونے والی کیفیات پر چونک پڑتا۔ مجھے وہ مقام دیا گیا تھا وہ درجہ دیا گیا تھا جس کی میں توقع بھی نہیں کر سکتا تھا۔ میرا اپنا اخبار تو سیاہ حاشیوں سے بھرا ہوا تھا اور اس نے میرے بارے میں نجانے کیا کیا لکھا تھا۔ دوسرے تمام اخبارات نے بھی اپنی اشاعتوں کو ماتمی پٹیوں سے سجایا تھا اور میرے بارے میں ہر وہ تفصیل لکھی تھی جس کی مجھے توقع بھی نہیں تھی۔ یہ بات منظر عام پر لائی گئی تھی کہ اصل میں دانش منصور' دانش منصور نہیں تھا بلکہ فیصل نامی ایک نوجوان تھا جس نے جدوجہد کرکے دانش منصور کی حیثیت اختیار کی تھی۔ ایک عجیب و غریب فضا پیدا ہوگئی تھی اخبارات نے کس کس سے میرے بارے میں بیان لیے تھے۔ الیاس بھائی' نازاں باجی' بھابی کا تذکرہ بھی تھا۔ یہ لوگ نیم غشی کا شکار تھے اور بھی چند افراد کے نام تھے جن میں رفیق احمد جاگیردار کا نام بھی سرفہرست تھا' بے شمار افراد تھے جو اس سلسلے میں منظر عام پر آئے تھے اس کے علاوہ بہت سے حکام کے بیانات بھی تھے۔ خود میرے ملک کی افواج کے کمانڈر انچیف نے بیان دیا تھا کہ ملک کا ایک قیمتی سرمایہ ضائع ہوگیا۔ میری موت کے بارے میں مشعل شاہ کا نام صاف طریقے سے لیا گیا تھا جس کے ساتھ ایک نوجوان آدمی بھی تھا۔ مشعل شاہ کے بارے میں بھی تفصیلات لکھی گئی تھیں اور اس کے ماضی کی کہانی منظر عام پر آئی تھی۔ رشید ناگی اور وہاں موجود تمام لوگوں نے کھل کر بیانات دیے تھے اور انہیں میری یہی ہدایت تھی کیونکہ میں اس موت کو ایک

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

طویل عرصے کے لیے مستقل رنگ دینا چاہتا تھا۔ چنانچہ اتنا ہی کھل کر بیانات دینا ضروری تھا۔ اب پتا نہیں لوگوں پر کیا کیا کیفیتیں طاری تھیں۔ دل پر تھوڑا بہت بوجھ الیاس بھائی وغیرہ کا بھی تھا۔ انھوں نے میری موت کو جس شدت سے محسوس کیا ہوگا مجھے اس کا علم تھا لیکن میں ان سے مل نہیں سکتا تھا۔ نہ ہی اس وقت انہیں کوئی تسلی دی جاسکتی تھی۔ بہرحال خدا سے دعا تھی کہ وہ اس غم کو برداشت کر جائیں۔ بعد میں انہیں سنبھال لیا جائے گا لیکن فی الحال اس موت میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لیے یہ سارا ڈراما بے حد ضروری تھا۔

بعد کے تین دن عجیب عالم میں گزرے ایک گھٹن کا سا احساس تھا' رشید ناگی سے ان تین دنوں میں صرف دوبار انتہائی مختصر لمحات کے لیے گفتگو ہوئی میں نے اس سے رخسار اور الیاس بھائی کی کیفیت پوچھی پتا چلا کہ بہتر حالت میں ہیں' بس اتنا ہی معلوم ہوسکا تھا' ادھر اخبارات تھے کہ انھوں نے اب تک میرا پیچھا ہی نہیں چھوڑا تھا۔ درحقیقت میں بڑا موضوع تھا اپنے اہل وطن کے لیے' عجیب و غریب بیانات شائع ہو رہے تھے اخباری نمائندوں کو تو ایک بہت ہی دلچسپ کہانی ملی تھی' بے شک ان کی تحریروں میں مجھ سے محبت کا عنصر نمایاں تھا لیکن ان تحریروں کی ڈرامائی نوعیت بھی برقرار تھی اب میں دنیا کے سامنے آچکا تھا لیکن موت کے بعد وہ تمام افسانے لکھے گئے تھے میرے بارے میں جن کا تھوڑا بہت تعلق میری زندگی سے بے شک تھا لیکن بیان دینے والوں نے اس میں بھی تھوڑی سی احتیاط برتی تھی اور مجھے رسوا نہیں کیا تھا' میرے بارے میں یہی لکھا گیا تھا کہ ڈیفنس ہی کی ایک کوٹھی میں میں نے جنم لیا تھا اور غزنوی صاحب کے ہاں ایک ملازم کی حیثیت سے پروان چڑھا تھا لیکن اس کے بعد میں نے وہ گھر چھوڑ دیا اور دنیا میں اپنی آزمائش کے لیے نکلا اس آزمائش پر میں اس طرح پورا اترا کہ میں نے اپنے وطن کے لیے دانش منصور بن کر بے شمار کارنامے سر انجام دے ڈالے اور اس وقت میرے لاتعداد پروجیکٹ کام کر رہے ہیں' یہ سب میری کاوشوں کا نتیجہ تھے' میں نے انتہائی پراسرار ذرائع سے کام لیتے ہوئے یہ تمام منصوبے بروئے کار لائے تھے اور اب یہ مضبوط بنیادوں پر کام کر رہے ہیں' پتا نہیں کیا کیا داستانیں جنھیں میں خود بھی بھول چکا تھا' اخبارات کی زینت بن گئی تھیں' ان میں کافی حد تک مبالغہ بھی تھا اور مجھے وہ تمام

تفصیلات پڑھ پڑھ کر ہنسی آرہی تھی۔ غرضیکہ اس وقت اخبار کے لیے سب سے گرم خبر میں ہی تھا۔

چوتھا دن تھا مٹھل شاہ آرام کرسی پر دراز اخبارات کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اچانک ہی چونک کر سیدھا ہوگیا' میں بھی اس کے سامنے بیٹھا ہوا اخبارات کو ہی دیکھ رہا تھا۔ مٹھل شاہ کے منہ سے آواز نکلی۔

"گڈ ویری گڈ۔"

میں نے چونک کر اسے دیکھا اس نے ایک اخبار سامنے رکھ دیا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی پنسل سے اس اخبار کی کسی خبر کے گرد ایک حاشیہ لگا دیا۔

"کیا ہے مٹھل شاہ صاحب؟"

"کیا تم ایک کامیاب اور خوشگوار زندگی کے خواہش مند ہو؟" مٹھل شاہ نے مسکراتے ہوئے مجھ سے سوال کیا۔

"میں سمجھا نہیں۔"

"تو پھر اس اشتہار کو پڑھو۔" اس نے حاشیہ لگا ہوا اخبار میرے سامنے کر دیا۔ ایک انگریزی اخبار میں ایک چھوٹا سا اشتہار تھا جس کی تحریر کا مفہوم یہی تھا جو مٹھل شاہ نے بیان کیا لکھا تھا' اگر آپ کامیاب زندگی کے خواہش مند ہیں تو مشورے کے لیے ایل ایم آرگنائزیشن سے رجوع کیجیے اپنی مشکلات اور کوائف ایک کاغذ پر لکھ کر ہمارے پوسٹ بکس نمبر پر روانہ کر دیجیے آپ کا پتا بھی صاف ستھرا لکھا ہونا چاہیے ہم آپ سے رجوع کریں گے۔" اس کے آگے پوسٹ بکس نمبر لکھا ہوا تھا۔

"یہ اشتہار کسی خاص نوعیت کا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"کیا کہتے ہو اس اشتہار کے بارے میں؟"

"عام سی بات ہے لوگ طرح طرح کے ادارے قائم کرتے ہیں اور لوگوں سے پیسے بٹورتے ہیں' یہ کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے۔" مٹھل شاہ ہنسنے لگا پھر اس نے کہا۔

"نہیں مائی ڈیئر سن' یہ عام اشتہار نہیں ہے ایل ایم آرگنائزیشن کو تم لیتھ اشمیر اور میرپیا ہارٹی آرگنائزیشن کہو دونوں یہاں پہنچ چکے ہیں اور یہ پوسٹ بکس نمبر اصل میں پوسٹ بکس نہیں ہے بلکہ ٹیلی فون نمبر ہے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

میرے پورے جسم میں گرم گرم لہریں دوڑ گئی تھیں۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے مٹھل شاہ کو دیکھنے لگا' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں' مجھے توقع تھی کہ ہماری کامیابی کے بعد وہ دونوں یہاں ضرور آئیں گے' یقینی طور پر یہ اشتہار ہمارے لیے ہے' اس نمبر کا کوئی پوسٹ بکس شاید موجود ہی نہیں ہوگا یا ہوگا بھی تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا' ہم سے کہا گیا ہے کہ اپنا پتا صاف ستھرا لکھیں' اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم انھیں اپنی موجوہ پوزیشن سے آگاہ کریں۔"

"لیکن مٹھل شاہ صاحب اس سے پہلے تو آپ نے اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا کہ وہ ہم سے اس طرح رجوع کریں گے۔"

"تمہارا کیا خیال ہے مائی ڈیئر' کیا مجھے تم سے اپنی زندگی کے ہر مسئلے کا تذکرہ کرنا ضروری ہے؟" مٹھل شاہ نے کہا اور میں چونک پڑا ایک لمحے کے لیے میرے دل میں مٹھل شاہ سے نفرت کا احساس بیدار ہوا' میں مانتا تھا کہ وہ ذہنی طور پر معطل ہے لیکن باقی تمام معاملات میں وہ بالکل ٹھیک چل رہا تھا اس کا مطلب ہے کہ وہ مجھے صرف ایک ماتحت سمجھتا ہے اور بہت سی چیزوں سے مجھے آگاہ کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔ اگر ایسی بات تھی تو پہلے ہی اس کا اظہار ہونا چاہیے تھا' تاکہ میں خود بھی محتاط رہتا' بہرحال خود ہی اپنے آپ کو سمجھالیا جو ہونے والا ہے وہ مٹھل شاہ کی توقع کے بالکل خلاف ہوگا میں بھی تو اس کے ساتھ جو کچھ کر رہا ہوں وہ بہت زیادہ ہے وہ اپنی حیثیت خود پہچان لے گا۔ مٹھل شاہ میری اس خاموشی اور سوچ کو صرف حیرت سمجھ رہا تھا اس نے کہا۔

"اور اب ہمیں ان لوگوں سے ملاقات کا انتظام کرنا چاہیے ویسے میرا خیال ہے ہم انھیں ٹیلی فون کر سکتے ہیں مگر اس سے پہلے ہمیں کچھ منصوبے اپنے ذہن میں ترتیب دے لینے چاہئیں۔"

"مثلاً؟" میں نے سوال کیا۔

"ان دونوں نے جہاں کہیں بھی قیام کیا ہے میرے خیال میں انھیں فوری طور پر کوئی محفوظ جگہ درکار ہوگی کیا ہم انھیں یہاں لے آئیں؟"

"کیا حرج ہے ہم زیادہ بہتر طریقے سے ایک دوسرے کے ساتھ ملاقاتیں کر سکتے ہیں۔"

"تو پھر ٹیلی فون اٹھاؤ۔" مٹھل شاہ نے ٹیلی فون پر وہ نمبر ڈائل کیا جو پوسٹ بکس کی حیثیت سے اخبار میں دیا گیا تھا' میں تحیر زدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مٹھل شاہ کا رابطہ کسی سے قائم ہوگیا اس نے کہا۔

"ایل ایم آرگنائزیشن کے سربراہان میں سے کسی سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔"

جواب میں دوسری طرف سے کوئی آواز سنائی دی اور مٹھل شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"گویا میرا اندازہ درست تھا' جی میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں' جی ہاں یقینی طور پر آپ کو ہماری کامیابی کا علم ہوگیا ہوگا آپ کی تشریف آوری اس کا اظہار کرتی ہے' شکریہ بے حد شکریہ' ہاں وہ موجود ہے' صحیح معنوں میں میں اسے ایک بہترین اسسٹنٹ کہہ سکتا ہوں وہ ہمارے مفادات کے لیے بہترین ثابت ہوا ہے' جی میں فوراً" سمجھ گیا تھا' ہاں پتا بتا دیجئے' ہاں ہاں اوہو یقیناً" فراز کو اس کے بارے میں معلوم ہوگا اور نہیں معلوم ہوگا تو وہ معلوم کر لے گا' فراز! کیا تمہیں ہوٹل میریٹو کے بارے میں معلوم ہے' ہاں ہوٹل میریٹو روم نمبر کیا ہے جناب' ٹھیک ہے' فراز! میریٹو کے بارے میں جانتے ہو' نہیں شاہ صاحب لیکن پتا چلانا مشکل کام نہیں ہوگا۔"

"وڈ اسٹریٹ پر یہ ہوٹل موجود ہے۔"

"ٹھیک ہے پتا چل جائے گا۔"

"ہمیں اس کے کمرہ نمبر نائنٹی سیون سے اپنے دوستوں کو لینا ہے' ٹھیک ہے جناب' نہیں بس ایک یا ڈیڑھ گھنٹے کے اندر اندر ہم آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں' ہاں حالات ٹھیک ہیں بس تھوڑے سے حلیوں میں تبدیلی ضرور کرنا پڑی ہے' بہرحال آپ ہمیں ضرور پہچان لیں گے۔" اس کے بعد مٹھل شاہ نے فون بند کر دیا۔ اس کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی' اس نے کہا۔

"کہو دوست' مانتے ہو میرا اندازہ کتنا درست تھا؟"

"پوری طرح مانتا ہوں۔ مٹھل شاہ صاحب کیا کرنا ہے ہمیں؟"

"انھوں نے ایک عام سے ہوٹل میں قیام کیا ہے اور اب ہم انھیں اپنے یہاں لے آئیں گے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"تو پھر چلا جائے؟"

"ہاں' باقی تمام باتیں بعد میں ہوں گی۔" میں اور مٹھل شاہ تیار ہوگئے اور اس کے بعد ہم لوگ چل پڑے۔ وڈ اسٹریٹ پر ہوٹل میرینو تلاش کرنے میں ہمیں خاصی دقت پیش آئی تھی' کاروباری علاقہ تھا' تھوڑی سی چکردار جگہ تھی لیکن بہر طور معلومات کرنے سے پتا چل گیا' بہت ہی گھٹیا درجے کا ہوٹل تھا' میں ان لوگوں کی چالاکی نوٹ کر رہا تھا' انہوں نے اپنے آپ کو منظر عام پر نہ لانے کے لیے کسی اچھے ہوٹل میں قیام نہیں کیا تھا' ورنہ لیتھ اشمیر معمولی شخصیت کا مالک نہیں تھا' کمرہ نمبر ستانوے کے سامنے رک کر مٹھل شاہ نے دستک دی' دروازہ کھولنے والی میریپا بارٹی تھی' بہت پرکشش نظر آرہی تھی' مٹھل شاہ کو نظر انداز کرکے وہ میری جانب متوجہ ہوئی اور میرا بازو پکڑ کر مٹھل شاہ کی طرف توجہ دیے بغیر میرے رخساروں کو اس نے کئی بار چوما' مٹھل شاہ آگے بڑھ گیا تھا میریپا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر مٹھل شاہ ہمیں یہ اطلاع نہ دیتا کہ تم لوگوں نے حلیے تبدیل کرلئے ہیں تب بھی میں تمہیں ہزاروں میں پہچان لیتی' میں تمہارے بدن کی خوشبو سے شناسا ہوں' فراس تم نہیں سمجھتے کہ میں نے تمہیں کتنا یاد کیا ہے۔"

"اور تمہارا کیا خیال ہے' کیا میں نے تمہیں یاد نہیں کیا؟"

"آؤ چلیں' اب تو بعد میں بہت ساری باتیں ہوں گی۔" مٹھل شاہ آگے بڑھ کر لیتھ اشمیر کے پاس پہنچ چکا تھا جو اس وقت اپنے اصل حلئے میں نہیں تھا پھر بھی جدید ترین لباس پہننے کے باوجود وہ کچھ عجیب سا نظر آرہا تھا' مٹھل شاہ کو اس نے سینے سے لگایا' مجھ سے بھی پرجوش مصافحہ کیا اور کہنے لگا۔

"میری روحانی قوتیں مجھے خبر دے چکی تھیں کہ جن لوگوں کو میں نے اب یہ ذمے داری سونپی ہے' وہ اپنا کام پایہ تکمیل تک پہنچا دیں گے۔ آہ کیا تم یقین کرسکتے ہو فراس میرے دوست کہ تمہاری صورت دیکھ کر میں نے ایک لمحے میں تمہیں منتخب کرلیا تھا۔ اس سے پہلے جن لوگوں کو میں نے یہاں بھیجا تھا' ان کے بارے میں میری روحانیت کہتی تھی کہ وہ تجرباتی طور پر بہتر ثابت ہوسکتے ہیں لیکن اس مشن کی تکمیل نہیں کرسکتے' مائی ڈیئر مٹھل شاہ' اس سے پہلے میں نے جس جوڑے کو یہاں بھیجا تھا اس پر صرف تجربہ کیا تھا

اور یہ دیکھنا چاہا تھا کہ کس قدر طاقتور لوگوں کو میں یہاں بھیجوں جو اس کام کو سرانجام دے سکیں حالانکہ وہ شاندار قوتوں کے حامل تھے اور انہوں نے بہت خوش اسلوبی سے اپنا کام کیا لیکن دانش منصور انہیں کھا گیا اس سے مجھے یہ تجربہ حاصل ہوا کہ دانش منصور کو اس طرح زیر کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس کے لیے کوئی ایسی ہی انوکھی ترکیب کارآمد ہوسکتی ہے جو خود اس کے لیے غیر متوقع ہو اور ہم نے بہترین فیصلے کیے ہیں تم دونوں کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں تم نے درحقیقت ایک مشکل کام سرانجام دیا ہے اور اپنا ایک مقام بنالیا ہے' میریپا تم نے اپنے دوست فراس کو مبارکباد دی؟"

"ابھی نہیں۔" میریپا شرارت آمیز انداز میں بولی اور لیتھ اشمیر ہنسنے لگا پھر بولا۔

"جو اشمیرس ہیں انہیں یہ آزادی حاصل ہے کہ زندگی کی ہر خواہش کا کھلم کھلا اعلان کردیں' ویسے میریپا تمہارا دوست اشمیرس نہیں بنا ہے۔"

"نہیں ہمارے بزرگ' جس وقت یہ بار سلونا روانہ ہوا تھا اس نے ذہنی طور پر اپنے آپ کو اشمیرس تسلیم کرلیا تھا' یہ اشمیرس ہے۔"

"میرے لیے خوشی کا باعث ہے' بہرحال' مٹھل شاہ اب ہمارا اس ہوٹل میں رہنا مناسب نہیں ہے کیا تمہارے پاس اس سے بہتر جگہ ہے جہاں ہم قیام کرسکیں؟"

"یقیناً میں آپ کو لے جانے ہی کی تیاریاں کرکے آیا ہوں۔" مٹھل شاہ نے جواب دیا۔

"تو پھر بہتر یہ ہے کہ ہمیں اس گھٹیا سے ہوٹل میں نہ سڑنے دو اور جلد از جلد یہاں سے نکل چلو۔" ہوٹل کے واجبات ادا کیے گئے اور اس کے بعد ہم چاروں گلشن اقبال پہنچ گئے' لیتھ اشمیر نے راستے میں ایک ایک چیز کو حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا تھا پھر اس نے کہا۔

"اقوام عالم میں اور ترقی یافتہ ممالک میں اس ملک کو پسماندہ ملک کہا جاتا ہے اور اس کا شمار غریب ملکوں میں ہوتا ہے لیکن اس کی عمارتیں' سڑکوں کا رش' جدید ترین طرز زندگی دیکھ کر تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ چھوٹا سا ملک دنیا کے امیر ترین ملکوں میں ہے یہ لوگ تو کافی خوشحال معلوم ہوتے ہیں' اس کے برعکس ایک بار مجھے بھارت کا دورہ کرنے کا موقع ملا تھا میں نے وہاں بے پناہ پسماندگی دیکھی' وہاں کے جدید ترین شہروں میں زندگی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

اتنی ایڈوانس نہیں ہے۔"

مٹھل شاہ ہنسنے لگا پھر بولا۔ "ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے' میں نے بھی یورپ دیکھا ہے' امریکا بھی دیکھا ہے' وہاں کا طرز زندگی جدید ضرور ہے لیکن وہاں اس قدر آسائشیں حاصل نہیں ہیں جتنی یہاں اس ملک میں۔"

لیتھ اشمیر نے ناک سکوڑ کر دانت پیستے ہوئے کہا۔ "اور وہ مردود اپنے وطن کے لیے دنیا بھر سے مراعات حاصل کرنا چاہتا تھا' وہ اسے اور جدید بنانا چاہتا تھا' بہت اچھا ہوا وہ اپنی آرزوؤں سمیت فنا ہو گیا۔"

گلشن اقبال کا یہ مکان دیکھ کر بھی لیتھ اشمیر ہی نے نہیں بلکہ میریسا نے بھی حیرت کا اظہار کیا تھا۔ میریسا حیرت سے بولی۔

"آہ یہ تو بہت خوبصورت ہے' یہاں تو ہر طرح کی آسائشیں موجود ہیں۔"

"تم نے یہاں یہ مکان جو دیکھا ہے اسے کوئی درجہ ہی نہیں دیا جاسکتا' ایسے ایسے حسین مکانات بنے ہوئے ہیں کہ تصور بھی نہ کرسکو۔" مٹھل شاہ بولا۔

"میں چاہتا ہوں کہ یہ ملک پسماندہ رہے یہاں کے عوام صرف زندگی کو بوجھ سمجھ کر گھسیٹیں' میں ان سے یہ آسائشیں چھین لینا چاہتا ہوں' میں انہیں مشکلوں کا شکار بنا دینا چاہتا ہوں اور اس کے لیے میں اپنی تمام روحانی قوتیں صرف کردوں گا۔" لیتھ اشمیر کے الفاظ سن کر میری آنکھیں جلنے لگیں' میرے دل نے کہا۔

"لیتھ اشمیر تو نے یہ الفاظ کہہ کر اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیے ہیں' میرے وطن کی جانب اٹھنے والی ہر ٹیڑھی نظر بصیرت سے محروم ہو جائے گی تو جو کوئی بھی ہے' تیرے دل میں میرے وطن کے خلاف نفرت کا یہ جذبہ موجود ہے تو میرے دل میں بھی تیری نسلوں کے خلاف نفرت بھری ہوئی ہے اور اب جبکہ میں زندگی کی اس شاہراہ پر چل پڑا ہوں تو پاکستان کے ایک ایک دشمن کو گہری دلدل میں غرق کر دینا میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہوگا' اچھا ہے تو نے مجھے اپنی سوچوں سے آگاہ کر دیا۔"

یہاں ہم نے لیتھ اشمیر اور میریسا کی ضیافت کا بہترین بندوبست کیا' وہ لوگ یہاں آکر بہت خوش تھے اور اس کے بعد وہ ہم سے دانش منصور کی موت کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ مقامی ریڈیو نے ملک کے ایک بہت بڑے

سرمایہ دار اور محب وطن آدمی کی موت کی خبر نشر کی تھی اور اس کے بعد روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کے درمیان مبارک بادوں کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ خود لیتھ اشمیر حیران رہ گیا' دانش منصور ان دونوں اداروں کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا۔

مٹھل شاہ نے لیتھ اشمیر کو تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔ "اگر وہ احمق ایک بار بھی اپنی آنکھوں سے مٹھل شاہ کا بدلا ہوا روپ دیکھ لیتا تو یقیناً" کبھی اس کے قابو میں نہ آتا' مٹھل شاہ نے بتایا کہ دانش منصور نے یہاں بے پناہ ترقی کرلی تھی۔" وہ کہنے لگا۔

"مسٹر لیتھ اشمیر اس نے جو کارروائیاں کر ڈالی ہیں اور جن کی تفصیلات دوسرے ذرائع سے میرے علم میں نہیں آئی تھیں بلکہ اس کی موت کے بعد اس کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا اور جو کچھ اس نے کر ڈالا ہے وہ سب کچھ اتنا ہے کہ اسے ختم کرنے کے لیے بھی ایک عرصہ درکار ہوگا' اس کے لئے آپ نے کیا سوچا؟"

"ہم منصوبہ لائے ہیں' تم بالکل بے فکر رہو جس کام کی تکمیل کا بیڑا ہم نے اٹھایا ہے اسے آخری حد تک پہنچا کر دم لیں گے۔"

رات کو ڈنر کے بعد پھر ایک طویل میٹنگ ہوئی' میڈم میریسا تو اس دوران بس مجھ پر بجلیاں گرانے میں مصروف رہی تھی اسے حسین گفتگو سے زیادہ مجھ سے دلچسپی تھی' ویسے وہ لیتھ اشمیر کی مرید تھی جو کچھ لیتھ اشمیر کہتا وہی اس کے الفاظ ہوتے' رات کی اس نشست میں لیتھ اشمیر نے کہا۔

"اصولی طور پر دانش منصور کی موت کا سہرا مجھ سے زیادہ تمہارے سر ہے مٹھل شاہ' میں اپنے بارے میں تمہیں بتادوں اصل میں دانش منصور کے سلسلے میں پچھلے طویل عرصے سے روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کو جو نقصانات اٹھانے پڑے تھے وہ اس قدر شدید تھے کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اور اعلیٰ ترین کارکردگی کے حامل یہ دونوں ادارے بوکھلا گئے تھے اور یہ اندازہ لگالیا گیا تھا کہ اگر دانش منصور کا خطرہ ختم نہ کیا گیا تو ان دونوں اداروں کو بدترین نقصانات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ایشیا کی پوری معیشت متاثر ہو رہی تھی' بات صرف پاکستان کی نہیں تھی چنانچہ دونوں اداروں کے دانش مند سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور انہوں نے دانش منصور کے سلسلے میں ایک دوسرے سے مفاہمت کرلی اور اسی مفاہمت کا نتیجہ ہے کہ آج ہمیں کامیابی حاصل ہوگئی ورنہ دانش منصور دونوں کو نقصان

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

پہنچاتا رہتا' میں اسپین میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ ایک بالکل الگ عمل ہے میرا تعلق صرف ان دونوں گروپوں ہی سے نہیں ہے۔ بلکہ مافیا کے ایک بہت بڑے سیکشن سے بھی متعلق ہوں اور مجھے اس کے مفادات کے لیے کام کرنا ہوتا ہے' البتہ ذہنی طور پر میں روز آرگنائزیشن کا کارکن ہوں اور ڈان سینٹر کو میں نے صرف اس لیے قبول کرلیا تھا کہ اس میں روز آرگنائزیشن کا مفاد بھی وابستہ تھا' جب دانش منصور ختم ہوگیا تو اس سلسلے میں خاصی گرما گرم تقاریب ہوئیں' ہم لوگوں نے ایک دوسرے کو مبارک باد دیں لیکن یہ بات بالکل طے ہے کہ دونوں ادارے ہر معاملے میں یکجا ہوکر کام نہیں کرسکتے ان کے مفادات جگہ جگہ الگ الگ ہیں۔ دانش منصور کے کھیل کے خاتمے کے بعد ان کے اپنے معاملات ایک دوسرے سے مختلف ہوگئے ہیں' روز آرگنائزیشن کے سرکردہ افراد نے مجھ سے ملاقات کرکے اس سلسلے میں گفتگو کی اور یہ سوچا گیا کہ اب یہاں کیا ہوگا۔ روز آرگنائزیشن کے سرکردہ افراد کا خیال تھا کہ ڈان سینٹر فوری طور پر یہاں پاکستان میں مٹھل شاہ کے ذریعے اپنے پنجے گاڑنے کی کوشش کرے گا' چنانچہ صرف چھ گھنٹے کے نوٹس پر مجھے یہاں روانہ کر دیا گیا تاکہ میں تم سے گفتگو کرکے تمہیں روز آرگنائزیشن کے لیے مخصوص کرلوں اور کیونکہ میں ایک مصروف آدمی ہوں اور کہیں بھی بہت زیادہ وقت نہیں دے سکتا' اس لیے میں نے بھی بغیر کسی طویل تمہید کے تم سے اس سلسلے کے معاملات طے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔'' لیتھ اشمیر خاموش ہوکر مٹھل شاہ کی صورت دیکھنے لگا' میرے پورے جسم میں سنسنی دوڑ رہی تھی۔ جبکہ مٹھل شاہ سوالیہ نگاہوں سے لیتھ اشمیر کو دیکھ رہا تھا' لیتھ اشمیر نے سلسلہ گفتگو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

''روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر دنیا بھر میں اپنے نمائندے رکھتے ہیں جو ہر ملک میں ان کے کاروباری مفادات کی نگرانی کرتے ہیں۔ مسٹر مٹھل شاہ یہاں پاکستان میں آپ روز آرگنائزیشن کے مفادات کی نگرانی کریں گے' آپ کا اپنا وطن ہے آپ کے ہم مذہب یہاں رہتے ہیں' آپ سے زیادہ اس ماحول کو سمجھنے والا اور کوئی نہیں ہوسکتا' یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ یہاں ڈان سنٹر کے نمائندے بھی تھے اور روز آرگنائزشن چونکہ ڈان سینٹر کے بعد فارم ہوا ہے' اس لیے اس نے یہاں اپنے نمائندوں کو تعینات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ڈان سینٹر کے پہلے سے موجود نمائندے کو دانش منصور نے کتے کی

موت مار دیا اور وہ دانش منصور کے سامنے نہ ٹک سکے' اس کے بعد اس نے یہاں روز آرگنائزیشن کے پاؤں بھی نہ ٹکنے دیئے اور اس کے مفادات کو شدت سے نقصان پہنچاتا رہا' اب ایک بہترین موقع ملا ہے' یہ فیلڈ خالی ہے اور یہاں روز آگنائزیشن کے سامنے ٹکنے والا کوئی نہیں ہے اس سے پہلے کہ ڈان سینٹر یہاں اپنے نمائندے مقرر کرے یا تم سے اس سلسلے میں بات کرے روز آرگنائزیشن نے ہر جگہ پر کرنے کا فیصلہ کرلیا اور یہاں کا سربراہ بنایا ہے۔ مٹھل شاہ تمہارے ایک ہمدرد اور دوست کی حیثیت سے بلکہ اس کام کے بعد تمہارے عقیدت مند کی حیثیت سے میں تمہیں ایک دوستانہ مشورہ دے رہا ہوں' روز آرگنائزیشن کی نمائندگی قبول کرکے اپنے آپ کو ان مضبوط ترین لوگوں میں شامل کرلو جو ناقابل تسخیر ہوتے ہیں' یہاں تمہیں ہر طرح کی آسائشیں اور آسانیاں فراہم کی جائیں گی' بہت بڑا آرگنائزیشن فارم کیا جائے گا یہاں پر جسے تم ہی آرگنائز کروگے کیا خیال ہے تمہارا اس بارے میں؟''

مٹھل شاہ چند لمحات خاموش رہا پھر اس نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں یہ ایک بہترین آفر ہے اور مجھے اس آفر کو قبول کرلینا چاہیے' یہ میرے لیے ایک دلکش موقع ہے' یہاں بھی رہوں گا اور آپ لوگوں سے بھی متعلق رہوں گا۔''

''مسٹر فراس نے اپنے آپ کو جس سطح کا انسان ثابت کیا ہے' میں سمجھتا ہوں آپ کے مستقل معاون کی حیثیت سے یہ آپ کے لیے نہایت کارآمد رہیں گے۔ مسٹر فراس اب جبکہ مٹھل شاہ صاحب اس آفر کو قبول کرچکے ہیں آپ اپنی بات بتایئے کیا آپ کو یہ سب کچھ پسند ہوگا؟''

میں نے نیاز مندی سے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔

''اب چونکہ میں ایک اشمیرس بن چکا ہوں' اس لیے آپ مجھے ہر مسئلے میں حکم دیجئے مسٹر لیتھ اشمیر میں آپ کے حکم کی تعمیل کو سب سے افضل سمجھوں گا۔''

میرے ان الفاظ پر لیتھ اشمیر کے چہرے پر فخر کے آثار پھیل گئے اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور سیدھا کرکے میرے سر پر رکھتے ہوئے کہا۔

''میری تمام ہمدردیاں اور محبتیں تمہارے ساتھ شامل ہیں' میں تمہیں مٹھل شاہ کا

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

اسسٹنٹ مقرر کرتا ہوں۔"

میں نے میڈم میریسا کی طرف دیکھا ان کا چہرہ مرجھا گیا تھا' غالباً" وہ مجھے یہاں سے اپنے ساتھ اسپین لے جانا چاہتی تھیں کیونکہ انہوں نے پہلے بھی اس قسم کی خواہشات کا اظہار کیا تھا لیکن اب ان کی ان امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی' میں نے البتہ کسی قسم کا تاثر نہیں دیا بلکہ عقیدت سے گردن جھکائے رہا۔ یہ گفتگو بڑی اطمینان بخش ثابت ہوئی تھی۔

بہت دیر تک یہ نشست جاری رہی اور اس کے بعد سب لوگ آرام کرنے کے لیے اٹھ گئے۔ اس عمارت میں مسٹر لیتھ اشمیر کو ایک شاندار کمرہ دیا گیا تھا' یہی کیفیت میڈم میریسا ہی کی تھی لیکن میڈم میریسا بھلا مجھے کہاں چھوڑ سکتیں چنانچہ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ میرا کمرہ کہاں ہے' مشعل شاہ کو اس بات سے غرض نہیں تھی کہ اپنے کام کی تکمیل کے بعد میرے مشاغل کیا ہوتے ہیں اب تک وہ میری جانب سے مطمئن ہی نظر آیا تھا اور میں نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا تھا کہ وہ کسی طور پر مجھ پر شبہ کرتا ہو' چنانچہ اس وقت بھی وہ میری جانب سے مطمئن نظر آیا' میڈم میریسا نے بہر طور مجھ پر چھاپا مار دیا تھا' وہ کسی قدر افسردہ لہجے میں بولیں۔

"یہ کیا ہوا' یہ تو میری توقع کے بالکل خلاف ہوا ہے؟"

"کیا میڈم میریسا؟" میں نے سوال کیا۔

"گویا تم اب اس کام کی تکمیل کے بعد اسپین نہیں چلو گے میرے ساتھ۔"

"کیا آپ لیتھ اشمیر کے حکم کو ٹال سکتی ہیں؟"

"افسوس نہیں۔"

"اس سے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا' میرا خیال ہے اسپین تک پہنچنا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہو گا۔"

"آہ میں تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی' تمہیں اندازہ ہے کہ کیتھ کی موت کے بعد میں اپنے آپ کو کتنا تنہا محسوس کرنے لگی ہوں' اب اس کے بعد تو ایک ہی طریقہ رہ جاتا ہے۔"

"کیا؟"

"یہ کہ میں اسپین چھوڑ کر یہاں آ جاؤں۔"

"اگر ایسا ہو جائے میڈم میریسا تو میں سمجھتا ہوں میرے لیے نہایت خوشی کا باعث ہو گا۔"

"ایک بات بتاؤ سچے دل سے؟"

"ضرور پوچھیے۔"

"کیا تم مجھے یہاں قبول کرو گے؟"

"دل و جان سے بلکہ سچی بات یہ ہے کہ میں آپ کو یہاں قبول کر چکا ہوں۔" میں نے کہا اور میڈم میریسا کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں مجھے دیکھنے لگی۔ میں دل ہی دل میں مسکرا دیا تھا' ان الفاظ کا مطلب میں انہیں ابھی کیسے سمجھا سکتا ہوں البتہ اتنے دنوں کی جدائی جو ان کے لیے بہت آزردگی کا باعث بنی تھی میری غیر موجودگی کو قبول نہیں کر سکتی تھی چنانچہ مجھے ان کی مہمان نوازی کرنا پڑی۔ آدھی رات کو اس وقت جب میڈم میریسا گہری نیند سو گئی تھیں' میں نے اپنی جگہ سے باہر نکل کر سب سے پہلے مشعل شاہ کے کمرے میں جھانکا پھر لیتھ اشمیر کو سوتے ہوئے دیکھا' دونوں خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے لیکن میرے لیے یہ سونے کی رات نہیں تھی' میں ان لوگوں کو بہت زیادہ وقت نہیں دے سکتا تھا چنانچہ ایک ایسی جگہ پہنچ کر جہاں کسی بھی مداخلت کا خدشہ نہ تھا' میں نے کالر ٹرانسیٹر پر رشید ناگی کو کال کیا' پتا نہیں کس مٹی سے بنا ہوا انسان تھا' نہ راتوں کو آرام کرتا تھا نہ دن میں اسے سکون سے پایا جاتا تھا ایک لمحے میں میری کال ریسیو کی تھی اس نے۔

"ناگی۔"

"ہاں چیف بول رہا ہوں۔"

"جاگ کیوں رہے ہو اس وقت؟"

"اتفاق سے ایک اہم پروجیکٹ پر کام کرنا تھا ان وقت اس لیے جاگ رہا ہوں چیف خیریت؟"

"نہیں خیریت نہیں ہے۔"

"اوہو چیف کیا بات ہے۔ میرے آدمی تو آپ کے ارد گرد موجود ہیں؟"

"ہاں میں مگر اس وقت مجھے تم ہی سے کام ہے۔"

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"حکم دیجئے چیف۔"

"جزیرے پر آمد و رفت کے کیا ذرائع ہیں یا چلو ٹھیک ہے اس وقت جزیرے کے چکر میں نہیں پڑتے کچھ آدمیوں کو تمہاری تحویل میں دینا ہے' ابھی اسی وقت۔"

"حکم دیجئے چیف۔"

"کسی ایسی خواب آور گیس کے ساتھ یہاں پہنچ جاؤ جو انسانی صحت کے لیے نقصان وہ بھی نہ ہو اور لوگوں کو دو چار گھنٹے کے لیے بالکل ماحول سے بے خبر کردے۔"

"آپ کی رہائش گاہ پر چیف؟"

"ہاں۔"

"بہت بہتر ہے' چیف اس وقت پونے تین بج رہے ہیں مجھے پینتالیس منٹ کا وقت دیجئے گا۔"

"ٹھیک ہے تم ساڑھے تین بجے تک یہاں پہنچ جاؤ۔"

"پہنچ رہا ہوں چیف آپ بالکل بے فکر رہیں۔"

"میں عمارت کے گیٹ پر تمہارا انتظار کروں گا۔" میں نے کہا اور اس کے بعد سلسلہ منقطع کر دیا۔ رشید ناگی کو باقی تمام تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں جانتا تھا کہ چند لوگوں کو لے کر جانے کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ سفر کے انتظامات بھی کر کے آئے' اس کے بعد میں بے آواز اس راہداری میں ٹہلتا رہا جہاں ان لوگوں کی خواب گاہیں تھیں اگر ان میں سے کوئی جاگ جائے تو اسے مطمئن کرنا بھی ضروری تھا۔

رشید ناگی نے البتہ یہاں آنے میں زیادہ دیر نہیں لگائی راہداری کے چکر لگاتے ہوئے کوئی تیس پینتیس منٹ بعد میری نگاہیں گیٹ کی جانب اٹھ گئیں' میں نے وہاں کسی کو موجود دیکھا تھا چنانچہ میں تیر کی طرح گیٹ کی جانب بڑھ گیا اور وہاں میں نے رشید ناگی کو پایا وہ مجھے سلام کر کے اندر آ گیا تھا۔ اس نے ایک چھوٹا سا سلنڈر میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"چیف یہ آپ کی مطلوبہ گیس ہے بہت ہی اطمینان بخش طریقے سے کام کرتی ہے بلکہ نہایت زود اثر ہے میں گیس ماسک لے کر آیا ہوں تاکہ ہمیں کام میں وقت نہ ہو کتنے افراد ہیں۔"

"تین۔"

رشید ناگی نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ وہ تین افراد کون ہیں ہمیشہ ہی میرا احترام کرتا تھا اور میرے معاملات میں حد سے آگے بڑھ کر مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کرتا تھا' میں نے اس سے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ گاڑی کہاں ہے؟"

"باہر موجود ہے چیف' بند ویگن لایا ہوں تاکہ مہمانوں کو لے جانے میں دقت نہ ہو۔"

"ویری گڈ آؤ پہلے پہلا کام کریں۔"

رشید ناگی کو تو بیچارے کو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ جن لوگوں کو اغوا کیا جانے والا ہے وہ کون ہیں' بہرحال ہم نے کی ہول سے گیس سیلنڈر کی ناب لگا کر بس اسے درمیان سے پش کرنا تھا' گیس کمرے میں پھیل گئی اور لیتھ اشمیر' مٹھل شاہ اور میڈم میریسا کو بہ آسانی بے ہوش کر دیا گیا۔ ہم لوگوں نے گیس ماسک لگا لیے تھے اور اس کے بعد کمرے میں داخل ہوئے تھے' یہ گیس سیلنڈر بھی ہماری ہی آرگنائزیشن نے تیار کیا تھا' سب سے پہلے میڈم میریسا کو جھنجوڑ کر دیکھا گیا' اتنا غفیل ہو رہی تھیں اس کے بعد مٹھل شاہ اور لیتھ اشمیر کو بھی چیک کر لیا گیا پھر رشید ناگی باہر نکل آیا یہاں نگرانی کے لیے چار افراد ہمیشہ ہی موجود رہتے تھے جن کی ڈیوٹی رشید ناگی نے بہت پہلے ہی سے لگا دی تھی اور انہیں میرے مفادات کے لیے ہدایت کر دی گئی تھی۔ رشید ناگی تنہا آیا تھا لیکن وہ چاروں پہنچ گئے اور اس کے بعد معزز مہمانوں کو اٹھا کر بند ویگن میں ڈال دیا گیا۔ میں نے وہاں سے ان کا سامان وغیرہ بھی اٹھا لیا تھا تاکہ ان کی ضرورت پر کام آئے اور پھر ہم انہیں لے کر چل پڑے تھے۔ رشید ناگی نے اب بھی ان کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا تھا اب چونکہ میں اس عمارت میں نہیں تھا اس لیے ان چاروں افراد کو بھی ساتھ لے لیا گیا تھا۔

ان کے پاس اپنی گاڑیاں موجود تھیں اس طرح ہم چار سو گیارہ میں پہنچ گئے' اصل جگہ کو ذرا الگ ہی رکھا گیا تھا' چار سو گیارہ میں بھی ہم نے عقبی دروازے سے اپنا کام کیا تھا کیونکہ سامنے والے حصے میں ابھی تک سوگواروں کے ٹینٹ لگے ہوئے تھے' باقاعدہ ملٹری کا پہرا تھا' کئی موبائل بھی کھڑی رہا کرتی تھیں' عقبی دروازے سے اندر داخل ہو کر معزز

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

مہمانوں کو چار سو گیارہ کے زیر زمین تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا' جسے نہایت عمدگی سے آراستہ کیا گیا تھا' یہ تہہ خانہ ایسے ہی لوگوں کے لیے تھا جنہیں احتیاط کے ساتھ قید رکھنا ہوتا تھا اور ان کی آسائشوں کے ساتھ یہ خیال بھی رکھا گیا تھا کہ تہہ خانے میں انہیں کوئی ایسی چیز دستیاب نہ ہو جو ان کے لیے معاون ثابت ہوسکے' یا وہ خودکشی ہی کر سکیں۔ تہہ خانے میں جگہ جگہ ایسے وڈیو اسکرین لگے ہوئے تھے جو وہاں کے سارے ماحول کو پروجیکشن روم میں پیش کرتے تھے' اس کے علاوہ مائیک بھی لگائے گئے تھے تاکہ ان کی ہلکی سے ہلکی آواز بھی سنی جاسکے' یہ انتظام تو میڈم میریبا نے بھی کیا تھا لیکن نہایت بھونڈے انداز میں جبکہ یہاں بڑی نفاست سے یہ کام کیا گیا تھا۔ میں نے رشید ناگی سے کہا۔

"یقینی طور پر تم جس سلسلے میں کام کر رہے ہوگے' اسے چھوڑ کر میرے پاس آئے ہوگے؟"

"نہیں چیف وہ کام مکمل کر کے آیا ہوں' میرا مطلب ہے مکمل کرنے کے بعد آپ کے پاس پہنچا تھا۔"

"کوئی مصروفیت ہے؟"

"بالکل نہیں چیف میرے لیے اس سے اچھی مصروفیت اور کیا ہوسکتی ہے کہ میں آپ کے ساتھ قیام کروں۔"

"دلچسپ بات یہ ہے کہ رشید ناگی اسپین سے واپسی پر تمہارے ساتھ کوئی ایسی باقاعدہ نشست نہیں ہوسکی جس میں میں نے تمہیں تفصیلات سے آگاہ کیا ہو' اب مجھے فرصت ہے آؤ میرے ساتھ ان لوگوں کا تعارف بھی کراؤں گا تم سے اور آئندہ کے بارے میں منصوبہ بندی بھی کی جائے گی ظاہر ہے اس رات اتفاقیہ طور پر ہی تم نہیں سوئے اور میرے لیے تو یہ ویسے بھی ایک اہم رات تھی۔"

رشید ناگی نے مسکرا کر کہا۔ "چیف ہم جو کام کر رہے ہیں صحیح معنوں میں وہ ابھی جدوجہد اور عمل کے دور میں ہے اور جب سکون کی نیندیں اپنائی جاتی ہیں تو ایسے کاموں میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں' یہ جاگتی راتیں ہی ہمیں ہماری کاوشوں کا صلہ دیں گی۔"

صورت جگہ آبیٹھے' رشید ناگی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چیف ویسے آپ یقین کیجیے میں ان لوگوں کی پذیرائی سے بہت متاثر ہوا ہوں جو آپ کا سوگ منا رہے ہیں میرے خیال میں بڑی سے بڑی شخصیت کا سوگ اس طرح نہیں منایا گیا۔ لوگ دیوانے ہو رہے ہیں' اخبارات تو آپ کی نگاہوں سے گزرے ہی ہوں گے۔"

"ہاں رشید ناگی' بس اس موضوع پر اگر مجھ سے گفتگو نہ کرو تو بہتر ہے' آنکھوں سے آنسو نکل آئیں گے۔"

"جی چیف' بہر طور آپ کا ایک مقام ہے اور جس طرح وہ مقام بنا ہے ظاہر ہے اس کے بعد آپ کو یہ حیثیت ملنی ہی چاہیے تھی مگر مٹھل شاہ صاحب کے سلسلے میں آپ یقین کیجیے ذہن میں کچھ عجیب سے تاثرات پیدا ہوگئے ہیں۔"

"میں سمجھتا ہوں وہ بے قصور ہے رشید ناگی' روز آرگنائزیشن نے جس پیمانے پر اس کے ساتھ محنت کی ہے اس کے بعد ہم مٹھل شاہ کو اس کا پیکر تو کہہ سکتے ہیں مٹھل شاہ نہیں کہہ سکتے' تم نے ان اغوا شدہ لوگوں کی شکلیں تو دیکھی ہوں گی' مٹھل شاہ کو دیکھا۔"

"نہیں چیف کیا' وہ میرا مطلب ہے میں تو........"

"مٹھل شاہ نے اپنی داڑھی مونچھیں صاف کر دی ہیں اور ان میں سے ایک مٹھل شاہ صاحب ہیں۔"

"اوہ مائی گاڈ' اصل میں........ میں نے تو دخل در معقولات کی وجہ سے ان تینوں کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا تھا لیکن آپ یقین کیجیے بڑی حیرت ہوئی مجھے یہ سن کر' آئیے چیف پھر کیوں نہ پروجیکشن روم میں بیٹھ کر باتیں کریں' ذرا مٹھل شاہ کی صورت دیکھ لی جائے۔"

کافی پروجیکشن روم میں منگوائی گئی تھی' ایک بڑا سا کمرہ جس میں کئی آپریٹر مشینوں پر کام کر رہے تھے' یہ وہ لوگ تھے جو دن رات میری کاوشوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے متحرک رہتے تھے' ایک مخصوص جگہ ہم نے اپنے لیے منتخب کر لی۔ یہاں اسکرین لگا ہوا تھا اور اسے بہ آسانی آپریٹ کیا جاسکتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کافی بھی آگئی مگر رشید ناگی ان تینوں بے ہوش افراد پر کیمرے فوکس کرنے لگا جو آرام وہ بستروں پر لیٹے ہوئے تھے' اس

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

نے پہلے لیتھ اشمیر کو دیکھا' میریسا کو تو خیر دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں پیش آئی تھی اس کے بعد نوکس متھل شاہ کے چہرے پر منتقل کر دیا پھر وہ خاموشی سے اس چہرے کو دیکھتا رہا تھا اور اس کے بعد اس نے اسکرین آف کر دیا اور کافی کی پیالی اٹھا کر ہونٹوں سے لگائی' اس کے چہرے پر افسردگی کے آثار نظر آ رہے تھے' میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں میرا خیال ہے کہ تمہیں افسردہ نہیں ہونا چاہیے' بہرحال ہم متھل شاہ کو ٹھیک کر لیں گے۔"

"یہ بقیہ دونوں افراد کون ہیں؟"

"میڈم میریسا اور اشمیرس قبیلے کا روحانی پیشوا لیتھ اشمیر۔"

"او مائی گاڈ وہ دونوں جن کے بارے میں آپ نے مجھے مختصراً" بتایا ہے۔"

"ہاں اور بات بہت دلچسپ مرحلے میں داخل ہو گئی ہے دانش منصور کی موت کے بعد یہ دونوں مصروف ترین لوگ متھل شاہ کو یہاں مبارک باد دینے آئے ہیں' نہ صرف مبارک باد دینے کے لیے بلکہ ایک نئے منصوبے کی تکمیل کے لیے' متھل شاہ کو یہاں روز آرگنائزیشن کا چیف آرگنائزر مقرر کیا گیا ہے اور مجھے اس کا اسسٹنٹ۔"

رشید ناگی کے ہونٹ سیٹی بجانے والے انداز میں سکڑ گئے تھے وہ دلچسپ نگاہوں سے مجھے دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔

"چیف ونڈر فل آئیڈیا ہے ایک بار پھر روز آرگنائزیشن اپنے ہی جال میں پھنسنے جا رہی ہے۔"

"نہیں رشید ناگی ان لوگوں کو اغوا کر کے یہاں تک لانے کا مقصد یہی ہے کہ ہم اس پیشکش پر کام نہیں کریں گے بلکہ میرے اپنے ذہن میں کچھ اور منصوبے ہیں جن کی تفصیلات ابھی نہیں بتا سکتا' پہلے ہمیں یہاں دوسرے بہت سے کام کرنے ہیں' اب ان لوگوں کو ہماری تحویل میں رہنا ہے میں یہ سوچ رہا تھا کہ انہیں جزیرے پر منتقل کر دیا جائے۔"

"بالکل چیف آپ حکم دیں تو یہ کام ابھی اور اسی وقت ہو سکتا ہے لیکن اگر ایسا مناسب نہ سمجھیں تو پھر کل کا دن میرا مطلب ہے رات کا وقت زیادہ مناسب ہوگا۔"

"ہاں جلدی نہیں ہے وہ اب بھی محفوظ ہیں۔"

"ویسے چیف بڑا دلچسپ مرحلہ آ گیا ہے جو کچھ اس دوران ہوا ہے اس نے واقعی بڑی عجیب و غریب فضا پیدا کر دی ہے' لوگوں کے ذہنوں میں ہزاروں سوالات آ گئے ہیں' چیف بہت سے لوگوں کو میں نے افسردہ دیکھا لیکن آپ یقین کیجیے میں شاہنواز صاحب سے بہت متاثر ہوا ہوں' صرف ایک جملہ کہا تھا انہوں نے کہنے لگے کہ میری سرپرستی ختم ہو گئی ہے' میں صحیح معنوں میں اب تک یہ وزارت ان کے لیے برقرار رکھے ہوئے تھا اور اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ میں اس احسان کی ادائیگی کر سکوں جو انہوں نے میری اس خواہش کی تکمیل کر کے مجھ پر کیا تھا۔"

"یار ہماری فیملی کی کہانی بھی تو سناؤ۔"

"چیف ان کی نہ پوچھیے' الیاس بھائی نازاں' بیگم الیاس آصف نور تمام کے تمام مردہ ہو گئے ہیں' ابتدا میں تو ان کی حالت ہی بگڑ گئی تھی اور چیف جہاں تک رخسار کا معاملہ ہے وہ سکتے کی سی کیفیت میں ہیں۔"

"حالانکہ میں نے اسے مبہم الفاظ میں ہوشیار کر دیا تھا۔"

"چیف آپ اسے اپنی سطح کے مطابق کیوں سمجھتے ہیں؟"

"خیر میں اس سلسلے میں بہت زیادہ وقت صرف نہیں کروں گا' بس اس خیال سے میں نے ان سب کو لاعلم رکھا تھا کہ کہیں تاڑنے والی نگاہیں ان کی کیفیت سے باخبر نہ ہو جائیں۔"

"ویسے آپ یقین کیجیے عرفان غزنوی صاحب اور دوسرے چند افراد بھی تعزیت کے لیے آئے تھے' کچھ عجیب سی کیفیات کا شکار تھے' غزنوی خاندان کے بہت سے افراد آئے تھے اور انہوں نے یہاں معلومات حاصل کی تھیں' اصل میں سب سے بڑا مسئلہ جو ہوا ہے نا چیف وہ یہ ہے کہ پہلی بار فیصل اور دانش منصور کو ایک ہی شخصیت تسلیم کیا گیا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ لوگ اپنی انتہائی کوششوں میں مصروف رہے اور اس بات کو ثابت نہ کر سکے۔"

میں مسکراتا رہا میں نے کہا۔ "اصل میں اب دانش منصور کو پس پردہ چلے جانا ہے اس لیے ضروری نہیں تھا کہ فیصل کا راز راز رہے اور جہاں تک ناگی میری اپنی زندگی کی کہانی کا مسئلہ ہے تو سچی بات یہ ہے کہ فیصل کا اب کوئی وجود نہیں رہا ہے یہ بھی ایک

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

اشارہ ہے قدرت کا کہ دنیا کے بہت سے معاملات میں اتنا کچھ کر سکتا ہوں میں لیکن اپنے لیے کچھ کرنا میرے اپنے بس کی بات نہیں ہے' میں نے قناعت بھی کر لی ہے اور صبر بھی کر لیا ہے' وقت اگر خود ہی میری کہانی منظر عام پر لے آئے تو ٹھیک ہے ورنہ اب اس سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے۔ میں فیصل ہوں ہی نہیں بلکہ اگر کبھی موقع ملا تو جالب نعمان سے میں یہی درخواست کروں گا کہ میرے ذہن کے خلیوں میں سے وہ تصور نکال دے کہ میرا ماضی ایک ناقابل فہم داستان رہا ہے' اس سے مجھے یہ فائدہ ہو گا کہ میں کم از کم کسی تردد کا شکار تو نہیں رہوں گا۔"

رشید ناگی خاموش ہو گیا' مدھم مدھم اجالا پھیلنے لگا تھا میں نے ناگی سے کہا۔ "کیا خیال ہے اب کچھ دیر کے لیے سو جائیں۔"

"ضروری ہے چیف۔" رشید ناگی نے مسکرا کر کہا۔

دن کے بارہ بجے تک نیند پوری ہو گئی۔ تیار ہو کر رشید ناگی کے بارے میں معلوم کیا تو پتا چلا کہ پروجیکشن روم میں ہے میں خود پروجیکشن روم چل پڑا۔ وہیں ناشتا طلب کر لیا گیا۔ ناگی کوئی خبر۔

"ہمارے دوست ناشتا کر چکے ہیں۔ ویسے گیس کے زیر اثر ہیں۔ ساڑھے دس بجے تک سوتے رہے تھے.........."

"جاگنے کے بعد ان پر کیا اثرات مرتب ہوئے' اس کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی؟"

"چیف فلم رپورٹ تیار ہے' جب یہاں کوئی نہیں ہوتا اور ضرورت محسوس کی جاتی ہے تو پھر ریکارڈنگ شروع کر دی جاتی ہے' اس وقت سے ان کے جاگنے تک کی پوری فلم موجود ہو گی ہمارے پاس۔"

"گڈ ویری گڈ' پہلے ذرا ان کی صورتیں تو دکھاؤ۔ میں نے کہا اور رشید ناگی نے وڈیو اسکرین آن کر دیا۔ تہہ خانے کا منظر نمایاں ہو گیا۔ لیتھ اشمیر اپنے بستر پر نیم دراز آنکھیں بند کیے ہوئے مراقبے کی سی کیفیت میں بیٹھا ہوا تھا۔ میڈم میریلیا ایک کرسی پر سر پکڑے بیٹھی ہوئی تھی اور مثل شاہ آنکھیں بند کیے بستر پر دراز تھا جیسے سو رہا ہو۔ مکمل خاموشی طاری تھی کسی کے بولنے کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ تینوں کے چہرے

فوکس کیے گئے۔ عجیب سے تاثرات پھیلے ہوئے تھے ان چہروں پر.......... میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور ہنستے ہوئے کہا۔"

ہمارے مہمان خاصے پریشان نظر آتے ہیں۔ اچھا اب ذرا فلم تو دکھاؤ ان کی؟" اتنی دیر میں ہمارے لیے ناشتا لگ گیا۔ میں اور رشید ناگی ناشتے میں مصروف ہو گئے اس کے ساتھ ساتھ ہی ایک دوسرے آپریٹر نے وہ پروجیکٹر آن کر دیا جس پر فلم اسپول چڑھا ہوا تھا۔ ابتدائی مناظر میں وہ تینوں اپنی مسہریوں پر دراز نظر آرہے تھے آپریٹر نے یہ کہہ کر اسپول فارورڈ کر دیا کہ بہت دیر تک یہی منظر چلتا رہا اور وہ وہاں سے پروجیکٹر دوبارہ آن کرے گا جہاں وہ لوگ جاگے ہیں' میں اور رشید ناگی دلچسپی کے انداز میں انتظار کرتے رہے پھر کچھ دیر کے بعد اسکرین دوبارہ روشن ہو گیا اور آپریٹر نے حساب کے مطابق وہاں سے منظر آن کر دیا۔

میریلیا سب سے پہلے جاگی تھی' اس نے ایک انگڑائی لی اور بستر پر کروٹ بدل کر میری تلاش کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے' پھر مجھے نہ پا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی پھر رفتہ رفتہ اس کے چہرے پر حیرت کے نقوش نمودار ہونے لگے' غالباً" وہ منظر کو دیکھ کر چونکی تھی اور اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ یہ وہ جگہ نہیں ہے جہاں وہ سوئی تھی پھر اس سے زیادہ حیران کن بات یہ تھی کہ وسیع و عریض تہہ خانے میں اسے قریب ہی دو بستر نظر آرہے تھے جن پر لیتھ اشمیر اور مثل شاہ موجود تھے۔ اس کے منہ سے ہلکی آواز نکلی جسے واضح طور پر اسپیکر نے پیش کیا۔

"اوہ مائی گاڈ۔ او مائی گاڈ یہ کیا ہوا۔" وہ برق رفتاری سے بستر سے کود گئی تھی۔ میں اس شاندار عورت کو بغور دیکھ رہا تھا' پہلے اس نے لیتھ اشمیر کو ہی جھنجوڑ ڈالا تھا۔

"اٹھیے' اٹھیے' مسٹر اشمیر' ذرا دیکھیے تو سہی یہ کیا ہو گیا؟"

پھر چند لمحات کے بعد مثل شاہ' لیتھ اشمیر بھی جاگ گئے اور وہ سب کے سب منہ پھاڑ کر یہ منظر دیکھنے لگے اچانک ہی لیتھ اشمیر نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

"آہ ہمارے سسٹم پر کسی خواب آور گیس کے اثرات ابھی تک موجود ہیں' مگر.......... یہ کیسے ممکن ہے مثل شاہ یہ کیسے ممکن ہے؟"

مثل شاہ نے آہستہ سے کہا۔ "اور فراس ہمارے درمیان موجود نہیں ہے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیا مطلب۔ کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"نہیں میں کسی بھی لفظ کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ کیا یہ ممکن ہے مسٹر لیتھ اشمیر لیکن یہ ممکن نہیں ہے' ہو سکتا ہے فراس کسی اور کے قبضے میں چلا گیا ہو' وہ مکمل طور پر قابل اعتماد نوجوان ہے۔"

"مگر یہ کس نے کیا' کیسے ہوا' کون ہو سکتا ہے۔" لیتھ اشمیر بولا۔

"کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ میری عقل کام نہیں کر رہی۔" مثھل شاہ نے کہا۔

اس کے بعد وہ لوگ ہال کے ایک ایک حصے کا جائزہ لیتے رہے پھر مثھل شاہ کی آواز ہی ابھری۔

"یہ تو ہر لحاظ سے ایک مکمل تہہ خانہ ہے مگر ہمیں قید کرنے والا کون ہو سکتا ہے' کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔"

"وہ غالباً باتھ روم ہے۔" لیتھ اشمیر نے کہا اور باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔

میریسا ہارٹی' مثھل شاہ اور کچھ دیر کے بعد لیتھ اشمیر پھر یکجا ہو کر اپنی اس قید کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ لیتھ اشمیر نے کہا۔

"کیا یہ ممکن ہے کہ ہم دانش منصور کے قیدی ہوں۔" مثھل شاہ نے چونک کر دیکھا اور بولا۔

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا مسٹر لیتھ اشمیر؟"

"اس وقت ہمارے پاس سب سے زیادہ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس کا مطلب خود بھی نہیں سمجھ پا رہے ہیں' اور اب دماغ کو تھکانے کے بجائے یہ انتظار کرنا ضروری ہے کہ جو لوگ ہمیں یہاں تک لائے ہیں' وہ ہم سے رجوع کریں اسی وقت ہمیں ان کے بارے میں علم ہو سکتا ہے۔ آہ وہ ہمارا سامان موجود ہے۔ ذرا دیکھو میریسا اس میں سے کچھ نکالا تو نہیں گیا ہے۔"

میں نے چونک کر رشید ناگی کو دیکھا' تو رشید ناگی بولا۔

"اس میں صرف ان کے کپڑے ہیں۔ باقی جو چیزیں اس سامان سے دستیاب ہوئی ہیں چیف' انہیں الگ کر لیا گیا ہے۔ میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی۔ اس کے بعد تقریباً بیس پچیس منٹ تک ہم ان لوگوں کی بوکھلاہٹیں دیکھتے رہے تھے' ان کی گفتگو میں

کوئی ایسی بات نہ تھی جو قابل ذکر ہوتی۔ ہاں تھوڑی دیر کے بعد جب ہمارے چار آدمی' مخصوص لباس میں ملبوس ان کے لیے ناشتا لے کر پہنچے تو وہ تینوں سکتے کے سے عالم میں انہیں دیکھنے لگے۔ لیتھ اشمیر نے آگے بڑھ کر کہا۔

"معزز دوستوں تم ہم پر قادر اور حکمران ہو۔ ہم اتنے احمق نہیں ہیں کہ تم سے کوئی تعرض کریں' اگر ممکن ہو سکے اور تمہیں اس کی اجازت ملی ہو تو ہمارے صرف دو سوالوں کے جواب دے دو۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ ہم کس کے قیدی ہیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ ہمارا ایک اور ساتھی جس کا نام فراس ہے اور جو تمہارے ہی وطن کا باشندہ ہے کہاں ہے؟"

ناگی کے وہ آدمی جو ناشتا لے کر گئے تھے اچھے خاصے بذلہ سنج معلوم ہوتے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

"سوالوں سے زیادہ یہ ناشتا اہمیت رکھتا ہے جناب' کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد یہ ٹھنڈا ہو کر بے کار ہو جائے گا۔" اور اس کے بعد وہ واپس پلٹ پڑے۔

بہرحال یہ سب کچھ بے حد دلچسپ تھا پھر میں نے رشید ناگی سے پروجیکٹر بند کرنے کے لیے کہا۔ اندازہ ہو گیا تھا کہ ان تمام باتوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو گا آگے کی بتائی ہوئی فلم میں.......... موجودہ کیفیت تو میں دیکھ ہی چکا تھا۔ اب وہ مایوس ہو کر مرجھائے بیٹھے سوچوں میں گم تھے۔ ہم لوگ ناشتے سے فارغ ہو چکے تھے۔ میں نے رشید ناگی سے کہا۔

"ہاں بھئی اب تم مجھے اپنے اس جزیرے کی تمام کارروائیاں کا احوال بتاؤ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کی خریداری کے سلسلے میں جو تفصیلات میرے علم میں آئی تھیں ان میں کوئی ترمیم ہوئی؟"

"نہیں چیف' بس یوں سمجھ لیجئے' چند لوگوں نے خاص طور سے ہمارے ساتھ ہر طرح کا تعاون کیا اور تمام سہولتیں بہم پہنچائیں' یہاں تک کہ حیران کن بات یہ ہے کہ ہمیں بحریہ کے افسر اعلیٰ تک کا مکمل تعاون حاصل رہا ہے اور ساز و سامان کی منتقلی کے سلسلے میں ہمیں بے شمار بحری لانچیں فراہم کر دی گئیں۔ چیف آپ کی ذات پر اتنے بڑے اعتماد کا اظہار ہے۔ کہ شاید ہمارے ملک کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی' بہرحال تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے ہو گئے ہیں۔ سرکاری کاغذات میں ہمارے اس جزیرے کو

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈائمنڈ سٹی کا نام دیا گیا ہے اور اسی نام سے اس کی تکمیل کی گئی ہے' اس کے بعد چیف میں نے ضرورت کے تمام لوگوں کو اس طرف منتقل کر دیا اور سب ہی نے دن رات کی ان تھک محنت سے وہاں وہ کارنامے سرانجام دیئے ہیں جنہیں آپ دیکھیں گے تو آپ کو بے پناہ خوشی ہوگی۔ چیف اب سب سے بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے جو موجودہ حیثیت اختیار کی ہے اس کے پیش نگاہ ڈائمنڈ سٹی کے معمولات کس کے تحت چلیں گے؟"

میں نے مسکراتے ہوئے رشید ناگی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے اور تمہارے ذہن میں ہم آہنگی ہے رشید ناگی اس کے تحت تمہیں کم از کم اس بات پر پورا پورا یقین رکھنا چاہیے کہ میں نے آگے کے اقدامات پر بھی غور کرلیا ہوگا۔ میں تمہیں اس کے بارے میں تفصیل بعد میں بتاؤں گا لیکن ان ناموں کی ایک فہرست تیار کرلوں جن کا ہم سے گہرا تعلق ہے اور اس کے ساتھ ہی اگر اس میں کچھ باقی رہ گیا تو میں شامل کرادوں گا۔ اب سب ہی سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی' اپنوں کو دھوکا دینے کے لیے یہ ساری کارروائی نہیں کی گئی ہے اس کی وضاحت کر دی جائے گی تاکہ ہمارے کرم فرما ہمیں وہ امداد دیتے رہیں جس کی ہمیں ضرورت ہے۔"

"ٹھیک ہے چیف' مجھے اس بات کا پورا پورا یقین ہے کہ آپ نے دور تک اس سارے پروگرام پر غور کرلیا ہوگا۔ ویسے آپ یقین کیجیے بات تو بڑی عجیب سی ہے یعنی' لوگوں کے تعزیتی بیانات شائع ہو رہے ہیں اور ہر شخص نے اپنی غمزدگی کا اظہار کیا ہے لیکن میں صرف یہ دیکھ رہا ہوں کہ ہمیں وہ بھرپور صلہ ملا ہے ہماری کاوشوں کا' جو اصولی طور پر ملنا چاہیے تھا۔"

"ہاں رشید ناگی اخبارات میری نگاہوں سے بھی گزرتے رہیں ہیں۔ میں اسے کیا کہوں۔ ایک ایسا بے مایہ شخص ایک ایسا بے بس لڑکا' جو ڈیفنس کی ایک کوٹھی میں کچھ لوگوں کے زیر عتاب رہا۔ یہاں تک پہنچ جائے گا' یہ بس سوچا ہی جاسکتا ہے اگر یہ عمل میں آجائے تو یقین کرو انتہائی عبرتناک بات ہے۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو......... اب یہ کرنا ہے رشید ناگی کہ ان تینوں کو جزیرے پر منتقل کر دینا ہے۔ میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم نے کسی بھی پہلو کو نظرانداز نہیں کیا ہوگا۔"

"انہیں منتقل کرنے سے پہلے چیف اگر آپ وہاں کا جائزہ لے لیں تو کیسا رہے گا؟"

"اب مجھے فرصت ہے۔ اصل کام یہی تھا جو پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے' اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تمام کارروائیوں کے بعد کامیابی کی یہ خبر ملنے کے بعد لیتھ اشمیر' مٹھل شاہ اور میریسا ہارٹی کی اس طرح گمشدگی' ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن کے حلقوں میں حیران کن بن جائے گی لیکن اب ہم نے ان لوگوں کی حیرانی کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا ہے۔ وہ جو کچھ بھی کارروائی کریں گے وہ بہرطور منظر عام پر آجائے گی پھر کب چل رہے ہو؟"

"چیف آج ہی چلیں۔ آپ کے لیے تو کوئی مشکل نہیں ہے؟"

"تو پھر آؤ چلتے ہیں ان کے بارے میں ہدایات دے دو۔ انہیں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن یہ بھی بتا دینا کہ یہ دنیا کے شاطر ترین لوگ ہیں۔"

"ٹھیک ہے چیف!" رشید ناگی نے کہا پھر جب وہ میرے ساتھ ایک لینڈ کروزر میں بیٹھا ہوا ساحل سمندر کی جانب جا رہا تھا تو اس نے راستے میں کہا۔

"چیف بالکل برا نہ مانئے ایک سوال کر رہا ہوں۔ مٹھل شاہ کے لیے اب آپ کے دل میں کیا جذبات ہیں۔"

"رشید ناگی تھوڑا سا تکدر تو ضرور پیدا ہوا ہے دل میں لیکن مٹھل شاہ اس وقت ذہنی طور پر قطعی غیر متوازن ہے' وہ بے شک پوری ذہانت کے ساتھ ہمارے خلاف کام کر رہا ہے لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ وہ قصوروار نہیں ہے' اسے یہی فیڈ کیا گیا ہے۔"

"چیف یہ کوشش تو انہوں نے آپ کے لیے بھی کی تھی؟"

"ہاں اللہ تعالیٰ کا کرم میرے ساتھ رہا۔ مجھے وہ مواقع مل گیا جن کے تحت میں ان کے چکر میں نہ آسکا اور انہیں دھوکا دے کر وہاں سے نکل آیا۔ اسے روز آرگنائزیشن کے قبضے میں آنے کے بعد' پتا نہیں کیسے کیسے مراحل سے گزارا گیا ہوگا .... بہرحال جالب نعمان کو اب اپنی تمام تر صلاحیتیں مٹھل شاہ پر صرف کرنا ہوگی۔" رشید ناگی پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔

جس ساحل کو جزیرے پر جانے کے لیے استعمال کیا گیا تھا وہ خاصا دور دراز تھا' سونمیانی کے ایک مخصوص علاقے کو حکومت کی اجازت سے حاصل کیا گیا تھا اور وہاں ایک چھوٹی سی عمارت تعمیر کر دی گئی تھی جہاں اسٹیمروں کے محافظ اور عملہ رہتا تھا۔ ہمارے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

اسٹیمروں کو ڈائمنڈ شی کے نام سے سجایا گیا تھا اور انہیں بحریہ کا تعاون حاصل تھا۔ بہت بڑی بات تھی' درحقیقت اس تعاون کے بغیر کام آگے نہیں بڑھ سکتا تھا ان لوگوں نے میری خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ تعاون کیا تھا' میرے دل میں خوشی کی لہریں پیدا ہونے لگیں پھر ہم ایک اسٹیمر میں بیٹھ کر چل پڑے اور میں سمندر کی لہروں کو دیکھتے ہوئے نجانے کیسے کیسے خیالات میں کھو گیا۔ رخسار کا تصور بھی دل میں آیا تھا جو کچھ میں نے سوچا تھا اس کے تحت رخسار کو اب بہت عرصے تک اس ذہنی اذیت کا شکار نہیں رہنا تھا جس میں آج کل مبتلا ہوگی۔ کیا کہا جاسکتا ہے کس کیفیت میں ہو۔

سمندری سفر طے ہوگیا اور ہمیں جزیرہ نظر آنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں اس جزیرے پر اتر گیا' درمیانی حصے میں تعمیر جاری تھی۔ لاتعداد مزدور کاموں میں لگے ہوئے تھے مالی کام کر رہے تھے اور اسے جنت نظیر بنایا جارہا تھا۔ بہت سی جگہوں پر پھول بھی کھلے ہوئے نظر آئے' پہلے سے جو قدرتی جھاڑیاں وغیرہ وہاں موجود تھیں ان میں سے بعض کو ترتیب دے کر اسی طرح قائم رہنے دیا گیا تھا' ویسے کوئی بھی ایسی عمارت نظر نہیں آرہی تھی جو مکمل ہو چکی ہو اسی بات پر مجھے ذرا حیرت ہوئی' تعمیری سازو سامان کے انبار لگے ہوئے تھے اور مزدور بے تکان کاموں میں مصروف تھے رشید ناگی اور میں خاموشی سے چلتے ہوئے ایک ایسے حصے میں پہنچ گئے' جہاں خاردار تاروں کی باڑھ لگی ہوئی تھی' رشید ناگی نے بتایا کہ جزیرے کے تحفظ کے لیے دوسرے انتظامات کیے جائیں گے۔ عارضی طور پر یہ باڑھ لگا دی گئی ہے تاکہ کوئی غیر متعلق شخص اندر داخل نہ ہو سکے۔ سرچ ٹاور بنا دیئے گئے ہیں جہاں سے دن رات سمندر کی نگرانی کی جاتی ہے۔ میں خاموشی سے اس کی یہ تمام باتیں سنتا ہوا آگے بڑھتا رہا پھر وہ ایک جگہ رک گیا۔ یہاں ایک وسیع و عریض قدرتی چٹان کو تراش کر اس میں ایک دروازہ بنایا گیا تھا۔ یہ دروازہ ریموٹ کنٹرول تھا' رشید ناگی نے ریموٹ کا بٹن دبا کر دروازہ کھولا اور مجھے اندر آنے کا اشارہ کرکے اس میں داخل ہوگیا۔ دروازے کے دوسری جانب ایک وسیع و عریض پلیٹ فارم بنا ہوا تھا اور کچھ آگے چلنے کے بعد اس پلیٹ فارم سے سیڑھیوں کا ایک سلسلہ نیچے اترتا تھا' مجھے ان سیڑھیوں کو دیکھ کر اچنبھا ہوا تھا......... خاموشی سے رشید ناگی کے ساتھ نیچے اترنے لگا۔ وہ کہنے لگا۔

"چیف یہ سیڑھیاں بھی عارضی نوعیت کی ہیں ہم یہاں برق رفتار لفٹیں لگوائیں گے' جو نیچے جانے کے لیے ہوں گی۔"

سیڑھیاں خاصی گہرائی میں چلی گئی تھیں اور اس کے بعد ان کا اختتام ایک بڑے سے گول دروازے پر ہوا تھا' جو زمین ہی میں تراشا گیا تھا' لیکن اس گول دروازے کے دوسری جانب پہنچ کر میں شدت حیرت سے اچھل پڑا۔ میرے سامنے اتنا وسیع علاقہ بکھرا ہوا تھا کہ اس کی آخری حد تک نظر کام بھی نہیں کرتی تھی یہاں بے شمار عمارتیں بنی ہوئی تھیں روشن اور ٹھنڈی' صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یہ پورا علاقہ ائرکنڈیشنڈ ہے' روشنیاں بھی بجلی ہی کی تھیں' مشینوں کی آوازیں بھی ابھر رہی تھیں مختلف پورشنز بنائے گئے تھے' مختلف سیکشن تھے۔ رشید ناگی مجھے یہ تمام چیزیں دکھاتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔ وسیع و عریض راہداریاں مختلف سمتوں کو مڑتی ہوئیں' ہر طرف مشینوں کی مدھم مدھم آوازیں' میں ایک ایک پورشن کو حیرت سے دیکھتا ہوا آگے بڑھتا رہا پھر اتنی دیر میں' میں نے اس سے ایک ہی سوال کیا۔"

"ناگی یہاں بجلی کی فراہمی کس طرح کی گئی ہے کیا جنریٹروں کے ذریعے؟"

"نہیں چیف الگ بجلی گھر تعمیر کیا گیا ہے بلکہ سب سے پہلے وہی تعمیر ہوا تھا۔ ہمارے اپنے انجینئروں نے سمندر کی گہرائیوں میں ایک انوکھے نظام کی بنیاد ڈالی ہے اور یہ بجلی سمندر ہی سے حاصل کی گئی ہے۔" میں سکتے کے سے عالم میں یہ تمام مناظر دیکھتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔

مخصوص لباس میں لوگ آجا رہے تھے اپنے کاموں میں مصروف' کوئی کسی کی جانب متوجہ نہیں تھا ایک عجیب سا ماحول تھا۔ یہ سب کچھ میرا تھا۔ ایک طلسم ہوشربا تھا اور اس پر یقین نہیں آرہا تھا لیکن اس کا سہرا ناگی کے سر تھا' انسان کی شکل میں مجھے ایک ایسا ذریعہ ملا تھا جس کا میں نے ہمیشہ ہی اعتراف کیا تھا۔ میری سوچ اس طرح پوری ہو جاتی جیسے زمانہ قدیم میں چراغ کے جن ہوا کرتے تھے۔ اتنے مختصر عرصے میں رشید ناگی نے جو کارنامہ سرانجام دیا تھا وہ ناقابل یقین تھا۔ اصل میں اس نے سب سے پہلے انڈر گراؤنڈ کام کیا تھا اور اتنا کچھ بنا لیا تھا جس پر یقین بھی نہ کیا جاسکے' نجانے کتنا وقت ہوگیا' ہمیں چلتے ہوئے ابھی ہم نے باقاعدہ کسی بھی شعبے میں داخل ہو کر کوئی بھی کام نہیں دیکھا تھا بس رشید ناگی

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

مختلف علاقوں سے گزرتے ہوئے مجھے یہ بتاتا جارہا تھا کہ کہاں کیا کام ہو رہا ہے۔

نعمان جالب اتفاقیہ طور پر ہی ایک دروازے سے نکل کر سامنے آیا تھا اور میرے قدم رک گئے تھے۔ وہ میرے اس میک اپ سے بھی واقف تھا جو اس وقت میرے چہرے پر تھا۔ یہاں شاید میرے بارے میں ہونے والی واردات کی کہانی نہیں پہنچی تھی۔ جالب رک گیا اور اس نے مجھے سلام کیا۔ میں نے مسکراتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا تو وہ بولا۔

"مجھے چیف کی واپسی کی خبر مل گئی تھی بس اس کے بعد اور کچھ نہیں معلوم ہوسکا۔"

میں نے سوالیہ نگاہوں سے رشید ناگی کو دیکھا تو رشید ناگی نے میرا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

"نہیں چیف ہمارے پاس ہر طرح کے ذرائع کیمونیکیشن موجود ہیں' جزیرے پر ہر لمحے بات کی جاسکتی ہے' لیکن صرف ضروری باتیں' جو کچھ وہاں ہوا ہے میں نے اس کی تفصیل یہاں کسی کو بتانا ضروری نہیں سمجھا۔"

میں مسکرا کر گردن ہلانے لگا۔ بہت دیر تک رشید ناگی مجھے ان تہہ خانوں کی سیر کراتا رہا وہ بے پناہ صلاحیتوں کا مالک تھا اور اس نے یہاں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا پھر اس کے بعد جب یہ تمام کارخانے دیکھ لیے گئے تو ہم ایک کمرے میں آبیٹھے' جالب نعمان اپنے کام پر چلا گیا تھا' ہر شخص مشینی طور پر مصروف رہتا تھا' جس کمرے میں رشید ناگی مجھے یہاں لایا تھا وہاں پورے جزیرے کا نقشہ دیوار پر ترتیب دیا گیا تھا اور یہ سب کچھ الیکٹرونک کا کمال تھا۔ رشید ناگی نے پہلے مجھے ان تہہ خانوں کے بارے میں تفصیلات بتائیں کہ یہاں کیا کیا ہو رہا ہے اور کیا کیا ہوگا۔ اس نے کہا۔

"چیف ان تہہ خانوں کے اوپر جو عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں وہ بھی نیچے موجود اصل کاروبار کا دروازہ ہوں گی' لیکن وہاں یہ سب کچھ چھوٹے پیمانے پر ہوگا تاکہ اگر کبھی ان تمام چیزوں کا جائزہ لیا جائے تو لوگ ہمارا اصل طریقہ کار نہ جان سکیں' اس کے علاوہ چیف ان تمام شعبوں کے لیے یہ کام ہوگا جن پر ہم ریسرچ کر رہے ہیں خاص طور سے ہم نے جزیرے کے لیے جو بجلی گھر بنایا ہے وہ بڑی کمال چیز ہے' چیف بعض اوقات بہت دکھ ہوتا ہے ہمیں یہ دیکھ کر کہ ہمارے ہاں ایسے ایسے باکمال نوجوان موجود ہیں جو آج بھی ناقابل

یقین ایجادات کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے' وہ روایتیں کہیں اور زندہ ہوں یا نہ ہوں' لیکن ہمارے ملک پاکستان میں آج بھی وہ زندہ ہیں جن کے تحت ہم نے دنیا کو سائنس سے روشناس کرایا تھا اور ہماری عدم توجہی نے ان تمام چیزوں کو یورپ میں منتقل کر دیا تھا' دوسری قومیں بازی لے گئیں اور ہم اپنے اجداد کی ایجادات سے وہ استفادہ نہ کرسکے جو ہمیں کرنا چاہیے تھا' یہ باصلاحیت نوجوان دنیا کے جدید سے جدید ملک کے مقابلے میں ذہانت کا مظاہرہ کرسکتے ہیں' بے وسیلہ اور عدم توجہی کا شکار ہونے کی وجہ سے یا تو اپنی خواہشوں کو سینے میں گھونٹ کر بالا آخر مرجاتے ہیں یا پھر بیرون ملک نکل جاتے ہیں اور وہاں انہیں خرید لیا جاتا ہے' ان کی کاوشوں کو سستے داموں وہ لوگ اپنے نام سے منسوب کرکے منظر عام پر لے آتے ہیں۔ سمندر کی گہرائیوں میں یہ چھوٹا سا جو بجلی گھر بنایا گیا ہے اگر اسے وسیع پیمانے پر روشناس کرایا جائے تو مجھے یقین ہے کہ ہمارے ملک میں بجلی کا بحران ختم ہو جائے گا۔ چیف یہاں اس جزیرے پر ہم نے سمندر کے پانی کو انتہائی سستے ذرائع سے میٹھا کرنے کا ایک پلانٹ لگایا ہے جو فی الحال اس جزیرے پر پانی کی ضرورتیں پوری کرے گا اور اس کے بعد جب ہم مکمل طور پر اپنے اس کام کی تکمیل کریں گے تو اس شعبے میں بھی نوجوانوں کو تربیت دے کر اس کے لیے بڑے پلانٹ لگائیں گے' بہرحال یہ ایک طویل منصوبہ ہے اور میں انتہائی معذرت کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ کسی کی میراث نہیں رہے گا نہ دانش منصور کے نہ کسی اور کی بلکہ یہاں پر ہونے والی ریسرچ پورے ملک کے لیے سود مند ہوگی' ہم اپنے وطن کے چھوٹے سے چھوٹے پسماندہ علاقے کو روشن کردیں گے اور انہیں اتنے وسائل مہیا کریں گے کہ ہر طرف چراغ جلتے نظر آئیں۔"

میں نے جذبات سے پر انداز میں رشید ناگی کو دیکھا اور کہا۔

"ان الفاظ کے لیے میں ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا کرتا ہوں۔ رشید ناگی کہ ہمیں ہماری ان خواہشات میں کامیابی نصیب ہو۔"

"فی الحال ہمیں دو ہیلی کاپٹروں کی اجازت بھی مل گئی ہے چیف اور ان کی خریداری کے لیے کوششیں کی جارہی ہیں' یہ بھی بہت ضروری تھے' خیر یہ تو ہوئیں ساری باتیں' اب مجھے یہ بتایئے کہ میرے لیے آئندہ کیا حکم ہے؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

"یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے میں اپنا کام جاری رکھنا چاہتا ہوں ناگی‘ یہاں سے میں بہت مطمئن ہوں‘ تم سب نے مل کر میری خواہشات کو عملی شکل دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی‘ میرے ذہن میں طویل ترین منصوبے ہیں‘ جنہیں میں ابھی ترتیب دے رہا ہوں‘ فی الحال اب ہمیں یہ کرنا ہے کہ ان تینوں کو چار سو گیارہ کے تہہ خانے سے یہاں منتقل کردو‘ مشعل شاہ کا ذہنی تجزیہ کرا کر میں جالب نعمان سے یہ سوال کروں گا کہ کیا وہ اصل حالت میں آسکتا ہے‘ بہرحال وہ میرے لیے بہت بڑی حیثیت کا حامل ہے‘ جہاں تک میری اپنی موت کا معاملہ ہے تو اسے اسی طرح برقرار رہنے دو‘ ہاں اس بارے میں کچھ لوگوں کو مطمئن کرنا ضروری ہے‘ میں نے ابھی انہیں اس لیے غیر مطمئن رہنے دیا ہے کہ اگر کچھ لوگ اس بات کی کھوج میں ہوں کہ کیا یہ موت مشتبہ ہوسکتی ہے تو انہیں اطمینان ہو جائے۔"

"آپ کے خیال میں چیف کیا کچھ لوگ ایسے موجود ہوں گے؟"

"نہیں رشید ناگی‘ اگر تم روز آرگنائزیشن اور ڈان سینڈرہی کی بات کرتے ہو تو میرا خیال ہے ان اداروں کے کسی فرد کو بھی ابھی تک اس بات کا کوئی شبہ نہیں ہوسکا ہے‘ لیکن تم یہ کیوں بھول جاتے ہو کہ ہمارے دشمن ملک سے باہر ہی نہیں ہیں بلکہ ملک کے اندر‘ ملک کے باہر سے زیادہ موجود ہیں‘ ان لوگوں نے اپنی سرگرمیاں بعض جگہوں پر میری وجہ سے ترک کر دی ہیں‘ لیکن جب انہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ میں موجود نہیں ہوں تو وہ ایک بار پھر منظر عام پر آئیں گی اور اس طرح ہمیں اپنے شکار منتخب کرنے میں آسانی ہوگی۔" رشید ناگی نے گردن ہلائی اور بولا۔

"خوب‘ گویا آپ اپنی موت سے بھی خاصا بڑا فائدہ حاصل کریں گے چیف۔"

میں بھی مسکرانے لگا پھر میں نے کہا۔ "تو پھر میں فی الحال یہیں قیام کروں گا تم واپس جاؤ اور ان تینوں کو یہاں منتقل کردو۔"

رشید ناگی نے گردن ہلا دی تھی۔ میں تہہ خانوں سے باہر نکل آیا اور اوپر ہونے والے کام کا جائزہ لینے لگا۔ سب سے حیران کن بات یہ تھی کہ جزیرے پر جتنے افراد کام کر رہے تھے ان میں سے کسی کے لیے کوئی نگراں مقرر نہیں تھا‘ لیکن کام پھر بھی برق رفتاری سے ہو رہا تھا‘ میں اصل شکل میں چونکہ منظر عام پر نہیں تھا۔ کسی نے مجھ پر کوئی

توجہ نہیں دی تھی۔ میں نے ایک مزدور قسم کے آدمی کو روک کر اس سے پوچھا۔

"سنو بھائی‘ کیا کر رہے ہو؟"

"کام کر رہے ہیں بابو کوئی غلطی ہوگئی ہم سے؟"

"نہیں نہیں بالکل نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ کتنے گھنٹے کام کرتے ہو یہاں؟"

"بابو جب تک تھکتے نہیں ہیں کام کرتے رہتے ہیں۔"

"یہ تو ناجائز ہے‘ کیا تم نے اس بات پر احتجاج نہیں کیا کہ کام صرف اتنا کرو گے جتنا آسانی سے کرسکو؟"

"نہیں بابو یہاں ہم نوکر نہیں ہیں یا اجرت پر نہیں آئے ہیں‘ آپ کو اس بات کا پتا نہیں ہے کہ ہمیں اتنا دے دیا گیا ہے کہ بابو ہمارے برسوں کے دلدر دور ہوگئے ہیں‘ ساری زندگی محنت مزدوری کی بس اتنا کمایا کہ بچوں کے پیٹ بھر جائیں‘ پھٹے پرانے کپڑے پہن لیں‘ ٹوٹے پھوٹے گھروں میں رہ لیں‘ لیکن ہم جیسے مزدور لوگوں کو یہاں کام کرنے کے لیے اتنا معاوضہ پہلے ادا کر دیا گیا ہے کہ جو ہم نے زندگی بھر نہیں کمایا‘ ہمارے گھروں میں راشن بھرا ہوا ہے ہمارے بچے اسکولوں میں داخل ہوگئے ہیں‘ وہ اچھے کپڑے پہنتے ہیں‘ بابو اسی کے لیے تو ساری زندگی ہم نے خرچ کی تھی‘ جو ہم نہیں کر پائے وہ ہمارے لیے کر دیا گیا ہے‘ اس سے بڑا احسان ہم پر اور کیا ہوگا پھر بھی دل لگا کر کام نہ کریں۔"

میں آنکھیں بند کر کے گہری گہری سانسیں لینے لگا تھا۔ کافی دیر تک جزیرے پر ہونے والے کام کا جائزہ لیتا ہوا میں پھر واپس تہہ خانوں میں آگیا اور اس کے بعد جالب نعمان کے پاس پہنچ گیا‘ جالب نعمان زبردست مشینوں کے ذریعے یہاں اپنا کام جاری کیے ہوئے تھا‘ مجھے دیکھ کر پرتپاک انداز میں میرے قریب آگیا۔

"آپ سے باتیں کرنے کو بہت جی چاہتا تھا لیکن کام افضل ہے چیف۔"

"کہو تمہارا کام کیسا ہو رہا ہے؟"

"آپ کی دعاؤں کے ساتھ بہت اچھا۔ میں نے اس سلسلے میں بڑی نئی نئی چیزوں پر کام شروع کر رکھا ہے پورا اسٹاف دیا گیا ہے مجھے‘ کچھ سامان جرمنی اور جاپان سے منگوایا گیا ہے وہ پہنچ جائے تو میں اپنے اس عمل کو ذرا تیز کر دوں۔"

"جالب نعمان میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"فرمائیے چیف' ادھر تشریف رکھیے میں حاضر ہوں حکم دیجیے۔"

"میرے ایک بہت ہی معزز کرم فرما ہیں' مثل شاہ ان کا نام' روز آرگنائزیشن کے پاس ایسے جدید ترین سائنسی ذرائع ہیں کہ وہ انسانی ذہن کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں' ان ذرائع کو انہوں نے مجھ پر بھی استعمال کیا تھا چنانچہ میں تمہیں ان کے طریقہ کار کی تفصیل بتا سکتا ہوں' اس سے پہلے یہ بتادوں کہ یہ سلسلہ گفتگو میں نے کیوں چھیڑا ہے تو مثل شاہ کا ذکر کر رہا تھا میں انہیں بھی ذہنی طور پر اتنا ہی تبدیل کر دیا گیا ہے جبکہ یوں سمجھ لو کہ وہ میرے لیے دل میں ایک باپ کی سی محبت رکھتے تھے اور انہوں نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے' لیکن اب انہیں روز آرگنائزیشن کی قید میں طویل عرصہ گزارنے کے بعد یہاں میرے خلاف کام کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے اور انہوں نے پوری دیانتداری کے ساتھ وہ تمام کام سرانجام دیے ہیں جو مجھے نقصان پہنچانے کے لیے تھے' میں نے ان کا بغور تجزیہ کیا ہے ان سے گفتگو کی ہے۔ وہ اپنا ماضی نہیں بھولے میرا مطلب ہے کہ اس شخص کو یاد ہے کہ اس کا اور میرا کیا رابطہ رہا کس طرح میری اس سے ملاقات ہوئی اور میں اس کے لیے اپنے دل میں کیا جذبات رکھتا تھا میری مراد دانش منصور سے ہے بلکہ یوں سمجھ لو کہ دانش منصور کو دانش منصور بنانے میں' مثل شاہ ہی کا ہاتھ ہے' لیکن اس کے باوجود اب وہ دانش منصور کو ہر طرح کے نقصان پہنچانے کے درپے ہیں' کیا اس طرح سے ذہنی کیفیت تبدیل کر دینے کے بعد وہ دوبارہ اپنی اصل حیثیت میں آسکتے ہیں' میرا مطلب ہے کہ مثل شاہ پر اب مجھے یہ شک تو نہیں رہا کہ وہ دانش منصور کے خلاف کچھ نہیں کرنا چاہتا' لیکن میں اس کی ذہنی کیفیت کو تبدیل کرنے کا خواہش مند ہوں' یہ ممکن ہو سکتا ہے۔"

"چیف ابھی تھوڑے دن پہلے ہم نے روز آرگنائزیشن کے ایک حربے کو ناکام بنایا ہے' آپ نے جو طریقہ کار بتایا بالآخر آپ اس سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے' مثل شاہ میں وہ صلاحیت نہیں ہوگی' لیکن ان کے دماغی خلیوں کا تجزیہ کر کے صورت حال کا جائزہ لیا جاسکتا ہے اور اگر ممکن ہو سکا تو ہم ان خلیوں کی درستگی بھی کر سکتے ہیں' آپ براہ کرم ایک نظر مجھے دکھا دیجیے مثل شاہ کو۔"

رات کو تقریباً ساڑھے دس بجے رشید ناگی نے ان لوگوں کو یہاں منتقل کر دیا' بے ہوشی کی حالت ہی میں یہاں لائے گئے تھے۔ رشید ناگی اپنے طریقہ کار کو زیادہ بہتر سمجھتا تھا چنانچہ میں اس کے معاملات میں کبھی مداخلت نہیں کرتا تھا۔ تہہ خانوں ہی میں ایسے شاندار قید خانے بنائے گئے تھے جن کی کیفیت چار سو گیارہ کے انڈر گراؤنڈ قید خانے سے مختلف نہیں تھی۔ یہاں مزید عمدگی کے ساتھ ایسے انتظامات کیے گئے تھے کہ یہاں زمین پر گرنے والی ایک سوئی کی آواز بھی ریکارڈ کی جاسکے یا تہہ خانے کے کسی بھی گوشے میں ہونے والی کارروائی وڈیو اسکرین پر دیکھی جاسکے۔

وہ تینوں بے ہوشی کے عالم میں لائے گئے تھے اور انہیں ان کے بستروں پر منتقل کر دیا گیا تھا' میں ان کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتا رہا۔ فی الحال واپس جاکر کوئی ایسا کام تو کرنا نہیں تھا جو اہمیت کا حامل ہو' میں نے کمیونیکیشن کے ذرائع بھی دیکھے تھے۔ بہ آسانی ٹیلی فون کیا جاسکتا تھا' یہ ٹیلی فونک سسٹم بھی بے حد جدید تھا وہاں سے یہاں تک ٹیلی فون کیبل نہیں بچھائے گئے تھے بلکہ ایک جدید ترین سیٹلائٹ سے وہاں کے ٹیلی فونوں سے رابطہ قائم کیا گیا تھا اور یہاں وائرلیس ٹیلی فون استعمال ہو رہے تھے......... یہ تمام چیزیں میرے لیے بڑی اطمینان بخش تھیں' دوسرے دن تقریباً گیارہ بجے مثل شاہ کو تہہ خانے سے نکال کر لایا گیا' وہ بری طرح نڈھال اور مضمحل نظر آرہا تھا' میرا اب اس کے سامنے پہنچنا ضروری ہو گیا تھا' چنانچہ جس کمرے میں اسے لایا گیا میں وہیں موجود تھا' مثل شاہ مجھے دیکھ کر بری طرح لڑکھڑا گیا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میں یہاں موجود ہوں گا پتا نہیں اس نے میرے بارے میں کیا سوچا تھا' بہرحال وہ سکتے کے سے عالم میں مجھے دیکھتا رہا' میں یہ جائزہ لے رہا تھا کہ اس کے سسٹم پر میرے نظر آنے کے کیا اثرات ظہور پذیر ہوتے ہیں وہ حیران رہ جاتا ہے یا پھر اس کے ذہنی خلیوں میں حیرانی کا کوئی تصور نہیں پیدا ہوتا۔

چند لمحات اسی طرح خاموشی سے گزر گئے اور اس کے بعد مثل شاہ چند قدم آگے بڑھ آیا۔

"میری زندگی میں شاید ہی ایسے مشکل لمحات آئے ہوں جن کے بارے میں ذہنی طور پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکا ہوں لیکن میں پورے اعتماد کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

سے زیادہ حیران کن لمحہ میری زندگی میں کبھی نہیں آیا' میں تو اب تک یہ سوچتا رہا ہوں فراس کہ تم کسی حادثے کا شکار ہو گئے ہو' ہم لوگوں کے ساتھ تم بھی زیر عتاب آئے ہو' تم اس طرح آزادی سے بیٹھے ہوئے ہو یہ میری وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔"

"آپ تشریف رکھیے مٹھل شاہ صاحب۔"

"نہیں اس سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم اس دوران کہاں رہے' کیا تم ان واقعات کے بارے میں کچھ معلوم کر سکے ہو جو ہمارے ساتھ پیش آئے ہیں' کیا تمہیں علم ہے کہ ہم کچھ نامعلوم لوگوں کے قیدی بن گئے ہیں؟"

"ہاں مٹھل شاہ مجھے علم ہے۔"

"وہ نامعلوم لوگ کون ہیں' یہ سب کچھ کیا ہوا ہے' لیتھ اشمیر اور میریا پارٹی بھی قیدی ہیں' ہمارے ساتھ ابھی تک کوئی برا سلوک نہیں ہوا' لیکن ہم دنیا کے جدید ترین تہہ خانوں میں قید تھے اور اب یہ جگہ بھی بدل چکی ہے' میں ذہنی طور پر اتنا معطل ہو گیا ہوں کہ تمہیں یہ سب کچھ بتا رہا ہوں حالانکہ تم جس آزادی سے یہاں بیٹھے ہوئے ہو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کے بارے میں تم بہت کچھ جانتے ہو۔"

"آپ براہ کرم تشریف رکھیے۔" میں نے کہا اور مٹھل شاہ آگے بڑھ کر بیٹھ گیا۔

"تمہارا لہجہ بدلا ہوا ہے کیا تم فراس نہیں ہو؟"

"نہیں مٹھل شاہ صاحب میں فراس نہیں ہوں۔"

"اوہ' لیکن تم نے میک اپ فراس ہی کا کیا ہوا ہے۔"

"ہاں' آپ فراس سے ملنا چاہتے ہیں۔"

"پہلے میں تم سے تفصیلی تعارف حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

"نہیں آیئے میں آپ کو اس بارے میں بھی بتا دوں گا' براہ کرم تشریف لایئے۔"

میں مٹھل شاہ کو ساتھ لے کر باہر نکل آیا۔ عقب میں مسلح گارڈز موجود تھے' یہ ان کی ڈیوٹی بھی تھی مٹھل شاہ ہو یا کوئی اور بہرحال میرے سلسلے میں انہیں محتاط رہنا تھا' میں جالب نعمان کے ڈیپارٹمنٹ میں آ گیا اور میں نے جالب نعمان سے مٹھل شاہ کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہ مٹھل شاہ ہیں۔"

"اوہ سر آیئے تشریف رکھیے۔"

"تم لوگ اگر مجھے اپنی پراسرار روش سے دیوانگی کا شکار کرنا چاہتے ہو تو اس میں کوئی کامیابی نہیں حاصل ہوگی' میں ذہنی طور پر بہت طاقتور ہوں' اپنا یہ نرم انداز اور یہ احترامیہ طریقہ کار ترک کر کے سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ یہ کون سی جگہ ہے؟"

"سر آپ تشریف رکھیے آپ کو اسی لیے زحمت دی گئی ہے کہ ہم آپ کو اس جگہ کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔" جالب نعمان نے پر احترام لہجے میں کہا۔

مٹھل شاہ چند لمحات سوچتا رہا اور اس کے بعد اس کرسی پر جا بیٹھا جس پر جالب نعمان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا' بظاہر ایک عام سی خوبصورت اور قیمتی کرسی تھی مٹھل شاہ اس پر بیٹھا تو اچانک ہی کرسی کے گرد اس قسم کی کڑیاں نمودار ہو گئیں جنہوں نے مٹھل شاہ کے دونوں پیر اور ہاتھ قید کر لیے' اس کے ساتھ ساتھ ہی اس کے شانوں پر بھی اس قسم کے ہک آ گئے تھے جس سے اس کے اوپری جسم کو جنبش نہ ہو' مٹھل شاہ اچھل پڑا اس نے حیرانی سے ان تمام چیزوں کو دیکھا اور پھر سرد لہجے میں بولا۔

"میں گالیاں نہیں بکتا لیکن تم مجھے اس کے لیے مجبور مت کرو جو کرنا چاہتے ہو بے شک کرو' لیکن از کم مجھے ذہنی طور پر مطمئن کر دو یہ سب کیا ہے' میں کس کا قیدی ہوں کیا حکومت پاکستان کا؟"

"آپ کو آپ کے تمام سوالات کے جواب پوری تفصیل سے دیے جائیں گے مٹھل شاہ آپ بالکل مطمئن رہیں۔" جالب نعمان نے آپریشن مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک چیئر پر بیٹھ گیا اس نے مجھے تھوڑے فاصلے پر پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔ میں بھی بیٹھ گیا جالب نعمان نے مشین کے کچھ بٹن دبائے اور میں نے مٹھل شاہ کی کرسی کو اپنی جگہ سے جنبش کرتے ہوئے دیکھا' وہ ایک خاص انداز میں پھسلتی ہوئی ایک سمت جا رہی تھی' مٹھل شاہ نے اپنے جسم کو جنبش دے کر اپنے آپ کو ان بندشوں سے آزاد کرانے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا' کرسی ایک جگہ رک گئی' اس کے سامنے ہی سفید اسکرین لگا ہوا تھا' یہ سارا منظر ہم سب کی نگاہوں کے سامنے تھا پھر جالب کی کچھ اور کارروائیاں ہوئیں اور چھت سے ایک بڑا سا گلوب نیچے اترنے لگا' یہ گلوب مٹھل شاہ کے سر سے کچھ فاصلے پر رک گیا تھا پھر عقب سے ایک تیز

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

روشنی کی لکیر نمودار ہوئے اور مٹھل شاہ کی گردن کی پچھلی سمت کو روشن کرنے لگی' مٹھل شاہ گردن نہیں گھما سکا تھا' لیکن کرسی میں ایک ایسا سوراخ رکھا گیا تھا جس سے روشنی کی لکیر آرپار ہو رہی تھی' جالب نعمان کچھ کارروائیاں کرنے لگا اور اس کے بعد سفید اسکرین پر روشن نقطے نمودار ہونے لگے۔ یہ نقطے تھوڑی دیر تک تو منتشر رہے اور اس کے بعد یکجا ہونے لگے' چند ہی لمحات کے بعد میں نے بڑے اسکرین پر ایک انسانی دماغ کو متحرک دیکھا جو بہت واضح تھا۔ دماغ کی نسیں تک نظر آرہی تھیں' ہر چیز اپنے اوریجنل کلر میں تھی۔ جالب نعمان مزید کارروائیاں کرتا رہا پھر ایک سمت سے چار چمکتے ہوئے نقطے نمودار ہوئے اور وہ اس دماغ میں داخل ہو کر گم ہو گئے' ایک عجیب سی آواز فضا میں گونج رہی تھی۔ مٹھل شاہ کسی بت کے مانند ساکت تھا۔ اچانک ہی وہ نقطے چار مختلف جگہوں پر نمودار ہو کر چمکنے لگے پھر وہ اپنی جگہ تبدیل کرتے رہے' اور کئی جگہ پر رک کر انہوں نے اسپارک دیئے۔ جالب نعمان کوئی بیس منٹ تک ان نقطوں سے کھیلتا رہا تھا اس دوران مٹھل شاہ کی کوئی آواز نہیں ابھری تھی پھر جالب نعمان نے یہ ساری کارروائی ختم کر دی۔ مٹھل شاہ پورے ہوش میں تھا لیکن کھویا کھویا سا۔ اس کی کرسی نے پھر جگہ تبدیل کی اور وہیں آگئی جہاں سے ہم اس کے چہرے کو نمایاں طور پر دیکھ سکتے تھے۔ جالب نعمان خاموشی سے ایک مشین سے کاغذ نکال رہا تھا۔ اس نے وہ کاغذ مشین سے نکال کر اپنے سامنے رکھ لیا اور پنسل سے اس پر مختلف باتیں نوٹ کرتا رہا پھر مٹھل شاہ کی آواز ابھری۔

"مجھے پانی مل سکتا ہے' آہ کم بختو ایک گلاس پانی تو پلا دو۔ شدید پیاس لگ رہی ہے۔"

جالب نعمان نے فوراً ہی پانی کا بندوبست کیا اور اپنے ہاتھ سے مٹھل شاہ کو پانی پلایا۔ مٹھل شاہ پورا گلاس ایک سانس میں خالی کر گیا تھا۔ جالب نعمان نے اس سے پوچھا کہ اور پانی درکار ہے تو اس نے انکار کر دیا اور گہری گہری سانسیں لیتا ہوا ہم دونوں کو دیکھنے لگا پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"فراس کیا تم اب بھی مجھے اس سارے گورکھ دھندے کے بارے میں بتاؤ گے......... میں یہاں تمہیں آزاد دیکھ رہا ہوں یہ سب کچھ کیا ہے' میری ذہنی قوتیں اس کا

فیصلہ کرنے میں بالکل ناکام ہو گئی ہیں۔"

"چیف ان کے ذہن کے چار خلئے تبدیل کر دیے گئے ہیں۔ ان خلیوں میں ان لوگوں نے اپنی پسند کے مطابق نمایاں تبدیلیاں کی ہیں اور جو کارروائی ہو رہی ہے انہی کے تحت ہو رہی ہے۔ باقی تمام خلئے اپنی جگہ محفوظ ہیں آپ یوں سمجھے کہ ان چار خلیوں میں وہ ساری یادداشت فیڈ کی گئی ہے جن کے تحت مٹھل شاہ نے یہاں کارروائیاں شروع کی ہیں۔ باقی سب جوں کا توں ہے۔"

"میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں جالب نعمان کہ کیا ان خلیوں میں تبدیلی کے ذریعے میری محبت میرا پیار ان کے دماغ سے نکال دیا گیا ہے۔"

"میں اس کا بالکل صحیح تجزیہ نہیں کر سکتا چیف لیکن ایسا ہی لگتا ہے۔"

مٹھل شاہ نے پھر درمیان میں مداخلت کی۔ وہ سرسراتے لہجے میں بولا۔

"چیف' یہ شخص تمہیں چیف کے نام سے پکار رہا ہے فراس؟"

"مٹھل شاہ صاحب آپ آرام کیجیے۔ ابھی آپ کو اس سلسلے میں مکمل تفصیلات نہیں بتائی جا سکتیں لیکن بہت جلد آپ کو بہت کچھ بتا دیا جائے گا۔ آپ آرام کیجیے۔" اس کے بعد میں نے تہ خانے کی انتظامیہ سے کہا مٹھل شاہ کو ان کی رہائش گاہ میں منتقل کر دیا جائے اور وہ لوگ مٹھل شاہ کو لے کر چلے گئے۔

"میں نے فوراً ہی پروجیکشن روم میں پہنچ کر وہ اسکرین آف کر دی' جہاں میں تہ خانے کے مناظر دیکھ سکتا تھا۔ ابھی وہ لوگ مٹھل شاہ کو لے کر تہ خانے میں نہیں پہنچے تھے لیکن چند ہی منٹ کے بعد وہ مجھے اسکرین پر نظر آئے جہاں سے میں تہ خانے کے مناظر دیکھ سکتا تھا۔ مٹھل شاہ کو قید خانے میں چھوڑ کر وہ واپس پلٹ پڑے تھے۔ میریا ہارنی اور لیتھ اشمیر بے اختیار ہو کر مٹھل شاہ کی طرف لپکے اور بولے۔"

"خیریت کچھ پتا چلا؟"

مٹھل شاہ پر سکوت ساطاری تھا۔ لیتھ اشمیر نے کہا۔

"بتاتے کیوں نہیں' کچھ معلوم ہوا اس بارے میں؟"

"جو کچھ معلوم ہوا ہے ڈیئر لیتھ اشمیر' اسے سن کر تم بھی اپنے حواس پر قابو نہیں رکھ پاؤ گے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"تم مجھے کہانیاں سنا رہے ہو' تمہیں اندازہ ہے کہ میں ذہنی طور پر کتنا پریشان ہوں؟"

"تو پھر تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ مسٹر فراس یعنی وہی مسٹر فراس جو ہمارے ساتھ یہاں تشریف لائے ہیں اور جنہیں میری ماتحتی میں پورے اعتماد کے ساتھ دیا گیا تھا درحقیقت ان لوگوں کے چیف ہیں جنہوں نے ہمیں قید کیا ہے۔" میریسا ہارٹی کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا اور لیتھ اشمیر نہ سمجھنے والے انداز میں مٹھل شاہ کو دیکھنے لگا پھر وہ بولا۔

"کیا تم اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے ہو؟"

مٹھل شاہ نے کرخت نگاہوں سے لیتھ اشمیر کو دیکھا اور پھر انگلی اٹھا کر بولا۔

"تیسری اور آخری بار میں تم سے کہہ رہا ہوں لیتھ اشمیر کہ نہ تو میں اشمیر ہوں اور نہ ہی کسی طور تمہارا ماتحت' تمہیں اپنا لہجہ اور الفاظ سنبھالنے ہوں گے ورنہ اس کے بعد جو کچھ ہوگا اس کے ذمے دار تم خود ہوگے۔"

"مٹھل شاہ ہر شخص ذہنی طور پر اس قدر ناہموار ہے کہ کسی کو اپنے ذہن پر قابو نہیں ہے۔ براہ کرم اس وقت الفاظ پر توجہ مت دو۔ کیا ہوا' کیا بات ہے پلیز بتاؤ۔"

"فراس ان لوگوں کا چیف ہے اور یہ جگہ کچھ سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا ہے۔ اتنی جدید ترین مشینیں موجود ہیں یہاں کہ روز آرگنائزیشن نے ان کا تصور بھی نہیں کیا ہوگا' وہ میرا ذہنی تجزیہ کر رہے تھے اور انہوں نے انتہائی جدید پیمانے پر کام کر کے مجھ سے یہ معلوم کیا ہے کہ میرے دماغ میں کیا تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ شاید' اس کا پتا بھی چلا لیا ہے۔ انہوں نے اور یہ سب کچھ فراس کی نگرانی میں ہو رہا ہے۔"

"ناقابل یقین ہے۔ ناقابل یقین۔" میریسا نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا' جتنا مجھے معلوم ہے وہ میں نے تمہیں بتا دیا۔ براہ کرم اس سے زیادہ نہ مجھ سے کچھ پوچھو اور نہ اس کی توقع رکھو۔"

اس کے بعد خاموشی طاری ہوگئی تھی وہ لوگ اپنے اپنے طور پر حیران سے بیٹھے ہوئے تھے اور میں آئندہ کے لیے لائحہ عمل مرتب کر رہا تھا۔ فرصت تھی' رشید ناگی سے ملاقات ہوئی اور میں نے اسے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"مٹھل شاہ کو ذہنی طور پر معطل کر دیا گیا ہے اور جالب نعمان وہ طریقہ کار نہیں جانتا جس کے تحت مٹھل شاہ کے دماغ کے ان خلیوں کو چھیڑے جن میں میرے خلاف کارروائی کا عمل کیا گیا ہے' یہ ایک انتہائی افسوسناک بات ہے لیتھ اشمیر یا میریسا ہارٹی سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اگر انہیں سامنے کھڑا کر کے گولی بھی مار دو' تو مجھے اس پر اعتراض نہیں ہوگا لیکن مٹھل شاہ کو میں زندہ رکھنا چاہتا ہوں۔"

"مجھے اندازہ ہے چیف اب اس سلسلے میں کیا کیا جائے۔"

"لیتھ اشمیر بتائے گا کہ وہ برین سرجن کون تھا اور کہاں مل سکتا ہے۔ جس نے ان خلیوں میں تبدیلی کی ہے' وہی مٹھل شاہ کا دوبارہ آپریشن کر کے اس کو اصل شکل میں لائے گا۔"

"مگر چیف وہ ہمیں حاصل کیسے ہوگا۔"

"میں اسے اغوا کر کے لاؤں گا۔" میں نے آخری اور حتمی لہجے میں کہا اور رشید ناگی میری صورت دیکھنے لگا۔ باہر کے حالات کی رپورٹ مجھے مل چکی تھی سب کچھ نارمل تھا۔ میری کوٹھی بدستور سوگ میں ڈوبی ہوئی تھی' کوئی ایسی اہم بات نہیں تھی جو قابل ذکر ہو۔ چنانچہ دوسرے دن ہم نے لیتھ اشمیر کے لیے معقول انتظامات کیے اور پھر تمام انتظامات کی تکمیل کے بعد ان تینوں ہی کو اس مخصوص کمرے میں طلب کر لیا۔ جہاں اتنا کچھ موجود تھا کہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیتھ اشمیر بہت بڑی شخصیت کا مالک تھا ایک پورے قبیلے کا روحانی پیشوا اور بار سلونا میں ایک طرح سے اپنی بادشاہت قائم کیے ہوئے تھا وہ' اول تو یہ قید ہی اس کے لیے بڑی روح فرسا تھی اور پھر مٹھل شاہ نے جو کچھ اسے بتایا تھا۔ وہ بھی اس کے لیے ناقابل یقین۔ چنانچہ چکرایا ہوا تھا۔ کمرے میں ان تینوں کو الگ الگ جگہ دی گئی۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں باندھ دیے گئے تھے' مٹھل شاہ کے لیے بھی یہی ضروری تھا اور میں جذباتی احمق نہیں تھا کہ مٹھل شاہ کو یہ تمام معلومات حاصل ہونے کے باوجود آزادی دے دیتا چنانچہ مٹھل شاہ کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا تھا' جو دوسروں کے ساتھ کیا گیا تھا۔

مٹھل شاہ عجیب سی نگاہوں سے اس ماحول کو دیکھ رہا تھا پھر اس نے مجھے گھورنا شروع کر دیا لیکن نجانے کیوں اس وقت میرے اندر ایک عجیب سی حیوانی کیفیت بیدار

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہونے لگی تھی' میں نے مشعل شاہ کو نظرانداز کیا اور آگے بڑھ کر لیتھ اشمیر کے پاس پہنچ گیا۔ میریپا ہارٹی کے چہرے کے تاثرات بھی بہت عجیب و غریب تھے۔ وہ سحرزدہ سی مجھے دیکھ رہی تھی لیکن اس نے مجھے مخاطب کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ میں نے لیتھ اشمیر کے پاس پہنچ کر کہا۔

"مسٹر لیتھ اشمیر۔"

لیتھ اشمیر کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے اور وہ خاموشی سے میری صورت دیکھ رہا تھا' میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ لمحات بہت سی باتوں کے انکشافات کے ہیں مسٹر لیتھ اشمیر۔ میریپا ہارٹی تم اور مسٹر مشعل شاہ آپ سب کو اس بات پر یقینی حیرت ہوئی ہوگی کہ میں آپ لوگوں کا ساتھی فراس آپ کو الگ کیوں نظر آرہا ہوں اور آپ کی طرح ان لوگوں کی قید میں کیوں نہیں' جنہوں نے آپ کو قید کیا ہے تو اس سلسلے میں مسٹر لیتھ اشمیر میں کچھ انکشافات کرنا چاہتا ہوں' آپ کو یقیناً" یہ سن کر خوشی نہیں ہوگی بلکہ آپ اپنی ناکامیوں کا ماتم کریں گے کہ آپ میریپا ہارٹی تم اور مشعل شاہ آپ دانش منصور کا کچھ نہیں بگاڑ سکے' دانش منصور اس وقت بھی آپ کے سامنے موجود ہے۔ ہاں مسٹر لیتھ اشمیر میں دانش منصور ہوں اگر آپ لوگ میری اصلی شکل دیکھنے کی فرمائش نہ کریں تو بہتر ہے' کیونکہ ابھی یہ میک اپ میرے لیے ضروری ہے آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی مسٹر لیتھ اشمیر کہ مسٹر فلیک اور شیری رانس یہاں آئے تھے اور انہوں نے نہایت کامیابی سے آپ کی اس انوکھی ایجاد کے ذریعے دانش منصور کے معمولات کی تفصیلات معلوم کرنا شروع کر دی تھی لیکن بالآخر وہ دانش منصور کے قبضے میں آگئے اور اس کے بعد ہم نے ان سے یہ معلوم کرلیا کہ ان کا اصل مقصد کیا تھا۔ ان سے ہمیں علم ہوا کہ ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن نے اپنے مفادات کے لیے مشترکہ طور پر ایک ڈپارٹمنٹ بنا دیا ہے جو اپنا سلوگن (کرش ڈی ایم" رکھتا ہے اور اس کے آرگنائزر آپ ہیں۔ مسٹر لیتھ اشمیر یہ معلومات حاصل کرنے کے بعد میرے لیے ضروری ہوگیا کہ میں خود ہی آپ سے ملاقات کروں۔ میں میک اپ کرکے اسپین پہنچا میریپا ہارٹی اتفاقیہ طور پر ہی مجھ سے آملی تھی' لیکن بہرطور یہ ایک کار آمد عورت تھی۔ میں نے اسے اپنا آلہ کار بنالیا اور اس کے ذریعے میں اپنے وطن کے ان

چار افراد کو' ان کے مقصد کی تکمیل کے ساتھ واپس اپنے وطن بھیجنے میں کامیاب ہوگیا جو وہاں یہودی النسل سرمایہ دار کے جال میں پھنس گئے تھے۔ مسٹر لیتھ اشمیر میں نے اس یہودی سرمایہ دار کو اپنے ہاتھوں قتل کر دیا اور اپنے ان چاروں ساتھیوں کو کامیابی کے ساتھ واپس وطن پہنچانے میں مدد کی اس کے بعد مجھے کرش ڈی ایم کے سربراہ لیتھ اشمیر کو دیکھنا تھا۔ میں نے آپ سے ملاقات کی اور اس کے بعد آپ کا منصوبہ لے کر مشعل شاہ کے ساتھ یہاں پہنچ گیا۔ مشعل شاہ کے فرشتوں کو بھی گمان نہیں ہوسکا کہ جس شخص کو قتل کرنے کے لیے ان کے دماغ میں تبدیلی پیدا کی گئی ہے وہ ان کے ساتھ قتل کے اس منصوبے میں شریک ہے۔ مشعل شاہ نے دانش منصور کو قتل کرنے کے لیے زہر دینے کا منصوبہ بنایا لیکن جو آمیزہ انہوں نے تیار کیا تھا وہ میری مہیا کی ہوئی ادویات کا تھا جس نے اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ جو میرے میک اپ میں یہاں دانش منصور کا کردار ادا کر رہا تھا۔ وہ سب کچھ اداکاری تھی جو مشعل شاہ کے سامنے کی گئی اور مشعل شاہ مطمئن ہوگئے' بہرطور یہ کارروائی از حد ضروری تھی اور یہ سارا کام بہترین منصوبہ بندی کے ساتھ کیا اور اب جبکہ مسٹر لیتھ اشمیر اور میڈم میریپا ہارٹی ہمیں مبارک باد دینے کے لیے یہاں پہنچے تو ہم نے آپ کو اپنے قبضے میں لے لیا آپ کو یہ سن کر نہایت خوشی ہوگی مسٹر لیتھ اشمیر کہ کرش ڈی۔ ایم' ڈی۔ ایم کے ہاتھوں کرش ہو رہی ہے' مسٹر لیتھ اشمیر آپ کو میرے آیندہ منصوبے سے بھی خوشی ہوگی۔ میں آپ کی جگہ لوں گا اور بارسلونا میں اس قبیلے کا سربراہ بن جاؤں گا جو اشمیر سن ہے' آپ کے بارے میں مجھے اس قدر معلومات حاصل ہیں' جتنی شاید آپ کو ہوں گی۔ مافیا کے سرگرم کارکن کی حیثیت سے آپ جو کچھ کرتے رہے ہیں اور جو کر رہے ہیں اس کی بہت سی تفصیلات میرے علم میں ہیں بالکل بے فکر رہیں آپ کے تمام کام آپ ہی کے انداز میں سرانجام دیے جائیں گے' ہاں بس اتنا ہوگا کہ میرے وطن کے لیے جو مفادات مجھے حاصل ہوسکیں گے وہ میں حاصل کروں گا اور مافیا کے اسپینی سربراہ کی حیثیت سے میں مافیا سے وہ کام لوں گا جو میرے وطن کے مفادات میں ہوں گے یہ منصوبہ بندی طویل ترین ہے' آگے چل کر میں کیا کروں گا یہ آپ کو بتانا ممکن نہیں ہے آپ بس یہ اندازہ کریں کہ آپ کسی چوہے کی طرح جال میں پھنس گئے ہیں' مسٹر لیتھ اشمیر یہ پودا مشعل شاہ نے اگایا تھا اور انہی کی کوششوں سے یہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

پروان چڑھا لیکن روز آرگنائزیشن نے میرے استاد' میرے لیے انتہائی قابل احترام مٹھل شاہ کو ذہنی طور پر معطل کر دیا' یہ تمام تفصیلات آپ کے گوش گزار ہیں اور اس کے بعد میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اگر ممکن ہو سکے تو شریفانہ انداز میں اس کا جواب دے دیں' میں ایسے لوگوں کو قتل کر کے کوئی خوشی نہیں محسوس کرتا جنہیں میں قتل کرنے کے قابل بھی نہ سمجھوں' جو میری نگاہ میں اتنے بے ضرر اور احمق ہوں کہ وہ میرا کچھ نہ بگاڑ سکیں جیسے آپ' لیکن مسٹر لیتھ اشمیر اپنی زندگی کے لیے آپ کو مجھ سے تعاون کرنا ہوگا' میں آپ سے پہلا اور آخری سوال صرف ایک کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ وہ برین سرجن کون ہے جس نے مٹھل شاہ کے دماغ کا آپریشن کیا اور میرے اس محترم بزرگ کو میرا دشمن بنا دیا میں اسے یہاں لانا چاہتا ہوں اور یہاں اس سے مٹھل شاہ کا آپریشن کرانے کا خواہش مند ہوں تاکہ میرا یہ محترم بزرگ مجھ پر پھر اپنی محبتوں کے دروازے کھول دے' میں اس سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔

ماحول پر سکوت چھایا ہوا تھا' مٹھل شاہ کا چہرہ سپاٹ تھا لیتھ اشمیر کا چہرہ آگ کی طرح دہک رہا تھا اور میریبا ہارٹی بالکل نڈھال نظر آ رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے اس پر سکتہ طاری ہو گیا ہو۔ یہ انکشاف اس کے لیے بڑا روح فرسا تھا' پھر اچانک ہی اس کے چہرے میں تبدیلی رونما ہوئی اور وہ ہنس پڑی۔ اس نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ ہوا اور جیسے ہوا وہ ایک الگ بات ہے لیکن زندہ باد مائی ڈیئر دانش منصور' تم ماسٹر برین ہو اور ان تمام واقعات کو جاننے کے بعد کم از کم میں اپنی تجربات کی روشنی میں کہہ سکتی ہوں کہ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر اتنے مستحکم ادارے نہیں ہیں کہ دانش منصور کو نقصان پہنچا سکیں۔ درحقیقت تم نے ایک ایسا دماغی کھیل کھیلا ہے جو کسی عام انسان کے لیے ممکن نہیں ہے ویری گڈ ویری گڈ۔"

لیتھ اشمیر نے گھور کر میریبا ہارٹی کو دیکھا تو میریبا ہارٹی ہنس کر بولی۔

"میں اسی قسم کی عورت ہوں' لیتھ اشمیر بڑی عقیدت بڑا احترام تھا تمہارے لیے میرے دل میں لیکن جب تم سے بڑی شخصیت نگاہوں کے سامنے آ گئی اور اس نے یہ ثابت کر دیا کہ تم کچھ نہیں ہو تو واقعی اب تم کچھ نہیں رہے میرے لیے' کچھ بھی نہیں رہے۔"

لیتھ اشمیر نے بھنا کر منہ دوسری طرف کر لیا۔ میریبا ہارٹی نے کہا۔ "اگر تم نے میرے بارے میں کوئی سزا سوچی ہو تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن بس ایک خواہش دل میں ہے۔ یہ سزا دینے سے قبل ایک بار مجھے اپنی اصل شکل ضرور دکھا دینا۔"

میں نے اس کی بکواس پر توجہ نہیں دی اور اس سے کہا۔

"روز آرگنائزیشن کا وہ برین سرجن کون ہے جس نے مٹھل شاہ کا دماغ تبدیل کیا ہے؟"

"میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔ تم نے بہت کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ میرے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس سلسلے میں تمہارے معاون ہیں لیکن یہ صرف میری ذات کا معاملہ ہے۔ اس میں کامیابی حاصل کر کے دکھاؤ۔"

"اوہ یہ بات ہے۔ کیا آپ اس برین سرجن کو جانتے ہیں مسٹر اشمیر۔"

"ہاں جانتا ہوں۔"

"اوکے۔ ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا۔"

"کوشش کرو۔ کروں گا بے معنی بات ہے۔" اشمیر نے کہا اور میں ہنس پڑا۔

"میں مصروف انسان ہوں ڈیئر اشمیر۔ تم شاید یوگا ماسٹر ہو۔ اس طرح کے لوگ جسمانی اذیتیں برداشت کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ میں تمہیں معمولی سی اذیت دوں گا۔ ہو سکتا ہے تم بہت تھوڑے وقت میں زبان کھولنے پر آمادہ ہو جاؤ۔"

"ضرور.......... ضرور.........." اس نے کہا اور میں ناگی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ڈیئر ناگی' لیتھ اشمیر ایک قبیلے کا روحانی پیشوا ہے' یوگا کا ماسٹر ہے' اس کے جسم کو اذیتیں برداشت کرنے کی عادت ہے لیکن ہم اتنے بد اخلاق ہیں کہ معمولی لوگوں کی طرح اذیتیں دے کر مسٹر اشمیر کی زبان کھلوائیں گے' میرا خیال ہے ہمیں ان معمولی لوگوں کی فہرست میں نہیں شامل ہونا چاہیے۔"

"چیف ہمارے پاس بہترین انتظامات ہیں' بھلا ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم لیتھ اشمیر کے جسم کو اذیتیں دیں۔"

"ہاں خود مسٹر اشمیر ایسی چیزوں کے ماہر ہیں' تمہیں شیری رابنس اور مسٹر رابنس کی کیفیت معلوم ہوگی' ہم وہ بھی نہیں چاہتے' میں چاہتا ہوں کہ مسٹر اشمیر اتنے معمولی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

سے انداز میں اپنی زبان کھولنے پر آمادہ ہو جائیں کہ خود انہیں اس پر یقین نہ آئے' میں تمہیں کچھ ہدایات دیتا ہوں ان کی تکمیل کر ڈالو۔"

رشید ناگی نے ادب سے گردن جھکا دی تھی' میں اسے کچھ تفصیلات بتانے لگا اور اس نے گردن ہلا کر کہا۔

"ٹھیک ہے چیف' میں ابھی چند لمحات میں اس کا بندوبست کیے دیتا ہوں۔"

ان لوگوں کو وہیں قید خانے میں چھوڑ کر ہم واپس آ گئے' پونے گھنٹے کے بعد رشید ناگی مجھے واپس اس جگہ لے گیا جہاں میریپا ہارٹی' لیتھ اشمیر اور مٹھل شاہ قید تھے' رشید ناگی نے میری خواہش کے مطابق بندوبست کر دیا تھا' ایک ایسا شکنجہ بنایا گیا تھا جو ایک بستر کی حیثیت سے اس طرح فکس کر دیا گیا تھا کہ اگر کوئی شخص اس میں چت لیٹ جائے تو سر کو ذرا برابر ادھر ادھر جنبش نہ دے سکے' باقی جسم کے لیے پر آسائش گدا رکھا گیا تھا' اہم چیز جو تھی وہ ایک ریفریجریٹر تھا' جو مخصوص ساخت رکھتا تھا' اس سے ایک پائپ باہر نکالا گیا تھا اور اس پائپ کو آگے لے جا کر اس بستر کے اس سرے پر لٹکا دیا گیا تھا جہاں سے وہ اس بستر پر لیٹنے والے شخص کے سر کی سیدھ میں ہو ریفریجریٹر کے ٹھنڈے پانی کی ایک ایک بوند جس طرح ڈرپ سے گرتی ہے اسی طرح اس پائپ سے نیچے گرانے کا بندوبست کیا گیا تھا' وہ تینوں احمقانہ انداز میں ہمارے اس عمل کو دیکھ رہے تھے اور غالباً" ان کی عقل کام نہیں کر رہی تھی کہ یہ سب کچھ کیا کیا جا رہا ہے۔ لیتھ اشمیر کو قید خانے سے نکال لیا گیا اور اس کے بعد چند افراد کی مدد سے اسے اس مخصوص بستر پر لٹا کر اس کا سر اس شکنجے میں سیدھا کر دیا گیا' لیتھ اشمیر مسکرا رہا تھا غالباً" اس کا خیال تھا کہ اب ہم اذیت رسانی کا کوئی دلچسپ طریقہ اختیار کریں گے۔ اس کے دونوں ہاتھ سیدھے کر کے بستر میں لگی ہوئی لوہے کی کڑیوں میں جکڑ دیے گئے اور اسی طرح دونوں پاؤں بھی' لیتھ اشمیر نے کہا۔

"تم لوگ احمق ہو' اس نرم اور آرام دہ بستر کے بجائے تمہیں چاہیے تھا کہ اس میں ننھی باریک کیلیں نیچے سے ٹھوکتے جو میرے جسم کو اذیت میں مبتلا کرتی اور میں زبان کھولنے پر آمادہ ہو جاتا۔ یہ تو بہت آرام دہ جگہ ہے اور ویسے بھی مجھے چت لیٹنے کی عادت ہے میں تمہیں بتاؤں ایک یا ڈیڑھ مہینے تک میں اپنے جسم کو جنبش دیے بغیر اس طرح

سیدھا لیٹ سکتا ہوں' غذا کا مسئلہ رہ جاتا ہے تو پندرہ سولہ دن بغیر غذا اور پانی کے بھی نکال سکتا ہوں' ہاں اس کے بعد حالت کچھ بگڑ جائے گی' لیکن مروں گا پھر بھی نہیں' ارے بیوقوفو! میری ہڈیوں میں ڈرل کرو اور اس میں کوئی ایسی تیز چیز بھر دو جو میرے جسم کو شدید تکلیف دے شاید میں زبان کھول دوں یا چھریوں کرو میرے پیروں کے پاس آگ روشن کرو' تیز آگ جب میرے تلووں کو لگے گی تو میرے پورے وجود میں حدت پیدا ہو جائے گی اور تمہیں اندازہ ہے کہ اگر یہ حدت مسلسل رہے تو اچھے اچھے انسان حواس کھو بیٹھیں گے' بھئی یہ آرام دہ بستر دے کر یوں لگتا ہے جیسے تم میرے کسی احسان کا بدلہ دینا چاہتے ہو۔"

"یقیناً" ایسا ہی تصور ہمارے ذہن میں ہے مسٹر لیتھ اشمیر۔" میں نے جواب دیا اور وہ قہقہے لگانے لگا' مٹھل شاہ اور میریپا ہارٹی کی طرف دیکھ تو نہیں سکتا تھا' لیکن بہرطور وہ ان لوگوں کو بھی لطیفے سناتا رہا' میں خاموشی سے اس کی تمام بکواس برداشت کر رہا تھا پھر ہم نے بہت عمدگی سے ساتھ ریفریجریٹر سے منسلک ٹھنڈے پانی کی پائپ لائن سے پانی کی ایک ایک بوند لیتھ اشمیر کی پیشانی پر گرانا شروع کر دی اور وہ اس پر بھی قہقہے لگاتا رہا۔

"واہ اس طرح تو دماغ ٹھنڈا رہے گا' بھئی لطف آ گیا' مائی ڈیئر میریپا اچھے لوگ ہیں ہمیں ان کا شکر گزار ہونا چاہیے۔" میں نے سرد لہجے میں لیتھ اشمیر سے کہا۔

"اور اگر تم محسوس کرو کہ تم اس اذیت کو برداشت کرنے کے قابل نہیں ہو تو زور زور سے چیخنا' برین سرجن کا نام پوری تفصیلات کے ساتھ بالکل درست بتا دینا ہم تمہیں یہاں سے اٹھا لیں گے آؤ رشید ناگی۔"

ناگی میرے ساتھ باہر نکل آیا' اس کی آنکھیں سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں' کہنے لگا۔"

"چیف بات تو واقعی بڑی خوفناک ہے لیکن قوت برداشت کتنی دیر میں ختم ہوتی ہے۔ یہ دیکھنا ہے' ویسے مجھے وہ ایک مقولہ یاد آ رہا ہے' کسی قدیم بزرگ کا تھا جس نے کہا تھا کہ میں اتنا شیر سے نہیں ڈرتا جتنا ٹپکے سے ڈرتا ہوں' میں سمجھ رہا ہوں یہ ساری باتیں چیف' لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ یوگا ماسٹر لیتھ اشمیر ہمارے اس حربے سے چت ہوتا ہے یا نہیں۔"

"ہو جائے گا رشید ناگی ہمیں جلدی نہیں ہے میں بھی باآہستگی اس کام کو سرانجام

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

دینا چاہتا ہوں' کیونکہ اس کے ساتھ ہمیں دوسرے بہت سے کام بھی کرنے ہیں' اپنا منصوبہ تو تمہیں بتا ہی چکا ہوں' اس کے تحت عمل کرنے کا خواہش مند ہوں' لیکن سست رفتاری سے لیتھ اشمیر اس برین سرجن کا نام بتا دے گا تو اسے اغوا کرکے یہاں تک لانا ہوگا اور اس کے بعد تم اس سے اپنی نگرانی میں مٹھل شاہ کا آپریشن کراؤ گے نتیجہ جو کچھ بھی نکلے بہرحال تم سمجھدار ہو' اپنے ڈاکٹروں کو بھی اس آپریشن میں شامل کرلینا تاکہ وہ کسی قسم کی گڑبڑ نہ کرسکے' اس کے لیے تمہیں بعد میں ہدایات دے دی جائیں گی' اب فی الحال ہمیں جو کام کرنا ہے وہ ایک فہرست کی تیاری ہے زیادہ نام نہیں ہیں' لیکن اس فہرست پر کام کرنا ذرا مشکل مرحلہ ہے وہ تمہیں سرانجام دینا ہوگا۔"

رشید ناگی کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھ کر میں نے چند نام منتخب کیے' یہ بہت اہم نام تھے اور میں نے انہیں نہایت فراست کے ساتھ اپنے ذہن میں جگہ دی تھی۔ انتظامیہ کے ایسے افراد جن میں کچھ سے میرا براہ راست تعلق رہ چکا تھا اور کچھ وہ تھے جن سے مجھے عقیدت تھی اور میں جانتا تھا کہ وطن عزیز کے تحفظ میں ان لوگوں کا ہمیشہ سے نمایاں ہاتھ رہا ہے اور انہوں نے ہر ذاتی جذبے سے بے نیاز ہوکر وطن کی خدمت کی ہے' رشید ناگی کے ذریعے ایسے بہت سے نام میرے علم میں آئے تھے جن سے میرا کبھی براہ راست واسطہ نہیں رہا تھا' لیکن جنہوں نے میری موت پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا تھا اور عملی طور پر متاثر نظر آتے تھے' ان کے بیانات بھی اخبارات میں چھپے تھے' جن میں انہوں نے روایتی طور پر نہیں بلکہ حقیقی طور پر میرے لیے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا تھا ان لوگوں کے بارے میں میرے پاس رپورٹیں بھی موجود تھیں' بے داغ ماضی کے مالک یہ لوگ صحیح معنوں میں وطن عزیز کے رکھوالے تھے' اس کے علاوہ چار نام میں نے اور منتخب کیے تھے یہ میجر سلطان' کیپٹن تیمور' فیروز اور راحیل زبیری کے نام تھے' یہ اس پائے کے لوگ نہیں تھے جس پائے کے لوگوں کو میں نے طلب کیا تھا' لیکن بہرطور میرے پروگرام میں ان کی شمولیت دلچسپی کا باعث ہو سکتی تھی آخری نام میرے اپنے جذبات کا آئینہ دار تھا' یہ رخسار تھی ان تمام ناموں کی فہرست تیار کرکے میں نے رشید ناگی کے حوالے کرتے ہوئے۔

"میری ایک تعزیتی تقریب ڈائمنڈ سٹی پر منعقد ہو رہی ہے ان لوگوں کو خصوصی

دعوت نامے پہنچانے ہیں اور ان سے درخواست کرنی ہے کہ یہ اس تقریب میں شریک ہوں اس کے لیے میں آج سے دو دن کے بعد کا وقت مقرر کرتا ہوں' شام کے پانچ بجے ان تمام شخصیات کو یہاں پہنچ جانا چاہیے ناگی' تم ان سے رابطے کرکے مجھے اطلاع دے سکتے ہو کہ ان میں سے کس کس نے اس تقریب میں شرکت کا وعدہ کرلیا ہے' ہاں بس ایک رخسار کا معاملہ ہے رخسار سے تمہیں خاص طور سے ذاتی طور سے ملنا ہوگا اور عرفان غزنوی وغیرہ کو جہنم میں جھونک کر رخسار کو یہاں تک لانا ہوگا۔"

رشید ناگی نے اپنے مخصوص پر ادب انداز میں گردن ہلائی اور کہنے لگا۔

"ٹھیک ہے چیف آپ کی ہدایت کے مطابق یہ کام سرانجام دوں گا۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور یقیناً" تم متجسس ہوگے کہ یہ سب کچھ میں کیوں کر رہا ہوں' اصل میں یہ ان لوگوں سے اظہار عقیدت ہے میں ان پر ظاہر ہونا چاہتا ہوں ناگی' کیونکہ مستقبل میں مجھے جو کچھ کرنا ہے یہ لوگ اس میں میری معاون ثابت ہوں گے۔"

"آپ یقین کرلیجئے چیف میرا بھی یہی نظریہ تھا۔"

"مجھے یقین ہے۔" میں نے ہنس کر کہا اور ناگی بھی ہنسنے لگا۔

ہم نے اس قید خانے کی مانیٹرنگ کا بندوبست کر دیا تھا جہاں ہمارے پیارے دوست لیتھ اشمیر کو ایک عجیب و غریب اذیت میں مبتلا کیا گیا تھا' اس مانیٹرنگ کا مقصد یہ تھا کہ اگر لیتھ اشمیر تیار ہو جائے تو اسے اس اذیت سے نجات دلا دی جائے' ویسے ان لوگوں کے بارے میں میرا یہ نظریہ تھا کہ ان کا بے مقصد قتل مناسب نہیں ہوگا پڑے رہیں گے اسی قید خانے میں بلکہ ہم انہیں اس طرح معطل کردیں گے کہ وہ اپنی سرگرمیوں سے باز آجائیں' باقی سب خیریت تھی' دلی آرزو تھی کہ مٹھل شاہ ٹھیک ہو جائے مقصد یہ نہیں تھا کہ اس کے بعد وہ انکشاف کرے کہ نادرہ نے اسے میرے بارے میں کیا تفصیلات بتائیں لیکن مٹھل شاہ سے جو عقیدت تھی وہ اس بات کا تقاضا کرتی تھی کہ میں اسے بہتر حالت میں کرکے اسی احترام سے رکھوں جس کا وہ حقدار ہے۔

بہرحال کارروائیوں کا آغاز ہوگیا۔ جزیرے کی دیکھ بھال میرے لیے بھی ایک دلچسپ مشغلہ تھی اور میں اس مشغلے میں مصروف ہوگیا' رشید ناگی اپنے کام سے چلا گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

میں نے جزیرے پر تعمیر ہونے والی عمارتوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا بڑی عمدگی سے کام ہو رہا تھا اور میرے دل میں نجانے کیا کیا خیالات جاگ رہے تھے ماضی کی بہت سے باتیں یاد آ رہی تھیں' بسوں میں سونے والا ایک لڑکا اب ایک جزیرے کا مالک بن چکا تھا اور اس کی کیفیت فلمی کہانیوں میں پیش کیے جانے والے ان گروہوں کے سردار جیسی تھی جو سائنسی طور پر اپنی دنیا تعمیر کر لیتے ہیں اور اس کے بعد بے شمار افراد اس دنیا کی تباہی کے لیے سرگرداں ہو جاتے ہیں۔ بہرحال وقت گزرتا رہا' جالب نعمان اور میرے دوسرے بہت ساتھی میرے لیے مصروف تھے اور اپنی زندگی کا قیمتی وقت میرے ارادوں کی تکمیل کے لیے صرف کر رہے تھے' رشید ناگی سے بھی وائرلیس پر گفتگو ہوئی اور اس نے بتایا کہ وہ اپنا کام خاصی حد تک مکمل کر چکا ہے' اس کے بعد مطلوبہ وقت قریب آتا چلا گیا' رشید ناگی نے مجھے آخری اطلاع دی تھی کہ میری مطلوبہ ہستیاں بخوشی اس بات پر آمادہ ہو گئی ہیں کہ اس تعزیتی اجلاس میں شریک ہوں اور اس کے لیے انہوں نے ڈائمنڈ سٹی آنا منظور کر لیا ہے' بحریہ کی لانچیں بندوبست کر رہی ہیں اور مقررہ وقت پر یہاں پہنچ جائیں گے' یہاں میں نے ان کے لیے معقول بندوبست کر لیا تھا' حالانکہ ایک تعزیتی اجلاس میں کھانے پینے کی اشیاء مضحکہ خیز تھی' لیکن ظاہر ہے بعد میں یہ اجلاس تعزیتی اجلاس نہیں رہے گا۔ مقررہ وقت آہستہ آہستہ قریب آتا جا رہا تھا۔ میں نے ایک مخصوص جگہ منتخب کر لی تھی' جہاں سے طاقتور دوربین کے ذریعے میں معزز مہمانوں کو دیکھ سکتا تھا' انتہائی خفیہ طریقے سے یہ ساری کارروائی ہوئی تھی حفاظت کرنے والے دستے ساحل پر پھیل گئے اور اس کے بعد ہماری شاندار گاڑیاں ان لوگوں کو لے کر مطلوبہ جگہ پہنچنے لگیں' یہاں ان کے استقبال کے لیے بندوبست کر دیا گیا تھا اور ایسے لوگ متعین کر دیے گئے تھے جو انہیں اس ہال میں پہنچا دیتے جہاں تعزیتی جلسے کا انتظام کیا گیا تھا پھر میں نے الیاس بھائی' نازاں باجی اور بھابی کے ساتھ آصف نور اور رخسار کو بھی دیکھا' ایک لمحے میں مجھے خیال آیا کہ رشید ناگی سے میں نے الیاس بھائی اور ان کے اہل خاندان کا نام نہیں لیا تھا' غالباً" اس وقت ذہن سے نکل گیا تھا' لیکن یہ بھی رشید ناگی ہی کا معیار تھا کہ وہ میرے مزاج سے آشنا تھا اور جانتا تھا کہ میں کسے یہاں بلانا پسند کروں گا" اصل میں کچھ عجیب سی ذہنی ہم آہنگی ہو گئی تھی ہمارے درمیان اور اس چیز کو کوئی باقاعدہ نام نہیں دیا جا سکتا تھا' ذہنی

ہم آہنگی ہر طرح ہمارے لیے سود مند ثابت ہو رہی تھی' ان لوگوں کو بلایا جانا بھی نہایت ضروری تھا اور مجھے رشید ناگی کے اس اقدام پر خوشی ہوئی تھی' بہرحال لوگ آتے رہے اور میں اپنی فہرست کی ڈپلی کیٹ کو ٹک کرتا رہا۔ یہاں تک کہ تقریباً" تمام ہی افراد پہنچ گئے' رشید ناگی استقبال کرنے والوں میں موجود تھا' آخری گاڑی میں وہ بھی ساتھ آ گیا' مسلح محافظ وہیں ساحل پر تعینات رہے تھے اور انہیں یہ اطمینان دلا دیا گیا تھا کہ اس سے آگے ان کی ضرورت نہیں ہے' آگے کے انتظامات کے لئے ڈائمنڈ سٹی کی فورسز موجود ہیں۔

تعزیتی ہال میں تمام افراد جمع ہو گئے' یہاں بھی مانیٹرنگ کا بندوبست کر لیا گیا تھا' سارے علاقوں کو ایسے پروجیکشن روم سے منسلک کر دیا گیا تھا جہاں آٹھ آدمی تعینات تھے اور وہاں ہونے والی ہر کارروائی کا مکمل جائزہ لیتے رہتے تھے۔ ان کی فلم رپورٹیں تیار کی جاتی تھیں یہی نہیں بلکہ جزیرے کی پوری وسعتوں میں اس قسم کے کیمرے سب سے پہلے نصب کیے گئے تھے جو جزیرے کے تحفظ کے لیے از حد ضروری تھے اور جزیرے کے ایک ایک چپے اور اس کے اطراف کے ساحلوں پر پوری پوری نظر رکھنے کا بندوبست کیا گیا تھا' جزیرے سے دس دس میل دور تک سمندری ماحول پر نظر رکھی جا سکتی تھی اور اس کے علاوہ ایسے راڈار بھی لگائے گئے تھے کہ اگر کھلی سرحدوں میں کسی جگہ سے جزیرے کے بارے میں کوئی معلومات حاصل کی جا رہی ہو یا پھر سیٹلائٹ کے ذریعے جزیرے کے اندرونی حالات کو دیکھنے کی کوشش کی جائے تو ہمیں فوراً" اس بارے میں اطلاع مل جائے اور ہم اپنا بندوبست کر سکیں' یہ تمام کاوشیں ابھی تجرباتی مرحلے میں تھیں لیکن پورے اعتماد کے ساتھ ان کی تکمیل ہو جانی تھی' مجھے بتایا گیا تھا کہ بعض معاملات میں کچھ قانونی مشکلات پیش آئی ہیں اور ان کے لیے حکام کو اپروچ کیا گیا ہے کہ وہ کس مقصد کے تحت ضروری ہیں جو کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ یہ بعد کی بات ہے' فی الحال اس تعزیتی اجلاس کی کارروائی مکمل ہونی تھی' میں اس ہال سے زیادہ دور نہیں تھا جہاں یہ اجتماع کیا گیا تھا' پروجیکشن روم اس سے بالکل ملحق تھا اور میں ہال میں ہونے والی تمام کارروائی کو بغور دیکھ رہا تھا' ان تمام افراد کو بھی پہچان رہا تھا جو ملک کے عظیم رہنما تھے' سب جمع ہو گئے اور اس کے بعد انہی میں سے ایک نے میرے سلسلے میں اس تعزیتی جلسے کو خطاب کرنا منظور کیا اور کھڑے ہو کر دوسرے لوگوں کو میرے بارے میں تفصیلات بتانے لگا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

معزز شخصیت نے میری مختصر عمر اور میرے عمل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ میرے ایک ایک عمل سے ایک ایک قدم سے وطن سے عشق کا اظہار ہوتا تھا' جو کچھ میں نے کیا ہے اس میں کوئی ذاتی غرض پوشیدہ نہیں تھی بلکہ وسیع پیمانے پر ہر طبقے سے بے نیاز سرزمین وطن کے لیے کچھ کرنے کا جذبہ میرے سارے وجود میں پایا جاتا تھا۔ معزز شخصیت نے گلوگیر لہجے میں کہا۔

"ہم کارخانہ قدرت کو بے مقصد نہیں کہہ سکتے' وہاں جو کچھ ہوتا ہے' اس کا ایک لازمی رد عمل بھی ہوتا ہے اور اس سے پتا چلتا ہے کہ وہی ضروری تھا جو ہوا' دانش منصور جیسے محب وطن کو ملکی پیمانے پر وہ مقام ابھی تک نہیں ملا تھا جس کا وہ حقدار تھا' لیکن آج اس کی موت کے بعد ہم اس کے بارے میں یہ تعزیتی قرار داد پیش کرتے ہیں کہ وہ ایک عظیم محب وطن تھا اور اگر قدرت اسے زندگی دیتی تو یقینی طور پر اس مختصر وقت میں وطن کے بارے میں اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی وہ اور بہت کچھ کرتا' لیکن مشیت ایزدی۔ میں اس کی یاد میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔"

"تمام لوگ کھڑے ہوگئے' میں مانیٹر پر رخسار کو دیکھتا تھا' رخسار کا چہرہ ستا گیا تھا' بالکل بیمار نظر آرہی تھی وہ اور بلاشبہ یہی کیفیت نازاں باجی' الیاس بھائی اور بھابی کی تھی الیاس بھائی تو اس طرح نڈھال ہو رہے تھے کہ ان سے کھڑا بھی نہ ہوا جا رہا تھا' میرے آنسو نکلنے لگے' بہرحال اب اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا میں۔ میں نے میجر سلطان' کیپٹن تیمور فیروز اور راحیل زبیری کو بھی دیکھا تھا جو کچھ کہنا چاہتے تھے' اس تعزیتی قرار داد اور دو منٹ کی خاموشی کے بعد جب تمام لوگ بیٹھے تو ایک اور شخصیت نے جو مجھ سے کسی قدر منسلک رہ چکی تھی اور میں نے اس کی ہدایت پر کچھ کام کیے تھے۔ میرے بارے میں خیال آرائی کی اور مختصر ترین الفاظ میں بتایا کہ میں نے گھی کی اسمگلنگ روکنے کے لیے کس طرح خدمات انجام دیں اور اس کے بعد پڑوسی ملک چلا گیا۔ جہاں چند بیش بہا کارنامے سرانجام دے کر وہاں کی دہشت پسند ایجنسی کے افراد کو یہاں گرفتار کر آیا' ایک ایک شخص اپنے تاثرات کا اظہار کرتا رہا اور میں فخر و مسرت سے ان کی باتیں سنتا رہا۔ اہل وطن نے میری کاوشوں کو نظرانداز نہیں کیا تھا۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ سرکاری حلقوں میں مجھے اتنی اہمیت حاصل ہوگئی ہے حالانکہ اس کا اظہار ادھر سے ہونے

والے تعاون سے ہوتا تھا۔ میرے لیے ہر وہ آسانی مہیا کر دی گئی تھی جس کا میں آرزو مند ہوتا۔ یہاں تک کہ ملکی قوانین کے خلاف یہ جزیرہ پرائیویٹ ملکیت میں دے دیا گیا تھا۔ یہ بہت بڑی بات تھی اس کے بعد شاہنواز نے رندھی ہوئی آواز میں چند الفاظ میرے بارے میں کہے اور رشید ناگی نے میجر سلطان سے فرمائش کر دی۔ میجر سلطان کھڑا ہوگیا اور اس نے آہستہ لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔"

"ہم لوگ ایک اہم مشن پر گئے ہوئے تھے اس کی تکمیل یوں سمجھیے ہمارے ایٹمی پروگرام کے لیے از حد ضروری تھا۔ ہم نجانے کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے بالآخر اسپین پہنچ گئے اور تمام جھگڑوں سے نکلنے کے بعد اسپین میں ہماری اس جدوجہد کا مکمل طور پر خاتمہ ہوگیا ایک یہودی سرمایہ کار جو اپنے وطن اسرائیل کے لیے سرگرداں تھا۔ ہمارے پہلے ہی مرحلے سے ہماری تاک میں تھا اور ہمارے منصوبوں سے آگاہ ہو کر اس نے ہمیں صحیح جگہ گھیرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ اسپین میں جزیرہ کیزی کے قریب ہم نے اپنی مطلوبہ اشیاء پوشیدہ کر دیں لیکن ہم اس یہودی سرمایہ کار کی نگاہوں سے نہ بچ سکے اور اس نے ہمیں ایک جرائم پیشہ گروہ کے ہاتھوں ٹریپ کر لیا' ہمیں شدید اذیتیں دی گئیں اور ہم سے پوچھا گیا کہ وہ مطلوبہ سامان کہاں ہے۔ خیر اس کا پتا تو ہم زندگی کی قیمت پر بھی نہیں بتا سکتے تھے لیکن ہمیں اس بات کا علم ہوگیا تھا کہ اب ہمارا یہ مشن کامیاب نہیں ہو سکے گا اور ہماری زندگی کا اختتام انہی خوفناک قید خانوں میں ہو جائے گا لیکن ایک شخص ہمارے قید خانے میں پہنچا۔ یہ اسی جرائم پیشہ گروہ کا ایک فرد تھا اور ہمیں اس بات کا یقین تھا کہ وہ ہمارا ہمدرد بن کر اصل میں ہمارے دلوں کا حال جاننا چاہتا ہے لیکن اس شخص نے کہا کہ اس کا نام دانش منصور ہے' اور وہ اس گروہ میں شامل ہو کر صرف اس لیے ہمارے پاس پہنچا ہے کہ ہماری مدد کرے ہمارے لیے اس شخص پر یقین کرنا جتنا مشکل کام تھا اس کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں لیکن اس کی ساحرانہ شخصیت نے بالآخر اپنے آپ کو منوا لیا اور جناب ہم پورے اعتماد اور دعوے سے یہ بات کہتے ہیں کہ اس وقت وہ سب کچھ ہمارے بس میں نہیں تھا جو اس نے کر دکھایا۔ اس سرمایہ دار کو قتل کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے ہمیں ہماری منزل تک پہنچا دیا۔ میں آپ کو نہیں بتا سکتا کہ وہ کیا شخصیت تھی۔ مجھے انتہائی غم ہے کہ میں یہاں اس شخصیت سے آزادانہ طور پر نہ مل سکا۔ اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

نے یہ بھی مجھے بتایا تھا کہ وہ میک اپ کیے ہوئے ہے۔ ہم تو دانش منصور کی اصل صورت بھی نہ دیکھ پائے۔" اب میرے لیے یہاں رکنا مناسب نہیں تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب میں سامنے آجاتا' چنانچہ میں نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس ہال کے دروازے سے اندر داخل ہوگیا۔ کیپٹن تیمور اپنے خیالات کا اظہار کر رہا تھا میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا اندر پہنچا اور کیپٹن تیمور' میجر سلطان وغیرہ کی نگاہیں مجھ پر پڑیں تو ان کے حلق سے عجیب و غریب آوازیں نکل گئیں' کیپٹن تیمور خاموش ہوگیا' دوسرے لوگ شاید صحیح صورت حال کا اندازہ نہیں لگا پائے تھے رشید ناگی بھی ساکت تھا اور تمام لوگ حیران نگاہوں سے دیکھ رہے تھے' پھر میجر سلطان کے حلق سے پھٹی پھٹی آواز نکلی۔

"یہ' یہ' یہ۔"

میں ان لوگوں کے درمیان پہنچ گیا' غالباً کوئی میجر سلطان سے پوچھ رہا تھا کہ آنے والا کون ہے لیکن میجر سلطان کے منہ سے آواز نہیں نکل پا رہی تھی۔ میں نے قریب پہنچ کر تمام لوگوں کو سلام کیا میجر سلطان سے نگاہیں ملائیں اور درمیان میں جاکھڑا ہوا' پھر میں نے مدھم لیکن پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"میں اپنی اس خوش بختی کو وہ خاطر خواہ نام نہیں دے سکتا جس کا تصور میرے ذہن میں ہے اپنی حقیر سی کاوشوں کا اتنا مقام دیکھ کر میرے روئیں روئیں میں مسرت کی لہریں دوڑ رہی ہیں۔ محترم حضرات یہ گستاخی ہے کہ آپ لوگوں کے درمیان آکر میں کسی ڈرامائی کیفیت کا اظہار کروں اپنا تعارف کرائے دیتا ہوں میرا نام دانش منصور ہے۔"

میرے اس انکشاف پر رگیں کھنچ گئیں' اعصاب کشیدہ ہوگئے' کسی نے کوئی جملہ نہ کہا سب حیرانی میں ڈوب گئے' میں نے رشید ناگی سے درخواست کی کہ میرے اس میک اپ کا خاتمہ کر دیا جائے اور رشید ناگی جس نے پہلے سے انتظامات کر رکھے تھے دو آدمیوں کے ساتھ میرے چہرے پر مصروف ہوگیا' باقی انتظام پہلے ہی کر لیا گیا' چند لمحات کے بعد میرا چہرہ سب کے سامنے آگیا۔ سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں اور ان کے ہونٹوں سے بڑبڑاہٹیں نکلی تھیں نجانے کیا کیا' میں نے کہا۔

"آپ کی محبتوں اور دعاؤں کے ساتھ میں زندہ ہوں سلامت ہوں' میرا وطن ابھی میری ضرورت محسوس کرتا ہے اور جب تک میرا وطن میری چاہتوں کا طلب گار رہے گا

مجھے یقین ہے میں زندہ رہوں گا اور اب اس ڈرامائی کیفیت کو ختم کرنے کے لیے میں نہایت مختصر الفاظ میں اپنی یہ کہانی سنا دینا چاہتا ہوں مجھے اس کی اجازت دی جائے۔"

لوگوں کی بڑبڑاہٹیں پھر نکلی تھیں کوئی بھی واضح طور پر میرے بارے میں فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا' میں نے کہا۔

"درحقیقت طویل عرصے سے بہت بڑی طاقتیں اس بات کے لیے کوشاں ہیں کہ مجھے قتل کر دیا جائے' اب تک بے شمار کوششیں ہو چکی ہیں' یہاں میرے اپنے وطن میں اور وطن سے باہر لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے کہ ابھی میں موت سے ہمکنار ہوں' اس بار بھی ایسی ہی ایک کوشش کی گئی تھی اور ایک نہایت معزز شخصیت کے ذریعے میری ہلاکت کا بندوبست کیا گیا تھا لیکن میں اس سے بھی آگاہ ہوگیا تھا' میں نے اپنی موت کا ڈراما صرف اس لیے رچایا ہے کہ وہ طاقتیں عارضی طور پر مطمئن ہو جائیں' اصل میں ان کی نگاہیں اور ان کی اپنی تمام تر کوششیں اس وقت اس بات پر مرکوز ہوگئی تھیں کہ مجھے ختم کر دیا جائے میں نے محسوس کیا کہ اس طرح میرے وطن کے لیے میری کاوشوں میں رکاوٹ پڑ رہی ہے اور بہت سے منصوبے صرف اس لیے پس پشت جا پڑے ہیں کہ مجھے اپنے ان دشمنوں سے ہوشیار رہنا پڑ رہا ہے' چنانچہ میں نے اپنے قاتلوں کو پورا پورا موقع دیا اور ان کی پسند کے مطابق قتل ہوگیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی میں نے انہیں شکست دی اور انہیں اطمینان دلانے کے بعد کہ میں قتل ہوگیا ہوں' میں نے بہ آسانی ان پر ہاتھ ڈال کر انہیں اپنی گرفت میں لے لیا لیکن قتل کے اس معاملے کو میں اس بار بالکل اسی طرح رکھنا چاہتا ہوں جس طرح میرے دشمن چاہتے ہیں کیونکہ اس سے مجھے آئندہ کام کرنے کا موقع مل جائے گا میں انتہائی معذرت خواہ ہوں کہ میرے محبت کرنے والوں کو اس اعلان پر دکھ ہوا' لیکن یہ ضروری تھا انہیں مطمئن کرنے کے لیے اس موت کو حقیقت کا رنگ دینا بے حد ضروری ہوگیا تھا اور اب میں پس پردہ رہ کر ان لوگوں کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں میرا ایک منصوبہ ہے جس پر عمل کرکے مجھے یقین ہے کہ وطن عزیز کے لیے میں اپنے بہت سے فرائض پورے کرسکوں گا' میں نے اپنے دوستوں اور کرم فرماؤں کو اس بات سے لاعلم رکھنا جرم سمجھا' چنانچہ انتہائی محدود پیمانے پر میں نے آپ کو زحمت دے کر یہ تمام تفصیل بتا دی ہے اور ایک بار پھر اظہار کرتا ہوں کہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

میرے جسم کا رواں رواں وطن کی محبت سے سرشار ہے اور میں ہر اس کام کے لیے حاضر ہوں جس سے وطن کا کوئی مفاد وابستہ ہو یہی عرض کرنے کے لیے میں نے آپ لوگوں کو یہ زحمت دی تھی' اگر دوسرے ذرائع ہوتے میرے پاس تو میں آپ سب کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ تمام تفصیل عرض کر دیتا' میں آپ سب کی محبت پر نازاں ہوں اور اس کے ساتھ ہی متمنی ہوں کہ میری زندگی کی بات آپ کے ذہنوں میں رہنا چاہیے میں آپ کا خادم آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہوں کوئی بھی مسئلہ اگر میرے لائق سمجھا جائے تو آپ کے سامنے یہ وسائل اور ذرائع موجود ہیں میں ہر خدمت کو سرانجام دے کر خوشی محسوس کروں گا' بے حد شکریہ۔"

اور اس کے بعد وہ تمام لوگ بے قابو ہو گئے' میری زندگی کی مسرت سے سرشار مجھے مبارک باد دینے کے لیے لپکے' بہت پذیرائی کی گئی تھی میری' بہت محبت کا اظہار کیا گیا اور وہ چند لوگ جو صحیح معنوں میں میری شخصیت کے معمار تھے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے انتظار کر رہے تھے کہ دوسروں کی محبتوں کا اظہار ختم ہو اور ان کی باری آئے۔

===☆☆☆☆☆===

محبت کے اس اظہار نے صحیح معنوں میں وہ خوشی بخشی تھی۔ جسے بیان کرنا مشکل تھا۔ دل کے ایک گوشے میں اگر داغ نہ ہوتا تو میں دنیا کا سب سے خوش نصیب انسان تھا کہ ایک جانب تو وہ تمام دلی آرزوئیں پوری ہو رہی تھیں جو سینے میں بھری ہوئی تھیں اور دوسری طرف اتنی محبتیں حاصل ہو گئی تھیں کہ سمیٹے نہ سمیٹ پا رہی تھیں۔ یہ تمام لوگ وطن کے پیار سے سرشار تھے اور اپنے فرائض صرف فرائض کے طور پر سرانجام نہیں دے رہے تھے' بلکہ انہیں اپنا ایمان سمجھتے تھے' وطن کی زمین کے ایک ایک چپے سے محبت کرنے والے اس کے لیے مر مٹنے والے ہی وطن کی محبت کا ورد جانتے ہیں اور یہ سب میری پذیرائی صرف اسی لیے کر رہے تھے کہ میں بھی وطن عزیز کی خدمت میں ان کا ہم رکاب تھا۔ میجر سلطان' کیپٹن تیمور وغیرہ تو اتنے مسرور تھے کہ ان کے چہرے سے ان کا اندازہ ہوتا تھا' غرض کہ تمام لوگوں نے مجھے زندگی کی مبارک باد دی اپنے اپنے جذبات کا اظہار کسی تصنع کے بغیر کیا اور کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے ایک ایسے محب وطن کو زندہ رکھا جو اپنے وطن کی بے لوث خدمت کر رہا ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ وطن کو میری ضرورت ہے' اپنے اپنے تعاون کا یقین دلایا گیا۔ یہ اقرار کیا گیا کہ میرے اس مشن کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے کے لیے ہر شخص اپنے اپنے اختیارات کے ساتھ موجود ہے۔ ڈائمنڈ سٹی کے لیے ہر ضرورت کی فراہمی کا وعدہ کیا گیا اور اس کے بعد یہ محفل' غم' محفل طرب میں بدل گئی۔ رشید ناگی نے پہلے ہی سے بہت عمدہ قسم کے ریفریشمنٹ کا بندوبست کر لیا تھا۔ ان لوگوں سے فراغت حاصل کرنے کے بعد مجھے الیاس

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

بھائی کے پاس پہنچنا نصیب ہوا تھا۔ الیاس بھائی آنکھوں میں آنسو بھرے کھڑے ہوئے تھے۔ بھائی جان' نازاں باجی' آصف نور اور ان کے ساتھ رخسار جس کا چہرہ عجیب و غریب کیفیت کا آئینہ دار تھا۔ میں نے اپنا سر الیاس بھائی کے سینے سے ٹکا دیا اور بھرائے ہوئے لہجے میں بولا۔

"اپنی اس نالائقی پر شرمسار ہوں الیاس بھائی' لیکن تمام صورت حال آپ کے سامنے آچکی ہے' میرے دشمن میری موت کا وہ بھرپور تاثر نہ لیتے جو ضروری تھا۔"

"میں سمجھتا ہوں بیٹے ہم سب سمجھتے ہیں۔"

نازاں باجی نے میری پیشانی چومی' بھائی جان نے سر پر ہاتھ پھیرا آصف نور نے مسکراتے ہوئے مصافحہ کیا' تب میں رخسار کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"میں تم سے کچھ نہیں کہوں گا رخسار' بس اتنا کہوں گا کہ مجھے معاف کر دینا۔"

رخسار نے کانپتا ہوا ہاتھ بڑھا کر میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مجسم الفاظ بن گئی' زبان خاموشی سے اس نے سب کچھ کہہ ڈالا۔ نازاں باجی اور بھائی جان بغور ہم دونوں کا جائزہ لے رہی تھیں' لیکن میں شرمندہ نہیں تھا۔ رخسار کو وہ درجہ دے چکا تھا جس کے لیے نجانے کتنے عرصے بڑی کشمکش کا شکار رہا تھا' پھر میں ان سب کو ساتھ لئے ہوئے ریفرشمنٹ ہال میں پہنچ گیا۔ مجھ سے ڈائمنڈ سٹی کے بارے میں اہم سوالات کئے جانے لگے اور میں نے ڈائمنڈ سٹی کے قیام کا مقصد بتا دیا' یہ مقصد بڑی گہرائیاں رکھتا تھا۔ میں نے ان لوگوں سے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"ڈائمنڈ سٹی کو میں ایک الگ حیثیت دے رہا ہوں' یہاں سے گزرنے والے وقت میں بہت سے معاملات بھی کنٹرول ہوں گے۔ میں آپ تمام حضرات سے نہایت معذرت کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری شخصیت بہت حقیر ہے۔ میرے دل میں ایک کونپل آگئی ہے اپنے وطن عزیز کو دنیا کے نقشے پر ایک ایسے ناقابل تسخیر ملک کی حیثیت سے دیکھوں جس کے لیے دوست اگر کچھ کہنا چاہیں تو ان کے چہرے خوشی سے کھل اٹھیں اور دشمن اگر اس پر تنقید کریں تو ان کے دلوں سے دھواں اٹھے۔ بس میری یہ آرزو ہے کہ اس دنیا کو گہوارہ مسرت بنانے کے لیے میرا وطن پیش پیش رہے اور ہم اس قابل ہو جائیں کہ ہمارے دفاع کی جانب کوئی نظر اٹھانے کی جرات نہ کر سکے اور ان تمام مظلوم

ممالک کے لئے ہم اپنا سینہ کھول دیں جو کسی دوسرے کی چیرہ دستی کا شکار ہیں۔ رنگ' نسل اور مذہب سے بے پروا ہو کر ان کی ہر قسم کی مدد کریں ہم جانتے ہیں کہ ہم برائیوں کی جانب راغب اس دنیا کو گہوارہ مسرت نہیں بنا سکتے ہمارے وسائل محدود ہیں اور مسائل لامحدود' لیکن اپنی کوششوں میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں' سیاست کے رخ تبدیل ہو جایا کرتے ہیں' میں ہر تعصب سے بالاتر ہو کر ہر اس حکومت کی حمایت کروں گا جو وطن عزیز میں بسنے والوں کے لیے محبت کا پیغام لائے اور ان کی بہتری کے بارے میں سوچے اور اگر اس سلسلے میں مجھے ڈائمنڈ سٹی سے کچھ سازشوں کا آغاز بھی کرنا پڑا تو شاید میں اس سے گریز نہ کروں گا' لیکن یہ سازشیں وطن کی محبت میں ہوں گی کسی کے خلاف نہیں۔"

میری اس تقریر کو بغور سنا گیا تھا اور اس سے اتفاق کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں بھی ہر شخص نے اپنے تعاون کا یقین دلایا تھا۔ ایک بہت معزز شخصیت نے کھڑے ہو کر کہا۔

"ہم جانتے ہیں وطن کی سیاست تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اسی طرح عہدے بھی ختم ہوتے رہتے ہیں لیکن ایک محب وطن انسان کی حیثیت سے ہم اپنے عہدے پر رہیں یا نہ رہیں لیکن جس قدر اختیارات ہمیں حاصل ہوں گے ہم ان کے تحت تمہاری مدد کریں گے دانش منصور۔"

"آپ لوگ یقین کیجیے میں نے بہت غور و خوض کے بعد آپ لوگوں کا انتخاب کیا ہے تاکہ اپنا رازدار بنا سکوں اس سے زیادہ میرے اعتماد کی اور کوئی حد نہیں ہو سکتی۔"

اس کے بعد ان لوگوں کو بڑی عزت و احترام سے رخصت کیا گیا۔ میں نے خود ساحل پر بحری لانچوں پر انہیں خدا حافظ کہا تھا۔ الیاس بھائی اور رخسار کو البتہ میں نے روک لیا تھا' ان لوگوں کا مسئلہ ذرا مختلف تھا۔ میں نے آخری فرد کے جانے کے بعد کہا۔

"آپ لوگوں کے جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ساتھ کچھ وقت گزاریں گے۔"

پھر میں نے رخسار کو ایک طرف لے جا کر کہا۔

"رخسار میں نہیں جانتا رشید ناگی تمہیں یہاں کیا کہہ کر لایا ہے لیکن مجھے اپنی الجھن کے بارے میں بتاؤ گھر واپس نہ گئیں تو کیا ہوگا؟؟"

رخسار دھیرے سے مسکرا دی اس نے مدھم لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اس گھر سے اب میرا واسطہ ہی کیا ہے۔ عرفان غزنوی نے مجھے صرف اپنی آبرو کو بحال رکھنے کے لیے رکھ چھوڑا ہے' ورنہ میں اس گھر میں ایک بیکار چیز ہوں مجھے کسی کی توجہ حاصل نہیں ہے اگر دو چار دن رک جاؤں گی تو زیادہ سے زیادہ وہ لوگ ناراض ہو لیں گے' آبرو باختہ تو سمجھا ہی جارہا ہے مجھے' مجھے کسی کی پروا نہیں ہے بلکہ میں تو یہ کہتی ہوں فیصل کہ اب مجھے بھی یہیں روک لو' تمہارے اس جزیرے پر بہت بڑا اسٹاف ہے' میری بھی یہیں کہیں ڈیوٹی لگا دو' پڑی رہوں گی میرے لیے وہ گھر اب گھر نہیں ہے۔"

میں نے رخسار کا شانہ تھپتھپایا اور کہا کہ اس موضوع پر بات کرلیں گے پھر رات کے کھانے پر الیاس بھائی' نازاں باجی وغیرہ سے تفصیلی بات چیت ہوئی۔ الیاس بھائی نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"جتنا بوجھ تم نے اپنے شانوں پر اٹھالیا ہے۔ فیصل بیٹے کیا تم اسے سنبھال سکو گے؟"

بھائی جان کہنے لگیں۔ "تو اب تک کیا اس بوجھ کو تم سنبھالے ہوئے ہو؟" سب لوگ اس جواب پر ہنس پڑے۔ الیاس بھائی نے کہا۔

"نہیں بھئی' سمجھنے کی کوشش کرو۔ میرا مطلب یہ ہے کہ بہت پھیلاؤ ہے۔ بہت وسعتیں ہیں اور اس سے صرف ایک بات کا اظہار ہوتا ہے کہ یہ شخص کم از کم اس زندگی میں تو کبھی فراغت حاصل نہیں کرسکے گا۔"

"تو پھر میرے لیے اس جیسی ایک ہزار زندگیوں کی دعائیں کیجیے الیاس بھائی' تاکہ میں اپنے مشن کو پورا کرسکوں۔"

"وہ تو ٹھیک ہے برادر من! لیکن یہ بتاؤ کہ کوئی گھریلو زندگی بھی رہے گی تمہاری یا نہیں؟"

"یہ میرا گھر ہی تو ہے الیاس بھائی اپنے گھر والوں ہی کے لیے تو جدوجہد کر رہا ہوں۔"

"بعض اوقات مجھے نازاں پر شدید غصہ آتا ہے میرے آفس میں کام کرنے والے ایک ذہین نوجوان کو اس نے نجانے کیا الٹی سیدھی پٹی پڑھائی اور اب وہ دنیا کے لیے مصیبت بن گیا ہے۔"

"حالانکہ یہ ایک مذاق کی بات ہے لیکن میں اس مذاق پر بھی فخر کرتی ہوں۔" نازاں باجی نے کہا۔

"نہیں نازاں مجھے الف' بے' پے آپ ہی نے پڑھائی ہے اس بات کو میں کبھی نہیں بھول سکوں گا کہ الیاس بھائی کے خاندان نے ایک وطن دوست کی پرورش کی ہے۔ ان کا لگایا ہوا پودا ایک تناور درخت بن کر بہت سے لوگوں کو اپنے سائے میں لینے کی فکر میں ہے۔"

"مگر بھیا' بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی اس چھوٹی سے کھوپڑی میں اس کائنات کی وسعتیں کیسے آسمائیں؟"

"یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔"

"اچھا چلو یہ تو ہوئیں ذرا مردانہ قسم کی باتیں۔ اب ہم خواتین کو بھی کچھ بولنے کا موقع دیا جائے۔" بھائی جان نے کہا۔

"ارشاد ارشاد۔" میں ہنس کر بولا۔

"دیکھو تم اتنا آگے بڑھ چکے ہو فیصل کہ اب ہم لوگ تمہارے سامنے اپنے آپ کو بہت کمتر سمجھتے ہیں لیکن ہمارے دلوں میں اب بھی وہی فخر موجود ہے جس کا تم نے اعتراف کیا ہے۔ بھائی بات چاہے کچھ بھی ہو۔ تم انکساری سے کچھ کہو' لیکن ہم تو اپنے آپ کو وہی سمجھتے ہیں جنھوں نے کاجل لگی ہوئی فیصل کی آنکھوں سے پھیلا ہوا کاجل صاف کیا تھا۔"

"میری حیات کے آخری لمحے تک آپ کو یہ حق حاصل رہے گا بھائی جان!"

"تو پھر ہمیں بے وقوف نہ سمجھو۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم تمہاری نگاہوں میں رخسار کا پیار نہیں دیکھ پائے۔"

رخسار ایک دم چونک پڑی۔ میرے چہرے پر بھی خجالت کے آثار نمودار ہوئے۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"نازاں باجی کو میں اس بارے میں بتا چکا ہوں۔"

"ہاں' مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ میں فیصل کی محبت سے [illegible] رکھتی ہوں۔ فیصل نے مجھے بتا دیا ہے کہ وہ رخسار کو چاہتا [illegible] بھی [illegible] زندگی [illegible]

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کبھی اسے فرصت ملی تو رخسار کے علاوہ کسی کو اپنی زندگی کا شریک نہیں بنائے گا۔"

رخسار کا چہرہ جھک گیا تھا۔ کچھ دیر پہلے اس کے چہرے پر جو مردانی نظر آ رہی تھی۔ اچانک شفق میں بدل گئی تھی۔ وہ بہت مسرور نظر آ رہی تھی۔ بھابی جان نے کہا۔

"تو پھر اس کا منصوبہ تو بہت طویل ہے۔ نجانے کب تک یہ اپنے ہنگاموں میں مصروف رہے گا۔ میں چاہتی ہوں کہ رخسار کو اس کی زندگی کا ساتھی بنا دیا جائے۔ الیاس صاحب آپ اس سلسلے میں کیا فیصلہ صادر فرماتے ہیں؟"

الیاس بھائی نے کہا۔ "بھئی' زنانہ گفتگو ہو رہی ہے۔ ہم مردوں کو اس چکر میں گھسیٹنے سے کیا فائدہ؟"

سب لوگ پھر ہنس پڑے تھے۔ بھابی جان کہنے لگیں۔

"نہیں وہ نیک انسان ہے ہماری اہمیت کو تسلیم کرتا ہے تو پھر ہم اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ میں تو کہتی ہوں کہ نہایت خاموشی اور سادگی کے ساتھ رخسار کا نکاح کر دیا جائے۔"

"بھابی جان' مجھے تو بولنا ہی پڑے گا اس معاملے میں۔ دل کی وہ باتیں کر رہا ہوں جو اس سے پہلے کبھی نہیں کیں۔ میں سچا ہوں اور سچ بولنا چاہتا ہوں۔ دراصل رخسار کو میں اس وقت اپنی زندگی میں شامل کروں گا جب مجھے اپنے مشن سے فرصت مل جائے گی۔"

"تو پھر فائدہ ہی کیا ہوگا۔ دو بوڑھے بیٹھے ایک دوسرے کی صورت دیکھا کریں گے؟"

"خدا کی قسم بھابی میرے دل میں تو یہی جذبہ ہے۔ عمر چاہے کتنی ہی آگے بڑھ جائے رخسار کو ہر شکل میں اپنی دیکھنا پسند کروں گا۔"

"تو آخر اس میں حرج ہی کیا ہے۔ تم اپنی مصروفیات میں رہو گے۔ ہم سب رخسار کی دیکھ بھال کریں گے۔ آخر بہو سسرال میں نہیں رہتی کیا؟"

"رہتی ہے لیکن بھابی جان پھر میں ڈبل مائنڈڈ ہو جاؤں گا اور ہو سکتا ہے اپنے مشن سے غفلت برتوں۔"

"ایک فوجی شادی کرتا ہے اور اپنے فرائض منصبی کی جانب روانہ ہو جاتا ہے۔ دشمن سے جنگ کرتا ہے غازی بنتا ہے یا شہید ہو جاتا ہے۔ غیر شادی شدہ تو نہیں ہوتا تم

اپنے مشن پر جاؤ گے رخسار تمہارے لیے دعائیں کرے گی۔ تمہارا انتظار کرے گی۔"

"اب اس سلسلے میں آخری بات کہہ کر میرا خیال ہے میں اس موضوع کو ختم کیے دیتا ہوں۔ بات یہ ہے بھابی جان کہ میں ہمیشہ سچ کے رشتے قائم کرنا چاہتا ہوں اور ہر ایک سے سچ بولنا چاہتا ہوں۔ رخسار ان آتشیں لمحات میں میرے لیے پانی کی ٹھنڈک ثابت ہوتی ہے جب میں کسی مشکل میں پھنسا ہوا ہوتا ہوں۔ میری زندگی میں کم از کم ایک چارم رہتا ہے ایک کشش رہتی ہے کہ جب مجھے اپنے مقصد سے فرصت ملے گی تو رخسار کی زلفوں کے سائے میں پناہ لوں گا اگر یہ چارم بھی میری زندگی سے ختم ہو جائے تو آپ یقین کیجئے وہ لطف نہیں رہے گا زندگی میں۔"

رخسار نے پہلی بار شرمگیں انداز میں زبان کھولی اور کہنے لگی۔

"میں فیصل سے متفق ہوں بھابی جان' درحقیقت ملاپ یہی نہیں ہوتا کہ دونوں یکجا ہو کر تنہائیاں اپنا لیں۔ میں سمجھتی ہوں میں کسی بھی لمحے فیصل سے دور نہیں ہوتی' وہ بھی میرے قریب ہی ہوتے ہیں۔ میں ان کے راستے کی رکاوٹ کبھی نہیں بننا پسند کروں گی۔ ہاں بس یہ کہہ سکتی ہوں کہ موت کے آخری لمحے تک وہ مجھ تک پہنچ جائیں اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیں تو میں سمجھوں گی کہ پوری زندگی سنور گئی۔"

سب لوگ بے حد متاثر ہوئے تھے رخسار کے ان الفاظ سے۔ میں محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا پھر میں نے کہا۔

"آپ یقین کیجئے بھابی! ہمارے درمیان صرف روح کے رشتے ہیں حالانکہ یہ رشتے بڑی مشکل سے قائم ہوئے لیکن اب یوں سمجھ لیجئے کہ ہماری روحیں یکجا ہیں۔"

"اچھا بھائی اچھا تم لوگ بڑے چار سو بیس ہو۔ ہماری اسکیم کو پوری طرح فیل کر دیا۔"

"بھابی جان! جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں سسرال میں نہ سہی اپنے بزرگوں کے زیر سایہ ہر لمحے آنے کے لیے تیار ہوں بلکہ اچھا ہے یہ موضوع نکل آیا۔ میں اپنا فی الضمیر واضح کیے دیتی ہوں۔ میرا گھر اب میرے لیے ناقابل برداشت ہو گیا ہے ممکن ہے میں آپ لوگوں کی آغوش میں آ کر پناہ لے لوں۔"

"خدا کی قسم! ہمارے دروازے ہر وقت تمہارے لیے کھلے ہیں۔ رخسار جب بھی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کبھی گھبراہٹ محسوس کرو آجانا بلکہ یہ کام جس قدر جلد ہو بہتر ہے۔"

"خواتین و حضرات۔ اس جذباتی گفتگو میں کھانے کی رفتار خاصی سست رہی ہے۔ میرا خیال ہے تھوڑی دیر کے لیے ہم اپنے جذبات کو ان ڈشوں کی جانب منتقل کر دیں تو پھر بسم اللہ۔" میں نے کہا اور ڈشوں پر پل پڑا۔ الیاس بھائی ہنسنے لگے پھر خاموشی سے کھانا کھایا گیا۔ وہ سب رخسار سے بے حد محبت سے پیش آرہے تھے۔ خاص طور سے نازاں باجی کے انداز میں اس کے لیے بے حد پیار تھا۔

اس کے بعد ماحول میں کافی بے تکلفی پیدا ہو گئی۔ جزیرے کے بارے میں گفتگو ہونے لگی۔ سب لوگوں نے کافی بے تکلفی کا مظاہرہ کیا۔ رشید ناگی نے جزیرہ دیکھنے کا بندوبست کر دیا اور میں نے اپنے ان محبت کرنے والوں کو اپنی تمام تر کاوشوں سے روشناس کرایا۔ جالب نعمان اور دوسرے بے شمار ٹیکنیشنز سے سب کی ملاقاتیں کرائیں۔ ایک ایک چیز کو حیرت بھری نگاہوں سے دیکھا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی بار بار ان کی نظریں میرے چہرے کا طواف کرنے لگی تھیں۔ آصف نور نے شرارت آمیز انداز میں نازاں باجی سے کہا۔

"مجھے آپ سے شکایت ہے نازاں۔"

"کیا؟"

"ایک شخص کو تو آپ نے اس طرح بام عروج پر پہنچا دیا۔ میری بھی کچھ رہنمائی کیجیے گا۔"

"منہ دھو رکھیے آپ۔ ہر شخص فیصل نہیں ہوتا اور ہر شخص فیصل سے آگے بڑھ کر وانش منصور نہیں بن جاتا۔"

"کمال ہے شوہر کی یہ عزت ہے آپ کی نگاہوں میں۔" آصف نور نے کہا اور سب ہنسنے لگے۔"

پھر مجھے رخسار کے ساتھ تنہائی ملی اور میں اسے جزیرے کے ایک خاموش ساحل پر لے گیا۔ میں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہو رخسار اب اپنی حماقت کا احساس ہو رہا ہے یا نہیں۔"

"حماقت؟"

"ہاں۔ تم ایسے آدمی سے وابستہ ہوئی ہو جو آدمی ہی کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔"

"ہاں واقعی اسے صرف آدمی کہنا اس کی توہین ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو اسے نجانے کیا کیا کہنے کو جی چاہتا ہے۔"

"رخسار کبھی اپنے اس عمل پر افسوس تو نہیں ہوتا۔"

"ایسی باتیں کیوں کرتے ہو فیصل۔ افسوس ہونا چاہیے میری جگہ اگر تم ہوتے تو اس آسمانی اعزاز پر افسوس کرتے۔"

"بھئی اصل میں مسئلہ وہی ہے رخسار! یہ سوچتا ہوں کہ پتا نہیں کہاں زندگی کا اختتام ہو جائے اور بعد میں تمہیں یہ افسوس ہو کہ ایک ایسے آدمی سے زندگی کی ڈور باندھ لی جس کی زندگی کا ہی کوئی بھروسہ نہیں تھا۔"

"اگر مجھے ذلیل کرنا چاہتے ہو تو میں تمہیں اس کا حق بھی دیتی ہوں فیصل۔"

"وعدہ کرتا ہوں رخسار۔ جب ان تمام معاملات سے فرصت مل جائے گی تو اتنا چاہوں گا تمہیں کہ چاہتوں کا تصور ہی ختم ہو جائے۔"

"مجھے اب بھی تمہاری وہی چاہت حاصل ہے بلکہ میری آرزو ہے کہ جو فیصلے تم نے اپنے مستقبل کے بارے میں کیے ہیں انہیں تکمیل تک پہنچانے سے پہلے تم اپنا راستہ تبدیل نہ کرو۔"

"شکریہ رخسار۔ میں نے نجانے کیوں اتنی دیر تک تمہارے بارے میں فیصلہ کرنے تامل برتا۔"

دوسرے دن نازاں باجی، الیاس بھائی، رخسار، آصف نور وغیرہ کو میں نے بڑے احترام سے رخصت کیا غیر معینہ مدت کے لیے۔ ہاں یہ وعدہ ضرور کرلیا کہ اس دوران اگر فرصت ملی تو ان کی خدمت میں حاضری دوں گا۔ میں نے ایک بار بھی ان سے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ میری زندگی کے راز کو راز میں رکھیں کیونکہ مجھے ان پر پورا پورا بھروسہ تھا۔ البتہ اسٹیمر پر سوار ہوتے ہوئے الیاس بھائی نے خود ہی کہا۔

"یہ نہ سمجھنا کہ ہم میں سے کوئی تمہارا راز دار بننے کے تمہارے راز کے منکشف کرنے کا باعث بن جائے گا۔ زندگی کی قیمت پر ہم سب اس راز کا تحفظ کریں گے۔ تم نے بے شک اس بارے میں نہیں کہا۔ یہ تمہارا اعتماد ہے لیکن ہم تمہیں اس بات کا یقین دلا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کر جا رہے ہیں۔"

"آپ الفاظ ضائع کرنا چاہتے ہیں تو کر لیجئے۔ الیاس بھائی۔ مجھے تو یہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں پیش آئی۔"

میں نے انہیں خدا حافظ کہا۔ جہاں تک وہ نظر آئے سب ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے پھر جب اسٹیمر نگاہوں سے اوجھل ہوگیا تو میں ٹھنڈی سانس لے کر پلٹا۔ رشید ناگی مجھ سے کچھ فاصلے پر ہی کھڑا مسکرا رہا تھا۔ میں بھی اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

"اب آپ میرے حصے میں آگئے ہیں چیف۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دل و جان سے۔" میں نے گردن خم کر کے جواب دیا اور اس کے بعد ہم باتیں کرتے ہوئے وہاں سے آگے بڑھ گئے۔

"سنو' ہمارا دوست لیتھ اشمیر کس کیفیت میں ہے۔"

"پچھلی رات سے اس کی حالت خراب ہو گئی ہے۔ چیخ رہا ہے۔ پکار رہا ہے۔ بڑبڑا رہا ہے۔ کہتا ہے کہ سب کچھ بتا دے گا اسے کھول دیا جائے۔ اس کی قوت برداشت جواب دے گئی۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ میں نے کہا۔ "تو کیا وہ یہ بتانے کے لیے تیار ہے کہ مٹھل شاہ کا برین آپریشن کرنے والا کون تھا؟"

"ابھی اس سے کوئی سوال ہی نہیں کیا گیا۔ وہ بس چیخیں مار رہا ہے۔ ایک دوبار بے ہوش بھی ہو چکا ہے۔ ویسے ہم اسے خوراک دیتے رہے ہیں جوس وغیرہ کی شکل میں بالکل بھوکا ہی نہیں رکھ چھوڑا کہ کہیں موت سے ہمکنار نہ ہو جائے لیکن آپ یقین کیجئے بڑا ہی سخت جان انسان ہے۔"

"اب تو اس کی سخت جانی بے مقصد ہو گئی؟"

"ہاں مجھے خود حیرت ہے حالانکہ اس وقت مجھے اس کی آنکھوں میں نظر آنے والی دیوانگی دیکھ کر یہ احساس ہوا تھا کہ وہ مرجائے گا لیکن زبان نہیں کھولے گا۔"

"استاد محترم کا آزمایا ہوا نسخہ ہے جو کامیاب ہوا۔"

"کیا خود مٹھل شاہ کا؟"

"نہیں......... یہاں میرا استاد ایک اور شخص ہے جو اس دنیا میں نہیں ہے۔"

"کون؟" رشید ناگی نے پوچھا۔

"زندگی میں کبھی مواقع تو نہیں ملے ایسی تفریحات کے لیکن غالباً" ان دنوں جب میں نگار ہوٹل میں مقیم تھا اور نازاں باجی نے مجھے نکال دیا تھا۔ ایک ناول ہاتھ لگ گیا تھا ابن صفی کا۔"

"اچھا۔ پھر؟" رشید ناگی نے پوچھا۔

"کہانی تو بہت کچھ تھی لیکن ایک کردار تھا جسے شدید اذیتیں دی گئی تھیں اور آخر میں وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا تھا۔ ہر لمحے پیشانی پر انگلی مار کر کہتا تھا۔ "اف بوند آئی۔ اف بوند آئی۔" مجھے نجانے کیوں اس وقت سے یہ بات ذہن نشین ہوگئی۔ ویسے یہ حقیقت بھی ہے رشید ناگی' بچپن سے سنتے چلے آئے تھے کہ کسی نے کہا تھا کہ اسے شیر کا ڈر نہیں ہے ٹپکے کا ڈر ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ یہ ایک فطری احساس ہے اور نفسیاتی حیثیت رکھتا ہے اگر تمہارے کمرے کے کسی گوشے مین ایک باتھ روم ہو۔ باتھ روم کے نل کے نیچے لوٹا رکھا ہوا ہو اور اس لوٹے میں ایک ایک بوند پانی ٹپک رہا ہو تو تم مجھے کسی بھی رات سو کر دکھا دو۔ جب تک وہ پانی کی آواز بند نہ ہو جائے۔ حالانکہ معمولی سی آواز ہوتی ہے لیکن وہ ٹک ٹک بالا آخر تمام اعصاب کو اپنی گرفت میں لیتی ہے۔ اسی طرح ٹھنڈے پانی کی ایک بوند پیشانی پر ایک ایسا ہتھوڑا بن کر پڑتی ہوگی۔ ابن صفی صاحب کے ناول میں' میں نے یہ الفاظ پڑھے تھے اور اس کے بعد نجانے کیوں یہ کیفیت میرے ذہن میں منجمد ہوگئی اور میں نے اس کا ذاتی طور پر تجربہ کر کے بھی دیکھا۔ لیتھ اشمیر پر وہی تجربہ آزمایا ہے میں نے۔

"کمال ہے چیف۔ ایسی باتوں کو یاد رکھنا بھی تو بہر طور ایک حیثیت رکھتا ہے۔"

"تو پھر کیا خیال ہے لیتھ اشمیر سے ملاقات کر لی جائے۔"

"جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ میں نے اس دوران آپ کے محبت کرنے والوں کی محبت میں دخل اندازی مناسب نہیں سمجھی تھی۔"

"ہاں رشید ناگی کتنا چاہتے ہیں لوگ مجھے اس کا تم نے اندازہ لگایا؟"

"دوسروں کے بارے میں کیوں کہوں چیف۔ میری اپنی ذات کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"تم لوگوں کی محبت نے مجھے جو زندگی بخشی ہے اس کا کوئی بدل نہیں ہے رشید ناگی۔" میں نے کہا اور رشید ناگی مسکرانے لگا۔

پھر ہم اس قید خانے میں پہنچ گئے جہاں لیتھ اشمیر کو رکھا گیا تھا۔ میریسا ہارٹی اور مٹھل شاہ بھی وہیں موجود تھے۔ رشید ناگی کے ساتھ میں اندر داخل ہوا تو میریسا ہارٹی نے مجھے اجنبی نگاہوں سے دیکھا پھر اس کے چہرے پر آہستہ آہستہ حیرت کے نقوش بیدار ہوگئے۔ اس نے وہیں اپنے قید خانے سے آواز لگائی۔

"اے سنو ادھر آؤ۔ بات سنو ہم تمہارے قیدی ضرور ہیں لیکن تم نے ہمیں انسان کا درجہ بھی دیا ہے۔ اسی انسانیت کے نام پر سنو۔ ادھر آؤ۔ آگے بڑھو۔ سنو سنو میں کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔"

میں نے مسکراتی نگاہوں سے میریسا کو دیکھا پھر اشمیر پر ایک نظر ڈالتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ لیتھ اشمیر کی دہاڑیں گونج رہی تھیں۔

"نکالو مجھے یہاں سے نکالو۔ میں نے شکست قبول کر لی ہے۔ میں نے ہار مان لی ہے۔ نکالو مجھے۔ کتو نکالو۔ نکالو۔" اور اس کے بعد وہ موٹی موٹی گالیاں بکنے لگا۔ ہم لوگ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔

"سنو۔ سنو۔ میں تم سے بات کر رہی ہوں۔ تم سے۔ ذرا مجھے اپنی آواز سناؤ۔ یہ شخص جو یہاں کا انچارج ہے اس طرح تمہارے پیچھے مودب چل رہا ہے جیسے تم دانش منصور ہو۔ کیا یہ سچ ہے۔ کیا یہ واقع سچ ہے؟"

"ہاں میریسا ہارٹی تم میری اصل صورت دیکھنا چاہتی تھیں ناں۔ چلو دیکھ لو۔ میں دانش منصور ہی ہوں۔"

"اوہ میرے خدا۔ میرے خدا۔ کیا تم مجھے تھوڑی دیر کے لیے اس قید خانے سے نکال نہیں سکتے؟"

"کیوں میریسا ہارٹی؟"

"میں تمہیں چوموں گی۔ تمہیں سینے سے لگاؤں گی۔ میں نجانے کیا کیا کرنا چاہتی ہوں۔ تم دانش منصور ہو۔ میں تمہاری اصل صورت دیکھ رہی ہوں۔ تم بہت بڑے انسان ہو۔ قابل احترام۔ قربان ہو جانے کے لائق۔ میں ہزار بار تم پر قربان ہو جانا چاہتی

ہوں۔ تم دانش منصور ہو کتنے خوب صورت ہو تم۔ کتنے دلکش اور مجھے تمہاری قربت کا فخر حاصل ہے۔ دانش منصور مجھے کتے کی موت مار ڈالو زندہ جلا دو مجھے۔ بڑی خوشی سے جل جاؤں گی لیکن.......... لیکن.......... صرف اتنا سمجھ لو کہ میں تمہاری پرستار ہوں اور اب میری کائنات میں تمہارے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ مجھے میں فخر کرتی ہوں کہ اتنے بڑے آدمی سے کیسے ہی سہی میری قربت تو رہی۔"

"شکریہ میریسا! بہرحال تمہیں اذیت نہیں دوں گا میں۔ اس کا وعدہ ہے۔"

مٹھل شاہ بالکل خاموش تھا۔ میں اس کی جانب متوجہ ہوگیا۔ میں نے کہا۔

"مٹھل شاہ صاحب آپ پر جو کچھ گزر رہی ہے۔ اس کا مجھے افسوس ہے' لیکن اس کے باوجود میں' میں ابھی آپ کو اپنے دل میں موجود احترام کا وہ درجہ نہیں دے سکتا جو آپ کے لیے ہونا چاہیے۔ میں آپ سے شرمسار ہوں مٹھل شاہ۔ میں غمزدہ ہوں آپ کے لیے آپ کو ذہنی طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔ آپ کے دل میں ایک طرف دانش منصور کا وہ تمام تصور موجود ہے جس کے تحت آپ نے ایک معمولی لڑکے کو دانش منصور بنایا تھا.......... لیکن دوسری جانب آپ کے دماغ میں میرے لیے دشمنی کے وہ جذبے ڈال دیئے گئے ہیں جو آسانی سے نہیں نکل سکتے۔ مٹھل شاہ صاحب میں آپ سے شرمندہ ہوں اس سے پہلے میں آپ کو رہا نہیں کر سکتا جب تک میں آپ کی ذہنی کیفیت نہ بدل دوں۔"

"بزدل ہو۔ احمق بھی ہو اور مسخرے بھی۔ اپنے آپ کو بہت بلندیوں پر سمجھتے ہو ایک چھوٹی سی اسکیم کو فیل کر کے تم نے اپنے آپ کو آسمان پر محسوس کر لیا ہے لیکن نہیں گنجائش رکھو اب بھی میں تمہیں تمہارے دوست کی حیثیت سے بتاتا ہوں کہ گنجائش رکھو۔ دشمن تم سے قوی بھی ہو سکتا ہے۔ کوئی ایسا وقت بھی آسکتا ہے جب میں آزاد ہو جاؤں اور اس کے بعد تمہاری اس چال کو تم پر ہی الٹ دوں جو تم نے اس وقت مجھ پر آزمائی ہے۔"

"مٹھل شاہ صاحب۔ ذہنی کیفیتیں بحال ہونے کے بعد آپ صرف میرے دوست ہوں گے اور مجھے اسی دن کا انتظار ہے۔"

مٹھل شاہ برا سا منہ بنا کر رخ بدل کر کھڑا ہوگیا۔ اب اس کے بعد مجھے لیتھ اشمیر کی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

طرف آتا تھا جو مسلسل گالیاں بکے جارہا تھا۔ مجھے دیکھا تو اس کے چہرے پر جنون سوار ہوگیا۔

"کھول دو۔ کھول دو مجھے۔ اب اور کن الفاظ میں کہوں کہ میں نے ہار مان لی۔ یہ عجیب و غریب طریقہ اذیت مجھ سے نہیں برداشت ہوتا۔ میری پیشانی میں ایک گہرا سوراخ ہوگیا ہے اور پانی کی ٹھنڈی بوند اس سوراخ سے میرے دماغ پر پڑ رہی ہے۔ آہ' مجھے ہر بوند سے ایسی اذیت کا احساس ہوتا ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میرا دماغ بالکل ختم ہو چکا ہے اس میں لاتعداد سوراخ ہوگئے ہیں مجھے کھول دو۔ دیکھو پہلے مجھے کھول دو۔ اس کے بعد میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ وعدہ کرتا ہوں ہر آنے والی بوند مجھے موت کی طرف لے جارہی ہے۔ مرنے میں کوئی عار نہیں ہے مجھے لیکن مر بھی نہیں پارہا۔ لاکھ بار میں نے چاہا کہ میرے دل کی حرکت بند ہو جائے لیکن بدبخت طریقہ اذیت ایسا ہے کہ مجھے کوئی خاص نقصان نہیں پہنچ رہا۔ نکالو دیکھو۔ دیکھو اب تو میں شکست کا اعتراف کر چکا ہوں۔ اب تو میں نڈھال ہو چکا ہوں۔ میرا جسم سن ہوگیا ہے۔ میرے اعضا بھی اس قابل نہیں رہے ہیں کہ میں کسی کو ایک تھپڑ بھی مار سکوں۔ اب مجھے نکال دو۔ کھول دو مجھے۔"

میں نے رشید ناگی کو اشارہ کیا اور رشید ناگی نے فوراً" ہی اپنے آدمی کو طلب کرلیا۔

لیتھ اشمیر کا بدن اکڑ کر لکڑی ہوگیا تھا۔ وہ اپنے اعصاب کو بحال نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اپنے جسم کو جنبش بھی نہیں دے پا رہا تھا۔ رشید ناگی نے ایک اسٹریچر منگوایا اور اس اسٹریچر پر اسے لٹا دیا گیا پھر میں نے رشید ناگی سے کہا کہ اسے طبی امداد فراہم کی جائے اور رشید ناگی اسے لے کر جزیرے کے ہسپتال کی جانب چل پڑا۔ میں نے اس سے کہا کہ جب بھی اس کی ذہنی اور جسمانی کیفیت بحال ہو جائے' مجھے بلالیا جائے۔ رشید ناگی نے گردن ہلا دی تھی۔ میں قید خانے سے واپسی کے لیے پلٹا تو ایک بار پھر میریا ہارٹی کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر دانش منصور۔ میرے پیارے دوست۔ میرے اتنے قریبی ساتھی جس کا شاید کسی اور نے آج تک تصور نہیں کیا ہو۔ ذرا چند لمحات مجھے اور دے دو۔ چند لمحات اور.......... پلیز پلیز۔"

میں ایک گہری سانس لے کر اس کی جانب مڑا اس کے چہرے پر نجانے کیسے آثار منجمد تھے۔ مجھے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"تو تم نے اسے شکست دے دی۔ ایک ایسی شکست جسے اس نے اپنی زبان سے قبول کیا۔ لیتھ اشمیر جو سینکڑوں قبائلیوں کا روحانی پیشوا ہے۔ ان سب کے ہاتھوں میں خنجر دے دو اور لیتھ اشمیر سے کہلوا دو کہ یہ خنجر وہ اپنی گردن پر پھیرلیں تو وہ ایک لمحہ گریز نہیں کریں گے۔ وہ بہت مغرور انسان ہے۔ شاید تمہیں یہ بات بھی معلوم ہو چکی ہے کہ وہ مافیا کا ایک سرگرم رکن ہے۔ وہ نہ صرف ان دونوں اداروں کے لیے کام کر رہا ہے بلکہ بنیادی طور پر وہ مافیا کا آدمی ہے اور مافیا کے اس گریڈ کے لوگ معمولی لوگ نہیں ہوتے۔ یہ لوگ مر جاتے ہیں مگر شکست قبول نہیں کرتے۔ تم نے اس کی زبان سے شکست قبول کرا دی بہت بڑا کام ہے یہ۔ میں کتنی بار تم پر فدا ہو جاؤں۔ میری گردن کاٹ کر میرا خون اپنے قدموں پر بہا دو۔ اس سے زیادہ خوشی کی بات میرے لیے اور کوئی نہ ہوگی۔"

اچانک ہی متھل شاہ دہاڑ کر بولا۔ "اس کتیا کی بچی کو یہاں سے نکال لے جا۔ ورنہ میں اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کردوں گا۔ نکال لے جاؤ اسے یہاں سے۔ میں اس جیسی عورت کو ایک لمحہ اپنے پاس برداشت نہیں کر سکتا۔"

میں نے تشویش کی نگاہوں سے متھل شاہ کو دیکھا۔ میریا ہارٹی نے بھی ادھر ہی دیکھا تھا اور اس کے بعد وہ میری طرف دیکھنے لگی اور ایک بار پھر ہنس پڑی پھر بولی۔

کچھ نہیں کہوں گی۔ کیونکہ تم نے اس شخص کے لیے احترام کے الفاظ ادا کیے ہیں مسٹر۔ کوئی بات نہیں مسٹر۔ کوئی بات نہیں اگر یہ مجھے یہاں سے نکالنا پسند کریں گے تو میں خود یہاں سے ہٹ جاؤں گی' لیکن خیر چھوڑو۔ جب وقت ہی بدل جائے تو انسان کو بھی بدل جانا چاہیے۔ چلو ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔ کوئی بات نہیں تو مائی ڈیئر دانش منصور۔ کیا یہ ممکن ہے جو میں نے تم سے کہا؟"

"میریا خود پر کنٹرول رکھو۔ میں تمہیں یہاں سے ہٹا دوں گا.......... بلکہ.......... ٹھہرو۔"

میں نے کالر ٹرانسمیٹر پر رشید ناگی کو کال کیا اور رشید ناگی نے فوراً" ہی جواب دیا۔

"جی چیف خیریت۔"

"ناگی چند لوگوں کو بھیج دو۔ میریا کو اس قید خانے سے منتقل کرنا ہے اگر ایسا نہ ہوا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

تو شاید مٹھل شاہ اور میریسا کے درمیان چل جائے گی اور یہ بات میں کبھی پسند نہیں کروں گا۔"

"بہتر چیف ابھی بھیج رہا ہوں کسی کو۔" ناگی نے کہا اور چند ہی لمحات کے بعد کچھ لوگ آگئے۔ میریسا کو اس قید خانے سے نکال لیا گیا۔ میں نے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ وہ بڑے ادب سے میرے ساتھ چل پڑی تھی۔ چند قدم آگے چل کر وہ رکی اور اس نے کہا۔

"مسٹر دانش منصور!"

"جی۔"

"میں تمہارا ہاتھ چوم سکتی ہوں؟"

"میریسا احمقانہ جذبات کا مظاہرہ مت کرو۔ وہاں میں .... اور یہاں میں بہت فرق ہے۔ اس وقت تم میرے لیے ایک مجبوری تھیں۔ یہاں میرے تمام لوگ موجود ہیں اور یہاں کی روایات بالکل مختلف ہیں۔ جذبات کا اظہار زبان سے ہی ہو تو بہتر ہوتا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں آزادی سے اپنے ساتھ لے کر چل رہا ہوں۔"

"یہ ایک عقیدت کا جذبہ تھا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ میں تمہاری بے دام غلام بن گئی ہوں۔ یہ مت سمجھنا کہ اس طرح اظہار کر کے میں رہائی کی خواہش مند ہوں۔ بالکل نہیں۔ جو کچھ معاملات میرے سامنے آئے ہیں ان کے تحت ظاہر ہے میں تمہارے دشمنوں میں شمار ہوتی ہوں اور تم نے اپنے بازو کی قوت سے ہم لوگوں کو زیر کیا ہے۔ ہم تو تمہارے قتل پر خوشیاں منانے آئے تھے لیکن یہاں بھی ذرا سا فرق ہے۔ میں یہ نہیں جانتی تھی کہ میرا دوست فراس درحقیقت دانش منصور ہے ورنہ شاید میرے جذبات کچھ مختلف ہوتے' لیکن پھر بھی یہ اظہار کر کے مین تم سے کسی رعایت کی طلب گار نہیں ہوں۔ مجھے کوئی دوسرا قید خانہ دے دو۔ میرے بارے میں جو چاہو فیصلہ کرو اس فیصلے پر اگر تحریری دستخط چاہو گے تو تحریری دستخط بھی کردوں گی۔"

میریسا کی فطرت کا مجھے اچھی طرح اندازہ تھا۔ نیم دیوانی عورت' جذباتی اور شدت پسند عورت تھی۔ پتا نہیں کن عوامل سے گزر کر جرائم کی زندگی میں آئی تھی اور فطری طور پر اب نارمل ہوگئی تھی۔ بہرحال میں اسے ساتھ لے کر وہاں سے نکل آیا اور جزیرے

کے ہسپتال پہنچ گیا۔ وہ چاروں آدمی ساتھ تھے اور ہمارے عقب میں چل رہے تھے۔ میں نے پلٹ کران سے کہا۔

"نہیں' ضرورت نہیں ہے ٹھیک ہے۔"

میریسا میرے ساتھ ہسپتال میں داخل ہوگئی۔ مٹھل شاہ کو وہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ ہسپتال میں ڈاکٹر لیتھ اشمیر کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ اسے کئی انجکشن وغیرہ دیے گئے تھے اور اس کا دوران خون بحال کرنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ میں خاموشی سے اس کی طرف نگراں رہا۔ لیتھ اشمیر نے آنکھیں بند کرلی تھیں پھر ڈاکٹروں نے اپنا کام ختم کرلیا اور اسے ایک بیڈ پر منتقل کر دیا گیا۔ رشید ناگی نے مجھے بتایا کہ لیتھ اشمیر ذہنی طور پر تو بالکل درست ہے۔ بس اس کے اعصاب ساکت ہوگئے ہیں۔ خون کی روانی بحال ہونے میں کچھ وقت لگ جائے گا۔ میں نے گردن ہلا دی۔ رشید ناگی نے کسی قدر حیران نگاہوں سے میریسا ہارٹی کو دیکھا تھا۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میریسا ذہنی طور پر قید ہے اور اس سے مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے۔"

"سوری چیف۔ میرا یہ مقصد نہیں تھا۔ میں تو بس یہ دیکھ رہا تھا۔ ویسے میڈم میریسا کے لیے کیا حکم ہے؟"

"انہیں ایک پر تعیش جگہ دے دی جائے۔ بعد میں دیکھ لیں گے کہ ان کا کیا کرنا ہے۔"

"اوکے چیف۔" رشید ناگی نے کہا۔ میریسا ایک دم ہی مغموم ہوگئی تھی۔

"میں......... میں بہت مختلف مزاج کی عورت ہوں اس وقت تو میں تمہاری عقیدت میں ڈوبی ہوئی ہوں لیکن اگر تم نے مجھے ذرا بھی مراعات دیں تو میں ذہنی طور پر بھٹک جاؤں گی۔ میں سب سے پہلے یہاں سے نکلنے کی خواہش مند ہوں گی اور اس وقت اس کوشش میں نجانے کیا کر بیٹھوں۔ ہو سکتا ہے میرے ہاتھوں سے تمہارے چند افراد کو نقصان پہنچ جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے مجھے یہاں سے نکلنے کا موقع نہ مل سکے لیکن اپنے طور پر تو کچھ کر ہی بیٹھوں گی۔ میں بس اتنا ہی چاہتی تھی' جتنا تم نے میرے ساتھ کیا۔ میرے لیے کسی مناسب قید خانے کا بندوبست کردو۔ میں خود اپنی ذہنی کیفیت پر کنٹرول نہیں رکھ سکتی چنانچہ اگر کچھ کر بیٹھی تو بلاوجہ تمہارے سامنے شرمندگی ہوگی کیونکہ اگر میری ذہنی رو

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

بھٹک گئی تو نجانے کیا ہو۔"

میں نے چونک کر میریسا کو دیکھا۔ واقعی اس عورت کی ذہنی کیفیت کا کوئی صحیح تجزیہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔

"ٹھیک ہے میریسا۔ میں تمہیں قید ہی کیے لیتا ہوں۔" اور اس کے بعد میں نے رشید ناگی کو حکم دیا کہ میریسا کو کسی مناسب جگہ قید کر دے۔ رشید ناگی اسے پہنچا کر واپس آیا تو کہنے لگا۔

"چیف واقعی حیران کن عورت ہے۔" بہرحال اس کے بعد ہمیں وہ رات خاموشی سے گزارنی پڑی۔ دوسرے دن لیتھ اشمیر بیان دینے کے قابل ہوگیا تھا۔ اس کا چہرہ بری طرح اتر گیا تھا اس نے کہا۔

"وہ برین سرجن جس نے مٹھل شاہ کی دماغی کیفیت تبدیل کی ہے' ریوڈی اسمتھ کے نام سے جانا جاتا ہے اور وہ ٹٹ مین کے پاس ہے۔ ریوڈی اسمتھ ایک مایہ ناز برین سرجن ہے اور اپنے فن میں کامل۔ اس سے زیادہ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا' اور کیا پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے۔"

"وہ بھی پوچھ لوں گا مسٹر لیتھ اشمیر۔ بہرحال آپ کا بے حد شکریہ۔"

"ذلیل مت کرو مجھے۔ میں نے جو کچھ تمہیں بتایا ہے تم سے شکست قبول کرنے کے بعد بتایا ہے اور اس کے لیے شکریہ نہیں ادا کیا جاتا۔" میں ہنس کر بات کو ٹال گیا تھا۔

غرض یہ کہ اب دوسرے معاملات سے ہٹ کر یہاں کارروائیوں میں وقت گزرنے لگا۔ میریسا ہارٹی سے اکثر ملاقاتیں رہتی تھیں۔ ابھی تک اس نے ایک بھی قدم ایسا نہیں اٹھایا تھا جو باعث تکلیف ہوتا۔ ہر معاملے میں تعاون کر رہی تھی۔ مٹھل شاہ اپنی جگہ خاموشی سے قیدی تھا اور جزیرے کے معاملات برق رفتاری سے اپنا عمل کر رہے تھے۔ ان لوگوں نے نہایت احتیاط سے کام لیا تھا جنہیں میری زندگی کا علم ہوگیا تھا۔ مجھ سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا گیا تھا اور وہ اس بات کو کسی بھی طور ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے کہ میں زندہ ہوں۔ الیاس بھائی وغیرہ نے بھی اس بات کا خیال رکھا تھا۔ رخسار سے بھی اور کوئی ملاقات نہیں ہو سکی پھر ایک دن لیتھ اشمیر سے اس موضوع پر مزید گفتگو ہوئی۔ میریسا ہارٹی بھی موجود تھی۔ لیتھ اشمیر اب بالکل سیدھا ہوگیا تھا۔ میری طلبی پر وہ میرے

کمرے میں پہنچ گیا۔ میریسا ہارٹی کو دیکھ کر البتہ اس کے چہرے پر نفرت کے آثار پھیل گئے تھے۔ اس نے انگلی اٹھا کر کہا۔

"کیا اسے میرا ہم پلہ قرار دیا گیا ہے؟"

"کیا کہنا چاہتے ہو مسٹر اشمیر؟" میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ میری ادنیٰ غلام ہے۔ مجھے اس کی موجودگی میں تم سے بات کرتے ہوئے سخت شرمندگی کا احساس ہوگا۔"

"یہ اس دور کی بات ہے جب تم بار سلونا میں تھے۔ اب تم ایک قیدی ہو۔ میرے قیدی اور ایک شکست خوردہ انسان۔"

"ٹھیک کہتے ہو تم۔" لیتھ اشمیر خاموشی سے میرے اشارے پر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر اشمیر تمہارے بارے میں مجھے تھوڑی بہت تفصیلات معلوم ہیں' مزید تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"

"کیسی تفصیلات؟"

"تم مافیا کے رکن ہو۔ مجھے ان تمام لوگوں کے نام بتاؤ اور اس عمل سے آگاہ کرو جس سے تم گزرتے رہے ہو اور تمہارے سپرد مافیا کی جانب سے جو ذمے داریاں ہیں ان کی تفصیل بھی مجھے بتاؤ۔"

"مافیا سے تمہارا کیا تعلق۔ تم صرف دو گروہوں کے خلاف کام کر رہے ہو۔ مافیا کی وسعتیں تو لامحدود ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں ان کا کام ہوتا ہے تمہیں مافیا سے کیا دلچسپی ہے؟"

"کیا میں تمہیں اس سوال کا جواب دینے کے لیے مجبور ہوں؟"

"نہیں.......... لیکن پھر بھی۔"

"تو پھر سنو مائی ڈیئر لیتھ اشمیر۔ بار سلونا میں تمہارا کام اب ختم ہوگیا ہے جس طرح میں تم لوگوں کو اپنے جال میں پھانس کر یہاں لے آیا ہوں۔ اس سے بس یہ نہ سمجھنا کہ بات اتنی ہی تھی اور یہاں ختم ہوگئی۔ اب ہوگا یہ کہ بار سلونا میں' میں یعنی دانش منصور تمہاری جگہ کام کروں گا۔ میں تمہارا کردار ادا کروں گا میرا نام لیتھ اشمیر ہوگا اور میرا حلیہ بھی تم جیسا ہی ہوگا۔ تمہارا وہ قبیلہ جو تمہارا معتقد ہے میری اطاعت گزاری کرے گا۔ مافیا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کے وہ تمام ارکان جو تم سے اپنے لیے کام لیتے رہے ہیں' وہ میرے لیے کام کریں گے اور میں دانش منصور کے لیے مراعات حاصل کروں گا جو حاصل کر سکتا ہوں۔ مافیا کے ایک رکن کی حیثیت سے اب میں اپنا دائرہ کار بڑھاؤں گا۔ اور اپنے وطن عزیز کے لیے ہر وہ ممکن کام کروں گا جو ضروری ہو۔ سمجھ رہے ہو نا تم؟"

لیتھ اشمیر کا چہرہ تاریک ہوگیا۔ وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا پھر دفعتہً مسکرانے لگا۔

"میرا خیال ہے غلط کر رہے ہو دانش منصور۔ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر بہت بڑے ادارے ہیں بلکہ یہ سمجھ لو کہ بظاہر وہ مافیا کی ٹکر کے ادارے ہیں اور مافیا کا کھیل بالکل مختلف ہے۔ اس میں کوئی احمق آدمی نہیں ہے۔ میرا خیال ہے میں واحد بے وقوف آدمی ہوں جسے مافیا میں اتنا بڑا عہدہ دیا گیا ورنہ وہ لوگ شیطان صفت ہیں۔ وہ تمہیں بہرطور شناخت کرلیں گے۔"

"کیا تمہیں مجھ سے ہمدردی ہے لیتھ اشمیر۔" میں نے ہنستے ہوئے سوال کیا اور لیتھ اشمیر ایک بار پھر غصے میں آگیا لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ پر قابو پالیا۔

"نہیں مجھے تم سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔"

"تو پھر مجھے میرے اس عمل سے ہوشیار کیوں کر رہے ہو؟"

"جہنم میں جاؤ لیکن کیا میں اس کے لیے بھی مجبور کیا جاؤں گا کہ تمہیں مافیا کے بارے میں بتاؤں۔"

"دیکھو لیتھ اشمیر میں اپنے چہرے پر تمہارا میک اپ کروں گا اور اس کے بعد تمہاری جگہ لے لوں گا۔ اصل میں تمہارے ساتھ میں نے جو سلوک کیا وہ بھی میرے لیے ضروری نہیں تھا۔ میں اب تمہیں اس جزیرے کے مختلف مقامات کی سیر کراؤں گا۔ میرے پاس ایک ایسا نظام موجود ہے جو ذہنوں کے راز کھول کر سامنے لے آتا ہے۔ تمہیں اس اذیت سے گزارنے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں تھی' لیکن تم نے ایسی بات کہہ دی تھی جس کی وجہ سے میں مجبور ہوگیا اور میں نے تمہیں اس ذہنی اذیت سے دو چار کیا ورنہ تمہارے ذہن کا تمام کچا چٹھا باقاعدہ سائنسی ذرائع سے میرے علم میں بہ آسانی آجاتا' اور اب بھی میں تم سے مزید کوئی سوال نہیں کروں گا بلکہ تمہیں اسی مشینی عمل سے گزار

کر تمام تفصیلات حاصل کراؤں گا۔ میں تو بس ایسے ہی تم سے سوال کر رہا تھا۔ کیا خیال ہے چلیں.........؟ آہ میریسا ہارٹی یہ شخص تمہیں اپنا غلام سمجھتا ہے۔ اپنے آپ سے بہت کمتر سمجھتا ہے۔ کیا تم اس کی برتری اب بھی قبول کرتی ہو؟"

"لیتھ اشمیر' تو اب اس قابل بھی نہیں ہے کہ اپنے غلاموں کا غلام بن کر رہے۔"

میریسا نے نخوت سے کہا اور لیتھ اشمیر اسے گھورنے لگا پھر آہستہ سے بولا۔

"میں کسی کو کچھ نہیں کہوں گا۔ وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔"

میرے ذہن میں اس دوران مزید کچھ منصوبے بن گئے تھے۔ میریسا ہارٹی کو یہاں چھوڑنا بے مقصد ہی تھا۔ وہاں اسپین میں وہ اپنے طور پر ایک گروہ کی نمائندہ تھی اور اس کا اچھا خاصا گروہ تھا جسے میں دیکھ چکا تھا۔ ویسے بھی وہ نہ روز آرگنائزیشن کی نمائندہ تھی' نہ مافیا کی رکن اور نہ ہی ڈان سینٹر کی رکن' اپنے طور پر آزادانہ کام کرتی تھی۔ اگر ایسی عورت میری مٹھی میں رہے تو میرے آلہ کار کی حیثیت سے کام کر سکتی ہے۔ جالب نعمان بہ آسانی اسے میرا غلام بنا سکتا تھا اور اس کے ذہن میں صرف ایک تصور ہوتا کہ وہ میری وفادار ہے۔ اگر یہ کام تکمیل تک پہنچا کر میں میریسا کو اپنے ساتھ ہی اسپین لے جاؤں تو میرے خیال میں یہ مناسب بات ہوگی اور میں نے اس کا فیصلہ کرلیا تھا۔ چنانچہ جالب نعمان کے ڈپارٹمنٹ میں پہنچنے کے بعد میں نے جالب نعمان کو تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا۔ لیتھ اشمیر یہاں آکر ہونق بن گیا تھا اور اس سارے نظام کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں عجیب سے تاثرات پیدا ہوگئے تھے پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"میں نے بہت سی غلطیاں کی ہیں جس کے نتیجے میں ان لمحات سے گزر رہا ہوں۔"

"مثلاً۔"

"ان گدھوں نے شاید دانش منصور کے بارے میں بہت غلط تعین کیا تھا۔ مجھے بس یہی بتایا گیا تھا کہ وہ ایک ذہین اور فطین آدمی ہے اور نہایت احتیاط سے اپنے کام کرتا ہے۔ یہ شاید ان کے علم میں بھی نہیں ہے کہ دانش منصور ایک باقاعدہ آرگنائزیشن ہے اور اس کے پاس ایک ایسا جزیرہ موجود ہے جہاں اس نے دنیا کے جدید ترین پلانٹ لگا رکھے ہیں۔ خیر کوئی بات نہیں اب تو سارا کھیل ہی بدل چکا ہے۔ تم اپنی تسلی کے لیے مجھے مشینی عمل سے گزار دو دانش منصور ورنہ میں اس منزل پر آگیا ہوں کہ تم سے کوئی بات

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

چھپانا بے مقصد سمجھتا ہوں۔"

رشید ناگی نے کہا کہ اس سلسلے میں کوئی رسک نہ لیا جائے۔ بات صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ لیتھ اشمیر کے ذہن سے تمام تفصیلات معلوم کی جائیں بلکہ ذہنی طور پر لیتھ اشمیر کو بھی اب اس کے لیے مجبور کر دینا ہوگا کہ اب وہ یہاں خاموشی اور شرافت سے زندگی گزارے۔ چنانچہ میں نے بھی لیتھ اشمیر کو یہی جواب دیا کہ مجھے اب اس کی طرف سے حاصل شدہ معلومات کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں اسے اس مشینی عمل سے گزاروں گا جس کے بارے میں، میں نے سوچا ہے اور اس کے بعد وہ یہاں ایک بار بردار گدھے کے سوا اور کچھ نہ رہے گا ایسا کہ اسے آزادی سے چھوڑ دیا جائے اور ہمیں اس سے کوئی خطرہ نہ ہو۔

جالب نعمان نے بالآخر میری ہدایات کے مطابق کام شروع کر دیا۔ میں نے رشید ناگی کو اپنا نقطہ نگاہ بتا دیا تھا۔ اس کے تحت میرا پیا ہارٹی کی ذہنی رو میں بھی کچھ تبدیلیاں کرنا تھیں، اس طرح کہ اس کی اصل شخصیت بھی برقرار رہے اور وہ یہ بھول جائے کہ میں کون ہوں۔ لیتھ اشمیر سمجھ کر ہی وہ میرے لیے سارے کام کرے۔ جالب نعمان نے اپنے کام کا آغاز کر دیا۔ میں نے ان لوگوں کو آزاد چھوڑ دیا تھا۔ یہاں سے روانہ ہونے سے قبل ایک بار رخسار اور الیاس بھائی سے مل لینا چاہتا تھا۔ باقی لوگوں سے بھی مجھے ملنا تھا جیسے رفیق احمد وغیرہ لیکن ظاہر ہے ان سے ملاقات ممکن نہیں تھی۔ البتہ ساری تفصیلات مجھے معلوم ہو چکی تھیں اور پھر میں نے اس کے لیے تیاریاں کیں اور بالآخر ایک رات میں جزیرے سے چل پڑا اور الیاس بھائی کے گھر پہنچ گیا۔

میں نے چہرے میں بہت معمولی سی تبدیلی کی تھی۔ بظاہر کوئی خطرہ نہیں تھا کیونکہ معاملات ہموار چل رہے تھے۔ الیاس بھائی اور نازاں باجی مجھے دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ انہوں نے بڑی سنسنی محسوس کی تھی۔ بہرحال اس کے بعد ان کی خوشیوں کا آغاز ہوگیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ مجھے اب ایک طویل مہم پر روانہ ہونا ہے اور یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری واپسی کب تک ممکن ہو اس لیے میں ان سے ملنے چلا آیا تو سب آزردہ ہوگئے تھے۔ میری خواہش پر نازاں باجی نے رخسار کو ٹیلی فون کیا اور اس سے کہا کہ وہ آجائے۔ رخسار نے پہنچنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ اس دوران اس کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی

تھی اور نازاں باجی نے مجھے بتایا تھا کہ رخسار بہت غمزدہ رہتی ہے۔ اسے گھر سے کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ گھر والے اس سے نفرت کرتے ہیں۔ میں نے نازاں باجی سے کہا اگر وہ مناسب سمجھیں تو رخسار کو اپنے ساتھ ہی رکھ لیں۔

"تم مناسب سمجھنے کی بات کر رہے ہو۔ میری دلی آرزو ہے کہ وہ یہاں آجائے لیکن اس سے پوچھ لینا مناسب ہے۔"

رخسار آگئی۔ اسے یہ علم نہیں تھا کہ میں یہاں آیا ہوا ہوں مجھے دیکھ کر حیران رہ گئی۔ میں نے اس سے اس کی خیریت وغیرہ پوچھی۔ الگ لے گیا تھا اور باقی لوگوں نے اس سلسلے میں مجھ سے تعاون کیا تھا۔

"نازاں باجی بتا رہی تھیں کہ تمہارے اہل خاندان کا سلوک تمہارے ساتھ اچھا نہیں ہے؟"

"میں نے خود تمہیں بتایا تھا۔ اصل میں وہاں صورت حال ذرا مختلف ہوگئی ہے۔ وہ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ مجھے تمہارا غلط تحفظ حاصل ہے، اور مختلف مشاہدات سے انہیں یہ بھی علم ہوگیا ہے کہ تمہارے ہرکارے میرے مددگار ہیں چنانچہ مجھ سے وہ کچھ نہیں کہتے لیکن وہاں سب میرے لیے اجنبی ہوگئے ہیں۔"

"تو رخسار پھر تم یوں کرو کہ نازاں باجی کے پاس آجاؤ۔ نازاں باجی کے بارے میں تمہیں اندازہ ہو چکا ہے کس قسم کی خاتون ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔"

"میں خود بھی یہی سوچ رہی تھی لیکن ابھی ایسا نہیں کروں گی۔"

"کیوں؟"

"بس میں یہ چاہتی ہوں فیصل، کہ گھر والے کسی دن اپنی زبان سے مجھ سے یہ کہہ دیں کہ میں ان کے گھر سے نکل جاؤں۔ وہی دن بہتر رہے گا میرے یہاں آنے کے لیے۔"

"مجھے یقین ہے کہ تم پورے اعتماد کے ساتھ جیو گی رخسار۔"

"تم مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہو فیصل۔" اس نے جواب دیا۔ دیر تک ہم باتیں کرتے رہے پھر میں نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں ایک بار پھر جارہا ہوں اور ہو سکتا ہے رخسار کہ اب کے میری یہ مہم طویل ہو جائے۔ جس طرح بھی بن پڑا تم لوگوں کو کسی خفیہ ذریعے سے اپنی خیریت سے آگاہ کرتا رہوں گا۔ میرے لیے جینا رخسار' تمہاری دعائیں بھی میرے لیے ضروری ہیں۔"

"دراصل میں فیصل۔ میں نے تمہیں مکمل طور سے پالیا ہے۔ شاید یہ جذباتی باتیں ہوں شاید انہیں صرف ڈرامہ یا کہانی میں استعمال کیا جاتا ہو لیکن اگر میں اپنے آپ کو ٹٹولتی ہوں تو مجھے یہی احساس ہوتا ہے کہ اب ہم تم یکجا ہو چکے ہیں اور مزید کوئی خواہش باقی نہیں رہی ہے۔ ہاں' کبھی ایسا وقت آگیا کہ ہم ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تو اس وقت زیادہ خوشی ہوگی۔ باقی اندر سے بڑی طمانیت محسوس ہوتی ہے اور میں تو اپنے ان جذبوں میں صادق ہوں۔"

"تم بہت عظیم ہو رخسار۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت عرصے تک میں تمہیں نظر انداز کرتا رہا۔ باقی اطمینان رکھنا۔ میرا پورا گروہ تمہارے اردگرد پھیلا ہوا ہوگا۔ ایک اشارہ کروگی تو تم سے تعرض کرنے والے نیست و نابود ہو جائیں گے۔ وہ ایسے خسارے سے دوچار ہوں گے کہ اس کے بعد کسی کے لیے منہ سے برا لفظ نکالتے ہوئے دہشت زدہ ہوتے رہیں گے۔ نازاں باجی تمہاری ہر طرح خبر گیری کریں گی۔ اچھا خیر یہ تو ہوئی باتیں۔ اب یہ بتاؤ ہمارے بڑے غزنوی صاحب کا کیا حال ہے؟"

"ملک سے باہر ہیں۔ سب سے رابطے توڑ رکھے ہیں۔ انا ماں بھی ان کے ساتھ ہیں۔ ویسے ان کی خیریت کی اطلاع ملتی رہتی ہے نجانے کہاں کہاں سیرو سیاحت کر رہے ہیں۔ یہاں سے تمام اثاثے نکال لیے ہیں اور بہت بڑی رقومات باہر منتقل کرلی ہیں۔ بس یوں سمجھ لو کہ وہ اپنے بڑھاپے کو عیش سے گزار رہے ہیں۔"

"چلو ٹھیک ہے اور باقی لوگ؟"

"سب اپنے اپنے طور پر منتشر ہوگئے ہیں لیکن بے سکونی کی زندگی نہیں گزار رہے ہیں۔ غزنوی صاحب لٹے ہوئے ہاتھی بے شک ہیں لیکن اتنا مضبوط کر گئے ہیں اپنی اولاد کو کہ کوئی بھی پریشان نہیں ہے۔ ہاں ان کی وہ حیثیت ختم ہوگئی جو کبھی ہوا کرتی تھی اور اس کا خاتمہ تمہارے ہاتھوں ہوا ہے۔ وہ لوگ یہی کہتے ہیں بلکہ تم سے نفرت کی بنیاد اب یہی بن چکی ہے۔"

میں ہنسنے لگا۔ پھر کہا۔ "پہلے مجھ سے نفرت کی بنیاد کچھ اور تھی۔"

"ہاں' بہرحال یہ وہ بڑے لوگ ہیں جو خود اپنے آپ میں منتشر رہتے ہیں اور اپنی بڑائی کو ہر قیمت پر دوسروں پر مسلط رکھنا چاہتے ہیں اور اس میں ناکام بھی رہتے ہیں چھوڑو انہیں۔ ہمیں ان سے کیا لینا۔"

"ٹھیک ہے رخسار! تو پھر اب ہم لوگ رخصت ہوتے ہیں۔ مجھے واپس جانا ہے بہت سے کام کرنے ہیں تم لوگوں سے ملاقات کرنے آیا تھا۔"

"کب تک واپس آؤ گے فیصل۔" رخسار نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"حقیقت تو یہ ہے کہ تم سے دور ہی نہیں ہو رہا رخسار۔ تم ہر لمحہ میرے دل میں رہوگی لیکن میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ ممکن ہے اس بار میری مہم طویل ہو جائے۔"

"کتنی طویل؟"

"کوئی تعین مشکل ہے۔"

"مجھے تمہاری خیریت ملتی رہے گی؟"

"یقیناً" میں اس کا انتظام کروں گا۔" میں نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"میرے لب ہر وقت تمہارے لیے دعا کرتے رہیں گے۔"

"اور یہ دعائیں مجھے ہر بلا سے محفوظ رکھیں گی۔ آؤ اب چلیں۔" رخسار نے آنکھیں بند کرکے گردن ہلا دی' پھر ہم سب یکجا ہوگئے۔ نازاں باجی۔ الیاس بھائی وغیرہ بہت دیر تک مجھ سے باتیں کرتے رہے۔ میں نے نازاں باجی کو رخسار کے بارے میں ہدایات دیں۔ رشید ناگی کا ایک خاص ٹیلی فون نمبر بھی ان لوگوں کو دے دیا اور کہا کہ اگر کبھی کسی لمحے کوئی مشکل پیش آئے تو رشید ناگی سے رجوع کرلیا جائے پھر خاصی دیر ان لوگوں کے ساتھ گزار کر میں وہاں سے واپس پلٹا۔ جزیرے تک جانے کے لیے میرا انتظار ہو رہا تھا چنانچہ میں لانچ پر بیٹھ کر ڈائمنڈ سٹی چل پڑا۔

اب میرا ذہن باقی تمام معاملات سے ہٹ گیا تھا اور سب کو بھول کر مجھے اپنا کام سر انجام دینا تھا۔ ڈائمنڈ سٹی پہنچنے کے بعد سب سے پہلا کام میں نے یہ کیا کہ میریا پارٹی کو جالب نعمان کے حوالے کر دیا۔ میں نے جالب نعمان کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ میریا پارٹی کے ذہن میں صرف اتنی ہی تبدیلی پیدا کرنی ہے کہ وہ یہاں ہونے والے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

واقعات کو بھول جائے اور انہیں مختلف شکل میں دیکھے۔ مثلاً" وہ سمجھے کہ ہم لوگ سیدھے دانش منصور کے قتل کی اطلاع پاکر وہاں گئے تھے اور مطمئن ہو کر واپس آئے ہیں۔ جالب نعمان نے یہ چیلنج قبول کرلیا تھا۔

میریسا ہارٹی کو اس سلسلے میں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ بات بس جالب نعمان جانتا تھا کہ کس طرح اسے ذہنی طور پر تبدیل کرنا ہے۔ البتہ میں نے جالب نعمان سے یہ پوچھ لیا تھا کہ بغیر کسی دقت کے یہ ممکن ہے یا نہیں۔ اس نے جواب دیا تھا۔

"میں پوری پوری کوشش کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ اس میں مجھے کامیابی حاصل ہو جائے گی۔"

"ہاں دیارِ غیر میں یہ نہیں چاہتا کہ نئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ ویسے تو میں نے جن حالات سے گزرنے کا فیصلہ کیا ہے' ان کے تحت کسی بھی لمحے کوئی مشکل پیش آسکتی ہے لیکن یہ تو زندگی کا معاملہ ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ جہاں ہم احتیاط برت سکتے ہیں' بس میں وہیں احتیاط برتنا چاہتا ہوں۔ اس جانب سے مطمئن ہونے کے بعد میں نے اپنے میک اپ مین طلب کرلیے۔ لیتھ اشمیر کو سامنے رکھا کر اس کا میک اپ مجھ پر کیا جانے لگا۔ لیتھ اشمیر عجیب سی نگاہوں سے ہمیں دیکھتا رہا تھا اور میک اپ مین میرے چہرے پر جدید ترین کارروائیاں کرنے میں مصروف ہوگئے تھے جب کئی گھنٹے کی شدید محنت کے بعد میک اپ مین مجھ پر اپنے کمال فن کا اظہار کر چکے تو لیتھ اشمیر درد و کرب سے چیخ اٹھا۔"

"نہیں نہیں۔ نہیں اس سے پہلے تم مجھے ہلاک کر دو۔ میں نے اپنی تمام زندگی اپنی حیثیت بنانے میں صرف کی ہے جسے تم جعلی شکل میں استعمال کرو گے۔ ایک دن بھی اگر کسی نے میری حیثیت سے کوئی کام کیا تو پھر میرے لیے جینا بیکار ہے۔"

"مسٹر اشمیر۔ آپ کا بندوبست بھی آسانی سے ہو جائے گا۔ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ بعد میں آپ کو کیسی زندگی گزارنی پڑے گی۔" لیتھ اشمیر نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھک لیا تھا۔ مجھے ہو بہو اپنی شکل میں دیکھ کر اسے سخت غم ہوا تھا۔ پہلے تو وہ شاید یہ سمجھتا تھا کہ مکمل طور پر میں اس کا میک اپ نہ اختیار کرسکوں لیکن جب یہ کام مکمل ہوا اور میں نے اسی کی آواز میں اس سے گفتگو کی تو وہ اپنے ذہن پر قابو نہیں رکھ سکا تھا۔ اس کی مشکل بھی جالب نعمان حل کرنے والا تھا۔ میں مکمل طور سے تیار ہوگیا۔ جالب

نعمان نے تقریباً" پانچ دن میریسا ہارٹی پر صرف کیے تھے۔ وہ مکمل طور سے اطمینان کرلینا چاہتا تھا اور بلاشبہ اس نے پہلے ہی اپنی شاندار ذہانت کا مظاہرہ کر دیا تھا۔ روانہ ہونے سے پہلے رشید ناگی نے مجھے کچھ اشیاء پیش کیں۔ اس نے ایک بریف کیس مجھے دیتے ہوئے کہا۔

"چیف اسے بہت احتیاط کے ساتھ نکال لے جانا ہے۔"

"کیا ہے اس میں؟"

"ملاحظہ فرمالیجیے۔" رشید ناگی نے بریف کیس کھول دیا۔ اس میں خوبصورت قسم کے قلم تھے۔ انگوٹھیاں تھیں۔ ٹائی پن تھے اور ایسی ہی چند معمولی چیزیں جن کا کوئی مصرف سمجھ میں نہیں آتا تھا' لیکن جب رشید ناگی نے ان کا استعمال مجھے بتایا اور ایک آدھ چیز پر تجربہ کرکے بتایا تو میری آنکھیں شدت حیرت سے پھیل گئیں۔ یہ نہایت پائیدار قسم کے ہتھیار' بہت اعلیٰ پائے کے ٹرانسمیٹر' ایسے ڈکٹا فون تھے جنہیں بظاہر کوئی اہمیت حاصل نہیں تھی۔ مثلاً پتھر کا ایک ٹکڑا جسے کسی بھی جگہ پھینک دیا جائے' وہ عام ٹکڑا ہی محسوس ہو لیکن انتہائی طاقتور ڈکٹا فون تھا وہ اور اس کا ریسیور میرے پاس رہ سکتا تھا۔ یہ چیزیں میرے لیے انتہائی حیران کن تھیں۔ اعلیٰ قسم کی فنشنگ تھی ان کی اور یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ یہ مقامی طور پر تیار ہوئی ہیں لیکن رشید ناگی نے مجھے یہ کہہ کر حیران کر دیا کہ یہ ہماری ہی لیبارٹری کی تخلیق ہے اور ہمارے سائنس داں اس قسم کی چیزیں ایجاد کرنے میں مصروف ہیں جو ہمارے مشن کے لیے کار آمد ہوں۔ میں نے انتہائی مسرور انداز میں یہ اشیاء قبول کرلی تھیں۔ ویسے انہیں نکال کرلے جانا مشکل کام نہیں تھا کیونکہ بظاہر یہ عام سی چیزیں تھیں۔

اور یہی ہوا جب امیگریشن میں ہمارے سامان کو مشین سے گزارا گیا تو کسی قسم کی انڈیکیشن نہیں ہوئی۔ کمال کا کام دکھایا تھا ان لوگوں نے میریسا ہارٹی میرے ساتھ تھی اور اس نے میرے ساتھ ہی میڈرڈ کا سفر کیا۔ گویا لوٹ کے بدھو گھر کو آگئے تھے لیکن جو کچھ ہوگیا تھا اس دوران وہ ناقابل یقین تھا۔ میریسا کی کیفیت بھی نہایت معتدل نظر آتی تھی۔ لیتھ اشمیر کی حیثیت سے وہ میرا اسی طرح سے احترام کر رہی تھی جیسے میں نے اسے ہمیشہ دیکھا تھا۔ گویا اب اس کے ذہن سے وہ واقعات بالکل محو ہوگئے تھے اور شاید دانش منصور

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کا تصور بھی یا اگر یہ تصور تھا تو صرف اس حد تک کہ بالآخر دانش منصور کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اس کے ذہن کے ہر گوشے سے فراز کا خیال نکال دیا گیا تھا تاکہ وہ کبھی ان دونوں میں موازنہ نہ کر سکے۔ غرض مجھے جو آسانیاں فراہم کی گئی تھیں ان کا بھی کوئی جواب نہیں تھا۔ میریسا ہارٹی نے دو دن مجھے اپنا مہمان رکھا اور اس کے بعد میرے ساتھ بارسلونا چل پڑی۔ میں بہت برق رفتاری سے اپنی یہ منازل طے کرتا جا رہا تھا۔ بارسلونا کا یہ علاقہ جہاں لیتھ اشمیر حکومت کرتا تھا۔ معمول کے مطابق وہاں کچھ افراد نے میرا استقبال کیا۔ ان میں ایک شخص پیش پیش تھا جس کے بارے میں مجھے لیتھ اشمیر سے معلوم ہو چکا تھا اس شخص کا نام ہینوبال تھا اور یہ میرا خاص اسسٹنٹ تھا۔ اسپین کے قبائلی علاقے کا ایک قوی ہیکل جوان جس کے چہرے سے فراست اور دلیری ٹپکتی تھی۔ جسم بھی قیامت کا تھا۔ بہت چوڑا سینہ بڑے بڑے بازو کسی ریسلر سے مطابق رکھتا تھا' لیکن اس کی آنکھوں میں میرے لیے احترام نظر آتا تھا۔ سینے پر ہاتھ رکھ کر گردن خم کر کے بولا۔

"آپ کی واپسی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں مسٹر لیتھ اشمیر۔"

"شکریہ ہینوبال۔ تم سناؤ یہاں کے معاملات کیسے چل رہے ہیں؟"

"کوئی تبدیلی نہیں ہے جناب' سوائے اس کے کہ ایک پیغام نوٹ کیا ہے میں نے۔ آپ سمجھ رہے ہیں کس کی جانب سے؟"

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔"

میں نے پیغام کے بارے میں تفصیلات نہیں معلوم کی تھیں۔ جس حد تک میری معلومات تھیں بس اس سے آگے بڑھ کر کام نہیں کرنا چاہتا تھا پھر نہایت احتیاط سے میں نے اس ماحول سے واقفیت حاصل کرنا شروع کر دی۔ لیتھ اشمیر نے جو روحانی پیشوا کا چکر چلایا ہوا تھا۔ اس کے لیے جو کارروائیاں کی گئی تھیں۔ میں نے ان کا بھی جائزہ لیا اور کئی راتیں اور دن جاگ کر یہاں کے ماحول کا اندازہ لگاتا رہا۔ لوگ بظاہر یہ سمجھتے کہ میں سو رہا ہوں اور آرام کرنے کے لیے اپنی خواب گاہ میں پہنچ گیا ہوں لیکن میں لیتھ اشمیر کی اس خانقاہ کے ایک ایک گوشے کا جائزہ لے رہا تھا جو پہاڑوں میں بنائی گئی تھی اور اس میں ایسے ایسا انتظام کیے گئے تھے جس سے ایک قبیلے کو' ایک شہر کو بیوقوف بنایا جا سکتا تھا۔ روحانی کرامات بھی روحانی پیشوا ہونے کے لیے ضروری ہوتی ہیں اور یہاں شعبدہ گری کا

خاصا معقول بندوبست کیا گیا تھا۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ ایک ایک چیز کو سمجھتا جا رہا تھا۔ ہینوبال صرف میرے طلب کرنے پر ہی آتا تھا۔ میرے خدمت گاروں کی بھی ایک پوری فوج موجود تھی اور میں نے نہایت ذہانت سے ان میں سے کسی کو بھی یہ شبہ نہیں ہونے دیا کہ میں لیتھ اشمیر نہیں ہوں پھر ہینوبال نے میرے سامنے وہ پیغام پیش کر دیا جس کے لیے اس نے پہلے ہی مجھے بتایا تھا۔ اس نے کہا۔

"چیف۔ اب ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں رہا ہے۔ مسٹر ہاربٹ ڈیکورا پرسوں پہنچنے والے ہیں اس سلسلے میں یہ تمام تفصیلات لے کر میں حاضر ہو گیا ہوں جو میں نے تیار کی ہیں۔"

ہاربٹ ڈیکورا کا نام میرے لیے اجنبی تھا' لیکن جو فائل مجھے پیش کیا گیا۔ ہینوبال کی غیر موجودگی میں ان کا جائزہ لے کر مجھے علم ہو گیا کہ ہاربٹ ڈیکورا مافیا کا ایک سرگرم کارکن ہے اور میرے پاس کسی خاص مقصد سے آنا چاہتا ہے۔ گویا کارروائی کا آغاز ہو گیا تھا۔

میں ڈان سنیٹر اور روز آرگنائزیشن کے لیے وہ کارنامہ سرانجام دے چکا تھا جس کی ان دونوں اداروں کو اطلاع ہو گئی تھی اور ان کی ادائیگی بھی ہو گئی تھی۔ مجھے بہت بڑی رقومات پیش کی گئی تھیں اور ان تمام لوگوں کو جنھوں نے اس سلسلے میں کارروائی کی تھی۔ مٹھل شاہ کے بارے میں مجھ سے پوچھا گیا تو میں نے جواب دیا کہ اسے وہیں چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ اداروں کے مفادات کی نگرانی کرے۔ وہ لوگ مطمئن ہو گئے تھے ابھی میں ریوڈی اسمتھ کے سلسلے میں کوئی جلدی بازی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہر کام اپنے وقت پر ہو تو زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ جلد بازی بعض معاملات کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔ میرے ذہن میں تو ابھی یہ بھی تھا کہ اگر کسی طرح بن پڑے تو نادرہ کے بارے میں بھی تفصیلات معلوم ہوں۔ بہرحال مسٹر ہاربٹ کے بارے میں' میں نے تمام تفصیلات پڑھ لیں اور ان تفصیلات سے مجھے یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ مسٹر ہاربٹ پہلی بار مجھ سے ملنے آ رہے ہیں اور ان کا زیادہ تر وقت سویڈن وغیرہ میں گزرتا ہے وہیں وہ مافیا کے لیے کارنامے سرانجام دیتے ہیں اور سویڈن کے بڑے سرمایہ داروں میں شمار ہوتے ہیں۔ ہم مسٹر ہاربٹ کے استقبال کے لیے تیار ہوئے اور مقررہ وقت پر ہینوبال میڈرڈ روانہ ہو گیا کیونکہ مسٹر ہاربٹ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کو میڈرڈ ہی پہنچنا تھا۔

مافیا کے کسی سرگرم کارکن سے ملاقات کا یہ میرا پہلا موقع تھا اپنے آپ کو آخری شخصیت نہیں کہہ سکتا تھا۔ بہرحال بہت سے معاملات میں کوئی تجربہ نہیں تھا۔ مافیا کے بارے میں جو تفصیلات سن رکھی تھیں۔ ان کے تحت اگر ذرا بھی ہوشیار نہ رہا اور کوئی بھی غفلت کا لمحہ آگیا تو زندگی سب سے حقیر شے قرار پائے گی۔ چنانچہ اپنے آپ کو پوری طرح تیار کرلینا ضروری تھا۔ میریسا ہارٹی سے اس دوران کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔ وہ میڈرڈ آکر اپنے معمولات میں مصروف ہوگئی تھی۔ بہرحال ہیٹو بال نے ہاربٹ ڈیکورا کا استقبال کیا اور اس کے بعد اسے بارسلونا لے آیا۔ یہاں اپنی رہائش گاہ میں ہاربٹ ڈیکورا کا سرد مہری سے استقبال کرتے ہوئے میں نے اس سے ہاتھ ملایا اور یہ دیکھ کر مجھے لطف آیا کہ ہاربٹ ڈیکورا بھی تاثرات سے عاری ایک ربوٹ نما شخص تھا۔ دبلے پتلے بدن کا مالک لیکن بہت لمبا قد' چہرہ سوکھا ہوا۔ البتہ آنکھوں کی روشنی بتاتی تھی کہ بہت تیز و طرار طبیعت کا مالک ہے۔ اس نے مسکرائے بغیر رسمی جملے ادا کئے اور کہنے لگا۔

"میں ایک دن آرام چاہتا ہوں مسٹر لیتھ اشمیر' اس کے بعد آپ سے تفصیلی ملاقات ہوگی۔"

میں نے آنکھیں بند کرکے خاموشی سے گردن ہلائی اور ہیٹو بال کو اشارہ کیا۔ مطلب یہ تھا کہ اس کے لیے جو رہائش گاہ تیار کی گئی ہے اسے وہاں پہنچا دیا جائے۔ ہاربٹ ڈیکورا کا سامان وغیرہ بھی اس کے کمرے میں منتقل کردیا گیا اور چوبیس گھنٹے تک میں نے اس کی جانب توجہ بھی نہیں دی لیکن ذہنی طور پر میں اپنے آپ کو اس روبوٹ سے ملاقات کے لیے تیار کررہا تھا۔ چوبیس گھنٹے کے بعد مجھے انٹرکام پر اس کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر لیتھ اشمیر اگر آپ کے معمولات میں کوئی گڑبڑ نہ ہو تو میں اب آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں اور اپنی آمد کا مقصد بتا دینا چاہتا ہوں۔ اصل میں مجھے جو ہدایات ملی تھیں میں ان کے مطابق ایک ایک لمحہ عمل کررہا ہوں۔"

"آپ کانفرنس روم میں آجائیے مسٹر ڈیکورا۔" میں نے سرد لہجے میں کہا اور کانفرنس روم میں ہم دونوں کی ملاقات اسی سردی مہری سے ہوئی۔ بے جان ہاتھ ایک دوسرے سے منسلک ہوئے اور میں اپنی کرسی پر جا بیٹھا اور ڈیکورا اپنی کرسی پر۔ وہ اپنے

ساتھ ایک بریف کیس لایا تھا اس نے خاموشی سے بریف کیس کھول کر کچھ کاغذات نکالے انہیں اپنے سامنے رکھا پھر بریف کیس ہی سے ایک چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگایا اور ان کاغذات کو دیکھتا رہا میں نیم غنود سے انداز میں اس کے سامنے بیٹھا رہا تھا پھر ہاربٹ ڈیکورا نے کہا۔

"ہائی کمان سے جو ہدایات ملی ہیں میں ان کی تفصیل لفظ بہ لفظ آپ کو بتا رہا ہوں۔ اسپین کے نواحی علاقوں میں جو جزائر ہیں ان میں بہت سے جزائر نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ خلیج بسکے اور اس کے نواحی علاقوں میں پھیلے ہوئے بہت سے جزائر جو آگے بڑھتے ہوئے پرتگال تک پہنچ جاتے ہیں۔ بیلاک اور کیرزی کے علاوہ کچھ چھوٹے چھوٹے جزیرے بھی ہیں جن میں سے ایک خاص جزیرے کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جزیرہ لامانٹ ہے۔"

"جی۔" میں نے نہایت مختصر انداز میں کہا۔

"لامانٹ کی جغرافیائی کیفیت کچھ ایسی ہے کہ اسپین میں کبھی اسے کوئی نمایاں مقام حاصل نہیں ہوسکا۔ حکومت نے بھی اس جزیرے کو کاشتکاروں کے لیے چھوڑ دیا ہے اور وہاں نہ تو کوئی صنعت لگائی گئی نہ کوئی اور کام کیا گیا۔"

"آپ مجھے اسپین کے نواحی علاقوں کے بارے میں تفصیلات بتا رہے ہیں مسٹر ہاربٹ ڈیکورا۔" میں نے کہا۔

"یہ تفصیلات مجھے لکھ کر دی گئی ہیں اور انہیں پڑھ کر دہرانا آپ کے سامنے ضروری ہے۔" اس کی مشینی آواز ابھری۔

"جی۔"

"لامانٹ میں ایک ہاربوشاٹ نامی شخص سب سے بڑا زمیندار ہے۔ ہاربوشاٹ ایک خطرناک آدمی ہے مثلاً وہ پرتگالی ہے۔ غالباً" دوغلا پرتگالی۔ ہاربوشاٹ نے لامانٹ پر مکمل اقتدار قائم کیا ہوا ہے۔ اس کی زمینوں پر جو لوگ کام کرتے ہیں درحقیقت وہ عام لوگ نہیں ہیں بلکہ دنیا بھر کے وہ جرائم پیشہ افراد ہیں جو مختلف ملکوں کی جیلوں سے بھاگے ہوئے ہیں۔ بدترین سزاؤں کے مجرم۔ جنہیں ہاربوشاٹ نے اپنے درمیان پناہ دی ہے اور ان کی حیثیت بدل کر انہیں کسانوں کی شکل دے دی ہے جن لوگوں کو زندگی ہی سے مایوسی ہوجائے اور دنیا کے کسی خطے میں ان کے لیے کوئی جگہ نہ رہے اگر انہیں ایک پناہ

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

گاہ اس شرط پر مل جائے کہ وہاں انہیں کسانوں کی حیثیت سے کام کرنا ہوگا تو وہ کبھی انکار نہیں کریں گے۔ وہ ہارپوشاٹ کے بے دام غلام بن چکے ہیں' لیکن ہتھیاروں کے استعمال میں لاثانی اور بہت بڑی قوت کے مالک۔ ان کی تعداد سو کے قریب ہے۔ سو سے زیادہ نہیں۔ اس سے کم ہو سکتی ہے۔ ہارپوشاٹ زمیندار کی حیثیت سے وہاں پہچانا جاتا ہے۔ اس نے باغات لگائے ہوئے ہیں۔ جزیرے کے دو پورشن ہیں۔ ایک ترائی کہلاتا ہے دوسرا بلندی۔ ترائی کے علاقے کافی خطرناک اور اونچی نیچی چٹانوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان چٹانوں کو عبور کرکے ترائی میں پہنچنا ایک مشکل کام ہے۔ ابتدائی ڈھلانوں میں ناریل اور زیتون کے باغات ہیں۔ اسپین کا روایتی زیتون انہی ڈھلانوں سے حاصل کیا جاتا ہے اور لامانٹ خاصی مقدار میں یہ زیتون سپلائی کرتا ہے۔ بہرحال یہ ہے وہاں کی جغرافیائی کیفیت' کوئی دو سال قبل میڈرڈ میں ایک خطرناک شخص سینی کُڈ کو سزائے موت دی گئی اسے پھانسی دینے کے انتظامات کیے جانے لگے' لیکن سینی کُڈ جس کا تعلق درحقیقت لامانٹ سے تھا اور وہ خود بھی لامانٹ کے قدیم لوگوں میں شامل تھا اور ترائیوں میں رہتا تھا' فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ اس نے اپنے جزیرے ہی کا رخ کیا تھا' پھر وہاں اس نے ہارپوشاٹ سے رابطہ قائم کیا اور اسے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس کی زندگی بچانے میں اس کی مدد کی جائے جبکہ ہارپوشاٹ اس سے پہلے ایسے کام کرتا رہا ہے' لیکن ہارپوشاٹ کا کوئی قدیم خاندانی مسئلہ چل رہا تھا سینی کُڈ کے قبیلے سے اور دونوں ایک دوسرے کے دشمن سمجھے جاتے تھے۔ ہارپوشاٹ نے سینی کُڈ کو منع کر دیا کہ وہ اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ سینی کُڈ کے اہل خاندان نے کہا کہ اپنے اختلافات کسی بھی شکل میں دور کر لیے جائیں گے اس وقت انہیں مدد کی ضرورت ہے لیکن ہارپوشاٹ نے بے رحمی سے ان کی یہ التجا ٹھکرا دی نہ صرف اتنا کیا بلکہ اس نے حکومت اسپین کو یہ خبر بھی دے دی کہ سینی کُڈ فرار ہو کر واپس لامانٹ آگیا ہے۔ پولیس کی ایک نفری وہاں اسے گرفتار کرنے کے لیے پہنچی' لیکن سینی کُڈ کو تلاش کرنے میں ناکام رہی۔ وہ انہی چٹانوں میں کہیں چھپ گیا تھا۔ بعد میں بہت عرصے تک کارروائی کے بعد یہ فیصلہ کرلیا گیا کہ ہارپوشاٹ کی اطلاع غلط ہے اور سینی کُڈ اپنے علاقے میں موجود نہیں ہے' لیکن سینی کُڈ نے ہارپوشاٹ کے اس اقدام کے بعد اس کے خلاف اعلان بغاوت کر دیا اور ترائیوں کو بہترین طریقے سے

استعمال کیا۔ اس نے زیتون اور ناریل کے وہ ڈھلان خالی کر دیے۔ جنگلوں میں آگ لگا دی اور اب وہ ڈھلان جو ناقابل سفر ہو چکے ہیں اور وہاں جو باغات موجود ہیں انہیں اجاڑا جا چکا ہے جبکہ ترائیوں میں سینی کُڈ نے باقاعدہ زراعت شروع کر دی ہے اور وہاں سے وہ شراب بنا کر اسمگلنگ کرتا ہے اس کے قبیلے میں بھی غالباً" دو ڈھائی سو افراد شامل ہو چکے ہیں اور وہ طاقت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ جس پر ہارپوشاٹ خوفزدہ ہے' لیکن ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ ہارپوشاٹ لامانٹ میں مافیا کا رکن ہے۔"

میں نے نگاہیں اٹھا کر ہاربٹ ڈیکورا کو دیکھا۔ پراسرار آدمی خوفناک انکشافات کر رہا تھا۔ وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر اس نے کہا۔

"اور یقیناً" آپ یہ سمجھ رہے ہوں گے مسٹر لیتھ اشمیر کہ ہم مافیا کے ایک شخص کی مدد کرکے اسے سینی کُڈ سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔"

"جب تک آپ کی گفتگو ختم نہ ہو جائے مسٹر ڈیکورا' بھلا میں کوئی فیصلہ کیسے کر سکتا ہوں۔" میں نے کہا اور پہلی بار ہاربٹ ڈیکورا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کی ایک لکیر کھنچی' لیکن اس طرح جیسے وہ غلطی سے مسکرا دیا ہوں۔ دوسرے لمحے اس کا چہرہ پھر سپاٹ ہو گیا تھا۔ اس نے کہا۔

"آپ کا یہ سوچنا بالکل درست ہے اور مسٹر لیتھ اشمیر مجھے آپ سے روشناس کرا دیا گیا ہے۔ آپ نے جس طرح بارسلونا کے نواحات سنبھال رکھے ہیں اور جس طرح آپ مافیا کو بہترین رپورٹ دے رہے ہیں اپنی کارکردگی کی اس سے مافیا میں آپ کا گریڈ ہائی کمان کے پاس پہنچ چکا ہے اور یہ خوشخبری وقت سے پہلے میں آپ کو دے رہا ہوں کہ آپ کے گریڈ میں بہترین اضافہ ہونے والا ہے۔"

میں نے ہاربٹ ڈیکورا کا شکریہ بھی نہیں ادا کیا تھا اور سرد نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا تھا۔ ہاربٹ ڈیکورا شاید اس بات کا خواہشمند تھا کہ میں خوشی کا اظہار کروں گا لیکن میں اس وقت اس سے زیادہ شاندار اداکاری کر رہا تھا۔ ہاربٹ ڈیکورا اس سلسلے میں مایوس ہونے کے بعد سنجیدہ ہو گیا۔ چند لمحات سوچتا رہا پھر اس نے کہا۔

"ہارپوشاٹ بعض وجوہات کے بنا پر جن کی تفصیلات نہیں بتائی گئی ہیں۔ مافیا کی نگاہوں میں قابل سزا قرار پایا ہے اور بالآخر مافیا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہارپوشاٹ کو لامانٹ

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

میں سینی کڈ کے ہاتھوں شکست دے کر مروا دیا جائے۔ ہم تنہا ہارپوشاٹ کی موت کے لیے کوئی بندوبست کر سکتے تھے' لیکن مافیا اس کے پورے قبیلے کو ختم کرانا چاہتی ہے مجرموں کا جو گروہ اس کے ساتھ ہے وہ بہت سرکش ہے اور یہ سرکش گروہ ہارپوشاٹ کے معاملات سنبھال سکتا ہے ہم یہ خطرہ مول نہیں لے سکتے۔"

"ایک سوال؟" میں نے انگلی اٹھا کر کہا اور ہاربٹ ڈیکورا بے اختیار مسکرا پڑا۔

"چلیئے کوئی ایسا لمحہ آیا جب آپ نے کوئی سوال کیا۔"

"ہاں' کیا اس کے بعد مافیا کی رکنیت سینی کڈ کو دی جائے گی؟"

"نہیں بالکل نہیں' لیکن سینی کڈ کو ہارپوشاٹ پر فوقیت دلا کر لاماٹ پر اس کی اجارہ داری قائم کر دی جائے گی یہ مافیا کا فیصلہ ہے۔"

"اور کیا اسے یہ معلوم ہو گا کہ اس کی مدد مافیا کی طرف سے کی گئی ہے؟"

"یہ بھی ضروری نہیں ہے۔"

"ٹھیک' اس کا طریقہ کار کیا ہو گا؟"

"ابتدائی باتیں آپ نے سمجھ لیں طریقہ کار یہ ہے کہ سینی کڈ ہارپوشاٹ کا باغی ہے۔ ترائیوں میں رہتا ہے اور تیز سمندر میں اسے بہت سے ایسے وسائل حاصل نہیں ہیں جن سے وہ اپنا کوئی کام کر سکے' نہ وہ وہاں سے برآمدات کر سکتا ہے بس ابتدائی طور پر اس نے ترائی میں رہنے والے قبیلے کی کفالت کا بندوبست کر لیا ہے اور انہیں اس قابل کر دیا ہے کہ وہ ہارپوشاٹ کے دست نگر نہ رہیں۔ ہارپوشاٹ نے ڈھلانوں کے باغات کے خاتمے کے بعد ایسے انتظامات کر دیے ہیں کہ سینی کڈ ترقی نہ کر سکے اور سینی کڈ کو اس سے کافی نقصان پہنچا ہے وہ برافروختہ ہے لیکن اس کے پاس وسائل نہیں ہیں۔ نہ وہاں ہتھیار موجود ہیں اور نہ ہی اور ایسے وسائل جن سے وہ ہارپوشاٹ سے مقابلہ کر سکے۔"

میرے جبڑے بھنچ گئے' میں نے گہری نگاہوں سے ہاربٹ ڈیکورا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے میں صورت حال سمجھ گیا ہوں۔ مافیا سینی کڈ کو مسلح کر کے ہارپوشاٹ پر حملہ کرانا چاہتی ہے۔"

"نہ صرف حملہ بلکہ آپ کے قبائلی ایک محدود و تعداد میں ہارپوشاٹ کی دوسری

جانب سے لشکر کشی کریں گے اور سینی کڈ کی مدد کریں گے۔ اس سلسلے میں اگر آپ چاہیں تو سینی کڈ سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں اور اسے مافیا کی طرف سے نہیں بلکہ لیتھ اشمیر کی طرف سے امداد فراہم کر سکتے ہیں۔ اس طرح سینی کڈ سے آپ کا رابطہ قائم ہو جائے گا اور ہارپوشاٹ سے نجات حاصل کرنے کے بعد سینی کڈ آپ کے احسان مندوں میں شمار کیا جائے گا بعد میں اگر مناسب سمجھا گیا تو اسے مافیا کی رکنیت دے دی جائے گی۔ ہمارے اس پروگرام کا لب لباب یہ ہے کہ ہارپوشاٹ کی اجارہ داری لاماٹ سے ختم ہو جائے اور اسے مافیا کے رکن کی حیثیت سے خارج کر دیا جائے اور آپ جانتے ہیں مسٹر لیتھ اشمیر کہ جب مافیا کسی کو رکنیت سے خارج کرتی ہے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جاتی ہے اور اصولی طور پر اسے جینے سے روکا جاتا ہے۔"

میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی اور ہاربٹ ڈیکورا کو دیکھنے لگا جو اس سے آگے بھی بہت کچھ کہنے کے لیے تیار تھا۔ کچھ دیر توقف قائم رہا۔ چوبیس گھنٹے کی مہلت کے بعد ہاربٹ ڈیکورا کسی مسئلے کو نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ اس نے اس توقف کے بعد گفتگو کا سلسلہ وہیں سے جوڑتے ہوئے کہا۔

"سینی کڈ کو ہتھیاروں کی فراہمی سمندری ذرائع سے ہو گی اور اس کے لیے مافیا پورے بندوبست کرے گی۔ پہلے آپ کے پاس ہتھیار پہنچ جائیں گے اور اس کے بعد یہ ہتھیار سینی کڈ کو دیے جائیں گے۔ نہ صرف یہ بلکہ سینی کڈ کو ان ہتھیاروں کے استعمال کا طریقہ بھی بتایا جائے گا تاکہ اسے کوئی دقت نہ ہو۔"

"دوسرا سوال؟" میں نے گہری نگاہوں سے ہاربٹ ڈیکورا کو دیکھتے ہوئے کہا اور وہ متوجہ ہو گیا۔ "کیا ہارپوشاٹ کے پاس فضائی ذرائع بھی موجود ہیں میرا مقصد ہے ہیلی کاپٹر کی حد تک۔"

"اس کے پاس ذاتی استعمال کے لیے ایک ہیلی کاپٹر ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ اسے حاصل نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو شاید وہ اسے سینی کڈ کے خلاف اب تک استعمال کر چکا ہوتا۔"

"مسٹر ہاربٹ ان تمام تفصیلات کو مہیا کرنے کے بعد آپ کا اپنا کیا کام رہ جاتا ہے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہاربٹ ڈیکورا نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیونکہ سینی کڈ کو برتری دلا کر ہم اس سے اپنا کام لینا چاہتے ہیں اس لیے اس مشن کو کافی اہمیت دی گئی ہے اور مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں آپ کے ساتھ بیرونی رابطے کا ذریعہ بنا رہوں میرا مطلب ہے آپ کو اسسٹ کروں۔" یہ جملے ادا کرتے ہوئے ہاربٹ ڈیکورا نے شاید کچھ سبکی محسوس کی تھی اس نے براہ راست یہ کہنے سے گریز کیا تھا کہ اسے اس مشن میں میرے اسسٹنٹ کی حیثیت دی گئی ہے۔ میں نے بھی اس بات کو بہت ہی لائٹ لیا کیونکہ ہاربٹ ڈیکورا سے مجھے مافیا کے ایک مضبوط رکن بننے کے لیے خاصا کام لینا تھا۔ میں نے نرم لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو اپنے ساتھی کی حیثیت سے خوش آمدید کہتا ہوں مسٹر ڈیکورا۔"

"اصل میں یہ فیصلہ خصوصاً" اس لیے کیا گیا ہے کہ آپ اشمیر اس قبیلے کو کنٹرول کرتے ہیں اور یہ بات ہائی کمان کو معلوم ہے کہ اشمیرس بہت طاقتور اور پھرتیلے ہیں اور آپ کے اشارے پر اپنی عقل استعمال کیے بغیر عمل کرتے ہیں۔ اس لیے آپ کو مکمل اختیارات دیے گئے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بیرونی معاملات سنبھالوں۔ مثلاً" ہتھیاروں کے حصول کے لیے مجھے میڈرڈ میں رہ کر کام کرنا ہوگا اور پھر ان ہتھیاروں کو بار سلونا پہنچا کر وہ ذرائع حاصل کرنا ہوں گے۔ جن سے ہم وہ ہتھیار جزیرہ لامانٹ کے اس حصے میں پہنچائیں جہاں تیز سمندر کی وجہ سے کام مشکل ہو جاتا ہے۔"

"کیا وہاں اتنا تیز سمندر ہے کہ جہاز رانی نہیں ہو سکتی؟"

"نہیں یہ بات نہیں ہے۔ جہاز وہاں بہ آسانی جا سکتے ہیں۔ البتہ چھوٹے اسٹیمر نہیں پہنچ سکتے لیکن وہاں جہازوں کی کارروائی کے لیے بھی مناسب جگہ نہیں ہے' براہ راست جہاز ساحل تک نہیں پہنچ سکتے اور ہتھیار ان سے ان لوڈ نہیں کیے جا سکتے۔"

"تو پھر اس کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا؟"

"ہم اس کے لیے خصوصاً" پروگرام بنائیں گے اور لامانٹ کی ترائیوں میں جا کر اس کا جائزہ لیا جائے گا۔" میں نے اس کے بعد خاموشی اختیار کرلی۔ بہت زیادہ ذہانت کا مظاہرہ کرکے کوئی مشکل مول نہیں لینا چاہتا تھا۔ بہرحال یہ رسمی گفتگو ختم ہوگئی اور میں نے ہاربٹ ڈیکورا سے کہا۔

"مسٹر ڈیکورا۔ یہاں بار سلونا میں' میں نے جو انتظامات کیے ہیں وہ بہت سخت ہیں'

لیکن آپ کو یہاں عیش و عشرت کے لیے مکمل آزادی حاصل ہے میرا معاون کار ہینو بال آپ کو ہر طرح کی آسائشیں فراہم کرے گا۔ اس کے باوجود اگر آپ کسی قسم کی کمی محسوس کریں تو بے تکلفی سے بتادیں۔"

ہاربٹ ڈیکورا نے رسمی انداز میں میرا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد واپس چلا گیا۔

اب میرے لیے ذرا تشویشناک لمحات تھے۔ ان سارے معاملات سے براہ راست کوئی تعلق نہیں بنتا تھا جبکہ کام بہت بڑا تھا اور اس کے لیے مجھے اشمیرس قبیلے کو اس کارروائی میں جھونکنا تھا۔ ظاہر ہے قتل و غارتگری بھی ہوگی اور ہارپوشاٹ کو خاصا نقصان پہنچانا ہوگا۔ پتا نہیں کس قسم کا آدمی ہے۔ بہت غور و خوض کیا' لیکن اس کارروائی سے فرار کا کوئی راستہ نظر نہیں آیا۔ مافیا میں اپنا ایک مقام بنانے کے لیے مجھے یہ سب کچھ کرنا تھا۔ اور اس سے تجربات بھی حاصل ہوتے۔ چنانچہ میں نے یہ کڑوی گولی نگلنے کا فیصلہ کرلیا۔

دوسرے ہی قدم کے طور پر سب سے پہلے میں ریوڈی اسمتھ کو حاصل کرکے اپنے وطن بھیجنا چاہتا تھا اور غور کرتے ہوئے ایک منصوبہ میرے ذہن میں آہی گیا۔ کسی بھی مناسب جگہ کوئی بھی لمحہ ایسا نکال لوں گا۔ جس میں ریوڈی اسمتھ کو ملوث کرکے طلب کرلیا جائے اور اسے قبضے میں کرکے پھر کوئی چکر چلا دینا مشکل کام نہیں ہوگا۔ یہاں پہنچ کر ذہن و دل کافی حد تک مطمئن ہوگئے تھے کہ چلو اور کچھ نہ سہی اس کارروائی سے ریوڈی اسمتھ کے حصول کا موقع ملے گا پھر میں مطمئن ہوگیا اور اس سلسلے میں منصوبہ بندی کرنے لگا۔

اب میں صحیح معنوں میں مافیا کے رکن ہی کی حیثیت سے ان تمام معاملات کا جائزہ لے رہا تھا۔ میرپیا ہارٹی کو طلب کرلیا اور اس سے جزیرہ لامانٹ کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں۔ اس نے ایک بہت اچھا انکشاف کیا کہنے لگی۔

"مقدس پیشوا اگر جزیرہ لامانٹ کا فضائی جائزہ لینا ہے تو بحری جہاز "لاکو" سے رابطہ قائم کیا جائے لاکو کا کپتان میرا دوست ہے اور اگر ہم اس سے فرمائش کریں تو وہ ہمیں جزیرہ لامانٹ کی فضائی سیر کرا دے گا کیونکہ لاکو طیارہ بردار جہاز ہے اور اس پر بہت سے ہیلی کاپٹر بھی ہوا کرتے ہیں۔"

میں نے یہ بات ذہن نشین کرلی۔ اب میری ہاربٹ ڈیکورا سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی تھیں اور اس سے اس موضوع پر تبادلہ خیال بھی ہوتا تھا۔ میں نے یہ تجویز اس کے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

سامنے پیش کی تو وہ بہت مطمئن ہوا اور کہنے لگا۔

"یہ کام بہت دلچسپ رہے گا۔ میرا خیال ہے ہمیں فوراً" اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔"

میریا ہارٹی کو میں نے سگنل دے دیا اور اس کے بعد اس کے ساتھ ہم میڈرڈ پہنچ گئے۔ میڈرڈ سے ہمیں کیزی جانا تھا۔ جزیرہ کیزی سے لاکو میں سفر کیا جاسکتا تھا اور میریا ہارٹی نے اس کے تمام انتظامات کیے۔"

لاکو کا کیپٹن ایک دل پھینک نوجوان تھا۔ نسلاً" اسپینی ہی تھا ہم دونوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اس نے میریا ہارٹی سے شدید اظہار عشق کیا پھر بڑی مشکل سے میریا ہارٹی نے اسے یہ بتایا کہ وہ ان دو افراد کو جو اس کے ساتھ آئے ہیں' احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے چنانچہ کیپٹن کو احتیاط کرنی چاہیے۔

کیپٹن نے جب صورت حال کا ذکر کیا گیا تو اس نے بخوشی آمادگی کا اظہار کر دیا اور میریا ہارٹی کے لیے فوراً" ہی ہیلی کاپٹر کا بندوبست کر دیا۔ خود وہ جہاز سے دور نہیں رہ سکتا تھا۔

میں اور ہاربٹ ڈیکورا میریا ہارٹی کے ساتھ اس شاندار ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر فضا میں پرواز کر گئے۔ ہم لوگ بڑے متجسس تھے۔ اس دوران ہم نے فوٹو گرافی کا بندوبست بھی کر رکھا تھا اور ہاربٹ ڈیکورا نے بتایا تھا کہ وہ ایک شاندار فوٹو گرافر ہے اور بڑے اطمینان سے ان علاقوں کی ویڈیو بنا سکتا ہے۔ چنانچہ ان انتظامات کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر ہمارا یہ سفر جاری ہوا تھا۔

جزیرہ لامانٹ ایک بہت سرسبز جزیرہ تھا پہلے ہم نے سمندر کی جانب سے ترائی کا علاقہ دیکھا۔ ہاربٹ بڑی مستعدی سے اس علاقے کی فلم بنا رہا تھا۔ اگر یہ ایک فوجی ہیلی کاپٹر نہ ہوتا تو شاید اسے اتنی آسانی سے اتنی نیچی پرواز کرنے کی جرات نہ ہوتی لیکن اس علاقے میں شاید ہیلی کاپٹر پرواز کیا ہی کرتے تھے۔ غرض یہ کہ اس کے بعد بلندی کا علاقہ دیکھا گیا۔ ہارپوشاٹ نے بلندی کے علاقے کو خاصا خوب صورت بنایا ہوا تھا۔ چھوٹے چھوٹے حسین مکانات درختوں اور پھلوں کے درمیان بنے ہوئے تھے جبکہ ترائی کے علاقے میں کسمپرسی کا دور نظر آتا تھا۔ کافی دیر تک ہیلی کاپٹر جزیرے پر چکراتا رہا۔ میریا

ہارٹی کی وجہ سے ہمیں یہ شاندار کامیابی حاصل ہوگئی تھی پھر ہم لاکو پر واپس اتر گئے۔

میریا ہارٹی نے مجھ سے کہا کہ اگر میں اسے اجازت دوں تو وہ ایک دو دن لاکو پر گزارے' کیپٹن یہی چاہتا ہے۔ میں نے بخوشی اسے اجازت دے دی۔ واپسی میں ہاربٹ ڈیکورا ہنستا ہوا بولا۔

"ظاہر ہے سرکاری عہدے دار اپنی ان کاوشوں کا اور اس رسک کا ثمر ضرور حاصل کرے گا جو اس نے ہم لوگوں کے لیے ہیلی کاپٹر فراہم کرکے لیا تھا۔"

میں نے شروع سے ہاربٹ سے بے تکلفی نہیں اختیار کی تھی۔ چنانچہ اس بات کو بھی خاموشی سے سن کر نظرانداز کر گیا۔ میڈرڈ کے ایک شاندار ہوٹل میں قیام کرنے کے بعد ہم نے بارسلونا واپسی کے لیے انتظامات کر لیے اور بالآخر وہاں پہنچ گئے۔ ہاربٹ ڈیکورا نے اس فلم کو ایڈٹ کیا جو وہ بنا کر لایا تھا اور اس کام سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ہم لوگ ایک بار پھر میٹنگ کرنے بیٹھ گئے۔ اب اس میٹنگ میں آگے کے معاملات طے کرنا تھے۔ میرا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ ہاربٹ ڈیکورا نے کہا۔

"ہارپوشاٹ ہمارا آدمی ہے اور ظاہر ہے مافیا کے احکامات پر وہ بہت سے کام سر انجام دے گا۔ میری رائے ہے مسٹر لیتھ اشمیر کہ ہم ہارپوشاٹ کو خود اس جنگ کی ہدایت کریں۔ پہلے اس سلسلے میں کچھ تبدیلیاں ذہن میں آئی تھیں لیکن اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہارپوشاٹ سے براہ راست کام لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ خود چھیڑ چھاڑ کر کے سینی کڈ کو اس جنگ پر آمادہ کرے گا اور پھر یہ خوفناک جنگ چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں لڑی جائے گی اور ہمارا کام ہو جائے گا۔ سینی کڈ کے ہاتھوں ہم ہارپوشاٹ کو ختم کرا دیں گی۔ آپ کی کیا رائے ہے؟"

میں سوچ میں ڈوب گیا پھر میں نے کہا۔ "سب سے پہلے سینی کڈ کو مسلح کرنے کا معاملہ ہے۔ میرا خیال ہے اسے اسلحہ فراہم کرنے کے لیے کسی مناسب جگہ کی تلاش پر زور دینا چاہیے۔ بعد کے منصوبے حالات کے مطابق ہوں گے۔"

ہاربٹ ڈیکورا خوشی سے تیار ہوگیا اور ہم دونوں نے ہیلی کاپٹر سے تیار کی گئی فلم بار بار دیکھی۔ بارسلونا کے نواح میں اور خاص طور سے جزیرہ لامانٹ کے دوسرے حصے میں جہاں ترائی کا علاقہ تھا۔ اسٹیمر واقعی نہیں چل سکتے تھے' لیکن میری تیز نگاہوں نے ایک ایسا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

حصہ تلاش کرلیا جو کار آمد ہوسکتا تھا۔ اس کے بارے میں' میں نے فلم اسٹل کرا کے ہاربٹ سے گفتگو کی۔

"جزیرے کا یہ حصہ اس چھوٹے سے ٹاپو سے ملتا ہے اور اس طرف سمندر اتنا تیز نہیں ہے۔ ہاں لیکن اتنا کام ضرور کرنا ہوگا ہمیں کہ اسلحہ اس ٹاپو پر پہنچا دیا جائے اور وہاں سے اسے ترائی کے علاقے میں لایا جائے ہاربٹ اس علاقے کو دیکھنے لگا اور بہت دیر تک دیکھتا رہا پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔"

"بات تو بالکل درست ہے' لیکن یہ ٹاپو بظاہر خالی ہی نظر آتا ہے اور یہاں ان درختوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اس ٹاپو کی نوعیت کیا ہے۔ کیا آپ اس کے بارے میں تفصیلات جانتے ہیں؟"

"نہیں۔ جزیرہ لامانٹ اور اس کے نواحی علاقوں میں یہ دیکھنا پڑے گا کہ یہ ٹاپو کس نوعیت کا حامل ہے۔ میرا خیال ہے تم یوں کرو ہاربٹ کہ ہم دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ تم مکمل طور پر ہارپوشاٹ کو ٹریس کرو اور میں سینی کڈ کو دیکھتا ہوں۔"

"یہ ذرا مشکل رہے گا۔ مافیا کے اپنے اصولوں کے خلاف ہے یہ بات' لیکن یوں کیا جاسکتا ہے کہ پہلے ہم ہارپوشاٹ سے ملاقات کرلیں اور اس سے اس موضوع پر بات کرلیں۔ اس کے بعد اگر آپ چاہیں تو اپنا کام الگ رہ کر سرانجام دے سکتے ہیں۔ یہ جنگ بے شک ایک روزہ ہوگی یا پھر ممکن ہے اس کا دائرہ کار بڑھ جائے' لیکن اس کے لیے ہمیں انتظامات طویل تر کرنے ہوں گے۔ بات حکومت اسپین کی بھی ہے۔ ظاہر ہے یہ جزائر اس کے کنٹرول میں ہیں۔ اسی طرح لامانٹ پر سرکاری ایجنسیاں ضرور ہوں گی' اور اگر کسی شکل میں حکومت اسپین اس میں شامل ہوگئی جیسا کہ اسے ہونا چاہیے۔ اگر اس قسم کی گڑ بڑ ہوئی تو پھر ہمارا کام مشکل ہو جائے گا۔ یعنی وہ نہیں ہوسکے گا جو ہم چاہتے ہیں۔"

ہم دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا اور یہ طے ہوگیا کہ اس منصوبے کے تحت پہلے ہم ہارپوشاٹ سے ملاقات کرلیں۔ اس سلسلے میں ہمیں اپنا حلیہ تبدیل کرنے کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ تمام تر معاملات طے کرنے کے بعد ہم لامانٹ میں ہارپوشاٹ کی جانب چل پڑے۔ جزیرہ لامانٹ میں ہاپوشاٹ اور اس کی بیوی سی گورا نے ہمارا شاندار

استقبال کیا۔ ہارپوشاٹ ایک خوبصورت آدمی تھا۔ تیز و طرار اور اچھی پرسنالٹی کا مالک۔ اس نے مجھے لیتھ اشمیر کی حیثیت سے تعظیم دی اور ہاربٹ ڈیکورا کے سامنے سر خم کیا۔ کہنے لگا۔

"مسٹر لیتھ اشمیر بہت بڑی شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ ہمارے سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسپین میں جو اہمیت رکھتے ہیں اس سے کسی طور نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ میرے لیے یہ بہت بڑی بات ہے کہ مجھے لیتھ اشمیر کے نیاز حاصل ہوئے۔ آپ لوگ تشریف لائیے۔ میں آپ کا استقبال کرتا ہوں اور آپ کے یہاں آنے پر اپنی بے پناہ خوشی کا اظہار.........."

سی گورا شاید ہارپوشاٹ کے معاملات میں بہت زیادہ دخیل تھی۔ ویسے بھی بڑی حسین عورت تھی۔ نجانے کیوں اس کے چہرے پر ایک شرافت پائی جاتی تھی۔ ہارپوشاٹ جیسے آدمی کی بیوی کی یہ کیفیت ذرا سی تعجب خیز تھی لیکن بہرحال ہر حال کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس کے انداز میں ایک احترام تھا اپنے شوہر کے لیے' جو کم از کم ان علاقوں میں تصور نہیں کیا جاسکتا۔ بہرحال یہ بے پناہ محبت ہو سکتی تھی۔ ان لوگوں نے ہمارے لیے شاندار انتظامات کیے اور ضروری امور سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ہاربٹ ڈیکورا کی فرمائش پر ہارپوشاٹ نے یہاں لامانٹ میں اپنی تمام تفصیلات بتائیں اپنے آدمیوں کی تعداد۔ قرب و جوار میں جس طرح اس نے اپنے تحفظ کا بندوبست کیا تھا وہ اور ایسی تمام چیزیں جن کے بارے میں اس وقت معلومات حاصل کرنا ضروری تھا۔ ان تمام تفصیلات کا علم ہوگیا تو پھر ہاربٹ ڈیکورا نے اس سے دوسرا سوال کیا۔

"سینی کڈ سے تمہارے معاملات آج کل کیسے چل رہے ہیں ہارپوشاٹ؟"

"سینی کڈ میرے گلے میں ناسور کے مانند ہے۔ میں اس کی وجہ سے سخت نقصانات اٹھاتا رہتا ہوں۔ میری آرزو ہے کہ اور کچھ ہوسکے یا نہ ہوسکے لیکن سینی کڈ میرے راستے سے ہٹ جائے۔ میں نے اس سلسلے میں ایک دوبارہ رابطے بھی کیے ہیں لیکن مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔ ایک بار پھر مسٹر ہاربٹ میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس علاقے میں سینی کڈ نہیں موجود ہونا چاہیے۔ خواہ کسی بھی شکل میں ہو۔ وہ میرے راستے روکنے کا باعث بنتا رہتا ہے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"تمہاری یہ درخواست یقینی طور پر ہائی کمان کی نگاہوں میں ہوگی لیکن ہائی کمان کی جانب سے فیصلے فہرست کے مطابق ہوتے ہیں۔ کون سے مسئلے کو کس وقت دیکھا جائے اس کی ترتیب بھی ضروری ہوتی ہے۔ بہرحال ہم اس وقت اسی مقصد کے تحت تمہارے پاس آئے ہیں۔"

"آہ میرے لیے تو یہ بہت بڑی خوشخبری ہے۔ اصل میں یہاں لامانٹ میں' میں نے اپنے مکمل اختیارات قائم کرلیے ہیں لیکن سینی کڈ میرے ہر مسئلے سے انحراف کرتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان یہ چپقلش چل رہی ہے۔ وہ اس علاقے میں اپنی برتری کا اعلان کرنا چاہتا ہے اور اگر یہ برتری اسے حاصل ہو جائے تو یوں سمجھ لیجیے مسٹر ہاربٹ کہ مافیا کو اس علاقے میں بدترین نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لامانٹ کی جغرافیائی حیثیت ایسی ہے کہ اگر ہمیں اس پر مکمل کنٹرول حاصل ہو جائے تو ہمارے بہت سے مفادات حاصل ہوسکتے ہیں۔ بہرحال یہ خوشخبری میری لیے بڑی اہمیت کی حامل ہے اور میری آرزو ہے کہ اس کے لیے مجھے گائیڈ کیا جائے۔"

"اس وقت تمہارے پاس جو افراد موجود ہیں کیا یہ سب سینی کڈ سے انحراف کرسکتے ہیں؟"

"ان میں سے ہر ایک صرف وہ کرنا ہے جس کی خواہش میرے دل میں ہو اور یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ یہ بہترین لڑاکے ہیں ان کی بقا بھی اسی میں ہے۔"

"گویا وہ لوگ علاقائی بنیاد پر نہیں سوچتے۔"

"علاقائی بنیاد پر؟"

"میرا مطلب ہے وہ سب ایک خطے بلکہ ایک جزیرے کے رہنے والے ہیں۔ اسی طرح ان کے درمیان زمین کی محبت کا رشتہ تو موجود نہیں ہے۔"

"زمین کیا ہے۔ بلکہ ان کا ذاتی نظریہ بھی یہی ہے کہ لامانٹ میں مجھے اقتدار حاصل ہو ورنہ دوسری صورت میں وہ خود فنا ہو جائیں گے۔"

"ہتھیار تمہارے پاس کافی تعداد میں موجود ہیں۔"

"ہاں۔ ہمارے پاس ہتھیاروں کی کیفیت اطمینان بخش ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی اصل میں ہمیں کوئی ایسا ذریعہ حاصل ہونا چاہیے جس سے ہم ترائیوں میں چھپے

ہوئے سینی کڈ کے آدمیوں کو نشانہ بناسکیں۔"

"ترائی کا علاقہ جو پہلے باغات سے چھپا ہوا تھا۔ اب اس کے ڈھلان تو سپاٹ ہو چکے ہیں اگر تم ان ڈھلانوں سے نیچے اترو اور خاموشی سے ان چٹانوں تک پہنچ جاؤ تو وہاں مورچہ بندی کرکے تم سینی کڈ کے قبیلے کو نقصان پہنچا سکتے ہو۔"

"ایسا ہو سکتا ہے جناب لیکن اس کے لیے سرکاری ایجنسیوں کی مداخلت کا خطرہ ہے۔"

"اور کچھ۔"

"نہیں جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے سینی کڈ کے پاس ہتھیار موجود نہیں ہیں اس طرح ہمیں اس پر فوقیت حاصل ہو گئی' لیکن حکومت اسپین کی طرف سے اگر مداخلت نہ ہو۔"

ہاربٹ ڈیکورا نے مجھے دیکھا۔ میں نے کہا۔

"قبیلوں میں اکثر جنگیں ہو جایا کرتی ہیں۔ سرکاری ایجنٹ زیادہ سے زیادہ اپنی حکومتوں کو اطلاع کر دیتے ہیں' لیکن اگر یہ ایجنٹ ہمارے قبضے میں ہو اور کام ہو جائے تو بعد کے معاملات تو بہ آسانی سنبھالے جاسکتے ہیں۔"

ہارپوشاٹ نے چونک کر مجھے دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر لیتھ اشمیر یقینی طور پر ناقابل یقین کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہمارے لیے تو مشکل ہو جائے گی' لیکن انہیں اس کام کی انجام دہی میں اپنی حیثیت اور اپنا اختیار استعمال کرنا ہوگا۔"

"میں ہر کام سادگی سے کرنا چاہتا ہوں۔ پولیٹیکل ایجنٹ کے بارے میں کیا ہارپوشاٹ نہیں جانتا کہ وہ کہاں مقیم ہے اور اس کا کیا مقام ہے؟"

"کیوں نہیں جناب' پولیٹیکل ایجنٹ مسٹر مارون اپنی فیملی کے ساتھ ایک خوبصورت علاقے کے ایک بنگلے میں رہتے ہیں۔ ان کی دو بیٹیاں ہیں اور بیوی ہے۔ بہت اچھے آدمی ہیں مجھ سے اکثر ملاقاتیں رہتی ہیں۔"

"تو پھر ٹھیک ہے مسٹر ہارپوشاٹ' انہیں خاموشی کے ساتھ وہاں سے ہٹا کر ایک دوسرے مکان میں منتقل کر دیا جائے اور اسی مکان کو ان کی عارضی قیام گاہ یا پھر قید خانہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

قرار دیا جائے یہی مناسب ہوگا۔ بعد میں ہم ان کی زبان بندی کے لیے کوئی کارروائی کرلیں گے۔ مثلاً" ان کی دونوں بیٹیاں.........."

ہارپوشاٹ پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا پھر مسکرا کر بولا۔

"دونوں نوجوان لڑکیاں بہت خوبصورت ہیں۔"

میں نے خونخوار نگاہوں سے ہارپوشاٹ کو دیکھا اور پھر سرد لہجے میں بولا۔

"مسٹر ہارپوشاٹ جو کام میرے ذریعے سرانجام دیا جائے۔ اس میں اپنی طرف سے کوئی جملہ شامل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مجھے مجبور کر دیا جائے کہ پہلے میں خود سے آگے بولنے والوں سے نمٹ لوں۔"

"سوری مسٹر اشمیر۔ ویری سوری۔"

یہاں ہاربٹ ڈیکورا نے بھی میری موافقت کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ بات نظر میں رکھنی چاہیے کہ مسٹر لیتھ اشمیر ایک قبیلے کے روحانی پیشوا ہیں۔ ہمارے لیے انتہائی محترم اور روحانی شخصیت کے مالک۔ کیا ان کے سامنے کوئی فضول بات کرنا مناسب ہوگا؟؟"

"مجھے احساس ہے جناب اور میں اس کے لیے شرمسار ہوں۔" ہارپوشاٹ نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"میرے لیے جو حکم ہے فرما دیجیے۔"

"مسٹر ہاربٹ۔ آپ کا یہاں قیام کرنا بے حد ضروری ہے مجھے واپس بارسلونا جانا ہوگا تاکہ دوسرے انتظامات کر سکوں۔ ابھی جلد بازی مناسب نہیں ہے ہم رفتہ رفتہ ہی سہارے کام کریں گے۔ اس دوران ہارپوشاٹ کی تیاریوں کا جائزہ لیجیے اور اس کے ہتھیاروں کا بھی۔ میرا مطلب ہے کہ اگر بہت زیادہ خونریزی نہ ہو تو بہتر ہے سیتی کڈ کو آسان طریقوں سے قابو میں کرلیا جائے یہ مناسب ہوگا۔"

ہاربٹ میرا مطلب سمجھ گیا تھا۔ اس نے کہا۔

"پولیٹیکل ایجنٹ پر کب ہاتھ ڈالنا ہے؟؟"

"جب میری طرف سے اشارہ موصول ہو جائے۔" میں نے جواب دیا۔ یہ بات طے ہوگئی اور اس کے بعد میرا بارسلونا واپس آنا ضروری تھا۔ تقریباً" تمام انتظامات ہوگئے

تھے۔ جزیرہ لامانٹ سے بارسلونا تک کی واپسی کا سفر بے شمار سوچوں کے درمیان گزارا۔ ہر چند کہ یہ سارا معاملہ میرے لیے براہ راست نہیں تھا۔ میرا سب سے پہلا کام تو ریوڈی اسمتھ کا حصول تھا' لیکن بالکل اتفاقیہ طور پر مافیا کی جانب سے ایک ذمے داری میرے سپرد کر دی گئی تھی تو اب مافیا میں اپنے قدم جمانے کے لیے مجھے یہ ذمے داری سرانجام دینی تھی اور اس سے مستقبل میں مجھے بہت سے فائدے حاصل ہو سکتے تھے۔ چنانچہ میں نے یہ غم کھانے کا فیصلہ کرلیا۔ البتہ دل اس بات پر خاصا الجھا ہوا تھا کہ اس مسئلے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے جبکہ معاملہ بہت بڑا ہے' پھر اپنے آپ کو یکسو کرلیا۔ اب یہ جو کچھ بھی ہے اسے کرنا ہی ہے۔ مجبوری ہے۔

بارسلونا آنے کے بعد میں نے سب سے پہلے جو کام کیا وہ میریسا بارٹی کی طلبی تھی۔ جالب نعمان نے میریسا بارٹی کو جو ذہنی ڈوز دیا تھا وہ اتنا شاندار تھا کہ میں بعض اوقات فخر محسوس کرتا تھا۔ یہ جدید ترین لوگ جو اعلیٰ درجے کے سائنسی عمل سرانجام دے کر اپنے کارنامے ترتیب دیتے ہیں۔ اب کسی بھی طور مجھ سے آگے نہیں تھے۔ میرے ڈائمنڈ سٹی پر اس سے اعلیٰ درجے کام ہو رہے تھے۔ میرے پاس وہ بریف کیس اب بھی موجود تھا جس میں رشید ناگی نے مجھے بہت سے شعبدے دیے تھے ابھی دور دور تک ان شعبدوں کے استعمال کا کوئی موقع نظر نہیں آتا تھا اور ابھی میں نے انہیں محفوظ کر رکھا تھا۔ خود لیتھ اشمیر بھی بہت ذہین آدمی تھا اور روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر پر فوقیت رکھتا تھا کہ اس کے پاس سائنسی ذرائع موجود تھے۔ وہ آنکھیں مجھے اب بھی یاد تھیں جو مسٹر رابنس لے کر گئے تھے اور وہ اپنی جگہ بہت بڑی حیثیت رکھتی تھیں' لیکن اب میریسا بارٹی پوری طرح میرے ٹرانس میں تھی۔ میری طلبی کے بارہ گھنٹے بعد وہ بارسلونا پہنچ گئی۔ اس کے انداز میں نہایت عقیدت تھی۔ میں نے اسے فوراً" طلب کرلیا تھا۔ یہاں کا طریقہ کار میں نے وہی رکھا تھا۔ ہینی بال میرے مفادات کا نگراں تھا اور کسی کے فرشتوں کو بھی یہ احساس نہیں ہو سکا تھا کہ مسٹر لیتھ اشمیر کی شخصیت تبدیل ہو گئی ہے۔ اس میں کچھ تو میری کارروائی شامل تھی اور کچھ تقدیر کا معاملہ بھی تھا کہ ان لوگوں کو کوئی احساس نہیں ہو سکا تھا۔ میریسا بارٹی کے ساتھ میں نے تنہائی میں ملاقات کی اور کہا۔

"میریسا' اسپین میں تمہارا اثر و رسوخ بہت زیادہ ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

میرے اس معاملے میں نہایت کارآمد ثابت ہو سکتی ہو۔"

"مقدس اشمیر مجھے حکم دیں کیا چاہتے ہیں؟"

"مجھے اسلحے کی ایک بڑی کھیپ درکار ہے' یہ اسلحہ ہلکا ہونا چاہیے لیکن موثر۔"

"کتنی بڑی کھیپ درکار ہے؟" میں اسے تفصیلات بتانے لگا۔ میریسا سنتی رہی پھر اس نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو ہم اسپین کے سرکاری اسلحہ ڈپو پر چھاپا مار کر یہ اسلحہ چرا لیں۔"

"نہیں بالکل نہیں کیونکہ اسلحہ کی چوری کے بعد جب اسے استعمال کیا جائے گا تو یہ بات منظر عام پر آجائے گی کہ وہ اسلحہ چوری کر کے کہاں استعمال کیا گیا۔ کیا تمہاری نگاہوں میں ایسے کچھ لوگ نہیں ہیں جو اسلحے کی اسمگلنگ کرتے ہوں اور وہ ہمیں ہمارا مطلوبہ اسلحہ سپلائی کر دیں۔"

"بالکل ہے چیف' ایسی کوئی بات نہیں ہے مطلوبہ اسلحہ آسکتا ہے لیکن اس کے آنے میں پندرہ سے بیس دن لگ جائیں گے۔"

"میں یہ وقت تمہیں دے سکتا ہوں۔"

"تو پھر ٹھیک ہے اسلحہ کہاں پہنچانا ہے۔" اس نے سوال کیا اور جواب میں میں نے اسے وہ فلم دکھائی اور میریسا بڑے غور سے یہ فلم دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

"گویا اسلحہ جزیرہ لامانٹ کے ترائی کے حصے میں پہنچانا ہے' آپ اس کے لیے فکر کیوں کرتے ہیں چیف' ہم اسے بحری جہاز کے ذریعے لامانٹ کی ترائیوں تک پہنچا سکتے ہیں۔"

"وہاں تیز سمندر ہے۔"

"بحری جہاز کے لیے تیز نہیں ہے اسٹیمر تو البتہ وہاں نہیں جا سکیں گے۔"

"نہیں میں نے اس کے لیے ایک اور پوائنٹ منتخب کیا ہے۔" میں نے کہا اور میریسا کو اپنا منصوبہ بتانے لگا۔ وہ غور کرتی رہی پھر اس نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے بہت تھوڑا سا فاصلہ ہے ذرا سا رسک لینا پڑے گا ہمیں' لیکن میرا خیال ہے یہ ممکن ہے۔"

"تو پھر میریسا تم دیر کے بغیر روانہ ہو جاؤ' اسلحے کی ادائیگی جس شکل میں بھی چاہو' میں تمہیں کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

"ڈالر کی شکل میں ہو سکتی ہے چیف' صرف ڈالر کی شکل میں۔"

"تمہیں یہ رقم میڈرڈ میں ہی مل جائے گی۔" میں نے جواب دیا اور میریسا نے گردن خم کر دی۔

اسلحے کے لیے رقم کی فراہمی کوئی مشکل نہیں تھی کیونکہ یہاں میں نے مافیا کے اثاثوں کی تفصیل پڑھی تھی' مافیا کے اخراجات کے لیے بہت بڑے بڑے اکاؤنٹس کھلے ہوئے تھے اور یہاں سے رقم کا حصول کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ یہ اکاؤنٹس لیتھ اشمیر کے نام پر نہیں تھے بلکہ ایک الگ نام تھا اور اس کے لیے چیک بکیں موجود تھیں جن پر سائن کیے ہوئے تھے۔ بہت سنسنی خیز طریقہ کار تھا لیکن بہرطور مافیا کا معاملہ تھا اور اس کے کام ایسے ہی ہوتے ہیں۔

ادھر ہاربٹ ڈیکورا ہار پوشاٹ کے ساتھ اپنے کام میں مصروف تھا' لامانٹ سے رابطہ قائم ہوتا رہتا تھا اور ہاربٹ ہی نے مجھے بتایا تھا کہ پولیٹیکل ایجنٹ سے اس نے دوستی کر لی ہے اور وقت مقرر پر اسے اغوا کر لینا کوئی مشکل کام نہیں ہوگا پھر میریسا نے جب مجھے سگنل دیا کہ ہمارا مطلوبہ جہاز ہمیں حاصل ہو جائے گا تو میں نے اپنے پروگرام کا دوسرا مرحلہ شروع کر دیا۔ لامانٹ میں سینی کڈ تک پہنچنا بے شک ایک مشکل کام تھا لیکن میں نے مشکل کام کا آغاز کر دیا اور وہ راستے اپنائے جہاں سے میں ترائیوں تک پہنچ سکتا تھا۔ میں بالآخر منصوبے طے کر کے لامانٹ میں سینی کڈ کے علاقے کی جانب چل پڑا۔ یہ ایک خطرناک کام تھا لیکن مجھے سرانجام دینا تھا۔ سینی کڈ نے اپنے علاقے میں داخلے کے لیے بڑے مستحکم انتظامات کیے ہوئے تھے اور کسی غیر متعلق شخص کا وہاں پہنچنا ناممکن عمل تھا۔ مجھے فوراً بندوقوں کے نشانے پر لے لیا گیا اور میں بڑے اعتماد کے ساتھ اندر داخل ہو گیا۔ پہرداروں نے مجھ سے سوال کیا کہ میں کون ہوں اور یہاں کیوں آیا ہوں تو میں نے پرجلال لہجے میں کہا۔

"میرا نام لیتھ اشمیر ہے۔ اشمیرس قبیلے کا روحانی پیشوا ہوں' سینی کڈ سے ملنا چاہتا ہوں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

وہ لوگ مودب ہوگئے' غالباً اشمیرس قبیلے کے روحانی پیشوا کے بارے میں انہیں بھی معلومات حاصل تھیں۔ مجھے عزت و احترام کے ساتھ ایک عمارت میں پہنچا دیا گیا اور یہاں سینی کڈ نے میرا پرجوش استقبال کیا۔ اس کے ساتھ ایک بے حد حسین لڑکی موجود تھی۔ وہ اسپین کے روایتی نقوش رکھتی تھی' گہری سیاہ آنکھوں والی یہ لڑکی گہری نگاہوں سے میرا جائزہ لے رہی تھی۔ سینی کڈ بھی ایک خوب صورت نوجوان تھا۔ یونانی خدوخال رکھتا تھا' شکل و صورت سے اسپینی تو معلوم ہی نہیں ہوتا تھا' اس نے کہا۔

"مقدس روحانی پیشوا کی خدمت میں خود ایک بار حاضر ہو چکا ہوں اور اپنی دلی عقیدت کا اظہار کر چکا ہوں مجھے حیرت ہے کہ معزز لیتھ اشمیر نے ایسے گھٹیا سے علاقے میں مجھ جیسے ناکارہ آدمی کو یہ عزت کیوں بخشی ہے۔"

میں نے اس سے کہا۔ "میں تم سے بہت اہم گفتگو کرنے آیا ہوں سینی کڈ اور اس کے لیے میں تنہائی چاہتا ہوں۔"

"میرینا کڈ میری بیوی ہے اور بیوی سے زیادہ میری مشیر کار آپ اس پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں' باقی اطراف میں مستحکم کیے دیتا ہوں' آپ کو تمام گفتگو میں کسی مداخلت کا خطرہ نہیں رہے گا لیکن اس سے پہلے مجھے یہ عزت بخشی جائے کہ جو طلب ہو اسے بیان کر دیا جائے۔"

"کوئی بھی ٹھنڈا مشروب۔" میں نے جواب دیا اور سینی کڈ کی بیوی نے اس کا انتظام کر لیا۔ سینی کڈ خود بھی بہت تیز معلوم ہوتا تھا' اس نے زیادہ چاؤ چونچلے نہیں کیے بلکہ مشروب کے گلاس سرو ہوتے کے فوراً بعد اس نے اپنی بے تابی کا اظہار کر دیا' کہنے لگا۔

"معزز لیتھ اشمیر جو کچھ بھی کہنا چاہتا ہے' اس میں دیر نہ کی جائے کیونکہ میں شدید سنسنی کا شکار ہو چکا ہوں۔"

"سینی کڈ اسپین کے نواحات پر میری نگاہ رہتی ہے اور شاید تمہیں اس بات کا علم نہ ہو کہ میں دوسروں کے کچھ مفادات کے لیے بھی کام کرتا ہوں۔"

سینی کڈ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے کہا۔

"اگر گستاخی نہ تصور کی جائے اور لیتھ اشمیر مجھے اجازت دیں تو میں یہ اظہار کروں

کہ میں جن حالات سے گزرا ہوں' ان میں اپنے آپ کو قائم رکھنے کے لیے مجھے اپنی آنکھیں بھی کھلی رکھنی پڑی ہیں۔ مجھے معاف کیا جائے کہ یہ بات میرے علم میں آئی ہے کہ معزز لیتھ اشمیر بارسلونا میں مافیا کے مفادات کی نگرانی کرتے ہیں۔" میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے کہا۔

"اور دلچسپ بات یہ ہے کہ مجھے ایسے باخبر نوجوان پسند ہیں' یہ تمہاری خوبی ہے سینی کڈ کہ اس چھوٹی سی عمر میں تم نے اپنے تجربے کی وسعتوں کو محدود نہیں کیا ہے' میں اس بات سے انحراف نہیں کرتا۔"

سینی کڈ مسکراتا رہا۔ میں نے کہا۔ "لامانٹ میں ہارپوشاٹ مافیا کا ایک کارکن ہے لیکن ہم اس کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں جبکہ تم نے سینی کڈ اس مختصر وقت میں اور انتہائی محدود وسائل کے ساتھ اپنے آپ کو خاصا مستحکم کر لیا ہے۔ مافیا ہارپوشاٹ اور تم پر گہری نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ اصل میں ہمیں ایسے ہی لوگ درکار ہوتے ہیں جو شاندار کارکردگی کے مالک ہوں اور وہ جو اپنی طاقت پر نازاں ہو کر خود کو ساکت کر لیتے ہیں ہمارے لیے تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں اور ہم ایسے لوگوں کو ناپسند کرتے ہیں' ہارپوشاٹ اپنی قوت پر نازاں ہو کر ساکت ہو گیا ہے اور پچھلے بہت سے معاملات میں وہ ناکارہ ہو گیا ہے' سینی کڈ کیا تم لامانٹ میں ہارپوشاٹ کی جگہ لینا پسند کرو گے؟"

سینی کڈ کے چہرے پر جوش کے آثار پھیل گئے۔ اس نے پتھریلی آواز میں کہا۔

"معزز لیتھ اشمیر' میں اس بارے میں کیا کہوں' میں اگر یہ کہوں کہ میری زندگی کی سب سے بڑی آرزو یہی ہے کہ میں لامانٹ پر اپنا اقتدار مکمل کر لوں تو غلط نہیں ہو گا۔ اگر لامانٹ میں ہارپوشاٹ کو مافیا کا تعاون نہ حاصل ہوتا تو میں اس کی تمام تر قوت کو ناکام بنا کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیتا۔ اس نے ہمارے لیے جس طرح کانٹے بوئے ہیں ان کی وجہ سے ہم ترقی نہیں کر سکے۔ وہ خود بھی محدود ہے اور صرف بیرونی عوامل پر تکیہ کرتا ہے جبکہ لامانٹ میں اتنے وسائل موجود ہیں کہ اگر انہیں صحیح استعمال کیا جائے تو اسپین میں لامانٹ کو ایک شاندار مقام مل سکتا ہے۔ ہارپوشاٹ نے لامانٹ کو پسماندہ رکھا ہے۔ وہ نہ خود کچھ کرتا ہے' نہ کسی اور کو کچھ کرنے دیتا ہے' بہرحال ابھی یہ سب کچھ ایک دیوانے کا خواب ہے لیکن مجھے اگر موقع مل جائے تو میں لامانٹ کو ایک ایسا علاقہ بنا دوں کہ بالآخر

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

حکومت اسپین میرے سامنے جھکنے پر مجبور ہو جائے۔"

"میں جانتا ہوں کہ تم ایسا کر سکتے ہو اور مافیا بھی یہ بات جانتی ہے بہرحال اب وہ مناسب وقت آگیا ہے جب تم اپنا مقام حاصل کرلو اس کے لیے تمہیں ہارپوشاٹ سے جنگ کرنا ہوگی۔"

سینی کڈ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھنے لگا پھر اس نے مایوسی سے کہا۔

"ہمارے پاس افرادی قوت موجود ہے لیکن ہتھیار نہیں ہیں۔"

"ہتھیار تمہیں مافیا فراہم کرے گی۔"

"اگر مجھے ہتھیار مل جائے تو میں ہارپوشاٹ کو کتے کی موت ماروں۔"

"تمہارے لیے ہتھیاروں کا بندوبست ہوچکا ہے اور بہت جلد وہ تمہارے پاس پہنچ جائیں گے بشرطیکہ تم خلوص دل سے مافیا کی رکنیت اختیار کرنے کا فیصلہ کرو۔"

"اس سلسلے میں' میں صرف ایک ہی بات کہہ سکتا ہوں' مافیا اپنی وہ تمام شرائط مجھے فراہم کردے جس کے تحت مجھے اس کے درمیان کوئی مقام دیا جاسکے۔ میں انہیں سننے سے پہلے منظور کرتا ہوں اور ان کی تکمیل کے لیے زندگی کی بازی لگانے کو تیار ہوں۔"

"تو پھر میرے پاس مافیا کی رکنیت کے یہ فارم موجود ہیں' انہیں دیکھو اور بھردو۔ یوں سمجھ لو مافیا اس خطے پر تمہارا اقتدار پسند کرتی ہے اور تمہیں یہ اعزاز دیا جارہا ہے۔"

فارم میں اپنے ساتھ لایا تھا اور میں نے وہ فارم سینی کڈ کے حوالے کردیے اور کہا۔

"اس کے لیے تمہیں تمہارا مطلوبہ وقت دیا جاسکتا ہے۔" سینی کڈ بہت زیادہ جذباتی ہوگیا تھا۔ اس نے اپنی بیوی کی جانب دیکھا اس کی بیوی اس کا مطلب سمجھ کر ایک قلم نکال لائی۔ میں مسکرا دیا اور کہا۔

"شاید تم جلد بازی کررہے ہو۔"

"نہیں معزز لیتھ اشمیر بلکہ میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس کام کے لیے ایک لمحہ بھی دیر کرنا میرے لیے ممکن نہیں' آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہ فارم بھردوں۔"

میں نے شانے ہلا دیے۔ میں بھی برق رفتاری سے یہ کام چاہتا تھا۔ سینی کڈ نے تمام ضروری کارروائیاں مکمل کیں اور فارم میرے سامنے پیش کردیا جسے دیکھ کر میں نے

رول کردیا اور کہا۔

"اب اگر تم مافیا کے چنگل سے نکلنا بھی چاہو تو تمہارے لیے یہ ممکن نہیں ہوگا سینی کڈ۔"

"سینی کڈ مسکرا دیا اور بولا۔"

"لیکن میں چاہوں جب ناں' میں تو اس میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔"

"اس فارم کی تکمیل کے بعد تم ہمارے معزز ساتھی بن چکے ہو۔ اب پوری تفصیل سنو' ہمیں یقین تھا کہ تم مافیا کی رکنیت پسند کرو گے چنانچہ ہم نے ہارپوشاٹ کے خلاف کام شروع کردیا ہے۔ ہارپوشاٹ کو یہ بتایا گیا ہے کہ مافیا سینی کڈ کے خلاف کام چاہتی ہے اور اس بات کی خواہش مند ہے کہ ہارپوشاٹ لامانٹ پر اپنا اقتدار قائم کرلے۔ ہارپوشاٹ ترائی پر حملہ کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہے اور مافیا کا ایک ایجنٹ وہاں اس کی رہنمائی کررہا ہے' اس ایجنٹ نے حکومت اسپین کے پولیٹیکل ایجنٹ کو اپنے قبضے میں کرلیا ہے تاکہ اس جنگ کے دوران حکومت اسپین کوئی مداخلت نہ کرسکے لیکن اصل میں اس حملے پر آمادہ اس لیے کیا گیا ہے کہ قبائلی جنگلات میں اس جنگ کو ایک عام جنگ قرار دیا جائے اور ہارپوشاٹ کا خاتمہ ہو جائے۔ تمہیں شاید اس بات کا علم بھی نہ ہوتا اور ہارپوشاٹ ایک دن بلندیوں کو عبور کرکے اچانک ہی تم پر حملہ کردیتا لیکن اب صورت حال مختلف ہے۔ وہ یہ کارروائی اب بھی بہت جلد کرے لیکن تم حملہ آوروں کے استقبال کے لیے پوری طرح تیار ہوگے اور اس جنگ کا فیصلہ چند گھنٹوں میں ہو جائے گا کیونکہ اشمیرس قبائل ہارپوشاٹ پر عقب سے حملہ کریں گے اس طرح وہ دونوں سمت سے گھیر کر بہ آسانی فنا ہو جائے گا اور اس کے بعد تمہیں بلندیوں کا اقتدار بھی حاصل ہو جائے گا۔" سینی کڈ کی آنکھیں جیسے نشے میں ڈوب گئی تھیں' غالباً یہ اس کی دلی آرزو تھی اور نجانے کب سے وہ اس بات کا خواہش مند تھا۔ میں اس کی دلی کیفیات نوٹ کررہا تھا اور دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔ کیا نشہ ہوتا ہے اقتدار کا بھی' انسان اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔

کچھ دیر کے بعد سینی کڈ نے کہا۔ "معزز لیتھ اشمیر کیا میں دنیا کا خوش نصیب ترین انسان نہیں ہوں کہ بیٹھے بٹھائے مجھے اتنی بڑی دولت مل رہی ہے۔ میں ایک بار پھر اس کا

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکوں گا کہ مافیا کی رکنیت میری دلی آرزو تھی اور میں حسرت سے یہ سوچتا تھا کہ نجانے کب میں اس قابل بن سکوں گا' بن بھی سکوں گا یا نہیں' مجھے قبول بھی کیا جائے گا یا نہیں لیکن اب یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور معزز لیتھ اشمیر' اشمیرس قبائل بھی میری مدد کر رہے ہیں۔"

"ہاں تمہیں لامانٹ پر اقتدار دلانے کے لیے ہم کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتے' اشمیرس قبائل بلندیوں کے علاقے میں پہنچیں گے' اس امکان کے ساتھ کہ اگر ہارپوشاٹ کو سخت مقابلہ کرنا پڑے تو اشمیرس قبائل اس کی مدد کے لیے موجود ہوں لیکن درحقیقت ان کا کام یہ ہوگا کہ جیسے ہی ہارپوشاٹ اپنے آدمیوں سمیت ترائیوں میں اس پوائنٹ پر پہنچے گا جہاں سے تم اسے نشانے پر لے سکو' عقب سے اشمیرس قبائل اس پر حملہ کر دیں گے سامنے سے تم' اس طرح وہ پس کر رہ جائے گا اور اس کی ایک نہیں چل سکے گی۔ پولیٹیکل ایجنٹ ہمارے قبضے میں ہے بعد میں اسے اس بات پر آمادہ کرلیا جائے گا کہ وہ اپنی زبان بند رکھے اور حکومت کو اس معاملے میں ملوث نہ ہونے دے' یوں تمہیں بلندیوں کی قوت بھی حاصل ہو جائے گی اور اس کے بعد تمہارے وسائل بڑھ جائیں گے' مافیا تمہیں بہت بڑا فنڈ دے گی تاکہ تم لامانٹ میں اپنی حیثیت مستحکم کرسکو۔"

"یہ دن میری زندگی کا سنہرا دن ہے' کاش میں اپنے جذبات کا صحیح طور پر اظہار کر سکتا۔"

"ہتھیاروں کے حصول کے لیے ہم نے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے اس کی تفصیل سن لو۔"

میں سینی کنڈ کو وہ تمام تفصیلات بتانے لگا پھر میں نے کہا۔

"اور اس وقت تک جب تک کہ یہ سارا کھیل مکمل نہیں ہو جائے گا مجھے شاید تمہارے پاس ہی قیام کرنا پڑے۔"

"یہ میری خوش بختی کا ایک اور حصہ ہوگا۔" سینی کنڈ نے کہا۔ سینی کنڈ سے آخر یہ تمام گفتگو مکمل ہو چکی تھی اور میں اس گفتگو سے مطمئن تھا۔ چنانچہ سینی کنڈ نے وہیں میرے قیام کا بندوبست کر دیا' بہت ہی اچھا انسان تھا۔ اس نے میری بہترین تواضع کی مجھے اس وقت تک قیام کرنا تھا جب تک میریسا اپنے کام سے فارغ نہ ہو جائے۔ انتظام اس

علاقے میں رہ کر میریسا سے رابطے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا لیکن میریسا کے بارے میں مجھے یہ اندازہ تھا کہ وہ جو کچھ بھی ہے کم از کم ایک ذمے دار عورت ہے اور جو ذمے داری اس نے اپنے سر لی ہے اس کی تکمیل کرے گی اور اس کے بارے میں میرا یہ اندازہ غلط نہیں نکلا۔

یہاں ترائی میں قیام کے پانچویں دن سینی کنڈ کے آدمی میریسا کو لیے ہوئے میرے پاس پہنچے اور انہوں نے بتایا کہ یہ عورت مسٹر لیتھ اشمیر سے ملنا چاہتی ہے۔ میریسا نے وہی طریقہ کار اختیار کیا تھا جو ہم پہلے سے متعین کر چکے تھے۔ اس نے اسٹیمر کے ذریعے اس علاقے سے یہاں آنے کی کوشش کی تھی جس کا تعین ہم نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بھیانک تجربہ تھا لیکن میریسا کے بارے میں مجھ سے زیادہ اور کون جان سکتا تھا کہ وہ زندگی کو کھیل سمجھتی ہے اور ہر قسم کے خطرات مول لے سکتی ہے' جس اسٹیمر کے ذریعے وہ یہاں تک پہنچی تھی وہ ایک عام اسٹیمر تھا اور اچھے سے اچھا سمندری مہم جو اس اسٹیمر کو ایسے خطرناک سمندر سے گزار کر ایسی جگہ تک لاتے ہوئے ہچکچاتا لیکن میریسا نے یہ کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ میں نے اس کا پُرمحبت استقبال کیا' ویسے یہ بات اطمینان بخش تھی کہ میرے اور میریسا کے درمیان احترام کے تمام رشتے تھے اور میریسا کہیں بھی بے قابو نہیں ہوتی تھی' بہرحال وہ مجھ سے بہت محبت سے ملی اور اس نے مجھے بتایا کہ میری ضرورت کے مطابق تمام انتظامات ہو چکے ہیں اور اس نے مختلف ذرائع سے اسلحے کو یہاں تک پہنچانے کا بندوبست کرلیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس نے لاکو کے کیپٹن کو ٹرانس میں لے لیا ہے اور کیپٹن یہ کار خیر سرانجام دینے کے لیے تیار ہے۔ اس بات پر میں نے ذرا سنسنی محسوس کی تھی۔ میں نے کہا۔

"میریسا کہیں یہاں ہم مار نہ کھا جائیں' میرا مطلب ہے لاکو کا کیپٹن کوئی گڑبڑ نہ کر جائے۔"

میریسا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے کہا۔

"عظیم لیتھ اشمیر آپ کے سامنے میں نہ کوئی بہت بڑی بات کہوں گی اور نہ کوئی دعویٰ کروں گی لیکن معاف کیجئے مرد کی ذات میں اگر یہ کمزوریاں نہ ہوتیں تو درحقیقت دنیا کے جغرافیائی حدود میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوتی' بہت سے ایسے کام ہو چکے ہیں جو

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں ہونے چاہیے تھے لیکن اگر آپ غور کریں تو ان کے پیچھے عورت ہی کی ذہانت اور سحر طرازی کار فرما ہے۔ کپتان میری خواہش سے ذرا برابر انحراف نہیں کرے گا۔ اس کا مجھے پورا پورا یقین ہے بس آپ اجازت دیں یہ کام راتوں رات ہو سکتا ہے کیونکہ تمام اسلحہ لاکو پر بار کر دیا گیا ہے اور لاکو اپنا راستہ بدل کر کچھ وقت کے لیے یہاں آسکتا ہے' کپتان نے تمام ذمے داریاں قبول کرلی ہیں۔"

میں واقعی ششدر رہ گیا تھا۔ میریسا اس قدر کار آمد ثابت ہوگی۔ یہ میں نے نہیں سوچا تھا۔ میں تو بس اسے ساتھ لے ہی آیا تھا اس تصور کے تحت کے ہو سکتا ہے کبھی اسپین میں وہ کسی کام آہی جائے لیکن اس وقت اس کی کارکردگی نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ وہ بڑے کام کی عورت ہے اور اس نے اعتماد قائم کرلیا تھا اور میں آیندہ بھی اس سے بہت کام لے سکتا تھا' خاص طور سے ریوڈی اسمتھ کے اغوا ہی کا معاملہ تھا' تو ریوڈی اسمتھ کے حصول میں بھی اب میریسا ہی کو کسی اچھے پروگرام کے تحت ٹٹ مین کے مقابلے پر لایا جاسکتا تھا۔ میں نے میریسا کو مبارک باد دی اور کہا کہ اگر وہ اس قدر پر اعتماد ہے تو پھر فورا" لاکو کے کپتان سے معاملات طے کرکے اس مسئلے میں قدم اٹھائے' میریسا نے وہ ٹرانسمیٹر میرے سامنے رکھ دیا جس پر لاکو سے رابطہ قائم کیا جاسکتا تھا اور کہنے لگی۔

"مسٹر لیتھ اشمیر' آپ سینی کڈ سے تمام معاملات طے کرنے کے بعد مجھے بتا دیجیے میں وہی وقت کیپٹن کو دیے دیتی ہوں۔" میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلائی اور اس کے بعد سینی کڈ کو طلب کرلیا۔ میں نے سینی کڈ کو میریسا سے متعارف کرا کے اسلحے کے بارے میں تفصیل بتائی اور سینی کڈ انتہائی پر جوش ہوگیا۔ اس نے کہا کہ وہ چند گھنٹوں کے اندر اندر اسلحے کو ریسیو کرنے کا بندوبست کر سکتا ہے اور اس کے لیے اس نے ایک ساحل کا انتخاب بھی کرلیا ہے۔ ہم لوگ وہ ناقابل یقین کارنامہ سرانجام دینے کی تیاریاں کرنے لگے جن کے بارے میں آج تک کبھی کوشش نہیں ہو سکی تھی اور جسے ناقابل عمل سمجھا جاتا تھا۔ بالا آخر میریسا نے لاکو سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کیا' میرے سامنے ہی کپتان سے گفتگو ہوئی تھی' کپتان کو وہ تمام پوائنٹس بتائے جہاں اسے یہ کام کرنا تھا اور بالا آخر وہ تیار ہوگیا۔ اس رات میں نے اور میریسا نے تقریبا" تمام رات جاگ کر اسلحے کی منتقلی کے کام کی نگرانی کی تھی۔ سینی کڈ کے جتنے جوان یہاں موجود تھے انہوں نے نہایت تندی سے

اور بعض جگہ زندگی کی بازی لگا کر اسلحے کو ساحل تک پہنچایا تھا' بہت خطرناک کام سرانجام دیا گیا تھا لیکن بہرحال اس میں مکمل کامیابی حاصل ہوئی اور صبح سورج نکلنے سے غالبا دو پہلے لاکو' لامانٹ سے دور ہٹ گیا اور اسلحے کے بیش بہا ذخائر جن کی قیمت بھی بہت زیادہ تھی لامانٹ کی ان ترائیوں میں پہنچ گئے جہاں آج تک اتنے اسلحے کی صورت نہیں دیکھی جاسکی تھی۔ سینی کڈ تو خوشی سے دیوانہ ہو رہا تھا اسے اپنی کامیابی کا پورا پورا یقین تھا۔ ابھی ہمیں یہاں رک کر اس اسلحے کے استعمال پر بھی اطمینان کرلینا تھا اور اس کے لیے ترائیوں کا وہ آخری حصہ منتخب کیا گیا جہاں سے بلندیوں کا کوئی نشان نظر نہیں آتا تھا۔ سینی کڈ کے آدمی کافی ذہین تھے اور ایک طرح سے یہاں تو میرا کام ختم ہوگیا۔ یہی کام اس پورے کام میں خاصا مشکل تھا اس کے بعد میں میریسا کے ساتھ سینی کڈ سے رخصت ہوا۔ جاتے ہوئے میں نے سینی کڈ کو تمام تفصیلات بھی سمجھا دی تھیں اور وہ ٹرانسمیٹر بھی اسے دے دیا تھا جس کا ایک حصہ میرے پاس موجود تھا اس سے ہم سینی کڈ سے ضروری امور پر انتہائی اہم حالات میں گفتگو کرسکتے تھے پھر مجھے ہارپوشاٹ کے پاس پہنچنا تھا لیکن اس سے پہلے بارسلونا جانا ضروری تھا کیونکہ اشمیرس قبائل کے کچھ افراد کو بھی یہاں لانا ضروری تھا۔ تقریبا" پچاس افراد منتخب کیے تھے میں نے انہیں بارسلونا سے لامانٹ تک پہنچانے کے لیے خاصے پیچیدہ ذرائع اختیار کئے کیونکہ انہیں بھی اسلحے سمیت ہی جانا تھا' اس اسلحے پر بھروسا نہیں کیا جاسکتا تھا جو ہارپوشاٹ کے پاس موجود تھا کیونکہ ہم نے اس کا بغور جائزہ نہیں لیا تھا۔ ہاربٹ ڈیکورا وہیں ہارپوشاٹ کے ساتھ مقیم تھا۔ ایک عجیب و غریب سازش چل رہی تھی جس پر اگر غور کیا جاتا تو مافیا کی کارکردگی کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا تھا کس طرح چالیں چلی جاتی ہیں اور کس طرح یہ تمیز نہیں ہو پاتی کہ وہ دشمنی پر آمادہ ہے یا دوستی پر اس کے لیے دوستوں کی کیفیت بھی بس ایسے مہروں کی سی ہوتی تھی جنہیں ضرورت کے وقت اپنے ہی ہاتھوں سے پٹوا دیا جائے اور کوئی بھی شخص اپنے آپ کو مکمل طور پر محفوظ نہیں کہہ سکتا تھا' بہرطور میں نے اب اس دشت میں قدم رکھ ہی دیا تھا تو ذرا اس کا اچھی طرح مزہ چکھنے کے بعد ہی اس سے علیحدگی اختیار کر سکتا تھا' ابھی تو آغاز تھا' نجانے اس سے میرے اپنے وطن کے مفادات کے لیے کیا کیا فائدے حاصل ہو سکیں۔ بہرحال پچاس آدمیوں کے اس گروہ کے ساتھ میں لامانٹ میں بلندیوں کے علاقے تک پہنچ گیا۔ یہاں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہاربٹ ڈیکورا' ہارپوشاٹ اور اس کی بیوی سی گورا نے ہمارا استقبال کیا تھا۔ ہاربٹ ڈیکورا خاصا مسرور نظر آتا تھا' اس نے ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ ہارپوشاٹ کو کہیں بھی ڈبل کراس کر رہا ہے یوں لگتا ہے جیسے وہ خود بھی ان تمام معاملات کو بھول گیا ہو۔

ہماری نشست ہوئی اور تمام منصوبہ بندی کی جانے لگی' یہاں تک کہ اسی رات یہ بھی طے ہوگیا کہ ترائیوں میں سینی کڈ پر حملے کے لیے کون سا دن اور کیا وقت اختیار کیا جائے گا۔ یہ ساری اسکیم ہر قسم کی مشکلات سے پاک رکھ کر تیار کی گئی تھی اور ہر پہلو پر غور کرلیا گیا تھا۔ میں بھی اس میں پوری پوری دلچسپی لے رہا تھا' کیونکہ یہ مہم میری ہی سرکردگی میں سرانجام دی جارہی تھی۔ ہر چیز کا جائزہ لے لیا گیا اور اس کے بعد ہم اپنے پروگرام کے لیے متعین دن کا انتظار کرنے لگے۔ وہ دن آگیا۔ شام کو پانچ بجے اچانک ہی تمام تیاریاں شروع کردی گئیں۔ ادھر اشمیرس قبائل بھی تیار ہوگئے' ہارپوشاٹ ان کی آمد سے خوش تھا حالانکہ اس نے کہا تھا کہ سینی کڈ پر قابو پانے کے لیے ان کی اپنی ہی قوت کافی ہے لیکن اشمیرس قبائل کی آمد سے اس کے حوصلے بڑھ گئے تھے اور وہ بہت زیادہ مسرور تھا۔

تمام منصوبہ بندی کرلی گئی اور اس رات تقریباً" ساڑھے نو بجے ہارپوشاٹ کے مسلح افراد بلندی کے آخری سروں پر نمودار ہوگئے' ہارپوشاٹ کو عقب سے ان کا جائزہ لینا تھا' بڑی بڑی دوربینیں نصب کرلی گئی تھیں۔ فاصلہ ہی کتنا بس بلندی سے ترائی پر اترنا تھا اور اس کے آدمیوں نے نیچے اترنا شروع کردیا۔ میں ہاربٹ ڈیکورا' ہارپوشاٹ کی بیوی سی گورا وغیرہ مورچہ بناکر بیٹھ گئے تھے اور یہاں سے دوربینوں کے ذریعے جائزہ لے رہے تھے۔

ہاربٹ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی' اس نے گہری نگاہوں سے مجھے دیکھا اور پھر سرگوشی میں بولا۔

"میرا خیال ہے اب دوسری جانب بھی اطلاع کردی جائے۔" میں نے آنکھیں بند کرکے گردن ہلائی۔ تھوڑی دیر کے لیے وہاں سے ہٹا اور اس کے بعد سینی کڈ کو ٹرانسیٹر پر کال کرکے ساری تفصیل اسے بتادی۔ سینی کڈ نے ادھر سے جواب دیا کہ وہ بلندیوں پر

تحریک دیکھ چکا ہے اور اپنے آدمیوں کے ساتھ پوری طرح ہوشیار ہے۔ میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلائی تھی' بالآخر وہ پوائنٹ آگیا جہاں سے ہارپوشاٹ کے آدمیوں کو حملے کا آغاز کرنا تھا اور پھر وادی میں بھاری ہتھیاروں کی بھیانک آوازیں گونجنے لگیں' حملہ کردیا گیا تھا۔ ہارپوشاٹ کے آدمی مناسب رفتار سے گولے اور گولیاں برساتے ہوئے قدم قدم نیچے اتر رہے تھے۔ دوسری جانب سے بھی اکا دکا فائر کرکے جواب دیا جارہا تھا اور سینی کڈ اس معاملے میں نہایت فراست کا ثبوت دے رہا تھا۔ ہارپوشاٹ کے آدمی حالانکہ تعداد میں بہت زیادہ نہیں تھے لیکن اس طرح پھیل کر حملہ آور ہوئے تھے کہ بہت زیادہ محسوس ہوں۔ اشمیرس میرے اشارے کے لیے تیار کھڑے ہوئے تھے۔ میں نے ان میں سے کور کمانڈر مقرر کردیا تھا اور انہیں صورت حال بتادی تھی یعنی وہ یہ جانتے تھے کہ انہیں سینی کڈ کے خلاف نہیں بلکہ ہارپوشاٹ کے خلاف کام کرنا ہے۔ ہارپوشاٹ کے چند افراد اوپر بھی موجود تھے جنہیں اچانک ہی گرفتار کرنا تھا تاکہ وہ اپنی طرف سے کوئی کارروائی نہ کرسکیں اور پھر میرے اشارے پر سینی کڈ کو سرخ سگنل دیا گیا' فضا میں آتش بازی چھوڑ کر سینی کڈ کو ہدایت کی گئی کہ اب وہ پوری طرح جوابی حملے کا آغاز کردے اور سرخ سگنل کے فوراً" بعد نیچے سے اچانک خوفناک آوازیں شروع ہوگئیں۔ راکٹ لانچر' مارٹر اور جدید ترین اسلحے کا استعمال نیچے سے کیا جارہا تھا۔ سی گورا کا چہرہ دھواں دھواں ہوگیا۔ اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ یہ' یہ کیا ہو' یہ جوابی حملہ معلوم ہوتا ہے؟"

ہاربٹ ڈیکورا اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں میڈم گورا یہ سینی کڈ کی جانب سے جوابی حملہ ہے اور اب ہارپوشاٹ کا دور اقتدار ختم ہوگیا' سینی کڈ مافیا کا ایجنٹ ہے جو لامانٹ پر اقتدار حاصل کرے گا' براہ کرم اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کردیجئے۔"

سی گورا پر سکتہ طاری ہوگیا تھا اور بغیر کسی جدوجہد کے ہاربٹ ڈیکورا نے اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر اسے محصور کرلیا تھا۔ سی گورا کے بدن میں جیسے لہو کا ایک قطرہ بھی نہیں رہا تھا۔

ادھر پروگرام کے مطابق اشمیرس قبائل نے ترائی میں تھوڑا سا فاصلہ طے کرتے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کے بعد عقب میں چٹانوں میں چھپے ہوئے ہارپوشات کے آدمیوں پر حملہ کیا' نیچے سے تو خیر جو کارروائی ہوئی تھی۔ اس کے کوئی اہم نتائج برآمد نہیں ہوئے تھے لیکن اشمیرس قبائل نے جو کچھ کیا اس نے ہارپوشات کے آدمیوں کو بھون کر رکھ دیا اور توقع سے کہیں پہلے اس جنگ کا خاتمہ ہوگیا۔ ہارپوشات کے "تقریباً" تمام آدمی مارے گئے تھے۔ اشمیرس قبائلی ہی ہارپوشات کو زخمی حالت میں اٹھا کر لائے تھے' وہ غالباً "گولیوں کے زخم سے بے ہوش نہیں ہوا تھا بلکہ اس کا سر ایک پتھر سے ٹکرا گیا تھا اور اشمیرس یہی سمجھے تھے کہ ہارپوشات مر چکا ہے۔ سی گورا کے سامنے ہارپوشات کو لایا گیا تو دہشت سے چیخ پڑی۔

"نہیں نہیں یہ ظلم ہے جو کچھ کیا گیا ہے' ظلم ہے۔"

ہارپوشات تھوڑی دیر کے بعد ہوش میں آگیا تھا۔ اس کے بازوؤں میں زخم تھا۔ کمر پر بھی ایک جگہ گولی رگڑتی ہوئی گزر گئی تھی جس سے اس کا بدن خون آلود ہوگیا تھا لیکن کوئی ایسا زخم نہیں تھا جو جان لیوا ہو۔ ہوش میں آنے کے بعد اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس بدلے ہوئے ماحول کو دیکھا۔ ہاربٹ ڈیکورا کو پھر مجھے اور پھر اپنی بیوی کو' سی گورا کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں دیکھ کر وہ خوف سے اچھل پڑا۔

"یہ یہ مسٹر ہاربٹ' یہ سب کیا ہے' کیا ہم سینی کنڈ کے ہاتھوں گرفتار ہوگئے' کیا ہمیں جنگ میں شکست ہوگئی؟"

ہاربٹ ڈیکورا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' اس نے کہا۔

"بہتر ہے کہ تمام معلومات کسی مناسب جگہ پہنچ کر آپ کو حاصل ہونی چاہئیں مسٹر ہارپوشات۔"

"آپ کا لہجہ مجھے کچھ بدلا بدلا محسوس ہو رہا ہے مسٹر ہاربٹ ڈیکورا۔" ڈیکورا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہم ایک عمارت میں واپس آگئے جہاں ہارپوشات رہا کرتا تھا' سی گورا کو بھی وہیں لے آیا گیا۔ ہاربٹ ڈیکورا مسرور انداز میں مسکرا رہا تھا۔ اس نے کہا۔

"اس شاندار کامیابی پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں مسٹر لیتھ اشمیر اور اپنے دوست ہارپوشات کے لیے فی الحال ہمدردی کے جذبات رکھتا ہوں۔ مسٹر ہارپوشات' بہت سے معاملات میں عورت انسان کی زندگی کے لیے سب سے بڑا خطرہ ثابت ہوتی

ہے۔ یہ تاریخ صدیوں کی ہے اور شاید صدیوں تک جاری رہے گی۔ آپ کو احساس ہونا چاہیے تھا کہ آپ کا تعلق مافیا سے ہے اور جب کوئی بھی شخص مافیا کا رکن بن جاتا ہے تو ذاتی طور پر اس کی اپنی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ دنیا کے کسی فرد کے لیے بلکہ اپنی ذات کے لیے بھی وہ کوئی ایسا کام سرانجام نہیں دے سکتا جس میں مافیا کی مرضی شامل نہ ہو۔ آپ نے ایسا کیا ہے مسٹر ہارپوشات' جس کے صلے میں آپ کو یہ سزا دی گئی ہے' آپ کے تمام آدمی مارے گئے اور اب لامانٹ پر سینی کنڈ کا اقتدار ہے۔ مافیا نے سینی کنڈ کو لامانٹ کا نیا نمائندہ مقرر کیا ہے' میں اسی پروگرام سے یہاں آیا تھا اور مسٹر لیتھ اشمیر اور میں نے مل کر اس پروگرام کو تکمیل تک پہنچایا ہے۔ آپ نے غور کیا ہوگا کہ سینی کنڈ نے بہترین ہتھیاروں کے ساتھ آپ کا مقابلہ کیا شاید آپ کو اس کا اندازہ بھی ہو کہ اشمیرس قبائل نے بھی عقب سے آپ کے آدمیوں پر حملہ کرکے انہیں موت کے گھاٹ اتارنے کا مکمل کام سرانجام دیا ہے۔ مطلب یہ کہ ہم نے سینی کنڈ کو آپ کی جگہ دے دی ہے اور جب مافیا کے لیے کوئی شخص بیکار ہو جاتا ہے تو اس کی زندگی کا خاتمہ بھی ضروری ہوتا ہے چنانچہ یہ نیک کام بھی مسٹر لیتھ اشمیر اپنے ہاتھ ہی سے سرانجام دے دیں گے' مسٹر لیتھ اشمیر پلیز۔"

ہاربٹ ڈیکورا نے ایک شاندار ریوالور جس پر سائلنسر لگا ہوا تھا' لوڈ کرکے میرے ہاتھ میں تھما دیا' اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ ہارپوشات نے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

"لل......... لیکن مجھے میرا قصور بھی تو بتا دیا جائے۔"

"آپ کا قصور' میں نے ابھی آپ سے عرض کیا تھا کہ عورت بہت سے معاملات میں زہر قاتل ہی ثابت ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے دنیا کی تاریخ میں بڑے بڑے حکمرانوں پر زوال آئے ہیں' آپ کی بیوی سی گورا نے آپ کو کسی ایسے کام پر مجبور کیا تھا جو مافیا کی پسند کے خلاف ہو؟"

ہارپوشات خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا۔ اس نے سراسیمہ نگاہوں سے سی گورا کو دیکھا۔ سی گورا کا چہرہ بھی تاریک ہوگیا تھا۔ ہاربٹ ڈیکورا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہتر ہے مسٹر لیتھ اشمیر آپ اپنا یہ کام سرانجام دے دیں' یہ دونوں جانتے ہیں کہ

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

انہوں نے کیا کیا ہے اور اس کے نتیجے میں مافیا کی طرف سے انہیں یہ سزا دی گئی ہے۔"

"بہتر ہے ہاربٹ ڈیکورا یہ کام تم ہی اپنے ہاتھوں سے سرانجام دو۔" میں نے پستول ہاربٹ ڈیکورا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر پوچھا۔

"لیکن یہ تو پتا چلے کہ آخر وہ کام کیا تھا؟"

ہاربٹ ڈیکورا مسکراتا ہوا بولا۔ "میڈم سی گورا درحقیقت بوسنیا سے تعلق رکھتی ہیں اور بوسنیائی مسلمانوں کی سرگرم کارکن ہیں۔ بہت عرصے سے انہوں نے بوسنیائی مسلمانوں کی امدادی کارروائی کا آغاز کیا ہوا ہے اور مختلف ذرائع سے انہیں اسلحہ اور خوراک فراہم کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں انہوں نے ہارپوشات سے شادی کی تھی اور ہارپوشات کو اس بات کے لیے آمادہ کرلیا تھا کہ وہ اپنے وسائل اور ذرائع سے بوسنیائی مسلمانوں کی مدد کرے۔ مسٹر ہارپوشات اپنے آپ کو بہت ذہین سمجھتے ہوئے یہ کام کرتے رہے۔ کافی عرصہ نظر انداز کیا گیا لیکن جب انہوں نے نیکیوں کا بیڑا اٹھا ہی لیا تو پھر مافیا کی طرف سے ان کے لیے موت تجویز کی گئی اور سینی کڈ کو اس علاقے کا نمائندہ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا' جسے آج ہم نے اس انداز میں تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔"

میرے پورے بدن میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ دیوانگی تو بہرطور اپنی جگہ مسلم ہی تھی اور میں کبھی ایسے کسی عمل کے لیے مستقبل کے خدشات کو پیش نگاہ نہیں رکھتا تھا۔ اب میرے سامنے ایک ایسی بات آئی تھی جس میں میری دلی محبت شامل تھی اگر سی گورا اور ہارپوشات کسی طور پر بوسنیائی مسلمانوں کی امداد کے مجرم تھے تو میرے لیے ان سے زیادہ قابل احترام اور کون ہو سکتا تھا۔ مافیا اس سلسلے میں فیصلہ کر چکی تھی کہ سینی کڈ کو اقتدار دلایا جائے۔ اس فیصلے کو میں نہیں ٹال سکتا تھا لیکن بوسنیائی مسلمانوں کی امداد کے سلسلے میں ہارپوشات اور سی گورا کو موت کی سزا ملے یہ مجھے منظور نہیں تھا۔ ایک لمحے میں' میں نے فیصلہ کرلیا اور اس کے بعد میں نے اپنا وہ بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا جس کے ذریعے میں ہاربٹ ڈیکورا کو پستول واپس کر رہا تھا۔ میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"اگر یہ بات ہے تب پھر یہ نیک کام میں ہی سرانجام دوں گا مسٹر ہاربٹ ڈیکورا۔"

اور ہاربٹ ڈیکورا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس میں کوئی شک نہیں ہے مسٹر لیتھ اشمیر کہ یہ ایک نیک کام ہے۔ مافیا اپنے

کسی آدمی کو اس بات کی اجازت قطعی طور پر نہیں دے سکتی کہ وہ اپنے کسی مفاد کا فیصلہ کرے اور مسٹر ہارپوشات اس کے مجرم قرار پائے ہیں۔ یہ سب کچھ تو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔ خیر دیر آید' درست آید۔" میں نے پستول سیدھا کیا۔ سی گورا اور ہارپوشات بالکل ساکت و جامد کھڑے ہوئے تھے۔ میں نے سی گورا کو دیکھ کر کہا۔

"تم مسلمان ہو؟"

"ہاں خدا کے فضل سے میں مسلمان ہوں اور اب تک اپنے مظلوم بھائیوں کے لیے جو کچھ کرتی رہی ہوں اس پر ناز کرتی ہوں۔ میری زندگی نے بس مجھے اتنا ہی موقع عطا کیا تھا لیکن مرتے ہوئے مجھے افسوس نہیں ہے' کیونکہ اپنے حصے کا تھوڑا سا قرض میں نے پورا کر دیا ہے۔ میں جانتی ہوں مظالم کا شکار بوسنیائی' بالآخر ایک دن ان مظالم سے نجات حاصل کر ہی لیں گے لیکن میری اپنی خوشیاں اپنی جگہ ہیں۔ میں کم از کم اس بات سے مطمئن ہوں کہ جتنا کچھ ان کے لیے کر سکتی تھی کر کے واپس جا رہی ہوں۔" ہاربٹ ڈیکورا نے مذاق اڑانے والے انداز میں تالیاں بجائی پھر آہستہ لہجے میں بولا۔

"قوم پرست لڑکی۔"

پھر میں ہارپوشات کی طرف متوجہ ہوا اور بولا۔

"مسٹر ہارپو آپ تو غالباً" مسلمان نہیں ہیں۔"

"انسان ہوں اور انسانیت کہیں بھی دل میں جاگ سکتی ہے اس کے لیے کسی مخصوص مذہب کا ہونا ضروری نہیں ہے۔"

"لیکن سی گورا تم نے ایک غیر مسلم سے شادی کرلی۔"

"یہ شادی نہیں ایک مشن تھا جس کے لیے میں نے اپنے وجود کو وقف کر دیا تھا۔ بے شک یہ ایک گناہ ہے لیکن بحالت مجبوری میں یہ گناہ کرنے پر آمادہ ہوئی۔ خیر اب ان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ ہمارا گیم ختم ہوگیا اور ہم دونوں میں کسی کو اس کا ذرہ بھر افسوس نہیں ہے۔ آپ اپنا کام کیجئے مسٹر لیتھ اشمیر۔ مافیا کے مفادات بہرطور اپنی جگہ ایک اہمیت رکھتے ہیں اور ہم دونوں اس بات کے لیے تیار تھے کہ کبھی نہ کبھی ایسا ضرور ہو جائے گا۔ ہم نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ کم از کم زندگی میں ایک نیک کام تو کر جائیں گے۔"

"اب آپ کیا کہتے ہیں مسٹر ڈیکورا' کام تو انہوں نے واقعی نیک کیا ہے اور میرے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

خیال میں اس نیک کام کے عوض انہیں موت کی سزا نہیں ملنی چاہیے۔"

"اوہو' تو آپ کے ذہن میں کوئی اور خیال ہے مسٹر لیتھ اشمیر۔"

"ہاں!"

"تو ٹھیک ہے۔ بہرحال مانیا کا یہی فیصلہ ہے لیکن آپ اس کیس کے انچارج ہیں جو بھی آپ مناسب سمجھیں۔"

میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور اس کے بعد اچانک ہی میرے پستول کا رخ ہاربٹ ڈیکورا کی جانب ہوگیا۔ میں نے پستول کے ٹریگر پر انگلی دباتے ہوئے کہا۔

"اور یہ ضروری ہے مسٹر ڈیکورا کہ ان کا راز راز رہے۔ چنانچہ معذرت کے ساتھ۔"

میں نے ٹریگر دبا دیا اور گولی ہاربٹ ڈیکورا کے دل کے مقام پر پیوست ہوگئی۔ اس کا منہ حیرت سے کھلا پھر بند ہوگیا پھر دونوں ہاتھ پھیلے اور وہ اوندھے منہ زمین پر آ رہا۔ میں نے دوبارہ فائر کیا اور اس بار گولی نے اس کے دماغ کے چیتھڑے اڑا دیے۔ میں اس کھیل کو زیادہ طویل کرنا نہیں چاہتا تھا۔ سی گورا اور ہارپوشاٹ کے منہ سے عجیب سی آوازیں نکل گئیں۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہاربٹ ڈیکورا کی لاش دیکھ رہے تھے۔ میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"جو کام تم دونوں سرانجام دے رہے تھے مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے۔ اب ایک لمحے ضائع کیے بغیر مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہاں سے نکلنا چاہو تو اس کا ذریعہ کیا ہوگا اور کہاں جانا پسند کرو گے۔" ہارپوشاٹ بے اختیار بولا۔

"مسٹر اشمیر........ مسٹر اشمیر۔"

"ہارپوشاٹ ہمارے پاس ابھی وقت ہے۔ سی کڈ میری اجازت کے بغیر یہاں کا کنٹرول نہیں سنبھالے گا' پولیٹیکل ایجنٹ ابھی ہمارے قبضے میں ہے' تم یہاں سے جو بھی چیز لے جانا چاہتے ہو' لو۔ میرے علم میں ہے کہ تمہارے پاس ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ بے شک تم زخمی ہو لیکن تمہیں ہیلی کاپٹر لے کر یہاں سے نکلنا ہوگا جہاں جاسکتے ہو چلے جاؤ۔ وقت ضائع کرو گے تو شاید میں تمہاری ذمے داری قبول نہ کرسکوں۔" سی گورا ایک دم ہوش میں آگئی۔ اس نے کہا۔

"تت تو کیا آپ؟"

"ہاں۔"

"تو پھر ہمیں پرتگال کی جانب نکلنا ہوگا۔ وہاں سے ہم اپنے لئے کوئی منزل متعین کریں گے۔"

"ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اپنے کام کا آغاز کردو۔" سی گورا بولی۔ "ہیلی کاپٹر میں بھی چلا سکتی ہوں۔"

"تو پھر آؤ۔ میں تمہاری مدد کرتا ہوں۔" میں نے کہا۔ سی گورا اور ہارپوشاٹ نے ناقابل یقین انداز میں اپنے سارے اثاثے جمع کیے۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کے سوٹ کیس بھرے اور پھر ہیلی کاپٹر تک ان کی رہنمائی کی۔ ہیلی کاپٹر کو پوری طرح لیس کرلیا گیا۔ میں اس وقت تمام خطرات سے بے نیاز ہو کر یہ کارروائی عمل میں لا رہا تھا اور ہر قسم کا خطرہ مول لینے کے لیے تیار تھا۔

کایا ہی پلٹ گئی تھی۔ حالانکہ جو ابھی اپنے لیے ایک مقام بنا رہا تھا ایسا کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا جو میرے مستقبل کے تمام منصوبے تباہ کردے لیکن مظلوم بوسنیائی مسلمانوں کے یہ مددگار ہر طرح سے اس قابل تھے کہ ان کے لیے ہر خطرہ مول لے لیا جائے۔ کچھ دیر کے بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوگیا۔ ہارپوشاٹ نے روانہ ہونے سے پہلے تشکرانہ نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بعض اوقات وہ ہو جاتا ہے مسٹر اشمیر جس کا انسان خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتا۔ ہم جانتے ہیں کہ زندگی میں ہماری کبھی دوبارہ ملاقات نہیں ہوگی لیکن اس کا وعدہ کرتے ہیں کہ جب تک زندہ ہیں آپ کی اس محبت اس احسان کو یاد رکھیں گے اور شاید یہ کبھی نہ سمجھ پائیں گے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔" میں مسکرا کر خاموش ہوگیا تھا۔ یہ تمام کام بحسن و خوبی سرانجام پاگیا اور میرا سینہ اطمینان سے لبریز ہوگیا' درحقیقت ساری کارروائی اپنے جنوں کی تسکین کے لیے ہوتی ہے' زندگی کے کسی بھی شعبے میں کوئی کارہائے نمایاں سرانجام دے دیا جائے اس کا تعلق اپنی ہی ذات سے ہوتا ہے۔ ان آخری لمحات میں جو کچھ ہوا تھا' وہ ایک اجنبی کھیل تھا لیکن اب مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے تقدیر نے میری رہنمائی اس جانب کی تھی۔ میں نے جو کچھ کیا تھا اس کا صلہ مجھے مل گیا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا۔ سی گورا اور ہارپوشاٹ بے شک لامانٹ میں اپنا اقتدار کھو بیٹھے تھے لیکن وہ مافیا کی ہٹ لسٹ پر آچکے تھے۔ آج نہ سہی کچھ عرصے کے بعد کسی اور طریقے سے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا کم از کم اس طرح مجھے ان کی تھوڑی بہت خدمت کرنے کا موقع مل گیا تھا' وہ جو بوسنیائی مسلمانوں کے ہمدرد تھے میرے دل میں یہ جذبہ بھی جاگا تھا کہ اگر میں مافیا میں اپنی حیثیت برقرار رکھ سکوں اور وقت مجھے اس کا موقع دے تو میں بوسنیائی مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف بھی کوئی عمل کرسکوں۔ ہوسکتا ہے تقدیر نے مجھے یہاں تک اسی لیے پہنچایا ہوا اور یہ چھوٹا سا واقعہ آنے والے وقت میں اس جدوجہد کا آغاز ہوا جو مجھے مسلمانوں کی امداد کے لیے مواقع فراہم کرے۔

اس کے فوراً بعد باہر متوجہ ہونا تھا کیونکہ سیٹی کڈ اب بلندیوں پر آچکا تھا اور کچھ ہی دیر کے بعد یہاں پہنچنے والا تھا۔ میں نے وہ پستول ضائع کردیا جس سے ہاربٹ ڈیکورا کو قتل کیا گیا تھا اور اس کے بعد ہاربٹ ڈیکورا کی لاش ہاتھوں پر اٹھائے باہر نکل آیا۔ دیکھنے والے میریسا اور سیٹی کڈ ہی تھے جو نجانے کہاں سے مجھے دیکھ کر میری جانب لپکے تھے۔ میں نے اپنے چہرے پر غم کے آثار پیدا کرلیے اور جب وہ میرے پاس پہنچے تو میں نے پردرد لہجے میں کہا۔

"افسوس ہمارا دوست ہاربٹ ڈیکورا جانبر نہ رہ سکا وہ کسی کی گولی کا شکار ہوگیا۔"

"اوہ مائی گاڈ مسٹر ہاربٹ ڈیکورا۔" سیٹی کڈ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اسے قتل کردیا گیا۔" بہرحال مجھ سے یہ سوال کسی نے نہیں کیا کہ اسے قتل کرنے والا کون ہے؟ اس وقت ویسے ہی افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ سیٹی کڈ کو میں نے فوراً" ہی یہاں کے معاملات سنبھالنے کے لیے کہا' اشمیرس اس کی مدد کر رہے تھے اور بہر طور یہ مافیا ہی کی خواہش تھی چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہاں سکون چھا گیا۔ میریسا اب میرے پاس پہنچ گئی تھی' ہاربٹ ڈیکورا کی لاش پر اس نے بھی افسوس کا اظہار کیا تھا۔ کچھ دیر کے بعد یہاں مکمل طور پر امن قائم ہوگیا۔ ہارپوشاٹ کے آدمیوں کی لاشوں کو مختلف ذرائع سے ٹھکانے لگایا گیا اور چوبیس گھنٹے تک یہ کارروائی کی جاتی رہی۔ چوبیس گھنٹے کے بعد ہم نے پروگرام کے دوسرے مرحلے پر عمل کیا۔ پولیٹیکل ایجنٹ کو میں نے اپنے سامنے طلب کیا' سیٹی کڈ اور میریسا بھی موجود تھے۔ پولیٹیکل ایجنٹ بری طرح بدحواس نظر آرہا تھا

اس نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے میرے عقل و ہوش سے دور کی بات ہے۔ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرے بیوی بچے کہاں ہیں اور میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا جارہا ہے۔"

"آپ کو صرف یہ بتایا جاتا ہے کہ یہاں جو کچھ ہوا ہے اس کا ایک خاص پس منظر ہے آپ بھی ناواقف انسان نہیں ہیں اور میرا خیال ہے ترائی اور بلندی کے معاملات سے پوری طرح واقف ہیں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان پر آپ کو زبان بند رکھنی ہے اور اگر آپ کی زبان اس سلسلے میں کھلی تو یوں سمجھ لیجئے یہ معاملہ مافیا سے تعلق رکھتا ہے اور شاید اسپین کی حکومت مافیا کے عمل کے خلاف آپ کا تحفظ نہیں کرپائے گی۔ ہماری مخلصانہ رائے ہے کہ آپ کسی بڑی مصیبت سے بچنے کی کوشش کریں۔"

"میں ہر مصیبت سے بچنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھ سے تعاون طلب کریں اور مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔" پولیٹیکل ایجنٹ ایک صلح جو آدمی تھا واقعی مصیبت سے بچنا چاہتا تھا۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے کہا۔

"آپ کو حکومت اسپین کو رپورٹ دینا ہوگی کہ لامانٹ کے علاقے میں دو قبائل میں ایک ہلکی سی جھڑپ ہوئی اور اس کے بعد دوبارہ امن قائم ہوگیا۔"

"میں تیار ہوں۔"

"اس کے بعد ایک طویل عرصہ تک آپ کو "اوکے" رپورٹ دینا ہوگی۔"

"مجھے کسی بات پر اعتراض نہیں ہے۔ آپ مجھے اس کا موقع تو دیں میں لامانٹ میں سب سے ہٹا کر رکھنا چاہتا ہوں۔"

پولیٹیکل ایجنٹ زمانہ شناس انسان ثابت ہوا چنانچہ اس کے بیوی بچے اس کے حوالے کردیے گئے۔ سیٹی کڈ نے پوری طرح لامانٹ کا نظام سنبھال لیا چنانچہ اب یہاں قیام کی ضرورت نہیں رہی اور بالآخر وہاں سے چل پڑے۔ ہم بارسلونا پہنچ گئے۔ میریسا میرے ساتھ ہی یہاں آئی تھی اور اس نے میرے ساتھ قیام کیا تھا۔ میں نے یہاں آکر سب سے پہلے لامانٹ کے متعلق رپورٹ تیار کرائی۔ یہ رپورٹ فوری طور پر ہائی کمان کو دینا تھی۔ اس میں' میں نے پوری تفصیل درج کردی تھی پھر یہ رپورٹ مخصوص ذرائع

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے ہائی کمان تک بھجوا دی گئی۔ جواب میں مجھے مبارک باد کا پیغام موصول ہوا تھا اور کہا گیا تھا۔

”ہائی کمان ہمیشہ آپ کی کارکردگی سے مطمئن رہی ہے سر اشمیر' درحقیقت اس جگہ اسلحے کا حصول ایک مشکل کام تھا لیکن آپ نے جس خوبصورتی سے اس مشکل کام کو ممکن بنایا یہ آپ کی فراست کی دلیل ہے اور ہم آپ سے مطمئن ہیں۔“

میں نے سکون کی گہری سانس لی تھی۔

———☆☆☆☆☆———

بار سلونا واپس آکر خانقاہ آباد کرلی' جو کچھ کرکے آیا تھا بیرونی طور پر' اس کے اثرات جو بھی مرتب ہوئے ہوں' لیکن میرے دل کو جس طمانیت کا احساس ہوا تھا وہ میرا سرمایہ تھی۔ کچھ بھی نہیں کیا تھا میں نے' لیکن دو ایسے افراد کی اخلاقی مدد کی تھی۔ ان کی زندگیاں بچالی تھیں۔ جنھوں نے بوسنیائی مسلمانوں کے لیے اپنے جذبات کا مظاہر کیا تھا حالانکہ میرے لیے کچھ مشکل نہیں تھا۔ جو کچھ ہو رہا تھا وہ میرے مشن کے لیے زیادہ آسان تھا اور اس کے بعد میں نے جو کچھ کیا اس کے اثرات دور تک بھی جا سکتے تھے لیکن مجھے اس کی فکر نہیں تھی کیونکہ میرا دل بھی مطمئن تھا۔ البتہ پندرہ دن گزر گئے۔ مافیا کے بگ لارڈ کے عمل کو چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔ اس سلسلے کی ساری رپورٹ ہائی کمان کو پہنچ گئی تھی اور ہائی کمان نے اس رپورٹ کو تسلیم کرلیا تھا۔ جو چاہا تھا وہ تو ہو گیا تھا بس ذرا سی تبدیلیوں کے ساتھ نکل جانے والے نکل گئے تھے اور انہیں یقینی طور پر اس کا حق حاصل تھا۔ اس دوران اپنے طور پر جو ضرورتیں محسوس کر رہا تھا ان پر عمل بھی کر رہا تھا۔ دلچسپ مشغلہ یہ تھا کہ مافیا کے ارکان اس سے متعلق جتنے لوگ خصوصاً اسرائیلی ایجنسیوں کی کارکردگی' جنھوں نے مافیا سے بہت سے کام لیے تھے ان لوگوں کی شناخت' جن کا تعلق کسی نہ کسی شکل میں مافیا سے تھا۔ ان تمام چیزوں کی جانچ پڑتال میرا محبوب مشغلہ تھا اور اس کے بعد جو احمقانہ کارروائیاں ہوتی تھیں ان پر وقت صرف کرنا پڑتا تھا۔ میرے معتقد اشمیرس اسپین ہی میں نہیں دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے تھے اور حیران کن بات یہ تھی کہ مجھے ایک نیا تجربہ حاصل ہو رہا تھا۔ عقیدت اب صرف دلوں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

میں باقی نہیں رہ گئی ہے بلکہ اس کا تعلق بھی ذاتی مفاد سے ہوگیا ہے۔ اشمیرس میرے احکامات پر جان کی بازی لگانے کے لیے تیار تھے لیکن اس شکل میں کہ ان کے اپنے مسائل بھی پورے ہوتے رہیں اور ایسا ہوتا تھا۔ مجھے ان کے مسائل بھی حل کرنا پڑتے تھے۔ ان میں جائز اور ناجائز کا معاملہ نہیں ہوتا تھا بس اشمیرس ہونا ضروری تھا۔ ایسے چھوٹے چھوٹے کام جو برے نہیں محسوس ہوتے تھے بلکہ یہ احساس ہوتا تھا کہ ان کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں بخوبی سرانجام دے دیتا تھا پھر ایک دلچسپ واقعہ ہوا۔ چھان بین کے دوران ہی فیرونا نائر کا فائل میرے ہاتھ لگا۔ فیروزونا نائر ایک زمانے میں بڑی باعمل رہ چکی تھی۔ تعلق پیراگوئے سے تھا لیکن بچپن ہی میں پیراگوئے سے نکل آئی تھی اور پھر اس نے دنیا کے مختلف ممالک میں نام کمایا تھا۔ لیتھ اشمیر سے ان کا تعلق بہت گہرا تھا اور وہ لیتھ اشمیر کی محبوب رہ چکی تھی بہرحال اس بات کا احساس ہوا کہ قدرت ہر لمحہ میری رہنمائی کرتی ہے اور ایسے موقعے پر ہوشیار کرتی ہے۔ جب عین وقت قریب آجائے۔ اس دوران کوئی ایسا اہم مشغلہ ہاتھ نہیں آیا تھا جس میں ذہنی طور پر مصروف ہو جاتا بلکہ بعض اوقات یہ احساس بھی ہونے لگا تھا کہ لیتھ اشمیر کا روپ اختیار کر کے محدود ہوگیا ہوں۔ ایک بوڑھے روحانی پیشوا کی حیثیت سے زندگی میں بے کیفی پیدا ہوگئی ہے' کوئی ایسا حل نکلنا چاہیے جس سے یہ بے کیفی دور ہو بہت سی سوچوں کے بعد ذہن میں......... جالب کا خیال آیا تھا جس طرح سعید خان دانش منصور کا بہترین کردار ادا کرتا رہا ہے۔ کیا جالب کے ذریعے کوئی ایسی شخصیت عمل میں نہیں آسکتی جو لیتھ اشمیر کا روپ اختیار کرے۔ اصل میں اتنی بڑی بات اس لیے سوچ لی تھی کہ ڈائمنڈ سٹی پر .... جالب نے جو کارروائیاں کر رکھی تھیں ان پر مجھے بہت زیادہ اعتماد ہوگیا تھا۔ یقینی طور پر مافیا کے کسی ایک بگ لارڈ کو اتنی بڑی حیثیت نہیں حاصل ہوگی جتنی مجھے تھی۔ روز آرگنائزیشن وغیرہ اپنے طور پر بہت مستحکم ادارے تھے اور ان کے پاس دنیا بھر کے وسائل موجود تھے لیکن ڈائمنڈ سٹی کی تعمیر کے بعد میں ان کی ٹکر پر ہی آگیا تھا بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ میں نے مافیا سے ٹکرانے کی صلاحیتیں حاصل کرلی تھیں۔ اس سلسلے میں اگر رشید ناگی سے ملاقات ہو جائے تو میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار کردوں گا۔ جالب نعمان یقینی طور پر اس سلسلے میں میرا مددگار ثابت ہوگا۔ بہرحال یہ ایک لمبا پروسس تھا۔

فی الحال اس پر صرف غور ہی کیا جاسکتا تھا اور اس سلسلے میں رشید ناگی سے ملاقات ضروری تھی۔ کیونکہ رشید ناگی کے ذریعے ہی وہاں کے حالات بھی معلوم ہوسکتے تھے۔ چنانچہ میں نے ایک خفیہ ذریعے سے کوڈ ورڈ میں خط لکھ کر رشید ناگی کے نام پوسٹ کرا دیا۔ کسی بڑے ذریعے سے یہ کام کر کے خطرات پیش آسکتے تھے۔ اس لیے میں نے ایک معمولی ذریعہ اختیار کیا تھا۔ ظاہر ہے خط رشید ناگی کو ملنے میں اور اس کے بعد اس کا جواب موصول ہونے میں وقت لگے گا۔ چنانچہ مجھے خاموشی سے انتظار کرنا تھا اور جس دلچسپ واقعے کا تذکرہ میں کر رہا ہوں وہ انہی دنوں پیش آگیا۔ جب میرے معتقدین مجھ سے دعائیں حاصل کرنے کے لیے میری خانقاہ کے دروازے پر جمع ہوئے تو میں نے ایک دراز قامت عورت کو کھڑے ہوئے دیکھا جس نے اعلیٰ درجے کا لباس پہن رکھا تھا اور جس کے چہرے پر جالی کی ایک باریک نقاب پڑی ہوئی تھی جس کی آنکھیں اس قدر حسین تھیں کہ نگاہ جمے تو ہٹنے نہ پائے۔ ایک عجیب رنگ تھا ان آنکھوں کا اور ایک عجیب سی چمک تھی۔ وہ مسکرا رہی تھی۔ ایک لمحے تک تو میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا' لیکن اس کے بعد اچانک ہی میرے ذہن کے خانے روشن ہوگئے اور میں نے اسے پہچان لیا۔

یہ فیرونا نائر تھی جس کی تصویر اس کی فائل میں موجود تھی۔ تاہم میں نے تحمل کا مظاہرہ کیا اور وہ خاموشی سے واپس لوٹ گئی لیکن مجھے اس بات کا یقین تھا کہ وہ خانقاہ کے اندرونی حصے میں ضرور آئے گی اور ایسا ہی ہوا۔

وہ اندر داخل ہوئی اور اس نے دروازہ بند کردیا پھر اس نے اپنے چہرے سے نقاب اٹھائی اور مجھے گھورتے ہوئے بولی۔

"مقدس روحانی پیشوا۔ میری روحانی کیفیت اگر بگڑ گئی تو تمہیں بد ترین مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ تم جانتے ہو میں بے اعتنائی برداشت نہیں کرسکتی۔"

میں نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ ظاہر ہے اس کے نے اپنی جوانی کے بہترین لمحات مجھے دیے ہوں گے تو اس ڈھلتی ہوئی عمر میں اسے ان کا خراج تو ادا کرنا ہی ہوگا۔ چنانچہ میں نے آہستہ سے کہا۔

"اور ضدی لڑکی سے مجھے اسی بات کی توقع تھی لیکن کیا اسے علم نہیں ہے کہ مجھے کتنا محتاط رہنا پڑتا ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM
www.paksociety.com

”رنگین بھیڑیے۔ میرے سامنے یہ اداکاری نہیں چلے گی۔ خونخوار شخص' عورتوں کا شکاری اس عمر میں بھی جو کچھ کر رہا ہے مجھے اس کا علم ہے۔ بہترین صحت بنا رکھی ہے اور مجھ سے اتنا فاصلہ۔“

میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ ”کیا تم مجھے میرا کام نہیں کرنے دو گی۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہے.........“

”بس' بس' بس میرے سامنے بہت زیادہ مصروف ہونے کی اداکاری مت کیا کرو۔ میں نے تم سے پہلے بھی کہہ رکھا ہے کہ میں جب اور جہاں ہوتی ہوں وہاں میں ہی میں رہنا چاہتی ہوں۔ اب تم فوراً" اپنی تمام مصروفیات ترک کر دو۔ ویسے بھیڑیے......... جاندار ہو' شاندار ہو۔“

میں ہنسنے لگا۔ ان چند لمحات میں اس کی بے تکلفی کا اندازہ تو ہو گیا تھا۔ وہ کہنے لگی۔

”اور مجھے اندازہ ہے کہ تم نے اپنی عشرت گاہ کو کچھ اور وسیع کر لیا ہو گا کہیں ایسا تو نہیں کہ وہاں تمہاری محفل جمی ہوئی ہو اور اس وقت میرا آجانا تمہیں ناخوشگوار لگا ہو؟“

میں نے تیکھے لہجے میں کہا۔ ”تم میری بیوی تو نہیں ہو' جو مجھ پر اس قدر تنقید کر رہی ہو۔ تاہم آؤ میری اس عشرت گاہ کا جائزہ بھی لے لو۔“ میں نے اسے اشارہ کیا اور اپنی اس عشرت گاہ کی جانب چل پڑا جو خانقاہ کے عقب میں زمین دوز بنائی گئی تھی یہاں لیتھ اشمیر کا سارا کارخانہ تھا۔ پہاڑوں کی بلندیوں میں اور ان کی گہرائیوں میں مافیا کے بگ لارڈ کے لیے ہر طرح کی آسائشوں کا بندوبست کر دیا گیا تھا اور اس کے لیے وہ تمام چیزیں مہیا کر دی گئی تھیں جو ایک شاندار رہائش کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ پہاڑوں کے نیچے یہ قید خانے ائرکنڈیشنڈ تھے اور ان میں دنیا کی ہر آسائش موجود تھی۔ البتہ فیرونا نائر کی زبانی میں اپنی شخصیت کے نئے روپ پا رہا تھا۔ یعنی اس نے مجھے میرا مطلب ہے لیتھ اشمیر کو عورتوں کا شکاری کہا تھا اور اس بات کا اظہار کیا تھا کہ میں بھلا اپنی سرشت سے کہاں باز آیا ہوں گا۔ اس کا مطلب ہے کہ مسٹر لیتھ اشمیر اپنی اس عشرت گاہ میں ہر قسم کے تفریحات سے لطف اندوز ہوتے ہوں گے۔ حالانکہ میں نے آج تک اپنے تقدس کو برقرار رکھا تھا بلکہ آج اس انکشاف کے بعد مجھے کچھ ایسے چہرے یاد آ رہے تھے جنہوں نے مجھ سے ذو معنی گفتگو کی تھی اور حیران ہو کر واپس چلے گئے تھے۔ یہ چند خوبصورت لڑکیوں کے چہرے

تھے جو یقینی طور پر میرے پاس اس لیے نہیں آئی تھیں کہ میری دعاؤں سے اپنے بگڑے کام بنائیں بلکہ انہیں میری قربت درکار تھی جو یقیناً" اس سے پہلے بھی انہیں حاصل رہی ہو گی۔

دل ہی دل میں.........' میں ہنسا کہ واہ مسٹر لیتھ اشمیر روپ بدلنے کے بعد تم مزید گدھے ہو گئے اور ان حسیناؤں کی قربت سے کوئی فائدہ نہ حاصل کر سکے جو تم پر دل و جان نچھاور کرنے کے لیے تیار تھیں بہرحال میں فیرونا نائر کے ساتھ اپنی اس عشرت گاہ میں پہنچ گیا۔ اس نے کہا۔

”واقعی بوڑھے ہوتے جا رہے ہو؟“

میں ایک آرام کرسی پر دراز ہوتا ہوا بولا۔ ”تو میں نے اس کا اظہار کب کیا ہے کہ مجھ پر جوانی لوٹ رہی ہے۔“

وہ ہنسی پھر کہنے لگی۔ ”لیکن میں اتنی ہی جوان ہوں۔“

”اس کا اظہار تو ہو رہا ہے۔ کہو کیسا وقت گزر رہا ہے“

”لیڈی نائر آج بھی لوگوں میں اتنی ہی مقبول ہے ویسے سچی بات یہ ہے کہ اب میرے پاس اتنی دولت اکٹھی ہو گئی ہے کہ مجھے مزید دولت کی ہوس نہیں رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہ نکال بیٹھنا کہ میرے ذہن پر بڑھاپا طاری ہو رہا ہے۔ میں سوچتی ہوں کہ جو کچھ کمایا ہے اب اسے صرف خرچ کیا جائے۔ ویسے بھی بھاگ دوڑ کو جی نہیں چاہتا۔ کوئی چھوٹا موٹا کام ہوا تو تمہارے سپرد کر دوں گی۔“ اس نے کہا اور میں پھر مسکرا دیا۔

لیڈی نائر......... میں نے دل ہی دل میں سوچا اب مسئلہ یہ تھا کہ میڈم فیرونا کتنے دن کے لیے یہاں آئی ہیں اور مجھے ان کی پذیرائی کس انداز میں کرنا ہو گی لیکن خطرے کی گھنٹی بج گئی تھی۔ میڈم فیرونا کے انداز سے پتا چلتا تھا کہ وہ میری خوابگاہوں کی ساتھی ہیں اور مجھے اپنے باپ کی ملکیت سمجھتی ہیں۔ گزارہ کرنا تھا اپنے آپ کو مشکوک کرنے سے کیا فائدہ۔ خطرناک عورت لگتی تھی اور میں بے مقصد خطرات مول لینے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ چنانچہ اس لعنت کو بھی برداشت کیا لیکن لعنت مسرت سے سرشار ہو گئی تھی۔ بڑی حیرانی سے اس نے کہا۔

”لیتھ کیا کہوں میں تمہارے بارے میں؟“

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"تم نے جو کچھ کہنا چاہا ہے کبھی اس سے گریز کیا ہے؟"

"لیکن اب میں جو کچھ کہنا چاہتی ہوں وہ بڑا سنسنی خیز ہے۔"

"کیا؟"

"ایک بات بتاؤ سچ بولو گے؟" ایک بار پھر میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجی' میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"بد قسمتی سے عموماً سچ ہی بولتا رہا ہوں۔"

"عورت کو کیا سمجھتے ہو؟" اس نے سوال کیا۔

"عورت.........." میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلی میں ایک بار ہم ایک مشکل کا شکار ہو گئے تھے اور ہمیں اس مشکل سے نکلنے کے لیے کیا کیا انوکھے سہارے لینے پڑے تھے۔ کیا ان واقعات کی نشاندہی کر سکو گے؟"

"کیوں اس کی کیا ضرورت پیش آگئی؟"

"میں تمہاری تصدیق چاہتی ہوں۔"

"میری تصدیق؟"

"ہاں۔"

"اب مطلب بھی سمجھاؤ۔"

"تم لیتھ اشمیر نہیں ہو۔" اس نے کہا اور میرے سر سے پاؤں تک ایک گرم لہر اترتی چلی گئی۔ اس وقت خود کو سنبھالنا بہت مشکل ثابت ہوا تھا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں تمہارے سامنے میں لیتھ اشمیر نہیں ہوں۔"

"جو کوئی بھی ہو بے پناہ ذہین ہو اور بہت دلکش ہو۔" اتنے دلکش کہ تمہارا نام لے کر خودکشی کر لی جائے تب بھی گھاٹا نہیں ہوگا' کون ہو؟"

"کیا بات ہے' رات کی تھکن باقی ہے ابھی' لیکن ذہن پہ.........."

وہ آہستہ سے ہنسی پھر بولی۔ "ذرا واش روم جا رہی ہوں واپس آکر تم سے باتیں کروں گی۔"

وہ واش روم چلی گئی اور میں ایک کرسی پر دراز ہو کر یہ سوچنے لگا کہ بہر طور خطرناک چیز ہے' خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

کچھ دیر کے بعد وہ واپس آگئی اور میرے سامنے بیٹھ گئی۔

"کافی منگواؤ۔" میں اس سے پہلے ہی کافی وغیرہ کے لیے کہہ چکا تھا۔ اس نے پھر میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو میں کہہ رہی تھی کہ عورت کو سمجھتے ہو۔ بات آئی گئی ہو گئی تھی' لیکن مجھے اس کا جواب ایک بار پھر دو۔"

"میں نے کہا تھا نا کہ عورت عورت ہوتی ہے۔"

"اور اس کی زندگی میں جو سب سے پہلا مرد شامل ہوتا ہے وہ اسے اپنی سانسوں کے آخری لمحات تک نہیں بھولتی۔ لیتھ اشمیر میری زندگی کا پہلا مرد ہے' اب ہے یا نہیں ہے یہ ایک الگ بات ہے لیکن میں جس قدر اس کی شناسا ہوں کہ اس کائنات میں دوسری کوئی عورت نہیں ہو سکتی۔ میں نے اسی بنیاد پر کہا تھا کہ تم لیتھ اشمیر نہیں ہو۔ مجھے بتاؤ گے کہ وہ کہاں چلا گیا کیا مافیا نے تمہیں اس کی جگہ متعین کیا ہے یا تم نے اپنے طور پر یہ جگہ حاصل کی ہے؟"

میں خاموشی سے اس کی صورت دیکھتا رہا' پھر میں نے کہا۔

"یہ موضوع تمہارے لیے کسی دلکشی کا حامل ہو تو ہو لیکن میں اس میں اپنے لیے کوئی دلکشی نہیں پاتا۔"

"خیر میں بھی اسی قسم کی عورت ہوں' مجھے ایسے معاملات سے بہت زیادہ غرض نہیں ہوتی۔ ہاں لیتھ اشمیر میری پسندیدہ شخصیت تھا۔ میرے اور اس کے بہت سے معاملات مشترک تھے اگر تم صرف اتنا بتا دو کہ وہ اب اس دنیا میں ہے یا نہیں تو میرا کام چل جائے گا اور میری گزارش ہے کہ تم ایسا کرو اور مجھے اپنے دوستوں میں جگہ دو' میں جانتی ہوں کہ تم نے اپنی شخصیت کو چھپانے کی کوشش کی ہے اور خود لیتھ اشمیر بن کر مجھ سے ملے ہو۔ جس خوبصورتی سے تم نے لیتھ اشمیر کے کردار کو نبھایا ہے اس پر میں تمہیں داد دیتی ہوں۔ مد مقابل اگر میں نہ ہوتی اور کوئی معمولی شخصیت ہوتی تو اس کے فرشتے بھی یہ شبہ نہیں کر سکتے تھے کہ وہ لیتھ اشمیر کے مقابل نہیں ہے لیکن میرا ایک ذوق ہے میری ایک پسند ہے ویسے بھی میں کوئی گھریلو عورت نہیں ہوں' زندگی کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے' خیر چھوڑو' بس ذرا سا تجسس ہے' اگر تمہاری پوسٹنگ مافیا نے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

کی ہے اور کسی خاص وجہ سے تمہیں لیتھ اشمیر جیسی ہی شخصیت اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے تو بھلا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ مافیا کے اپنے مسائل ہیں ارے میری زندگی' تم کچھ متفکر نظر آنے لگے ہو۔ دیکھو اگر میرے دل میں تمہارے لئے کوئی کھوٹ ہوتی یا میری ذات سے تمہیں کسی قسم کے نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا تو میں اپنے تجسس کو چھپائے رکھتی۔ تم سے اتنا کھل کر بیان نہ کرتی۔ تم اپنا کام جاری رکھو۔ میں دو چار دن تمہارے پاس رہوں گی۔ اب پتا نہیں تم نے مجھے اپنے دل میں کیا حیثیت دی ہے' آرزو تو یہی ہے میری کہ تم مجھ سے رابطہ رکھو' مجھے پسند کرو...... اپنے بارے میں بتا دو گے تو ٹھیک ہے' ورنہ یہاں سے جا کر بھی تمہیں لیتھ اشمیر ہی سمجھوں گی' لیکن دوستی میں کوئی خلا باقی نہیں رہنا چاہیے۔ میری تو یہی آرزو ہے۔"

"مائی ڈیئر فیرونا نائر۔ اب تم یہ بتاؤ کہ بارسلونا کیسے آنا ہوا اور کیا میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں۔"

"نہیں' بالکل نہیں اسپین آنا ہوا تھا۔ میڈرڈ میں تھی۔ لیتھ اشمیر سے ملے بغیر کبھی واپس نہیں جاتی اس سے پہلے بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ دو دن یہاں رہوں گی تمہارے پاس اس کے بعد یہاں سے آگے بڑھ جانا ہے' کچھ لوگوں کا انتظار ہے ان کے ساتھ ایران جانا ہے۔"

"تو پھر آرام کرو۔ میں تمہاری ہر طرح کی خدمت کے لیے حاضر ہوں۔"

وہ آہستہ سے ہنسی اور بولی۔ "ٹھیک ہے میں نے تم سے اپنی پسند کا اظہار کر دیا ہے اور میری جو پسند ہوتی ہے اسے متفکر نہیں ہونا چاہیے۔"

"کچھ وقت کے لیے اجازت چاہتا ہوں۔"

"جاؤ جاؤ...... میں ہمیشہ کے مانند یہاں آرام کروں گی اور اس سے مجھے نہیں روکنا۔"

"رات کو ملاقات ہوگی۔" میں نے جواب دیا لیکن جیسا دن میں نے آج گزارا تھا میرا دل ہی جانتا تھا۔ کم بخت فیرونا نائر بڑی خطرناک عورت تھی۔ میں نے اپنے معاملات جوں توں نمٹائے اور اس کے بعد شام کو فیرونا نائر کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصولی طور پر تمہیں میرے لیے لباس کا بندوبست کرنا تھا۔ ظاہر ہے میں لباس لے کر نہیں آئی اور ایک ہی لباس استعمال کرتے کرتے انسان زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے۔ چلو مجھے اپنا ہی کوئی لباس دو۔" میں نے ہنس کر کہا۔

"یہ سب کچھ دن بھر تمہاری تحویل میں رہا ہے میرے لباس بھی...... اور ہاں بے شک مجھ سے یہ غلطی ہوئی مجھے اس کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔"

"اور غلطیاں نہ کرنا' کیا سمجھے۔" اس نے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ میز پر شراب پڑی ہوئی تھی اور اس کی آنکھوں میں سرخیاں نظر آ رہی تھیں۔ وہ مسکرا کر بولی۔

"ویسے میرا دن لیتھ اشمیر کا ماتم کرتے ہوئے گزارا ہے' کچھ تو بتا دو اس کے بارے میں اور تھوڑا سا اپنے بارے میں۔"

میں نے اس کے سامنے سجے شراب کے لوازمات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم دن بھر شراب پی کر میرا ماتم کرتی رہی ہو۔"

"ہاں تنہائی کا اس سے اچھا ساتھی اور کون سا ہوتا ہے؟"

"شراب کے بارے میں جہاں تک میرا علم ہے وہ ذہن کو روشنی دیتی ہے اور انسان احمقانہ خیالات کو اس کی مدد سے بہ آسانی دل سے نکال سکتا ہے کیا تم نے یہ کوشش نہیں کی؟"

"لگتا ہے تمہاری عمر بھی بہت کم ہے۔ لگتا کیا ہے بلکہ حقیقت ہے بے شکن جسم کے مالک ہو تم' چہرے کو بوڑھا بنا لینے سے کچھ نہیں ہوتا اور عمر کے ساتھ ساتھ ہی تجربہ بھی تھوڑا سا کم ہے۔ چلو چھوڑو' ٹھیک ہے معاف کیا' لیکن شرط یہی ہے کہ مجھے اپنے مستقل دوستوں میں شامل کر لو' آؤ تھوڑی سی ہو جائے۔ تم بھی اپنی الجھنوں کو کچھ کم کر سکو گے۔"

میں نے ایک گہری سانس لی اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ کمبخت قیامت کی پینے والی تھی۔ اس نے پینا شروع کر دیا۔ میرے لیے اپنے گلاس کی شراب کو بہانا خاصا مشکل ہوا لیکن بہت ہی قیمتی اور موٹا قالین بچھا ہوا تھا جو میرے گلاس کی شراب کو تھوڑا تھوڑا جذب کرتا رہا' پھر اچانک ہی میرے ذہن میں ایک منصوبہ آیا اور میں نے اس پر عمل

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں ہلکا ہلکا بہکنے لگا اور میں نے اس سے کہا۔

"ڈیئر فیرونا' میری زندگی میں بھی جیسا کہ تمہیں علم ہے بہت کچھ ہے' لیکن تمہارے وجود کی دلکشی کائنات پر حاوی ہے۔ تم آج بھی اتنی ہی حسین ہو جتنی روز اول تھیں اس دلکشی کا راز مجھے بتا سکو گی۔"

وہ ہنسنے لگی' اس نے کہا۔ "نشہ ہو گیا ہے' لیکن چالاکی سے گریز نہیں کر رہے۔ اب بھی اتنی ہی شیطنت کی باتیں کر رہے ہو۔ چلو کوئی بات نہیں ہے تھوڑی سی اور پیو اصلیت اگل دو گے۔ میں تمہیں اپنے ہاتھ سے پلاؤں گی۔"

"ہم دونوں ایک دوسرے کو اپنے ہاتھ سے پلائیں گے۔" میں نے اس کا گلاس بھرتے ہوئے کہا۔ بھلا میں اسے اپنے ہاتھ سے کیا پلا سکتا تھا۔ میں نے گلاس اسکے ہونٹوں سے لگایا تو اس نے اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک کہ اسے خالی نہ کر لیا۔ البتہ میں نے اپنے گلاس کے نچلے حصے پر اس طرح انگلیاں رکھ لی تھیں کہ شراب گلاس میں نظر نہ آئے اور جب پورا گلاس اسے پلا چکا تو میں نے بڑے اطمینان سے اپنی یہ شراب قالین پر انڈیل دی اور گلاس کے نچلے حصے کو اسی طرح انگلیوں سے چھپائے رہا کہ وہ اسے نظر نہ آئے اور اس کے بعد منحوس گلاس کو ناک کے نیچے لگا کر تھوڑا سا جھکا دیا' اس اداکاری نے مجھے کافی سہارا دیا۔ میں نے اور بوتلیں نکال لیں جو لیتھ اشمیر اس خواب گاہ میں کافی مقدار میں موجود تھیں' پھر آہستہ آہستہ میری محنت بار آور ہونے لگی۔ فیرونا اب نڈھال ہوتی جا رہی تھی۔ اس کا لہجہ بھی وزنی ہو گیا تھا اور آنکھیں بھی بوجھل۔ میں نے اس سے کہا۔

"تم تنہا یہاں آئی ہو فیرونا؟"

"ہاں' میں تو ہوں ہی تنہا' کیا تمہیں اس کا علم نہیں ہے ڈیئر اشمیر؟"

"میرا مطلب ہے تمہارے ساتھیوں کو یہ بات معلوم ہے کہ اس وقت تم یہاں میرے پاس موجود ہو۔"

"میرے ساتھی ہی نہیں ہیں کون سے ساتھی کی بات کرتے ہو؟"

"ہوں اچھا تو اب تم آرام کرو کیا خیال ہے۔"

"تنہا۔"

"تمہیں' میں تمہاری خدمت کے لیے حاضر ہوں۔" میں نے اسے بڑے اہتمام سے مسہری پر لٹایا۔ وہ غنودگی کی سی کیفیت کا شکار تھی' پھر میں نے بڑے اہتمام سے تکیہ اٹھا کر اس کے منہ پر رکھا اور اس کے بعد اس کے تکیے کو دونوں جانب سے بھینچ دیا۔ ایک لمحے تو وہ ساکت رہی اور اس کے بعد بہت ہی معمولی پیمانے پر اس نے جدوجہد کی لیکن میں نے تکیے سے اس کی ناک اور منہ کو بھینچ رکھا تھا اور اسے سانس نہیں لینے دے رہا تھا۔ خاصی قوت صرف کی تھی میں نے اس پر اور پھر جب اس کے بدن کی ہر جنبش سرد ہو گئی تو میں نے تکیہ ہٹا لیا۔ اس کی نبض دیکھی دل کی دھڑکنیں سنیں۔ میڈم فیرونا اب اپنے تمام خدشات سمیت اس دنیا سے جہنم کی جانب سفر کر گئی تھی۔ خدا غارت کرے۔ کمبخت نے بڑی مشکل میں ڈال دیا تھا۔ بہرحال یہاں اس کی لاش کو ٹھکانے لگانا کوئی مشکل کام نہیں تھا چنانچہ میں نے اس کے لیے انتظامات شروع کر دیے اور آدھی رات کے وقت میڈم فیرونا کی لاش کو بڑے اطمینان سے ایک ایسی جگہ محفوظ کر دیا جہاں وہ سالہا سال تک آرام کر سکتی تھی' یہاں اس قسم کے تہہ خانے موجود تھے جن میں انسانی جسم کو جلا کر راکھ کر دینے والی بھٹیاں بھی تھیں اور ایسے سرد خانے بھی جہاں ضرورت کے تحت ان جسموں کو محفوظ کیا جا سکتا تھا........ فی الحال بس اتنا ہی کافی تھا کہ سرد خانے کے ایک چیمبر میں میڈم فیرونا سے میری گلو خلاصی ہو سکی' مافیا کی ہائی کمان کی جانب سے کوئی اور کارروائی کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ اس لیے صرف بار سلونا میں اپنی خانقاہ کے معاملات کنٹرول کرتا رہا' رشید ناگی کو میرا پیغام ملے اور وہ بے چین ہو کر نہ پہنچ جائے' یہ ممکن نہیں تھا۔ اصل روپ میں ہی آیا تھا۔ خانقاہ کے آداب نبھائے تھے اور اس کے بعد مجھ سے دعائیں لینے پہنچ گیا تھا۔

پہلی ہی نگاہ میں دعائیں لینے والے مجمع کے ساتھ میں نے رشید ناگی کو دیکھ لیا تھا اور اپنے آپ کو بمشکل کنٹرول کیا تھا' پھر بالکل فیرونا ہی کے مانند تمام لوگوں کے چلے جانے کے بعد رشید ناگی اسی طرح گردن جھکائے کھڑا رہا اور جب ہر شخص چلا گیا تو میں نے اسے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ یہ وہ لمحات ہوتے تھے جب کوئی مداخلت کرنے والا موجود نہیں ہوتا تھا۔ رشید ناگی میرے ساتھ پہلے خانقاہ میں اور پھر میری اصل رہائش گاہ میں داخل ہو گیا۔ میں نے اس کے انداز میں وارفتگی کی جھلکیاں دیکھی تھیں۔ میں خود بھی جذباتی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

انسان نہیں تھا اور پھر رشید ناگی تو وہ شخصیت تھی جس نے مجھے سڑکوں پر دیکھا تھا اور جس نے نجانے اپنے اندر کون کون سے جذبے چھپا رکھے تھے جن کے تحت وہ ہمیشہ میری ڈھال بنا رہا تھا۔ چنانچہ میں نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور آگے بڑھ کر رشید ناگی کو گلے لگالیا۔ رشید ناگی بھی مجھ سے لپٹ گیا تھا' پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"تھینک یو' تھینک یو چیف۔"

میں نے اسے محبت سے بٹھایا اور پھر صورت حال معلوم کرنے لگے۔ رشید ناگی کو اس طرح بہت دیر تک اپنے پاس روکنا خطرناک ہو سکتا تھا۔ رشید ناگی مجھے تفصیلات بتانے لگا اس نے کہا۔

"چیف' تمام ذمے دار لوگ تعاون کر رہے ہیں۔ ہم اپنے راستوں پر بخیر و خوبی چل رہے ہیں' کوئی مشکل اس دوران پیش نہیں آئی' دانش منصور میموریل سوسائٹی بن چکی ہے اور اب جو کچھ ہو رہا ہے اسی کے تحت ہو رہا ہے۔ بہت سے نئے پروجیکٹ شروع کر دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ چیف فنڈز کے لیے اپنا قمرو سیٹھ کام کر رہا ہے اور خدا کے فضل سے ہمارے پاس فنڈز کی کمی نہیں ہے۔ اپنے ذرائع آمدنی بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ سرکاری پیمانے پر کافی سپورٹ کی جارہی ہے اور اس کے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ کچھ نئے منصوبے ڈسکس ہوئے ہیں جن پر کام شروع ہو جائے گا۔ مطلب یہ ہے چیف کہ دوسرا سیکشن بھی بڑے اطمینان سے کام کر رہا ہے اور ہمیں تعاون حاصل ہے۔"

"ڈائمنڈ سٹی پر کیا ہو رہا ہے؟"

"دن رات کام ہو رہا ہے چیف' کئی ڈپارٹمنٹ وہاں منتقل ہو گئے ہیں۔ ہم نے اور بھی انتظامات کیے ہیں ڈائمنڈ سٹی کی حفاظت کے لیے کیونکہ سمندری ذرائع سے ڈائمنڈ سٹی کے خلاف کوئی کارروائی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ بحریہ کے تعاون سے بہترین حفاظتی انتظامات کر لیے گئے ہیں اور ان میں مزید اضافہ کیا جارہا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ سرکاری پیمانے پر وہاں کچھ تجربہ گاہیں بنانے کا ایک منصوبہ زیر غور ہے۔ ابھی باقاعدہ کوئی شکل سامنے نہیں آئی ہے' لیکن اس بات کے امکانات ہیں کہ اس منصوبے کے بارے میں ہم سے درخواست کی جائے گی۔ چیف کیا کہتے ہیں آپ' کیا یہ ہمارے لیے مناسب رہے گا؟"

"بالکل رہے گا رشید ناگی لیکن ذرا بدلی ہوئی شکل میں' یہاں جو کچھ بھی ہوگا وہ

ہماری نگرانی میں ہوگا۔ ہمارے اپنے لوگ وہاں ہوں گے' ہمیں صرف یہ بتایا جائے کہ کس قسم کی ریسرچ لیبارٹریز وہاں بنائی جائیں گی۔ ہم خود ان کا انتظام کریں گے۔ اصل میں وہ بھی تو وطن ہی کی خدمت کا ایک حصہ ہوگا۔ خیر یہ بعد کی بات ہے جب حکومتی پیمانے پر جب ہم سے اس سلسلے میں گفتگو کی جائے گی' تب ہی ہم اس کا فیصلہ کر پائیں گے۔ اب الیاس بھائی وغیرہ کے بارے میں بتاؤ۔"

"بالکل ٹھیک ہیں۔ نازاں باجی' آصف نور اور مس رخسار بھی خیریت سے ہیں۔ چیف مس رخسار اپنے گھر سے مکمل طور پر باغی ہو چکی ہیں اور بس انہیں برداشت کیا جارہا ہے۔ باقی ان کی کوئی دیکھ بھال نہیں ہوتی' لیکن وہ غیر مطمئن نہیں ہیں کیونکہ انہیں کچھ کاموں میں مصروف کر دیا گیا ہے۔ آپ کی خیریت پوچھتی رہتی ہیں۔"

رشید ناگی سے تمام تفصیلات معلوم کرنے کے بعد میں نے اس سے کہا۔

"......... میں نے تمہیں ایک خاص مقصد کے تحت بلایا ہے۔ رشید ناگی۔"

"جی چیف!"

"لیتھ اشمیر کی حیثیت سے میں یہاں بہ آسانی اپنا وقت گزار رہا ہوں کچھ کارروائیاں کرنے کا موقع بھی ملا ہے اور میں نے اپنے دلی جذبات کے تحت جو مناسب سمجھا کیا ہے' لیکن رشید ناگی یہ محسوس کر رہا ہوں کہ میں بار سلونا میں محدود ہو کر رہ گیا ہوں۔ جبکہ میری ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ میں یہاں سے باہر بھی نکلوں اور اپنے طور پر بہت سے کام کروں۔ لیتھ اشمیر کی حیثیت سے مجھے نہ صرف یہاں موجود رہنا پڑتا ہے بلکہ یہ سمجھ لو کہ ایک طرح سے میں قید ہو گیا ہوں۔ میں اس قید سے آزادی چاہتا ہوں۔"

رشید ناگی میری صورت دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔

"اس کے لیے چیف ذرا غلطی ہو گئی مجھ سے اور آپ کے ذہن میں بھی خیال نہیں آیا۔"

"کیا؟"

"ہمیں جالب نعمان کو ساتھ لانا چاہیے تھا۔"

"ویسے تو رشید ناگی نے مجھے ہمیشہ ہی حیران کیا تھا۔ بہت اعلیٰ ذہانت کا مالک تھا وہ

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

لیکن اس وقت اس نے جس طرح میرے دل کی بات سمجھ لی تھی اس پر مجھے کچھ زیادہ ہی حیرت ہوئی۔ میں نے تعریفی انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔"

"تمہاری سوچ بالکل درست ہے لیکن یہ کوئی اتنا مشکل مرحلہ نہیں ہے تم یہاں رک کر جالب نعمان کو طلب کر سکتے ہو۔"

"گویا میرا اندازہ بالکل درست تھا چیف؟"

"ہاں' یقینی طور پر درست' جالب نعمان ہی وہ آدمی ہے جو مناسب طور پر اس سلسلے میں کارروائی کر سکتا ہے۔"

"ٹھیک ہے چیف۔ مگر اس کے لیے ہمیں کس کا انتخاب کرنا چاہیے۔ ویسے چیف ایک بات کہوں۔ سعید خان بھی روبوٹ بن چکا ہے۔ آپ کو ہنسی آئے گی۔ وہ اب آپ کے میک اپ میں بھی نہیں ہے لیکن آپ ہی کی طرح چلتا ہے۔ آپ ہی کی طرح بولتا ہے اور اس میں کوئی اداکاری کی بات نہیں ہے۔ آپ کا کردار اس طرح سوار ہو گیا ہے اس پر کہ اب وہ اس خول سے نکل نہیں پا رہا۔ بس صورت مختلف ہے ورنہ وہ دانش منصور بن کر رہ گیا ہے۔"

مجھے ہنسی آ گئی' میں نے کہا۔ تو پھر کیا خیال ہے اسے ہی لیتھ اشمیر بنا دیا جائے۔"

"چیف! میں اس سلسلے میں مخالفت کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے آنے والے وقت میں کچھ لمحات ایسے آ جائیں جب ہمیں ایک بار پھر سعید خان کی ضرورت ہو اگر وہ لیتھ اشمیر بن گیا تو معاملہ گڑبڑ ہو جائے گا۔"

"تو تمہارے خیال میں کوئی اور ایسی شخصیت موجود ہے؟"

"بات اگر صرف اداکاری کی ہوتی تو کسی کو بھی منتخب کر لیا جاتا' لیکن میرا خیال ہے چیف' ہمیں لیتھ اشمیر کا کردار ادا کرنے والے کسی بھی شخص کے اندر وہ تمام یادداشتیں سمونا ہوں گی جن کا تعلق لیتھ اشمیر سے ہے۔ اس لیے کسی ایسے آدمی کا انتخاب ضروری ہے جو یہ سب کچھ کر سکے۔"

"یہی پوچھ رہا ہوں میں تم سے۔"

"اس کے لیے تو آپ بالکل بے فکر رہیں چیف۔ میں بہترین بندوبست کر دوں گا۔"

"یہ ضروری ہے رشید ناگی۔"

"بس چیف آپ مطمئن رہیں۔ جالب نعمان کو یہیں رک کر طلب کیے لیتا ہوں۔ اس کا پہنچنا مشکل نہیں ہو گا۔ چنانچہ اب اجازت چاہتا ہوں۔"

رشید ناگی چلا گیا۔ میں دل ہی دل میں اپنے وطن کی یادوں سے سرشار ہوتا رہا۔ اس کے بعد کئی دن انہی معمولات میں گزر گئے' پھر رشید ناگی اور جالب نعمان میرے پاس پہنچے' جالب نعمان سے بھی مل کر خوشی ہوئی تھی۔ وہ تو صحیح معنوں میں لیتھ اشمیر کا معتقد نظر آ رہا تھا۔ بہت متاثر ہوا تھا اس ماحول سے اور خصوصاً" مجھ سے۔ کہنے لگا۔

"چیف' میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے میں آپ کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں' لیکن بہت بڑا کام کر رہے ہیں آپ' اتنا بڑا کام کہ بس اسے فنٹاسٹک اسٹوریز کا ایک حصہ ہی سمجھا جا سکے' لیکن آپ کر رہے' ورنہ اتنے بڑے معاملے کو کنٹرول کرنا آسان کام نہیں ہے۔"

"اچھا یہ بتاؤ جالب' ناگی نے تمہیں میرے مافی الضمیر سے آگاہ کر دیا ہے؟"

"جی چیف۔ مکمل طور پر لیکن اس کے لیے مجھے آپ کی یادداشت کی پلیٹ درکار ہو گی۔ میرا مطلب ہے کہ جتنا کچھ آپ کے اپنے ذہن میں محفوظ ہے یا آپ کو یہاں آ کر حاصل ہوا ہے یہ تمام چیزیں ہمیں اس شخص کے ذہن کی پلیٹ پر منتقل کرنا ہوں گی۔"

"مگر اس کے لیے تو تمہیں باقاعدہ انتظامات کرنا ہوں گے۔"

"چیف۔ آپ کا یہ خادم بہت سے کام کرتا رہا ہے مجھے اپنے اس کام کے لیے بار سلونا سے باہر نہیں جانا پڑے گا۔"

"پھر؟"

"میں انتظام کر لوں گا۔"

"یہیں۔"

"ہاں چیف اور اس طرح کہ آپ کو اس کے لیے ذرا بھی پریشانی نہیں اٹھانا پڑے گی۔"

میں نے آمادگی کا اظہار کر دیا اور اس کے بعد ایک ہفتے کے اندر اندر جالب نعمان اپنے تمام معمولات سے فراغت حاصل کر کے بار سلونا سے چلا گیا۔ رشید ناگی بھی اس کے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ساتھ ہی تھا۔ میں منتظر رہا کہ اب میرا نعم البدل یہاں پہنچ جائے اور میں اپنی یہ ذمے داریاں اسے سونپ کر اپنے طور پر زندگی بسر کروں۔

تقریباً" ایک مہینہ لگ گیا اس کے لیے۔ مافیا سے میرا رابطہ قائم تھا جن لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل ہو چکی تھیں ان سے گفتگو بھی رہتی تھی۔ بہت سے مسائل بھی ڈسکس ہوئے تھے۔ میں منتظر تھا کہ میرا مطلوبہ شخص میرے پاس آجائے۔ بہرحال ابھی ایسا نہیں ہوسکا تھا۔ میں جانتا تھا کہ اس کام میں مشکلات درپیش ہوں گی۔

پھر ایک اہم مصروفیت آگئی۔ مافیا کی ہائی کمان کی جانب سے مجھے جمیکا طلب کرلیا گیا۔ جمیکا بحیرہ کریبین میں کیوبا سے تقریباً" ایک سو پچاس کلومیٹر شمال میں اور ہیٹی سے ایک سو ساٹھ کلومیٹر مشرق میں واقع ہے۔ اس سے پہلے میں نے اس چھوٹے سے ملک کے بارے میں صرف پڑھا ہی تھا۔ میرے پاس موجود ریکارڈ میں یہ بات بھی موجود تھی کہ جمیکا کے دارالحکومت کنگسٹن میں مافیا کا ایک بہت بڑا برانچ سیکشن ہے اور یہاں اکثر مافیا کے بڑے بڑے عہدے داروں کی میٹنگ ہوا کرتی ہے۔ مجھے جانا تھا اور پریشان کن بات یہ تھی کہ یہاں ایسا کوئی جانشین نہیں تھا جسے میں اس کام کے لیے چھوڑ جاتا کہ اگر رشید ناگی وغیرہ یہاں پہنچ جائیں اور مجھ سے ملنا چاہیں تو انہیں صحیح صورت حال سے آگاہ کر دیا جائے۔ بہرحال یہ رسک تو لینا ہی پڑتا۔ ناگی وغیرہ احمق نہیں تھے کہ کسی مشکل میں گرفتار ہو جاتے انہیں علم ہو جائے گا کہ میں یہاں موجود نہیں ہوں اور وہ اپنے طور پر یہاں کسی نہ کسی شکل میں قیام کرلیں گے۔ چنانچہ میں جمیکا روانہ ہوگیا اور کنگسٹن میں میرا بہترین استقبال کیا گیا۔

بہت سے لوگ میرے لیے موجود تھے۔ بہت خوبصورت شہر تھا اور وہ عمارت بھی بے حد حسین تھی جو ایک پہاڑی پر بنائی گئی تھی۔ یہ ایک طرح سے مافیا کا ہاسٹل تھا جس میں مافیا کے کارکنوں کے لیے رہائش گاہیں بھی بنائی گئی تھیں اور وہیں میٹنگ وغیرہ کا انتظام بھی تھا۔ پتا نہیں سرکاری طور پر اس جگہ کو کیا حیثیت حاصل تھی۔ اس عمارت میں بھی میرا استقبال بہت پرتپاک انداز میں کیا گیا۔ میں ان میں سے بیشتر افراد سے واقف تھا چونکہ یہ میرے پاس ریکارڈ میں موجود تھے اور میری یادداشت بہرطور میرا ساتھ ہمیشہ دیتی تھی۔ میں ان سے انہی کے نام سے ملا پھر میٹنگ کے پہلے ہی مرحلے پر ہم سب کا ایک

دوسرے سے تعارف کرایا گیا اور اس اعتماد کا اظہار کیا گیا کہ گروپ سیون کے جتنے ممبران ہیں وہ ایک دوسرے سے واقفیت کے باوجود اپنے ان فاصلوں کو برقرار رکھیں گے جو ان کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ البتہ گروپ سیون کا یہ مسئلہ پہلی بار میرے علم میں آیا تھا کیونکہ اس کا کوئی ریکارڈ مجھے لیتھ اشمیر کے ریکارڈ روم سے نہیں مل سکا تھا۔ بعد میں مجھے اس کی تفصیلات معلوم ہوگئیں۔ مافیا کے عہدے داروں کی بھی ایک الگ سے ترتیب کی گئی تھی۔ اس میں بہت سے گروپ تھے جن کے نمبر تھے اور ایک گروپ میں جو عہدے دار آتے تھے۔ انہیں ایک دوسرے سے روشناس کرا دیا جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ جن ممالک کا کنٹرول مافیا کے ان عہدے داروں کے سپرد ہے وہ ایک دوسرے سے قریب ہیں اور ایک دوسرے کی مدد بہ آسانی کرسکتے ہیں۔ مافیا کی تنظیم کا تو خیر کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔ اس کے بارے میں تو اس تنظیم میں شامل ہونے سے بہت پہلے میں یہ بات جانتا تھا۔ روز آرگنائزیشن جیسے ادارے مافیا کے سامنے کچھ بھی نہیں تھے۔ ان کے وسائل محدود تھے جبکہ مافیا کی وسعتیں دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلی ہوئی تھیں۔

پانچ دن کے قیام میں ہر ایک کے اپنے اپنے ملک کے معاملات زیر گفتگو آئے۔ ہائی کمان کی جانب سے کوئی عہدے دار شریک نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس سلسلے میں مشینی ذرائع کا بندوبست کیا گیا تھا کہ ہم سے اونچے عہدے کے لوگ ہمیں مشینی ذریعے سے ہدایت دے سکیں کہ ہمیں جمیکا میں کیوں طلب کیا گیا ہے۔ یہ ایک مخصوص وقت پر طلب کرکے اسے اس کی ذمے داریاں سونپی جاتی تھیں یا نئے کام بتائے جاتے تھے۔ جن افراد کو اس مشینی ذریعے سے ہمیں ہدایت دینی تھی وہ کس عہدے کے مالک تھے' یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ ہائی کمان کے بارے میں یہ فیصلہ کن بات نہیں کہی جاسکتی تھی کہ کون لوگ آخری فیصلے کی قوت رکھتے ہیں جو ہمیں ہدایت دینے والے تھے انہیں ہدایت دینے والے کچھ اور تھے اور ان کچھ اور کو ہدایت دینے والے نجانے کون کون تھے۔ سمندر کی سی وسعتیں تھیں اس گروپ میں اور بہت ہی عجیب و غریب پیمانے پر کام ہوتا تھا۔ یہاں آکر مجھ پر بہت سے انکشافات ہوئے تھے۔ پھر وہ دن بھی آگیا جب ہمیں ہماری ذمے داریاں سونپی جانا تھیں۔ گروپ سیون کے تمام ارکان اس عظیم الشان ہال میں جمع ہوگئے جن میں الگ الگ میزیں لگائی گئی تھیں اور ان پر ہائی کمان کی جانب سے ملنے والے احکامات سننے کا

WWW.PAKSOCIETY.COM
www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

معقول بندوبست کیا گیا تھا۔ ہم سب خاموش بیٹھے اوپر سے کیے جانے والے رابطے کا انتظار کر رہے تھے۔

بڑا سنسنی خیز ماحول تھا۔ حالانکہ گروپ سیون میں مافیا کے جو افراد شامل تھے۔ یہ وہ خونخوار اژدھے تھے جنہوں نے ملک کے ملک نگل لیے تھے۔ انہوں نے دنیا بھر میں نجانے کیا کیا کارنامے سرانجام دیے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جن کے ناموں سے حکومتیں تک کانپ جاتی تھیں لیکن انہیں یہ حیثیت مافیا ہی کے توسط سے حاصل تھی اور ان کا اپنا کوئی مقام ذاتی طور پر نہیں تھا۔ چنانچہ اپنی اصل پر پہنچ کر ان کی اپنی کیفیت بھی عام لوگوں سے مختلف نہیں تھی اور یہ بھی اسی سنسنی کا شکار تھے جو ان کے نام سے دوسروں پر طاری ہو جاتی تھی۔ جہاں تک میرا معاملہ تھا اب اس کے بارے میں کچھ کہنا فضول ہے۔ میرا تو کردار ہی مختلف تھا اور میں ان کی طرح کسی خوف کا شکار نہیں تھا۔

کچھ دیر کے بعد ہمارے سامنے رکھے ہوئے بہت بڑے چیمبر میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوئیں اور سب لوگ مستعد ہو گئے پھر چیمبر سے آواز ابھری۔

"گروپ سیون کنٹرولر آن لائن۔ آپ لوگ مناسب طریقے سے میری آواز سن رہے ہیں۔ براہ کرم جواب دیجئے۔" سب نے جوابات دیے میں بھی ان میں شامل تھا۔

تب اسی آواز نے کہا۔

"ہائی کمان کی جانب سے مجھے اس وقت اسپیکر کے فرائض سونپے گئے ہیں' میرے ساتھ ہائی کمان کی جانب سے متعین ہونے والے وہ تمام افراد موجود ہیں جنہیں اس میٹنگ میں آپ لوگوں کے سپرد ذمے داریاں کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ میں ان سب کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ وہ اپنے نمبر دہرا رہے ہیں۔" آواز خاموش ہوئی تو پھر ایک آواز سنائی دی۔

"ٹوئنٹی سیون۔"

پھر دوسری آواز ابھری۔ "ون ہنڈرڈ' ٹوئنٹی فائیو' نائنٹی ایٹ ' الیون' ٹو ہنڈرڈ ون۔" اس طرح سے مختلف آوازوں میں بہت سے نمبر دہرائے گئے یہ ہمارے کمانڈرز تھے۔ میں سرسری انداز میں لیکن دلچسپی سے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک خوفناک ادارے کی کارروائیاں سن رہا تھا۔ جب تمام نمبر دہرا دیے گئے تو پھر وہی آواز ابھری۔

"اور ان تمام لوگوں کی جانب سے میں آپ لوگوں کے سپرد آپ لوگوں کی ذمے داریاں کر رہا ہوں۔ براہ کرم اپنے سامنے رکھے ہوئے پیڈ اور پنسل اٹھا لیجئے۔" میں نے بھی اپنا پیڈ جسے میں پہلے ہی اپنے ڈیسک پر دیکھ چکا تھا سامنے سرکا لیا اور پنسل اٹھالی۔ اس کے بعد گروپ سیون کے ایک ایک فرد کو نام لے کر اس کی ذمے داریاں سمجھائی جانے لگیں۔ چوتھے نمبر پر میرا نام لیتھ اشمیر کی حیثیت سے لیا گیا اور کہا گیا۔

"مسٹر لیتھ اشمیر! آپ نے ابھی کچھ دن قبل ایک شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ہم ہمیشہ کی طرح آپ کی کامیابی پر آج بھی مکمل بھروسہ کرتے ہیں اور اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ اب جو ذمے داری آپ کے سپرد کی جا رہی ہے آپ اسے بھی اپنی سابقہ روایات کے تحت عمدگی سے انجام دیں گے مسٹر لیتھ اشمیر۔"

"میں سن رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"آپ کو یہاں سے سیدھے اٹلی جانا ہو گا۔ روم میں دو دن قیام کرنے کے بعد آپ فلورینس روانہ ہو جائیں گے۔ فلورینس کے ہوٹل ہلٹو میں آپ کے لیے کمرہ نمبر تین سو سات (307) مخصوص کرا دیا گیا ہے۔ جہاں آپ لیتھ اشمیر کے نام سے ہی قیام کریں گے کمرا نمبر (307) میں قیام کرنے کے بعد آپ ایک ٹیلی فون نمبر پر مسٹر آرمن کو مخاطب کریں گے اور ان سے کہیں گے کہ آپ وہاں پہنچ گئے ہیں بس اتنا کہہ کر آپ اپنا رابطہ اس سے منقطع کر لیں گے۔ آرمن کی تمام تفصیلات آپ کو ڈپارٹمنٹ کے لوگ مہیا کریں گے جن کے سپرد ذمے داری کی گئی ہے۔ آپ اس کی شناخت کرنے کے بعد اس سے اس کی مشکل معلوم کریں گے۔ آرمن ہمارا کلائنٹ ہے اور اس سے ہماری گفتگو مکمل ہو چکی ہے۔ آپ کو اب اس کی تمام پرابلم کو حل کرنا ہو گا۔ تفصیلات اس سے معلوم ہو جائیں گی۔ آپ کے سپرد یہی ذمے داری کی جا رہی ہے۔ اوکے۔" اور پھر پانچویں رکن کو اس کی ہدایت جاری کی جانے لگیں۔ میں نے وہ تمام تفصیلات کاغذ پر نوٹ کر لی تھیں جو مجھے دی گئی تھیں اور ان لوگوں کی گفتگو سے بظاہر بے نیاز میں انہی تفصیلات کی ریڈنگ میں مصروف تھا۔ یہاں سے مجھے اٹلی روانہ ہونا تھا۔ روم میں تین دن کا قیام سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ بہرحال مافیا کا معاملہ تھا اس کی اپنی ذمے داریاں ہوں گی۔ تین دن کے اس قیام کے بعد مجھے اٹلی ہی کے شہر فلورینس روانہ ہونا تھا اور فلورینس میں ہلٹو میں قیام کرنا تھا۔ بہرحال

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

دوسروں کو دی جانے والی ہدایات سے بھی میں بے خبر نہیں رہ سکتا تھا ان میں کوئی ایسی بات ہو جو میرے مطلب کی نکل آئے لیکن اتفاق سے ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی اور آخری آدمی کو بھی اس کی ہدایات جاری کر دی گئیں۔ بڑا بارعب اور سنسنی خیز کھیل تھا یہ اور میں اس میں کافی دلکشی اور سنسنی محسوس کر رہا تھا۔ اس کے بعد تھوڑی سی مختلف گفتگو ہوئی' اور پھر یہ میٹنگ برخاست ہو گئی۔ ایک عجیب سا معاملہ تھا۔• ہدایات جاری کرنی تھیں تو ان میں سے ہر شخص کو اس کے پوائنٹ پر جاری کی جاسکتی تھیں لیکن نجانے اس کی کیا ضرورت محسوس کی گئی تھی کہ گروپ سیون کو ایک جگہ جمع کیا جائے بہرطور مافیا کا ایک اور طریقہ کار میرے ذہن میں آیا تھا اور میں اس سے اچھی طرح لطف اندوز ہوا تھا۔ ہمارا قیام جس جگہ تھا وہیں پر ہمیں دو دو آدمیوں سے ملاقات کرنا پڑی۔ انہوں نے پہلے اپنی شناخت کرائی اور اس کے بعد مجھ سے ملنے والوں نے مجھے آرمن کے بارے میں تمام تفصیلات بتائیں۔ آرمن ایک یہودی تھا۔ روم کے بڑے تاجروں میں شمار ہوتا تھا اس کا زیتون کی کاشت کا کاروبار تھا اور زیتون کا سب سے بڑا ایکسپورٹر تسلیم کیا جاتا تھا اس کے علاوہ وہ دنیا کے کئی ملکوں کو مشینری ایکسپورٹ کیا کرتا تھا۔ اس کے بارے میں مجھے مکمل شناخت بھی بتائی گئی اور پھر میرے دوستوں کا کام ختم ہو گیا پھر اس طرح مجھ سے تمام رابطے منقطع کر لیے گئے۔ جیسے مافیا کے کسی رکن کی حیثیت سے میری یہاں آمد ہی نہیں ہوئی۔ دلچسپ اور پراسرار طریقہ کار تھا۔ میں نے یہاں وقت نہیں ضائع کیا اور اپنے طور پر تمام انتظامات کر کے اٹلی روانہ ہو گیا۔

روم میں......... میں نے منصوبے کے مطابق قیام کیا۔ ویسے یہ تین دن واقعی سمجھ میں نہیں آسکے تھے۔ تاہم بہت زیادہ سمجھنے کی کوشش بھی مناسب نہیں تھی۔ چوتھے دن میں فلورینس چل پڑا اور بالآخر میں ہوٹل ہلٹو کے اس کمرے میں منتقل ہو گیا۔ جس کے بارے میں مجھے تفصیل بتائی گئی تھی۔ حالانکہ اسپین میں مافیا کے بگ لارڈ کی حیثیت بہت بڑا مقام تھا لیکن بہرحال ہر شخص کی ایک کارکردگی ہوتی ہے اور اس کے بعد وہ ایک عام انسان ہوتا ہے۔

میں نے اس نمبر پر رنگ کیا جو مجھے ذہن نشین کرایا گیا تھا آپریٹر نے میری بات پرسنل سیکرٹری سے کرائی اور پرسنل سیکرٹری نے بالآخر آرمن سے رابطہ کرا دیا۔ میں

نے سرد لہجے میں کہا۔

"مسٹر آرمن۔ میرا نام لیتھ اشمیر ہے اور میں ہلٹو میں مقیم ہوں۔ آپ مجھ سے مل سکتے ہیں۔" بس یہ کہہ کر میں نے فون بند کر دیا۔ یہی ہمارا طریقہ کار تھا اب اس کے بعد جو تاثرات مرتب ہوں گے وہ آرمن پر ہوں گے۔

آرمن بلاشبہ اٹلی کی مقتدر ترین ہستیوں میں شمار ہوتا تھا اور اس تک رسائی کے ذرائع آسان نہیں معلوم ہوتے تھے لیکن میرے پاس وہ اس قدر جلد پہنچا تھا کہ خود مجھے حیرت محسوس ہوئی یوں لگتا تھا جیسے ہوٹل کے دروازے کے باہر ہی موجود ہو۔ فون بند کر کے میں اس کے بارے میں چند ہی باتیں سوچ پایا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ میرے ذہن میں بھی نہیں تھا کہ وہ آرمن ہوگا۔ ویسے اچھی شخصیت کا مالک تھا۔ بہت خوب صورت چہرہ' کھڑے نقوش' عمر بھی پینتالیس سال سے زیادہ نہیں ہوگی۔ شاندار صحت تھی۔ غالباً اٹلی ہی کا باشندہ تھا۔ یہاں کی تمام خصوصیات اس کے چہرے پر پائی جاتی تھیں میں نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا تو اس نے اپنا کارڈ نکال کر میرے سامنے رکھ دیا۔

میں نے ایک سرسری نگاہ کارڈ پر ڈالی۔ اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر آہستہ سے بولا۔

"آپ نے یہاں پہنچنے میں بہت کم وقت صرف کیا مسٹر آرمن۔"

"سر آپ یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کی آمد کا ایک ایک لمحہ گن رہا تھا میں۔ مجھے جب اطلاع دی گئی کہ آپ تشریف لا رہے ہیں تو میں نے اپنی تمام مصروفیات ترک کر دیں اور اپنی سکریٹریز کو حکم دے دیا کہ نہ تو کسی بیرونی وفد سے میری ملاقات کرائی جائے' اور نہ ہی کسی ایسے کام کا آغاز کیا جائے' جس میں میری شمولیت ضروری ہو۔ اس کے بعد آپ کے انتظار میں مصروف تھے۔ چنانچہ اس طرح بھاگا کہ خود مجھے بھی اپنے اتنی جلد یہاں پہنچنے پر حیرت ہے۔"

میں نے گہری نگاہوں سے اس یہودی النسل کو دیکھا اس کی بدقسمتی اور میری خوش قسمتی تھی کہ اس کا معاملہ میرے سپرد کیا گیا تھا۔ میری خوش قسمتی یہ تھی کہ مجھے مسلمانوں کے دشمن ایک اور یہودی کے خلاف کام کرنے کا موقع مل رہا تھا اور اس کی بدقسمتی یہ تھی کہ اس کا معاملہ اتفاق سے میرے سپرد کر دیا گیا تھا۔ بہرحال میں نے مافیا کے چیف کی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

حیثیت سے اپنی شخصیت برقرار رکھتے ہوئے اس سے کہا۔

”اور اس کے بعد مسٹر آرمن آپ اپنی مشکل بیان کریں۔ مافیا آپ سے مطمئن ہے اور آپ کے مسائل کو حل کرنے کے لیے پوری تیار۔“

”میں نے بحالت مجبوری یہ قدم اٹھایا ہے جناب۔ میں آپ کو لیتھ کہوں یا مسٹر اشمیر۔“

”لیتھ اشمیر۔“ میں نے جواب دیا۔

”اوکے سر اوکے۔ مسٹر لیتھ اسی جگہ آپ کو تمام تفصیلات بتا دینا مناسب ہے یا اس کے لیے آپ مجھے کچھ وقت دیں گے؟“

”نہیں وقت ضائع کرنے کے لیے نہیں ہوتا آپ پورے اعتماد کے ساتھ اپنی مشکل بتائیے۔“

میرے ان الفاظ پر آرمن کچھ دیر سوچ میں ڈوبا رہا پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

”میری مشکل میرا ایک پارٹنر مارشل لارا ہے۔ مارشل لارا کے بارے میں مختصری تفصیل آپ سے عرض کردوں۔ یہ شخص ایک عجیب وغریب شخصیت کا مالک ہے اس کا بیک گراؤنڈ خاصا طویل ہے لیکن میرے اور اس کے درمیان جو اختلاف پیدا ہوا ہے وہ ایک عجیب وغریب نوعیت کا اختلاف ہے۔ کیا میں آپ کو اس کی تفصیل بتاؤں۔“

”آپ وقت ضائع کرنے کے شوقین معلوم ہوتے ہیں مسٹر آرمن۔“ میں نے بدستور پر رعب لہجے میں کہا۔

”سوری سر۔ مارشل لارا کا ماضی بے حد خطرناک رہا ہے۔ وہ ایک دہشت گرد بھی رہ چکا ہے اور ایک خطرناک مہم جو بھی۔ پہلے اس نے دہشت گردی کرکے خوب نام کمایا اور اس کے بعد ایک بار جب پولیس کے ہاتھوں نکل کر فرار ہوا تو ایک طویل عرصہ جمیکا میں گزرا۔ نجانے کہاں کہاں مارا مارا پھرتا رہا واپس آیا تو اس کے پاس بے پناہ دولت تھی حالانکہ وہ غالباً سسلی کا باشندہ ہے لیکن اس نے بعد میں یونہی فلورینس میں قیام کیا اور نجانے کس طرح اپنے اوپر عائد تمام جرم ختم کرالیے اور وہاں اسے ایک شریف شہری کی حیثیت دے دی گئی۔ میں آج تک اس بات پر حیران ہوں کہ ساڑھے تین سال تک اٹلی کی انتظامیہ اس کی تلاش میں دربدر بھٹکتی رہی لیکن جب وہ یہاں واپس آیا تو اس کے اوپر

سے تمام جرائم ختم کرکے اسے ایک شریف شہری کی حیثیت کیسے دے دی گئی۔ یہ بڑی حیران کن بات ہے لیکن بہر طور یہ سب کچھ ہو چکا پھر میری اس سے ملاقات ہوئی اور اس نے میرے کاروبار میں پارٹنر شپ کرلی۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بے پناہ دولت نے میرے کاروبار کو چار چاند لگا دیے اور میں اس کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکوں گا کہ میں نے اس میں خوب کمائی کی اور میری پوزیشن بالکل محفوظ ہوگئی۔ سسلی اور جزیرہ سارڈ سنے میں اس نے صنعتیں لگائیں' بھاری مشینری کی صنعت قائم کی۔ نجانے کہاں سے اس نے انجینئرنگ بھی سیکھ لی تھی۔ اتنے حیران کن کام کیے اس نے کہ میرے لیے ناقابل فہم تھے لیکن بہر طور اسے تسلیم کرنا پڑا اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں ہماری مشینری ایکسپورٹ ہوتی ہے اور ہم اس سے شاندار زر مبادلہ کما رہے ہیں۔ اصل مسئلہ اس وقت شروع ہوا جب اس نے سسلی ہی میں ایک نئی فیکٹری لگائی۔ کثیر سرمایہ خرچ کرکے اس نے اس فیکٹری کا آغاز کیا۔ مجھے اس نے پارٹنر شپ دی۔ کیونکہ آج تک اس نے جتنے کام کیے ہیں مکمل ایمانداری سے کیے ہیں۔ اس پارٹنر شپ کے بعد جب میرے اور اس کے درمیان کچھ ایسے معاملات ہوئے جن پر مجھے شبہ ہوا تو میں نے خفیہ طور پر فیکٹری کا جائزہ لیا۔ فیکٹری میں وہ مشینیں بے شک تیار ہو رہی ہیں جو ان ممالک کو ایکسپورٹ کی جاتی ہیں جن سے ہمارے معاہدے ہیں لیکن اسی فیکٹری میں ایک الگ ڈپارٹمنٹ بھی ہے جو بڑی خاص قسم کی مشینری تیار کر رہا ہے۔ یہ ایک ایٹمی بجلی گھر ہے جس کے مختلف پرزے اور تمام تر چیزیں بڑی خفیہ طور پر تیار ہو رہی ہیں۔ انتہائی شاندار اور اعلیٰ پیمانے پر لیکن میری اور اس کی پارٹنر شپ میں اس ایٹمی بجلی گھر کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں تھی۔ اس بات نے مجھے حیران کر دیا اور میں اس کی کھوج میں لگ گیا۔

ان تمام چیزوں کو چیک کرتے ہوئے' مجھے یہ احساس ہوا کہ آمدنی کا وہ حصہ جو ملتا ہے اور جس کے حسابات میرے اکاؤنٹنٹ باقاعدہ رکھتے ہیں ان میں ایک ایسا خفیہ حصہ بھی شامل ہے جس کی کبھی کوئی تفصیل سامنے نہیں آئی کہ یہ آمدنی کس مد میں ہوئی؟ بس ایک بہت بڑی رقم میرے اکاؤنٹ میں جمع ہوگئی۔ اکاؤنٹنٹ چونکہ زمانہ ساز آدمی ہے اس نے سوچا کہ جو آتا ہے آنے دو' کبھی حساب کتاب ہوگا تو بعد میں دیکھا جائے گا۔ آئی ہوئی رقم کو یہ کہہ کر واپس کرنا کہ یہ ہمارے حساب سے زیادہ ہے کوئی جائز بات تو نہیں تھی۔“

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ کا اکاؤنٹنٹ بھی اسرائیلی ہے۔" میں نے بے اختیار سوال کر ڈالا۔

"ہاں سو فیصد۔ میرا اپنا آدمی ہے اور دور کا رشتہ دار بھی ہوتا ہے۔" اس نے میرے لہجے پر غور کیے بغیر جواب دیا۔

بات منہ سے نکل گئی تھی اور غیر اختیاری طور پر نکلی تھی لیکن ایک دم یہ احساس ہوا تھا کہ کہیں اس بات سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ چنانچہ میں ایک لمحے کے لیے سنجیدہ ہوگیا تھا لیکن اس کا جواب بالکل سادہ تھا۔ اس نے میری بات پر غور نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد بولا۔

"میں خفیہ طریقے سے تحقیق کرتا رہا اور مجھ پر بہت سے انکشافات ہوئے مثلاً" یہ مسٹر لیتھ اشمیر کہ اس نئے ڈپارٹمنٹ میں جو لوگ یہ مشینری تیار کر رہے ہیں وہ سب ایشیائی ہیں اور ان کا تعلق پاکستان سے ہے۔ وہ انجینئرز ہیں اور کچھ غیر ملکی ماہرین کی زیر نگرانی وہ یہ ایٹمی بجلی گھر تعمیر کر رہے ہیں۔ میرا تجسس بڑھتا چلا گیا۔ بعد میں میں نے ان تمام تفصیلات پر غور کیا اور ان کے لیے زبردست چھان بین شروع کر دی۔ مجھے علم ہوا کہ یہ بھاری مشینری انتہائی خفیہ ذرائع سے مختلف مسلم ممالک کو بھیجی جاتی ہے کبھی کہیں اور کبھی کہیں پہنچتی ہے لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ ایک ساخت کے پارٹس ایک ملک کو جاتے ہیں دوسری ساخت کے دوسرے ملک کو۔ پتا نہیں کس طرح یہ شپ منٹ ہوتی ہے اور اس کے بعد یہ تمام چیزیں کہاں چلی جاتی ہیں۔ کافی عرصے کی چھان بین کے باوجود کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی پھر ایک دفعہ میں نے بمشکل تمام ان انجینئروں میں سے ایک انجینئر کو اغوا کرلیا جو اس خفیہ ڈپارٹمنٹ میں کام کرتے تھے اور انجینئر سے مجھے تشدد کے ذریعے جو معلومات حاصل ہوئیں۔ وہ معلومات یہ تھیں کہ مشینری کا یہ شپ منٹ ہوتا تو کسی ملک کے لیے ہے لیکن کسی خاص پوائنٹ پر جا کر اسے پاکستان کے لیے حاصل کرلیا جاتا ہے اور وہیں کے لیے اس کی تمام تیاریاں ہو رہی ہیں۔ پاکستان کے جو انجینئرز ان ایٹمی بجلی گھروں پر کام کرتے ہیں۔ وہ بہترین تربیت حاصل کر چکے ہیں اور ان میں سے اگر دو افراد مشینری کے ساتھ جاتے ہیں تو دو نئے افراد یہاں آجاتے ہیں تاکہ ان کی جگہ وہ تربیت حاصل کریں۔ یہ بڑا انوکھا طریقہ کار ہے آپ کو معلوم ہے مسٹر لیتھ اشمیر۔ میں یہودی نژاد ہوں ہم لوگ جس سرشت کے بھی مالک ہوتے ہیں وہ ایک الگ

حیثیت کی حامل ہے لیکن ہمارے تمام راستے اپنے وطن کی جانب مڑتے ہیں۔ عربوں کے دل پر اسرائیل کی مہر معمولی چیز نہیں ہے کیونکہ اپنی بقا کے لیے ہم میں سے ہر ایک شخص کو مستعد رہنا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہی ہمارا مستقبل ہے اور اگر ہم نے مستقبل کو نظرانداز کر دیا تو زندگی میں سر نہیں اٹھا سکیں گے اگر کسی اور کے لیے یہ کام ہو رہا ہوتا تو الگ بات تھی لیکن پاکستان کے لیے یہ سب کچھ ہو رہا ہے' بھلا میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں پھر میں نے بہت غور کیا۔ میں حکومت اسرائیل کو اس بارے میں اطلاع دے سکتا تھا۔ اسرائیلی حکومت یہاں اٹلی میں بھی اپنے تمام کام سرانجام دے سکتی تھی لیکن کچھ ایسے معاملات ہیں کہ میں مارشل لارا کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا سکتا بلکہ اس کی زندگی کی حفاظت بھی مجھ پر ہی فرض ہے اگر میرے کاروبار سے اس کی پارٹنر شپ نکل گئی تو آپ یوں سمجھ لیجیے کہ دنیا بھر میں میرے لیے کہیں ٹھکانا نہیں ہوگا۔ یہ کچھ ایسے ذاتی معاملات ہیں جن کے لیے میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں' لیکن میں خواہش مند ہوں کہ مافیا خفیہ طریقے سے ان تمام پاکستانی انجینئروں کو موت کے گھاٹ اتار دے اور اس فیکٹری کو اس طرح تباہ کر دے کہ وہاں دوبارہ اس قسم کا کوئی کام نہ ہو سکے۔ ساتھ ہی یہ بھی پتا چلانا ہوگا کتنے ایٹمی بجلی گھر اور کون کون سی چیزیں اس طریقے سے پاکستان منتقل ہو چکی ہیں۔ یہ تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے میں نے مافیا سے رابطہ قائم کیا اور بالآخر ایک معقول معاوضے کے عوض مجھے یہ یقین دلایا گیا کہ میری مشکلات کا حل تلاش کرلیا جائے گا۔ میں نے آپ کو یہ تمام تفصیلات بتا دی ہیں مسٹر لیتھ اشمیر اور میں سمجھتا ہوں کہ میری اتنی ہی ذمے داری تھی۔ یہاں اٹلی میں میں آپ کے لیے وہ تمام آسانیاں فراہم کر سکتا ہوں جو آپ پسند کریں۔"

"ہوں۔" میں خاموشی سے یہ تمام تفصیلات سنتا رہا۔ میں نے آنکھیں بند کرلی تھیں اور ایک عجیب سی کیفیت کا شکار تھا۔ بہت دیر تک سوچ میں ڈوبا رہا پھر میں نے اس سے سوال کیا۔

"مارشل لارا کہاں رہتا ہے؟"

"اس کا مستقل قیام نیپلز میں ہے۔" آرمن نے جواب اور میں خاموش ہوگیا۔

آرمن خود ہی مجھے مارشل لارا کے پورے پتے سے آگاہ کرنے لگا اس کے بعد میں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

نے آہستہ سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جاسکتے ہیں مسٹر آرمن' میں بہت جلد اس سلسلے میں اپنی کارروائیوں کا آغاز کردوں گا۔"

آرمن نے ایک لمحے توقف کیا تو میں خود کھڑا ہوا اور اس انداز میں اسے دیکھنے لگا جیسے اس کی فوری واپسی چاہتا ہوں۔ آرمن بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھا۔ رسمی الفاظ کہے اور باہر نکل گیا۔ آرمن واپس چلا گیا اور میرے دل میں بے پناہ نفرت چھوڑ گیا۔ میں نے اس پوری کہانی پر غور کیا اور میرے اندر ایک عجیب سی روشنی پھوٹنے لگی۔ قدرت نے ایک بار پھر وطن کی ایک خدمت میرے سپرد کی تھی۔ معرکہ خیرو شر کا ایک بار پھر سے آغاز ہوا تھا۔ آرمن یہودی مفادات کا نگراں اور مارشل لارا میرے وطن کی خدمت کے جذبے سے سرشار' ہمارے ملک کو اٹامک ٹیکنالوجی کی اشد ضرورت تھی۔ بڑے بڑے ممالک نے ہم پر ترقی کے دروازے بند کردیے تھے وہ ہمیں اپنے زیر اثر لاکر بے دست وپا کردینا چاہتے تھے جبکہ کچھ ہمدرد ایسے تھے جو انسانی رشتوں ہی کی بنیاد پر ہمارے معاون کار تھے۔ میرے لیے وہ آسمان تھے ان کی عزت' ان کا احترام میرے دل کی گہرائیوں میں جاگزیں تھا۔ میں نے دو ایسے افراد کو اپنی حیثیت کا خطرہ مول لے کر زندگی اور آزادی بخشی تھی' جو بوسنیائی مسلمانوں کے ہمدرد ثابت ہوئے تھے۔ بالکل ویسی ہی ایک سچویشن ایک بار پھر میرے سامنے آگئی تھی۔ بہرحال ایک انتہائی مشکل کام تھا جو میرے سپرد ہوا تھا۔ بات اگر مارشل لارا کے خلاف کام کرنے کی ہوتی تو شاید اتنی مشکلات نہ پیش آتیں لیکن ایک جانب پھر مافیا کے لیے آرمن کے مفادات میں کام کرنے کا مسئلہ تھا لیکن.........

درپردہ مجھے مارشل لارا کے لیے کام کرنا تھا تاکہ وہ اپنے عمل جاری رکھے اور اگر جاری نہ بھی رکھ سکے تو جہاں تک پہنچا ہے وہاں تک پہنچنے کے بعد اس کی پوزیشن صاف کردی جائے اور ان پاکستانی انجینئروں کو تحفظ فراہم کیا جائے جو اپنے وطن کی خدمت کے جذبے سے سرشار دشمن کی آغوش میں بیٹھے اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ بہت گہرائی میں سوچنا تھا۔ مافیا کے بگ باس کی حیثیت سے مجھ پر مکمل اعتماد کیا گیا تھا اور یہ کہہ دیا گیا تھا کہ کیس مجھے ہینڈل کرنا ہے اور اس کے لیے میں صرف اپنی ذہانت اور اپنے اختیارات استعمال کروں۔ اس میں کسی سمت سے کوئی مداخلت نہیں ہوگی۔ یہ ایک اچھی بات تھی۔

بہرحال فوری طور پر تو کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسپین واپسی کا بندوبست کیا اور پھر مختلف مراحل سے گزرتا ہوا بارسلونا پہنچ گیا۔ یہاں کے معاملات مکمل طور پر کنٹرول میں رہتے تھے۔ میں نے میریسا ہارٹی سے تقریباً رابطہ منقطع ہی کرلیا تھا۔ وہ میڈرڈ ہی میں تھی اور اپنے معمولات سرانجام دے رہی تھی۔ میں فراز کی حیثیت سے اس کے ذہن سے نکل چکا تھا اور اب وہ مجھے صرف لیتھ اشمیر کا درجہ دیتی تھی جو اس کا روحانی پیشوا تھا۔

"یہاں آنے کے بعد ابھی میں کوئی لائحہ عمل منتخب نہیں کرسکا تھا اور صرف سوچوں میں گم تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے لیکن میرا دست راست میرا دوست اور سچ کہنے میں اگر بخل سے کام نہ لیا جائے تو بہ آسانی یہ کہا جاسکتا تھا کہ میرا وہ ستون جس سے پشت لگا کر میں نے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیے تھے اپنے فرض سے غافل نہیں تھا۔ رشید ناگی کی بات کررہا ہوں۔ بارسلونا واپس آنے کے بعد جو سب سے پہلی نشست رہی معتقدین کے لیے ان میں' میں نے رشید ناگی کو بھی بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے ساتھ ایک بوڑھا سالاغر آدمی تھا جو سفید چادر اوڑھے ہوئے سر جھکائے مراقبے کی سی کیفیت کا شکار تھا۔ یہاں کا مخصوص انداز تھا یہ اور لوگ اسی طرح میرے سامنے آیا کرتے تھے اسے دیکھ کر ذہنی کیفیت عجیب سی ہوگئی تاہم برداشت کیا اپنی مشکلات بیان کرتے رہے۔ میں نے ان کے لیے اجتماعی دعا کی' وہ تمام کام ہوئے جو ہوا کرتے تھے۔ اس کے بعد معتقدین رخصت ہونے لگے۔ رشید ناگی اور اس کا ساتھی اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں خانقاہ میں طلب کرلیا اور ان کے لیے خصوصی دعا کا بندوبست کرنے لگا پھر جب بالکل ہی لائن کلیئر ہوگئی اور مجھے اندازہ ہوگیا کہ اب کسی کی مداخلت کا خطرہ نہیں ہے تو میں ان دونوں کو لے کر خانقاہ سے ملحق اپنی مخصوص رہائش گاہ میں آگیا۔ میں واپس آنے کے بعد مکمل طور پر چیک کرچکا تھا۔ ہر چیز سے ہوشیار رہنا ضروری تھا۔ ویسے اب تک کی کارکردگی اور مافیا کے اقدامات سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ مجھ پر کوئی شبہ نہیں ہوسکا ہے' بہر طور یہاں پہنچنے کے بعد رشید ناگی نے اس شخص کے چہرے سے چادر ہٹا دی' پھر میں نے میک اپ کا ایک انوکھا کمال دیکھا' میک پر میک کیا گیا تھا' بوڑھے کے چہرے کی نقاب ہٹا دی گئی اور اس کے نیچے سے جو چہرہ برآمد ہوا وہ میری موجودہ شکل سے سرمو مختلف نہیں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا' وہی جسامت وہی انداز وہی سب کچھ اب یہاں لیتھ اشمیر کی اس رہائش گاہ میں دو نقلی لیتھ اشمیر تھے' میں نے تعریفی نگاہوں سے رشید ناگی کو دیکھا تو رشید ناگی نے اس شخص سے لباس اتارنے کے لیے کہا اس نے لباس اتار دیا تھا' صرف زیر جامے میں تھا' یہاں مجھے ایک اور خیال آیا فیرونا نے میرے جسم کو دیکھ کر ہی یہ اندازہ لگایا تھا کہ میں لیتھ اشمیر نہیں ہوں' رشید ناگی نے بغیر کسی گفتگو کے یہ عمل بھی کر لیا تھا' میرے نئے ہم شکل کے لیے جسمانی طور پر بھی میک اپ کا بندوبست کیا گیا تھا اور اس کا جسم اس کی عمر کی نشاندہی کرتا تھا' بالکل کسی ماڈل کی طرح اس کا معاینہ کرایا گیا اور میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلائی' رشید ناگی نے اسے لباس پہننے کے لئے کہا۔ میں نے مسکراتے ہوئے ناگی کو مخاطب کیا۔"

"بہت خوب ناگی' خصوصاً" اس بات کے لیے کہ تم نے اور جالب نعمان نے بہت مختصر وقت میں اپنی کارکردگی سرانجام دی ہے ویسے ان حضرت سے میرا کوئی تعارف نہیں ہوسکا۔" ناگی بے اختیار مسکرا دیا اور پھر آہستہ سے بولا۔

"سعید خان۔"

"کیا؟" میں اچھل پڑا۔

"ہاں چیف' بہت غور کیا' بہت سوچا' بہت سمجھا اور اس کے بعد سعید خان ہی کا انتخاب کرنا پڑا' اب وہاں اسے دانش منصور کے میک اپ کی ضرورت تو نہیں تھی' اس نے بھی اصرار کیا ہم لوگوں نے آپس میں صلاح و مشورے کیے اور سعید خان ہی کو لیتھ اشمیر کا دوسرا روپ دیا گیا' چیف بہت ہی اعلیٰ پیمانے پر کام کرتے ہوئے اس کے ذہن کو وہ تمام یادداشتیں دے دی گئیں اور یہ ذہنی طور پر بالکل آپ ہی کی طرح معتدل ہے آپ یقین کیجیے یہ سو فیصدی لیتھ اشمیر ہے' باقی صرف وہ معاملات رہ گئے ہیں جو آپ نے یہاں آنے کے بعد دیکھا اور سمجھا' سعید خان کی ذہانت سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ آپ اسے اس سلسلے میں مزید بریف کرسکتے ہیں' یہ آپ کو بہترین پرفارمنس دے گا۔"

"مجھے ہنسی آرہی ہے' کہیں ایسا نہ ہو کہ سعید کان خود اپنی اصلیت بھول جائے۔ دانش منصور کے بعد یہ اپنے آپ کو لیتھ اشمیر سمجھے۔ ہم اس کے ساتھ کافی زیادتی کر رہے ہیں۔"

"نہیں چیف۔ میں تو اسے اپنی خوش بختی کی انتہا سمجھتا ہوں۔ جو کچھ سیکھا ہے آپ ہی کے پاس سیکھا ہے اور اب اسے اپنے لیے استعمال کر رہا ہوں۔"

"سعید کے علاوہ میں سہیل کو بھی اپنے ساتھ لایا ہوں۔ چیف' میک اپ کی دنیا میں اس نے کمال حاصل کیا ہے اور کچھ نئے اسلوب دریافت کیے۔ سعید خان کا میک اپ اس کا کمال ہے۔"

"واقعی باکمال ہے۔" میں نے تعریفی لہجے میں کہا۔

"میں جانتا تھا چیف کہ سعید خان کے اس حیثیت کو اختیار کرنے کے بعد آپ کو میک اپ بدلنے کی ضرورت پیش آئے گی سہیل اس کے لیے آپ کی مدد کرے گا۔"

"ویری گڈ۔" میں نے کہا۔

"اس کے علاوہ چیف میں چار اور افراد کو اپنے ساتھ لایا ہوں۔ یہ لوگ ان خصوصی معاملات میں آپ کی معاونت کریں گے جو اپنے اس کردار سے ہٹ کر آپ کی ضرورت ہو سکتے ہیں۔"

میں نے پر خیال انداز میں رشید ناگی کو دیکھا پھر آہستہ سے کہا۔

"لیکن ان کے یہاں قیام کا کیا بندوبست ہوگا؟"

"بندوبست کر کے آیا ہوں چیف' وہ یہاں بہ آسانی طویل عرصے قیام کرسکتے ہیں' میں نے اس کے بھی پورے پورے انتظامات کر لیے ہیں۔"

"ٹھیک ہے ناگی' انہیں اسی حیثیت سے یہاں لے آنا اور مجھ سے ملا دینا' سہیل کو کب لا رہے ہو میرے پاس؟"

"جب آپ حکم دیں چیف۔"

"کسی بھی وقت آسکتے ہو یہاں میرا مکمل ہولڈ ہے؟" میں نے کہا۔

حالانکہ سوچا یہ تھا کہ لیتھ اشمیر کی حیثیت سے اپنے طور پر تمام کام سرانجام دوں گا لیکن رشید ناگی کی مدد کی ایک بار پھر ضرورت پیش آگئی تھی اور میں اس کا سہارا لینے پر مجبور ہو گیا تھا' وقت گزرا' سعید خان کو میں انتہائی محنت اور لگن کے ساتھ لیتھ اشمیر کے سلسلے میں بریف کرتا رہا۔ میں نے اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو میں جانتا تھا' میرے لیے اس سے زیادہ قابل اعتماد شخص اور کوئی نہیں ہوسکتا تھا' لیتھ اشمیر کے چلنے کا انداز' اپنے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

معتقدین اور مریدوں سے اس کا ملنا' دعائیں دینے کا طریقہ' غرض ہر وہ چیز سعید خان کو سمجھا دی جس سے وہ یہاں بھی میرا کردار ادا کر سکے اب کم از کم یہ فائدہ ہو گیا تھا مجھے کہ مافیا کی جانب سے جو ذمے داری مجھے سونپی گئی تھی اس کے لیے میں ایک الگ حیثیت سے کام کر لوں۔

پھر سہیل نے میرا میک اپ کیا' ان چار آدمیوں سے بھی ملاقات ہو گئی' دو پرانے تھے جو میرے شناسا تھے' ایسے کہ میں ان پر پورا پورا بھروسہ کر سکوں' دو نئے آدمی تھے' لیکن رشید ناگی' انہیں یقیناً میرٹ ہی کی بنیاد پر یہاں لایا ہو گا۔

سہیل نے میرا میک اپ کیا' میں نے ایک خوبصورت شکل اختیار کی' سہیل کا طریقہ کار بھی بڑا دلچسپ تھا' پلاسٹک کے محلول کو ایک خاص انداز میں اسپرے گن کے ذریعے وہ چہرے پر پینٹ کرتا تھا اس سے پہلے وہ ایک اور اسپرے چہرے پر کرتا تھا' وہ پلاسٹک کے اس محلول کے لیے استر کی حیثیت رکھتا تھا اور اس محلول کو خود میں جذب کرنے کی صلاحیت بھی اس میں موجود تھی۔ اسپرے گن سے اس نے میرے چہرے پر مختلف ابھار ڈالے' کہیں ہلکے کہیں وزنی ہونٹوں کی تراش تبدیل کی اور جب میں نے آئینہ دیکھا تو خود ہی جھینپ کر رہ گیا' بڑی حسین شکل دی تھی اس نے مجھے۔ رشید ناگی بھی موجود تھا اور والہانہ نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔

"میرا خیال ہے تم نے سہیل کو بریف کیا ہے۔"

"یہ ضروری تھا چیف' شخصیت نمایاں ہونی چاہیے اس طرح بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ یہ میرا تجربہ ہے۔" سہیل نے کہا۔

"چیف' اس میک اپ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ مسامات کو بند نہیں ہونے دیتا آپ کے مسامات اسی طرح باعمل رہیں گے' اگر آپ کے چہرے کو ریتی سے بھی رگڑ دیا جائے تو صرف زخم نمودار ہو گا' میک اپ نہیں ہٹے گا' اور اس کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے چیف کہ جب بھی آپ اس میک اپ کو اپنے چہرے سے ہٹانا چاہیں تو ایک بہت ہی معمولی سی چیز استعمال کرنا ہو گی۔"

"وہ کیا ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"چیف۔ پیاز کا عرق اس کا توڑ ہے صرف پیاز کے عرق سے اگر آپ اپنا چہرہ

دھوئیں گے تو آپ کی اصل شکل نکل آئے گی۔"

"وری گڈ کمال ہے۔" میں نے متاثر لہجے میں کہا پھر اس کے بعد سہیل نے اپنے مخصوص عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"چیف' آپ کو اپنے جسم پر بھی یہ میک اپ کرانا ہو گا' یہ بہت بڑی کمزوری ہوتی ہے کہ چہرہ کچھ ہو اور جسم اس سے مختلف ہو جائے۔"

"ارے بھائی! میں شریف آدمی ہوں۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر بھی چیف! پلیز آپ میری بات مان لیجیے۔"

میرے الفاظ پر رشید ناگی نے قہقہہ لگایا تھا لیکن سہیل میرے جسم کا میک اپ کرنے سے باز نہ آیا' کافی وقت صرف کیا تھا اس نے اور اس کے بعد اپنا کام ختم کر لیا تھا' اب کیفیت یہ تھی کہ یہاں کی ذمے داری آج سے سعید خان نے سنبھال لی تھی اور میں ایک الگ شخصیت کا حامل تھا' لیکن لیتھ اشمیر کے اختیارات اس قدر وسیع تھے اور بار سلونا میں اسے وہ حیثیت حاصل تھی کہ کوئی اس سے کسی سلسلے میں سوال کرنے والا نہیں تھا یہ معاملات تقریباً ایک ہفتے تک جاری رہے اور اس کے ایک ہفتے میں ان تمام معمولات سے فراغت حاصل کرتے ہوئے میں مسلسل یہ سوچتا رہا کہ آرمن کے سلسلے میں مجھے کیا اقدامات کرنے چاہئیں' مارشل لارا کا تحفظ میرے لیے بہت بڑی حیثیت رکھتا تھا لیکن میں یہ خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا کہ رشید ناگی یا اس کے ساتھ آنے ہوئے ان چاروں افراد کو اپنے اس مقصد کے لیے استعمال کروں' چنانچہ انہیں یہیں سعید خان کے تحفظ کے لیے مستعد کر دیا گیا اور میں نے ان کے قریب رہنے کا بندوبست کر دیا۔

رشید ناگی کو وطن واپس بھیج دیا اور اس کے بعد اپنے اختیارات سے کام لے کر میں نے اٹلی جانے کا دوبارہ انتظام کیا' اب مجھے وہاں جا کر مارشل لارا سے ملاقات کرنی تھی اور اپنے کام کا آغاز کر دینا تھا' اس کے لیے البتہ میں نے مافیا کے چھ ایسے اہم افراد منتخب کیے جو میری لسٹ میں موجود تھے اور جو مافیا کے اعلیٰ ترین کارنامے سر انجام دے چکے تھے' یہ میرے اسسٹنٹ تھے' سات آدمیوں کا یہ گروپ بنا کر بالآخر میں اٹلی چل پڑا۔ میرا نیا نام ہٹ مین ریگو تھا اور سعید خان نے لیتھ اشمیر کی حیثیت سے مجھے میرے ان تمام ساتھیوں سے روشناس کراتے ہوئے کہا تھا کہ انہیں میرے احکامات کی تعمیل کرنا ہو گی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

اور مجھے ان کا انچارج بنا کر اٹلی روانہ کیا جا رہا ہے۔ وہ سب حکم کے غلام تھے اور اشمیرس بھی' جو صرف مافیا کے رکن کی حیثیت سے لیتھ اشمیر کی عزت نہیں کرتے تھے بلکہ اس کے مریدوں میں بھی شامل تھے اور جب روحانی پیشوا کوئی حکم دے تو پھر عقل کی آنکھیں بند کر لینی ہوتی ہیں اور صرف عمل کرنا ہوتا ہے۔ انہیں میرے تابع کر دیا گیا تھا اور وہ میرے تابعدار تھے۔ ہم لوگ روم پہنچ گئے' آرمن سے ملاقات کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ وقت ضائع کرنے والی بات تھی اس سے گفتگو مکمل ہو چکی تھی' لیکن اس کے باوجود میں نے ٹیلی فون پر اس سے بات کی تھوڑی سی کوشش کے بعد اس سے رابطہ قائم ہو گیا۔ میں نے اس سے کہا۔

''مقدس روحانی پیشوا نے ایک مشن میرے سپرد کیا ہے مسٹر آرمن' مجھے اس کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم ہیں' ہم لوگ نیپلز روانہ ہو رہے ہیں' آپ صرف اتنا بتا دیجئے کہ اس دوران کوئی تبدیلی تو نہیں رونما ہوئی۔''

''اوہ مسٹر بالکل نہیں' میں آپ کو کس نام سے مخاطب کروں۔'' آرمن نے پر جوش لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ براہ کرم مجھے مخاطب کرنے کی کوشش نہ کیجئے گا بس یوں سمجھئے ہم نے کام کا آغاز کر دیا ہے۔''

''اتنی درخواست تو میں ضرور کروں گا کہ اس میں ذرا برق رفتاری کا مظاہرہ کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا کام مکمل ہو جائے اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں۔''

''گڈ بائے۔'' میں نے کہا اور ٹیلی فون کا ریسیور رکھ دیا بس اتنا ہی کافی تھا۔ اس کے بعد ہمیں نیپلز روانہ ہونے کے لیے تیاریاں کرنا پڑیں اور اس میں کوئی خاص وقت نہیں ہوئی چنانچہ ہم نیپلز پہنچ گئے' اٹلی کا ایک اور روایتی شہر جس کے متعلق بے شمار داستانیں کتابوں کی زینت تھیں۔

آرمن کی جانب سے جو ذمے داری مافیا کو سونپی گئی تھی مافیا نے اسے قبول کر لیا تھا' لیکن اس کے لیے کوئی وقت نہیں دیا جا سکتا کہ کتنے عرصے میں اس کام کی تکمیل ہو۔ چونکہ ہائی کمان سے مجھے اس سلسلے میں براہ راست ہدایات ملی تھیں' لیکن وہاں بھی وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ میری معلومات بھی تھیں کوئی کام مافیا کے سپرد

کرنے بعد اس کی ذمے داری بے شک قبول کر لی جاتی تھی لیکن پیریڈ نہیں دیا جاتا تھا کہ کتنے عرصے میں اس کی تکمیل کر لی جائے گی۔ چنانچہ مجھے بھی جلدی نہیں تھی تاہم یہ اپنی کوششیں تھیں کہ میں جلد از جلد اپنا کام نمٹا لینا چاہتا تھا۔ نیپلز آنے کے بعد سب سے پہلے اس شہر کی سیاحت کرنے کا فیصلہ کیا۔ میرے ساتھ جو افراد آئے تھے وہ اپنے مخصوص طریقہ کار کے مطابق مجھ سے بہت فاصلے پر متعین ہو گئے۔ ہمارے تمام اخراجات آرمن کے بجٹ میں شامل تھے اور ہمیں ان کی پروا نہیں تھی لیکن کام کرنے کا بھی ایک انداز ہوتا ہے۔ میں نے درمیانے درجے کے ہوٹلوں کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہاں ضروریات زندگی بھی موجود نہ ہوں۔ ہوٹل میں ہر چیز موجود تھی۔ بس اسے وہ درجہ حاصل نہیں تھا جو بڑے ہوٹلوں کو ہوتا ہے۔

میں نے نیپلز سیاحت شروع کر دی۔ وہاں مشہور ترین مقامات دیکھے۔ لائیڈ مونا پارک بلاشبہ ایک حسین ترین پارک تھا جس میں بچوں کے لیے بڑے شاندار کھلونے لگائے گئے تھے۔ جگہ جگہ اوپن ائر پبس (Phbs) موجود تھے اور ان میں بڑا رش ہوتا تھا۔ یہ یہاں کا سب سے خوب صورت پارک تھا اور نیپلز آنے کے تین دن کے بعد اسی پارک میں میری ملاقات ایک عجیب و غریب شخص سے ہوئی۔

دبلے پتلے بدن کا مالک مقامی آدمی تھا۔ ٹوٹی پھوٹی انگریزی بول لیتا تھا جس میں زیادہ تر الفاظ غلط ہوا کرتے تھے۔ میں ایک اوپن ائر پب میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہ میرے قریب آ گیا۔ زمانہ قدیم کا ایک سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔ چہرے پر بھکاریوں جیسے تاثرات تھے۔ اس طرح جھک کر مجھے دیکھنے لگا کہ میں چونکے بغیر نہ رہ سکا۔ میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور اس نے تعجب سے کہا۔

''کمال ہے۔ واقعی کمال ہے۔''

میں سرد نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا تو وہ بولا۔ ''بیٹھ جانے کے لیے کہہ دو۔ کچھ پینے کے لیے نہیں مانگوں گا۔''

اس کے انداز پر مجھے ہنسی آ گئی۔ میں نے اسے آنکھوں کے اشارے سے بیٹھنے کے لیے کہا۔ وہ بیٹھ گیا۔ احمقانہ نگاہوں سے وہ مسلسل مجھ دیکھ رہا تھا۔ تب میں نے کہا۔

''کیا بات ہے مسٹر۔ تم خیریت سے تو ہو؟''

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"میرا نام ڈمل ہیبو ہے۔"

"میں نے تم سے تمہارا نام نہیں پوچھا۔" میں نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن تعارف نام ہی سے ہوتا ہے۔ تم کون ہو؟"

"ہٹ مین ریگو۔" میں نے جواب دیا۔

"مشکل نام ہے۔"

"تم مجھے ریگو کہہ کر پکار سکتے ہو۔"

"اور تم مجھے ہیبو۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس مسکراہٹ کو ایک قہقہے میں تبدیل کرلیا۔

"ہیبو اینڈ ریگو۔" اس نے جواب دیا۔

"وضاحت کرو۔"

"مسٹر ریگو۔ مجھے صرف ایک بات بتادو۔ نیپلز میں کب داخل ہوئے ہو' کہاں سے آئے ہو' کتنے دن' یہاں آئے ہوئے گزر گئے' اس دوران فیڈرو گئے ہو یا نہیں؟ بس یہ چند سوالات ہیں جن کے جواب مجھے درکار ہیں۔"

"کیا تم کسی پاگل خانے سے بھاگے ہو؟"

"بھاگا نہیں ہوں بھاگا ہوا لگتا ہوں اور اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ قدرت نے میرا اسٹرکچر ہی ایسا بنایا ہے اب تم دیکھو نا اپنی ساخت میں تبدیلی تو نہیں کی جاسکتی۔"

"تمہارے اس سوال کا مطلب کیا ہے؟"

"مالی طور پر بہت مطمئن آدمی ہو کیا۔ لگتے تو نہیں ہو۔" وہ میرے سوال کو نظر انداز کرکے بولا۔

"اور اگر تیسری بار تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا تو میں تم سے اٹھ جانے کی درخواست کروں گا۔" میں نے کہا۔

"نہیں نہیں......... اصل میں' میں حیران ہوں۔ غالباً تم فیڈرو نہیں گئے یا پھر وہ سب کچھ کر چکے ہو اور نکالے ہوئے ہو۔"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ بغیر کسی وضاحت کے' تم مجھ سے فضول باتیں نہ کرو۔"

"اچھا اچھا مسٹر اچھا۔ غالباً' ریگو۔" اس نے پھر اس انداز میں انگلی اٹھا کر کہا۔ بار

بار میرا نام بھول جاتا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

"دیکھو اگر کوئن ایلسا سے مل چکے ہو تو مجھے بتادو۔ میں خود ہی یہاں سے اٹھ جاؤں گا اور تم سے کوئی بات نہیں کروں گا۔ بس صرف اس بات کا جواب دے دو کہ کیا تم کوئن ایلسا کے منظور نظر رہ چکے ہو اور ایکس ہو چکے ہو؟"

"کوئن ایلسا؟" میں نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"گویا تمہاری کوئن ایلسا سے کوئی ملاقات نہیں ہے۔ یقیناً نیپلز میں نئے آئے ہو۔ ورنہ اس سے محفوظ نہ رہتے۔"

"کیا پیو گے؟" میں نے سوال کیا اور وہ ہنس پڑا پھر بولا۔

"دلچسپی محسوس ہوئی نا مجھ سے۔ اورنج جوس منگوا دو میرے لیے۔"

میں نے بھی ہنستے ہوئے ویٹر کو اشارہ کیا اور صرف اس کے لیے اورنج جوس منگوا دیا۔ میں تھوڑی دیر پہلے بلیک کافی پی چکا تھا جو ابھی تک مزہ دے رہی تھی۔ اورنج جوس آنے تک وہ بالکل خاموش بیٹھا رہا پھر جیسے ہی گلاس آیا۔ اس پر ٹوٹ پڑا اور آدھے کے قریب گلاس صاف کرگیا پھر اس نے اپنے ہونٹ چوستے ہوئے کہا۔

"اب میں تم سے یہ سوال بالکل نہیں کروں گا کہ تم نیپلز میں نئے آئے ہو کیونکہ اس بات کی تصدیق ہوگئی ہے۔ نہ ہی مجھے تم سے یہ پوچھنے کی ضرورت ہے کہ تم کون سے ملک کے باشندے ہو اور اٹلی میں کب سے رہ رہے ہو۔ ویسے تمہارے رنگ ڈھنگ سے یہ نہیں پتا چلتا کہ اٹلی سے بہت زیادہ واقفیت رکھتے ہو۔ چلو خیر چھوڑو۔ اصل میں تمہیں اپنی شکل و صورت کا صحیح اندازہ نہیں ہے اتنے خوبصورت نوجوان ہو کہ کوئی بھی تمہیں دیکھ کر ہوش و حواس کھو سکتا ہے اور پھر نیپلز کی حسینائیں تو ویسے بھی بے پناہ فراخ دل ہیں۔ اپنے پسندیدہ مردوں کو اغوا کرلیتی ہیں اور اس کے بعد اس وقت تک نہیں چھوڑتی انہیں جب تک کہ وہ زندگی سے بیزار نہ ہو جائیں تم جس قدر تر و تازہ اور کھلے کھلے نظر آتے ہو اس کی وجہ غالباً یہی ہو سکتی ہے کہ یا تو پبلک مقامات پر نہیں نکلتے یا بہت مختصر وقت ہوا ہے تمہیں یہاں آئے ہوئے۔ خیر میں کسی ایسی حسینہ کی بات نہیں کروں گا جو خود بھی قلاش ہو اور بس اپنی خواہشوں کی تکمیل چاہتی ہو۔ اس لیے کوئن ایلسا کی بات کرتا ہوں۔ کوئن ایلسا نیپلز کی سب سے قدر دان عورت ہے اور صحیح معنوں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

میں اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ اس کا ساتھ زندگی بنا دیتا ہے۔ میرے علم میں ایسے بہت سے نوجوان ہیں جو سڑکوں پر جوتے رگڑتے تھے' بس شکل و صورت کے اچھے تھے کوئن ایلسا کی نگاہوں میں چڑھے تو انہوں نے بہت کچھ پالیا اور پھر وہ بڑی صاف ستھری عورت ہے۔ اسے خوب صورت نوجوان پالنے کا شوق ہے پتا ہے۔ لوگ کیا کہتے ہیں اس کے بارے میں؟"

میں اب اس احمق آدمی کی باتوں میں کافی دلچسپی لینے لگا تھا۔ میں نے پوچھا۔ "کیا کہتے ہیں؟"

"وہ صرف حسن پرست ہے اور حسن پرست بھی ایسی کہ پھولوں کو ڈالیوں پر دیکھنے کی شوقین۔ غالباً" اس کے اقوال نوجوان دہراتے رہتے ہیں۔ وہ کہتی ہے کہ پھول کو ڈالی سے توڑ لو تو اس میں ذرہ برابر حسن باقی نہیں رہتا۔ بہرحال میں تو اس قابل تھا ہی نہیں کہ وہ میری طرف رخ کرکے تھوکنا بھی پسند کرتی۔ لوگوں کی سنی سنائی بات ہے۔ تمہیں دیکھ کر نجانے کیوں میرے ذہن میں ایلسا ابھر آئی۔ ویسے پارٹنر' اگر تم چاہو تو نیپلز میں زندگی کا حسن حاصل کرسکتے ہو؟"

میں حیرانی سے اسے دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔ "تو کیا تم اس کے بروکر ہو؟"

"بالکل نہیں بالکل نہیں۔ وہ بروکر نہیں پالتی خوب صورت جوان پالتی ہے۔ بس جس کی جانب اس کی نگاہ اٹھ جائے میں سمجھتا ہوں کہ تم پر اگر کچھ خرچ کر دیا جائے تو خاصے منافع کے بعد واپس آجائے گا۔ بولو کاروبار کرنے کے لیے تیار ہو؟"

"مجھے تو تم کوئی پاگل آدمی معلوم ہوتے ہو؟"

"ابھی تو تمہارا جو دل چاہے کہہ لو میرے بارے میں لیکن اگر میں فائدہ مند ثابت ہوں تو پھر مجھے تسلیم کرلینا۔ ففٹی ففٹی کے پارٹنر۔ جتنی رقم میں تم پر لگاؤں وہ تم مجھے واپس کر دینا اور جو منافع ہو اس میں سے آدھا آدھا۔"

"مگر میرے بھائی کرنا کیا ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"ایک خوب صورت لباس........ پہن کر فیڈرو چلو۔ فیڈرو خود کوئن ایلسا کی ملکیت ہے اس کے بہت سے کاروبار ہیں' جائز اور ناجائز۔ یہ حکومت جانے اور انتظامیہ لیکن وہ ایک دولت مند عورت ہے۔ خوبصورت نوجوانوں پر اس طرح لپکتی ہے جیسے چیل

گوشت کے ٹکڑے پر پھر وہ انہیں اپنی تحویل میں لے لیتی ہے انہیں پالتی پوستی ہے پروان چڑھاتی ہے وہ سب کچھ کرتی ہے ان کے لیے جس کے وہ خواہشمند ہوں اور اس کے بعد انہیں آزاد کر دیتی ہے۔ کیا سمجھے؟"

میں نے حیرت سے شانے ہلائے' ایسی کسی شخصیت کا تصور میرے لیے بہت عجیب تھا۔ پتا نہیں یہ آدمی جھوٹ بول رہا ہے یا سچ' لیکن اگر جھوٹ بھی بول رہا ہے تو اس کا مجھ تک پہنچنے کا مقصد کیا ہے۔ بہرحال اب اسے نظرانداز تو نہیں کیا جاسکتا تھا۔ میں نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"مائی ڈیئر مسٹر ہیبو' تمہاری باتیں واقعی دلکش ہیں اور اب میں تم سے یہ کہنے میں کوئی دقت نہیں کرتا کہ نیپلز میں نیا نیا آیا ہوں اور کوئن ایلسا کو جانتا ہوں اور نہ فیڈرو کو۔"

"تب پھر براہ کرم فوراً" یہاں سے اٹھ جاؤ۔ تم مجھے کوئی قلاش آدمی مت سمجھنا۔ یہ مت سوچنا کہ اورنج جوس کا یہ گلاس تمہارے حساب میں پینا ہی میرا مقصد تھا۔ تمہارا بل میں ادا کروں گا' بلکہ یوں سمجھو اس وقت سے میرے اور تمہارے درمیان وہ معاہدہ ہوگیا جس کی میں نے خواہش کی تھی۔" میں ہنسنے لگا' میں نے کہا۔

"نہیں' بہرطور اس وقت تم میرے مہمان ہو۔"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" ہیبو نے اپنی جیب سے کچھ کرنسی نکالی اور اسے میز پر رکھ دیا پھر چٹکی' بجا کر ویٹر کو اشارہ کیا اور پھر باقی رقم رکھنے کے لیے کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا۔

"تمہارا یہاں رکنا خطرناک ہے۔ کیونکہ اس قسم کا کاروبار یہاں بہت سے لوگ کرتے ہیں۔ میں نہیں چاہتا مجھ سے پاور فل آدمی تمہارے پاس پہنچ جائے۔ اصل میں بدقسمتی یہ ہے کہ میں ایک کمزور آدمی ہوں اور برق رفتاری سے کام نہیں کر سکتا۔ دوسرے مجھے دبا لیتے ہیں۔"

مجھے اس کی باتوں پر ہنسی آئے جارہی تھی۔ عجیب سی بات ہے لیکن ہے دلچسپ ان علاقوں میں جو کچھ بھی نہ ہو جائے وہ کم ہے اور دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی ملکہ ایلسا اس قسم کا شوق رکھتی ہے تو ان کا اپنا کردار بھی کارآمد ہوسکتا ہے۔ نجانے کیا وسائل

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوں ان کے اور کس طرح میں اس شخص تک پہنچ سکوں جو میری منزل ہے۔ میری مراد مارشل لارا سے تھی۔ ہیبو مجھے اپنے ساتھ ایک چھوٹے سے فلیٹ میں لے آیا۔ دو کمروں کا یہ فلیٹ بے ترتیبی کی اعلیٰ مثال تھا۔ ہر چیز ایک دوسرے کے کے اوپر چڑھی ہوئی۔ نہایت گندہ اور غلیظ۔ بہرحال ہیبو کی شخصیت سے ہم آہنگ تھا۔ اس نے کرسیوں پر پڑی ہوئی چیزیں ہٹا کر مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر بولا۔

"ویسے اس دوران قیام کہاں رہا ہے؟" میں نے اسے اپنے ہوٹل کا نام بتایا تو وہ گردن ہلاتا ہوا بولا۔

"اچھے خاصے اخراجات ہو جاتے ہوں گے۔ کرتے کیا ہو؟"

"کچھ نہیں، نوکری کی تلاش میں سرگرداں ہوں۔"

"بہت اچھی بات ہے یہ۔ ارے بھئی انسان وہ کچھ کیوں نہ کرے جس سے اسے کچھ ادائیگی ہو، بجائے اس کے کہ کارخانوں اور فیکٹریوں میں بھاگا بھاگا پھرے۔ تم بالکل بے فکر رہو۔ بلکہ یوں سمجھو کہ آج سے تمہارے سارے اخراجات میرے ذمے۔ ہوٹل چھوڑ دو اور آج سے میرے پاس قیام کرو۔ کیوں کیا خیال ہے؟"

"مجھے اعتراض نہیں ہے مسٹر ہیبو۔"

"گڈ......... وہ لوگ جو بے مقصد باتوں پر اعتراض نہیں کرتے بڑے پسندیدہ شخصیت کے مالک ہوتے ہیں نہ خود کسی کے لیے الجھن اور نہ کوئی اور ان کے لیے الجھن۔ میں سب سے پہلے تمہیں دو تین ریڈی میڈ ڈریس دلواتا ہوں۔ شخصیت کو نمایاں کرنے کے لیے لباس بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔"

لطف آ رہا تھا اور میں ہیبو میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا وہ جس قدر مفلوک الحال نظر آتا تھا اس قدر تھا نہیں۔ اچھے خاصے لباس خریدے اس نے میرے لیے اور ٹھیک ٹھاک رقم خرچ کر ڈالی۔ ویسے بہت دلچسپ آدمی تھا اور اس کی معیت میں قہقہے مچلتے رہتے تھے۔ غرض یہ کہ ہیبو نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ میرے چہرے پر جو میک اپ کیا گیا اس کا پہلا پھل مجھے مل رہا تھا۔ ہیبو نے خود بھی ایک اچھا لباس پہنا اور اس کے بعد وہ مجھے ہوٹل فیڈرو لے چلا۔ راستے میں تمام باتیں طے ہو گئی تھیں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ مجھ سے لاتعلقی کا اظہار کرے گا اور اگر کوئن ایلما سے کام بن جائے تو پھر میری اور اس کی

علیحدگی ہی رہے گی لیکن اس نے نہایت عاجزی سے کہا تھا کہ مائی ڈیئر ریگو، دیکھو ہر آدمی کو تھوڑی سی اخلاقی برتری رکھنی چاہیے اگر تم نے مجھ سے انحراف کیا اور حاصل شدہ آمدنی کو خود ہی ہضم کر گئے تو یقین کرو میں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکوں گا لیکن مجھے فاقہ کشی کرنا ہو گی اور اخلاقی طور پر تمہیں اس کا افسوس ہونا چاہیے۔ باقی تم خود سمجھدار ہو۔

میں نے اس کا شانہ تھپتھپایا اور پھر ہم فیڈرو میں داخل ہو گئے۔ فیڈرو اعلیٰ پائے کا ہوٹل و ریستوران تھا۔ اس کا ڈائننگ ہال بے حد شفاف اور بڑے نفیس فرنیچر سے آراستہ، گیڈرنگ بھی خوب تھی۔ گاڑیوں ہی سے اندازہ ہوتا تھا کہ اعلیٰ درجے کے لوگ یہاں آتے ہیں۔ غرض یہ کہ ہم فیڈرو کے ریفریشنگ ہال میں جا بیٹھے۔ آرکسٹرا کی مدھم تانیں ابھر رہی تھیں اور ایک اونٹ نما شخص غالباً کوئی مقامی نغمہ گا رہا تھا۔ ماحول بے حد دلچسپ تھا۔ میری جانب بے شمار نگاہیں اٹھیں پھر میں نے کوئن ایلما کو دیکھا۔ لمبے قدوقامت کی ایک خوب صورت عورت جو چند نوجوان لڑکیوں کے جھرمٹ میں گھری ہوئی تھی۔ وہ سب اس کی تابعدار معلوم ہوتی تھیں اور اس کے سامنے باادب نظر آ رہی تھیں۔

کوئن ایلما نے ایک طائرانہ نگاہ پورے ہال پر ڈالی اور ہیبو کا کہنا بالکل درست نکلا۔ مجھے دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ اس دوران میں اپنے لیے ایک مشروب منگوا چکا تھا اور اس کے چھوٹے چھوٹے سپ لے رہا تھا۔ کوئن ایلما مجھے گھور رہی تھی اور میں چور نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا پھر وہی ہوا جس کی توقع ہیبو کو تھی۔

کوئن ایلما کی ساتھی لڑکیوں میں سے ایک اپنی جگہ سے اٹھی اور میری جانب بڑھنے لگی۔ میں اس سے بے نیاز ہو کر دوسری جانب دیکھنے لگا۔ میرے قریب پہنچ کر اس نے کہا۔

"ایکسکیوزمی مسٹر! میں آپ کو کس نام سے پکاروں؟" میں نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا اور آہستہ سے بولا۔

"آپ مجھے کیوں پکارنا چاہتی ہیں؟" وہ دلکش انداز میں مسکرائی اور بولی۔

"اگر آپ کے اس سوال کا جواب میں آپ کا نام پوچھنے کے بعد دوں تو کیا کوئی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

حرج ہے؟"

"ہٹ مین ریگو۔" میں نے جواب دیا۔

"وہ سامنے دیکھئے۔ کیا آپ اس عظیم شخصیت کو پہچانتے ہیں؟"

"غالباً" وہ کوئن ایلسا ہیں۔"

"گڈ۔ تو پھر کوئن ایلسا آپ کو اپنی میز پر مہمان بنانا چاہتی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ ان کی یہ پر خلوص دعوت قبول کرلیں گے؟"

"لیکن میں۔" میں نے مشروب کے گلاس کی جانب اشارہ کیا۔

"ویٹر آپ کا یہ گلاس کوئن ایلسا کی میز تک پہنچا دے گا۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے شانے ہلائے اور اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہاں سے آگے بڑھتے ہوئے میں نے ایک نظر ہیوبو پر ڈالی۔ وہ خوشی سے دیوانہ ہوا جارہا تھا۔ اس کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔ جنہیں وہ اپنے دونوں رخساروں پر مار رہا تھا۔

میں زیر لب مسکراتا ہوا کوئن ایلسا کی جانب بڑھا تو اس کی میز کے اردگرد بیٹھی ہوئی لڑکیاں اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری میزوں پر جا بیٹھی۔

"کوئن ایلسا کی خدمت میں سلام۔"

اس نے مسکراتے ہوئے گردن خم کی اور کہنے لگی۔

"لیکن ہمیں حیرت ہے کہ تم نے ہم سے اس قدر فاصلے کیوں اختیار کیے؟"

"اس لیے کہ میں خود کو اتنی عزت کا مستحق نہیں سمجھتا۔" میں نے نرم اور دلکش لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں۔ اصل میں اپنے آپ کو سمجھنا ایک مشکل کام ہوتا ہے اور جو اپنے آپ کو سمجھ لے وہ اپنی صحیح قیمت وصول کرتا ہے۔"

"لیکن آپ ان کے لیے کیا کہیں گے کوئن، جنہیں حالات اپنے آپ کو سمجھنے کا موقع ہی نہیں دیتے۔"

"انسان کو زندگی کی آخری سانس تک اپنے حسین مستقبل کی تلاش میں سرگرداں رہنا چاہیے۔ مایوسی مناسب نہیں ہوتی۔"

"شاید میری خوش بختی آج مجھے فیڈرو لے آئی۔" میں نے کہا اور ایلسا مسکرانے

لگی پھر بولی۔

"میرا تجربہ ہے کہ جن لوگوں کے چہرے حسین ہوتے ہیں ان کے مزاج میں بھی حسن ہوتا ہے۔ آواز اور انداز میں بھی اور سچ بات بتاؤں اگر حسین چہروں کے ساتھ مزاج یا انداز اچھا نہ ہو تو ان کی اہمیت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ بے شمار ایسے لڑکے اور لڑکیاں نظر آتے ہیں جو یا تو اپنے آپ میں گم ہوتے ہیں یا پھر اگر ان کے مزاج کا اظہار ہو تو وہ نہایت بدنما نظر آتے ہیں۔"

"یہ آپ کی عزت افزائی ہے کوئن ایلسا میں سمجھتا ہوں کہ شکل و صورت یا اتفاق ہوتی ہے۔ انسان کا اصل حسن اس کے مزاج میں ہے۔"

"واہ کیا خوبصورت بات کہی ہے تم نے۔ نام کیا ہے تمہارا؟"

"ہٹ مین ریگو۔"

"اسپینش ہو؟"

"آپ نے کیسے اندازہ لگایا؟"

"تمہارے نام سے، ویسے تمہارے اس حسین چہرے کے ساتھ یہ نام کرخت ہے۔ خیر، تمہیں ریگو کہہ کر مخاطب کیا جاسکتا ہے۔"

"ضرور۔"

"کیا کرتے ہو؟"

"آوارہ گرد ہوں سیاحت کا شوق ہے، جب بھی کبھی تھوڑے بہت پیسے جمع کرتا ہوں کہیں سیاحت کے لیے نکل جاتا ہوں۔ اس بار اٹلی آیا ہوں۔"

"کہاں سے؟"

"بار سلونا سے۔" میں نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ یہاں کہاں قیام ہے؟"

"ہوٹل ماؤنٹو میں۔"

"تمہارے اخراجات میں بچاؤں گی۔"

"جی۔"

"ہاں، میرے پاس قیام کرو، مجھے حسین نوجوان اور نرم و نازک لڑکے بہت پسند ہیں

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

Uploaded By Muhammad Nadeem

لیکن اس کا مطلب یہ نہ سمجھنا کہ میں کوئی جنس زدہ عورت ہوں' بالکل نہیں' بالکل نہیں' بس خوبصورت چہروں کے درمیان رہنا میرا مشغلہ ہے۔ یہ لڑکیاں جنہیں تم نے ابھی میرے پاس دیکھا ہوگا اور جن میں سے ایک تمہیں بلانے گئی تھی۔ میری دوست ہیں۔ میں ان کی کفالت کرتی ہوں۔ تم بھی جب تک نیپلز میں ہو میرے ساتھ رہو گے ڈیئر ریگو' تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔"

"آپ کو بلاوجہ تکلیف ہوگی۔"

"مجھے تکلیف نہیں ہوگی۔ میرے پاس اتنی دولت ہے کہ اس کا کوئی مصرف نہیں ہے' میرے پاس' بس میں نے تمہیں دعوت دے دی ہے اور اس وقت سے تم میرے مہمان ہو۔ اگر چاہو تو ہوٹل کا کمرہ بھی نہ چھوڑو' لیکن اس کے اخراجات میرے ذمے' کسی قسم کی کوئی فکر نہ کرو۔ میں تمہیں نیپلز اور اس کے نواح کی سیر کراؤں گی۔"

ڈیمل ہیبو کا کہنا بالکل درست نکلا۔ کوئن ایلسا اس طرح مجھ پر مسلط ہوگئی کہ میں خود بھی حیران رہ گیا۔ بعد میں وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئی۔ کیا اعلیٰ رہائش گاہ تھی۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ وہ لڑکیاں بھی اس کے ساتھ ہی رہتی تھیں انہوں نے مجھ سے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ بہرحال ابھی چونکہ میرے ذہن پر کوئی ایسا بوجھ سوار نہیں تھا چنانچہ میں نے سوچا کہ بے چارے ڈیمل ہیبو کی ضروریات ہی پوری کر دی جائیں۔ ویسے بھی مختلف ماحول تھا اور مجھے کچھ وقت کے لیے ذہنی بوجھ سے نجات مل سکتی تھی کیونکہ ابھی مارشل لارا کے سلسلے میں کوئی جلد بازی نہیں تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی میں اپنا کوئی مقام بھی بنانا چاہتا تھا تاکہ یہاں کے معمولات سے واقفیت حاصل کرلوں۔ حالانکہ یہ ایک غیر فطری سی بات تھی۔ میرے مزاج سے بہت مختلف لیکن کام کرنے کے انداز میں تھوڑی بہت تبدیلی اگر کبھی ہو جائے تو انسان مشینی کیفیت کا شکار نہیں رہتا بلکہ اسے اپنی زندگی کا بھی احساس ہوتا ہے۔

وہ پانچوں حسین لڑکیاں زیادہ تر میری قربت میں رہنے لگیں' لیکن کوئن ایلسا کا یہ کہنا بھی درست ہی نکلا کہ وہ جنس زدہ نہیں' اور اس کی تھوڑی بہت نشاندہی ڈیمل ہیبو نے بھی کر دی تھی کہ وہاں کوئی ایسی بات نہیں ہوگی جو میرے لیے الجھن کا باعث ہو۔

دوسری صبح جب میں نے یوگا اور باتھ روم وغیرہ سے فراغت حاصل کی تو ایک لڑکی میرے

لیے ناشتا لے کر آگئی۔ نہایت بدنما چہرہ تھا اس کا' صبح ہی صبح اسے دیکھ کر شدید ذہنی کوفت ہوئی ان حسین لڑکیوں میں یہ لڑکی بہت ہی عجیب نظر آتی تھی۔ مجھے تعجب ہوا کہ کوئن ایلسا نے جو فطری طور پر حسن پرست ہے' ایسی بدشکل لڑکی کو بھی اپنے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ لڑکی کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ اس نے ایک نگاہ مجھ پر ڈالی اور بولی۔

"ناشتا دیکھ لیجئے مسٹر ریگو' اگر کوئی اور شے درکار ہو تو براہ کرم مجھے بتا دیجئے۔"

"ایک منٹ۔" میں نے اسے واپس مڑتے ہوئے دیکھ کر کہا اور وہ رک گئی۔

اس نے سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھا تو میں نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"سیراپارک۔" اس نے جواب دیا۔

"کوئن ایلسا کے ہاں ملازمت کرتی ہو؟"

"جی۔" وہ بولی پھر آہستہ سے ہنس پڑی۔

"کیوں' میں نے ہنسنے والا کوئی سوال تو نہیں کیا تھا۔"

"نہیں مسٹر ریگو۔ میں آپ پر ہنس رہی ہوں آپ کتنے حیران ہوں گے کہ میڈم ایلسا جیسی حسن پرست عورت نے مجھ جیسی بدشکل لڑکی کو اپنے ہاں ملازم کیوں رکھا ہوا ہے؟"

اس کے الفاظ نے مجھے متاثر کیا تھا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"نہیں مس سیرا! انسان اپنی شکل و صورت خود نہیں بناتا۔ صورتیں تو کہیں اور ہی تخلیق ہوتی ہیں اور پھر ہم نے اپنا معیار حسن متعین کرلیا ہے جو نہایت ناپائیدار بات ہے۔ شکل و صورت کا تعلق انسان کی اپنی ذات سے نہیں ہوتا۔ اصل حسن تو اس کی فطرت میں چھپا ہوا ہوتا ہے' اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ میں نے آپ کو ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا ہے تو براہ کرم یہ تصور اپنے ذہن سے نکال دیجئے بلکہ اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ میں آپ سے دوستی کا خواہش مند ہوں تو آپ اسے نہ تو میری رحم دلی سمجھیں اور نہ ہی اس کے پس پردہ کوئی اور مقصد ہے بہرحال میں انسانیت کی قدر کرتا ہوں۔"

اس پر رعشہ سا طاری ہوگیا۔ بدن میں تھرتھری صاف محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے بعد وہ خاموشی سے باہر چلی گئی اور میں اس لڑکی کے جذبات کے بارے میں سوچتا رہا۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

ویسے بات واقعی حیران کر دینے والی تھی۔ شاید کوئن ایلسا نے اسے مذاق اڑانے کے لیے اپنے ساتھ رکھا ہوا تھا۔

کوئی ساڑھے دس بجے ایلسا کی ایک ساتھی لڑکی میرے کمرے میں آگئی اور اس نے کہا۔

"آپ یہاں اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں مسٹر ریگو۔ میڈم ایلسا نے آپ کو طلب کیا ہے۔"

ایک بڑے سے خوشنما ہال میں کوئن ایلسا اپنی باقی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ موجود تھی۔ اس نے مسکراتے ہوئے خیر مقدم کیا اور بولی۔

"کہو ریگو! رات کیسی گزری؟"

"بہت خوبصورت ظاہر ہے میرے ہوٹل کا معمولی سا کمرہ اور آپ کے اس دولت کدے کا خوبصورت کمرہ کوئی مماثلت نہیں رکھتا۔ میں نے ایک پرسکون رات گزاری ہے۔"

"ناشتا کر لیا؟"

"جی۔"

"مجھے علم ہوا تھا کہ سیرا پارک تمہارے لیے ناشتا لے کر گئی تھی۔ میں نے دوسرے ملازموں کو برا بھلا کہا' صبح ہی صبح ایسی صورت دیکھ لی جائے تو انسان ایک خوبصورت دن نہیں گزار سکتا' لیکن خیر آئندہ وہ تمہارے پاس کبھی نہیں جائے گی۔"

"سوری میڈم ایلسا۔ میرے نظریات ذرا مختلف ہیں' میں شکل و صورت کو اہمیت نہیں دیتا' حسن انسان کی اپنی ذات میں پوشیدہ ہوتا ہے اور جیسا کہ ہمارے درمیان کل گفتگو ہوئی' اگر مزاج اور شخصیت میں نرمی اور دلکشی نہ ہو تو انسان کتنا ہی حسین ہو' بد شکل محسوس ہوتا ہے۔ مجھے صبح ہی صبح اس لڑکی کو دیکھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں درخواست کرتا ہوں آپ سے کہ میری ذمے داریاں اسی کے سپرد کر دی جائیں۔"

میں نے محسوس کیا کہ کوئن ایلسا کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا ہے۔ اس کی ساتھی لڑکیاں بھی کچھ ہونق سی ہو گئی تھیں۔

ایلسا چند لمحات ایسی کیفیت کا شکار رہی اور اس کے بعد ایک دم ہنس پڑی پھر بولی۔

"تم بہت ستم ظریف انسان معلوم ہوتے ہو' تمہارے مذاق کرنے کا انداز اتنا سنجیدہ ہے کہ انسان اس مذاق کو سچ ہی سمجھ لے۔"

"آپ یقین کیجئے میڈم۔ کم از کم جن احساسات کا میں نے اظہار کیا ہے ان میں مذاق بالکل شامل نہیں ہے۔"

"ایکسکیوزمی' مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے' تم اپنے کمرے میں آرام کرو۔ پھر تم سے ملاقات کروں گی۔" کوئن ایلسا اٹھ کر چلی گئی' لیکن میں نے غیر محسوس انداز میں اسے اپنی ساتھی لڑکیوں کو اشارہ کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد وہ سب مسکرانے لگیں' پھر بولیں۔

"مسٹر ریگو' آپ کی زندگی میں تو بہت کچھ ہوگا؟"

"مثلاً؟"

"آپ کی شکل و صورت' آپ کی شخصیت ہمیں حیرت ہے کہ آپ کسی بہت بڑی شخصیت کے منظور نظر کیوں نہ بنے' آپ کو تو کسی ملک کی شہزادی بھی پسند کر سکتی تھی۔"

"شاید یہ میری فیلڈ نہیں رہی ہے۔ میں نے کبھی اپنے آپ پر اتنا غور ہی نہیں کیا۔"

"اچھا یہ بتایئے ہم میں سے کون آپ کو پسند ہے؟" میں نے ان کا جائزہ لیا پھر آہستہ سے بولا۔

"اچھا دوست کوئی بھی ہو سکتا ہے آپ سب ہی اچھی لڑکیاں ہیں اور میں کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دے سکتا۔"

"آپ ہمارا مطلب نہیں سمجھے' میڈم ایلسا نے ہمارے سپرد یہ خدمات کی ہیں کہ ہم آپ کا آپ کی پسند کے مطابق دل بہلائیں۔ آپ یہ بتایئے کہ ہم میں سے کس کی قربت آپ کی خواہش ہے۔"

"میری بات پر ہو سکتا ہے آپ کو غصہ آجائے۔"

"کیوں؟"

"اگر مجھے میری پسند کے مطابق کسی شخصیت کو پسند کرنے کی اجازت دی جائے تو میں سیرا پارک کو پسند کروں گا۔" وہ سب ایک بار پھر ششدر رہ گئیں پھر ان میں سے ایک

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

نے کہا۔

"مذاق کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔"

"ہاں' مذاق کی ایک حد ہوتی ہے لیکن جہاں مذاق ہی نہ ہو وہاں آپ کون سی حدود مقرر کریں گی؟"

"گویا آپ سنجیدگی سے یہ الفاظ کہہ رہے ہیں؟"

"بالکل سنجیدگی سے۔"

"کمال ہے۔" وہ سب کچھ مضحل سی نظر آنے لگیں۔ دروازے میں سیرا پارک کھڑی نظر آئی۔ اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ لوگ کافی پینا پسند کریں گے؟"

"کم از کم میں نہیں۔" میں نے جواب دیا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آگیا۔

کچھ عجیب سا ماحول لگ رہا تھا مجھے اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ کہیں میں کسی بے مقصد کام میں تو نہیں پھنس گیا۔ بے شک وقت گزاری چاہتا تھا لیکن اب کوئی ایسا بے تکا عمل بھی نہیں چاہتا تھا جس کا کوئی مفہوم ہی نہ ہو۔

کسی ایسی مشکل میں نہ گرفتار ہو جاؤں جس کا میرے اس مشن سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ بہرحال بہت دیر تک یہ سوچتا رہا ایک بار پھر اپنی جگہ سے باہر نکل آیا۔ اب اپنے ساتھیوں سے بھی رجوع کرنا چاہتا تھا اور اس کے لیے ہوٹل واپس جانا ضروری تھا کیونکہ وہاں میرے سامان میں وہ لائٹ ٹرانسمیٹر بھی تھا جس سے میں ہٹ مین ریگو کی حیثیت سے اپنے ساتھیوں سے رابطہ قائم کر سکتا تھا۔ باہر نکل کر میں نے کوئن ایلما کے بارے میں پوچھا تو پتا چلا کہ وہ کسی کام سے باہر گئی ہوئی ہے چنانچہ میں بھی باہر نکل آیا۔ مجھے ایک کار کی چابی دے دی گئی تھی اور کہا گیا کہ میں نیپلز میں یہ کار استعمال کر سکتا ہوں اور یہ کوئن ایلما کی ہدایت ہے۔ میں نے کوئن ایلما کو اپنے ہوٹل کے بارے میں بتا دیا تھا اس لیے کار میں بیٹھ کر ہوٹل جانا باعث تشویش عمل نہیں تھا لیکن اب یہ خیال بھی دل میں جڑ پکڑ رہا تھا کہ کہیں اس سارے کھیل کا کوئی اور مفہوم نہ ہو۔ بہرحال کچھ وقت تو دیکھنا ہے اس کے بعد جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔

میں ہوٹل پہنچ گیا اور ٹرانسمیٹر پر میں نے اپنے آدمیوں سے رابطہ قائم کیا' فوراً ہی میری کال ریسیو کر لی گئی تھی۔

"ہاں' تم لوگ کس پوزیشن میں ہو؟"

"کام ہو رہا ہے مسٹر ریگو۔ ہم اس کے بارے میں کافی تفصیلات معلوم کر چکے ہیں۔"

"بتاؤ؟"

"وہ یہاں ایک نیک نام آدمی کی حیثیت سے مشہور ہے۔ بہت سے لوگ اس کی تعریفیں کرتے ہیں۔ اس کی فیکٹریاں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ قرب و جوار کے لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ آرمن کا پارٹنر ہے۔ اس کے علاوہ لوگ اسے ایک دلچسپ آدمی سمجھتے ہیں کیونکہ ماضی میں وہ مہم جوئی کی زندگی بسر کر چکا ہے اور بیشتر مہمات میں حصہ لے چکا ہے۔ جن میں دنیا کے مشہور پہاڑوں کی چوٹیاں سر کرنا بھی شامل ہے۔ اس لحاظ سے مارشل لارا ایک الگ حیثیت کا حامل ہے۔ شادی شدہ ہے لیکن اس کا کوئی بچہ نہیں ہے۔ ہم اس کی رہائش گاہ وغیرہ کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر چکے ہیں۔ جسمانی طور پر بالکل فٹ ہے اور اب بھی مختلف کھیلوں میں حصہ لیتا رہتا ہے جن میں فٹ بال اور آئس اسکیٹنگ شامل ہے۔ یہاں کے سب سے بڑے آئس کلب کا ممبر ہے اور نیپلز کی شہری ٹیم میں فٹ بال کا کھلاڑی' لیکن باہر جا کر نہیں کھیلتا کیونکہ ایک مصروف آدمی ہے۔"

"گڈ ویری گڈ۔" تم اس کی نگرانی کر رہے ہو؟

"مسلسل چیف۔"

"اس دوران آرمن نے اس سے ملاقات تو نہیں کی؟"

"نہیں چیف! اسے آرمن کے آس پاس نہیں دیکھا گیا۔"

"اوکے۔ اپنا کام جاری رکھو۔ میں ضرورت پڑنے پر تم سے رابطہ قائم کروں گا۔" میں نے کہا اور اس کے بعد ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

"میرے ساتھیوں کی رپورٹ اطمینان بخش تھی اور میں اس سے مطمئن تھا۔ یہاں آ کر یہ ایک دلچسپ مشغلہ بے شک میرے ساتھ آ گیا تھا اور مجھے اس میں لطف بھی آ رہا

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا' لیکن سب سے اچھی بات یہ تھی کہ میرا کام خوش اسلوبی سے جاری تھا۔ میں خود بھی اس میں اتنا گیپ دینا چاہتا تھا تاکہ نیپلز میں پوری طرح ضم ہو جاؤں۔ یہ ایک دن کا کام نہیں تھا خیال بھی رکھنا تھا پوری طرح کہ میرے اطراف کس قدر چوکس ہیں۔ اس لحاظ سے پر لطف تھا۔ بہرطور اس کے بعد ہوٹل سے نکل آیا۔"

ڈیمل جیبو ایک لا ابالی انسان تھا۔ اس نے مجھے میرے مقصد کے لیے چھوڑ دیا تھا اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ اگر کوئن ایلسا نے مجھے کوئی معقول رقم نہیں دی تو جیبو کو کیسی مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بہرطور یہ اس کی کارروائی تھی اور میں اس سلسلے میں کسی ذمے داری کا متحمل نہیں تھا۔ نیپلز کے مختلف علاقوں میں وہاں کی زندگی کا جائزہ لیتا رہا اور پھر واپس کوئن ایلسا کی اسی رہائش گاہ پر پہنچ گیا جہاں میرے لیے شہزادوں جیسی زندگی موجود تھی۔ وہی ماحول' وہی دلکشی۔ رات کا کھانا کوئن ایلسا کے ساتھ ہی کھایا۔ وہ حسین لڑکیاں جن کے جھرمٹ میں بیٹھ کر صحیح معنوں میں ذہن فضاؤں میں پرواز کرنے لگے ہمارے اطراف میں موجود تھیں اور ان کی گفتگو میں ایسی لگاوٹ اور ایسی بے تکلفی تھی کہ ان میں سے کسی سے بھی دل کی بات کا اظہار کرتے ہوئے کوئی جھجک باقی نہ رہے ویسے کوئن ایلسا ایک نفسیاتی کیس تھی اور میں غور کر رہا تھا کہ یہ عورت آخر چاہتی کیا ہے' لیکن انتظار نہیں کرنا پڑا۔

دوسرے دن کوئن ایلسا میرے ساتھ ہی رہی تھی اور اس کی قربت میں مجھے بہت فائدہ ہوا تھا کیونکہ اس دن دوپہر کے بعد اس نے آئس کلب کا رخ کیا تھا اور آئس کلب میں میں نے مارشل لارا کو اسکاٹنگ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

میرے دو ساتھی آئس کلب میں موجود تھے اور میری ہدایت کے مطابق مارشل لارا کی نگرانی کر رہے تھے' لیکن ان میں سے کسی نے مجھ سے رابطے کی کوشش نہیں کی۔ وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ میں نے مارشل لارا کا جائزہ لینے کے لیے کوئن ایلسا کا سہارا حاصل کیا ہے۔ مارشل لارا کو دیکھا حالانکہ مافیا نے مجھے اس کے خلاف کام کرنے بھیجا تھا لیکن اس کی شخصیت کو دیکھ کر میرے دل میں محبت کا طوفان موجزن ہو گیا تھا۔ میں نے دل میں کہا تھا کہ مارشل لارا تیرے تحفظ کے لیے میں یہاں آیا ہوں کیونکہ جس نیک مقصد کے لیے تو نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے اس کا تعلق میرے دین و ایمان سے ہے اور میں اس

نیک مقصد میں تیری بھرپور مدد کرنا چاہتا ہوں۔ مارشل لارا جسمانی طور پر ایک نہایت فٹ آدمی تھا اور اسکاٹنگ کرتے ہوئے اس کی فٹنس کا بخوبی اندازہ ہوتا تھا۔ ویسے اسے اتنا ہی اسمارٹ ہونا چاہیے تھا کیونکہ وہ ایک مہم جو رہ چکا تھا۔

ایلسا کا مسئلہ اسی رات حل ہو گیا اور اس طرح حل ہوا کہ میں دنگ رہ گیا۔ ایک انوکھی کہانی میرے علم میں آئی تھی۔ اس رات بھی بے تکلفی کا وہی ماحول رہا۔ ایلسا مجھ سے بڑی محبت سے باتیں کرتی رہیں۔ گفتگو ایسے ایسے رخ اختیار کر جاتی تھی کہ مجھے خود شرم محسوس ہوتی۔ اس وقت بھی کچھ ایسا ہی موضوع تھا اور سچی بات یہ ہے کہ دل و دماغ میں آگ لگا رہا تھا۔

ایلسا نے خاص طور سے کچھ اور بھی بندوبست کر رکھے تھے جن کی تفصیل میں' میں اخلاقی پابندیوں کی بنیاد پر نہیں جا سکتا۔ ایک انسان کو ذہنی ہیجان کا شکار کرنے کے لیے یہ انتظامات بہت کافی تھے اور اس کے بعد اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ جب میں اپنی خواب گاہ میں داخل ہوا تو وہاں لینا انیس موجود تھی جس نے ایک انتہائی دلکش لباس پہنا ہوا تھا۔ میں نے مسکرا کر اسے دیکھ کر حیرانی کا مظاہرہ کیا تو وہ بولی۔

"مائی ڈیئر ریگو' ہم جن مناظر سے گزر کر آئے ہیں اس کے بعد میں اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتی۔ مجھے تمہارا سہارا درکار ہے اور مجھے یقین ہے کہ میں تمہارے لیے کوئی ناپسندیدہ شخصیت نہیں ہوں۔"

میں ایک لمحے سوچ میں ڈوب گیا۔ چھٹی حس بتا رہی تھی کہ اس کے پس پردہ کچھ ہے ضرور لیکن جو کچھ تھا اس کا صحیح طور پر اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ ان لمحات سے' سنبھلنا ضروری تھا۔ پتا نہیں کوئن ایلسا کا کھیل کیا ہے۔ بظاہر کچھ اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے فوراً" سنبھل کر کہا۔

"مائی ڈیئر۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کسی حسن پرست فطرت کے لیے تم ایک دلکش شخصیت ہو' لیکن شاید مجھ جیسے کسی فرد سے تمہارا واسطہ نہیں پڑا ہو گا۔ میرے دوست مجھے دیوانہ کہتے ہیں۔ میری پسند بالکل مختلف ہے۔ میں نے پہلے بھی یہ بات کہی تھی کہ اگر مجھ سے میری پسند پوچھی جائے تو میں سیرا پارک کو اپنی خلوت میں پسند کروں گا۔ بہرحال کوئن ایلسا ایک نفیس خاتون ہیں اور انہوں نے جس انداز میں میرا خیال رکھا

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے میں ان کا احسان مند ہوں' لیکن اگر یہاں اپنی پسند کے لیے اتنی ہی آزادی ہے تو پھر سیرا پارک کی قربت چاہوں گا۔"

وہ تعجب سے مجھے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

"میں نہیں جانتی کہ تم کتنی سنجیدگی سے مذاق کر لینے کی اہلیت رکھتے ہو۔ سیرا پارک ایک بجھی ہوئی لڑکی ہے اس کے پاس نہ جذبات ہیں نہ حسن و جمال' کوئی دیوانہ ہی اس کی آرزو کر سکتا ہے۔"

"بات صرف اتنی سی ہے کہ تم مجھے دیوانہ کہنا چاہتی ہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"بات اتنی سی نہیں ہے' ہم میں سے کوئی یہاں کوئن ایلسا کی مرضی کے بغیر قدم نہیں اٹھا سکتا۔ ہمیں اس کی طرف سے اجازت ہے کہ ہم تمہاری پذیرائی کریں' لیکن اگر تم ایک ستم ظریفانہ مذاق کرنے پر آمادہ ہو تو میں ابھی سیرا پارک کو یہاں بھیجتی ہوں۔" وہ اٹھی اور غصیلے انداز میں چلتی ہوئی باہر نکل گئی۔

پندار حسن کو ٹھیس پہنچی تھی۔ جسے وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی' لیکن میں چھٹی حس کا تابع تھا۔ بیچاری سیرا پارک میری طلب کیا ہو سکتی تھی' لیکن بس یونہی جی میں آ گئی تھی کہ اگر وہ آ بھی گئی تو ان لوگوں کو حیران کیے بغیر نہ رہ سکوں گا اور وہ آ گئی۔ اس پر کپکپاہٹ طاری تھی۔ میں نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور حیرت سے بولا۔

"مجھے یقین ہے تم خود یہاں نہیں آئی ہو گی تمہیں بھیجا گیا ہو گا۔" اس نے اداس نگاہوں سے مجھے دیکھا اور آہستہ سے بولی۔

"میں نہیں سمجھتی کہ اس مذاق میں تم ان لوگوں کے ساتھ کیوں شریک ہو گئے ہو؟"

"بیٹھو سیرا' میں کسی مذاق میں کسی کے ساتھ شریک نہیں ہوں' لیکن سخت حیران ہوں مجھے کچھ بتاؤ تو سہی' آخر یہ سب کیا ہے؟"

"کہیں کچھ بھی نہیں ہے۔ میڈم ایلسا اسی قسم کی خاتون ہیں کسی پر مہربان ہو جائیں تو اس کی ہر خوشی پوری کر دیں۔ تمہارے ساتھ بھی یہی ہوا ہے مسٹر ہٹ مین ریگو' تم انہیں پسند آ گئے ہو بس تمہارے لیے ہر عیش مہیا کر دیا گیا ہے' لیکن خدا کے لیے انسانوں

سے ایسے مذاق نہ کیا کرو۔"

"میں نہیں جانتا سیرا' تم کون سے مذاق کی بات کر رہی ہو؟"

"کیا میں اس قابل ہوں کہ کوئی میری طلب کرے؟"

"بس یہی جنون مجھ میں ہے سیرا' میری پسند عام لوگوں سے مختلف ہوتی ہے۔ تم اگر چہرے کی جانب اشارہ کرتی ہو تو سیرا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ بدن ہی تو سب کچھ نہیں ہوتا انسان کی شخصیت میں بھی کوئی بات ہوتی ہے۔ میں زیادہ واضح الفاظ میں نہیں کہہ سکتا لیکن مجھے یہ بتاؤ بدن کا رشتہ کیا اہمیت رکھتا ہے محبتوں کے رشتوں کے مقابلے میں۔ سیرا۔ شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ میری اپنی محبوبہ ایک بد صورت لڑکی ہے۔ اگر میں اس کو زندگی بھر ساتھ رکھنے کا یقین نہ دلا دیتا تو میں تمہیں یہ پیشکش کرتا۔"

"یہ صرف رحم کا جذبہ ہے۔ تم لوگ ذرا اچھی شکل و صورت کیا پا لیتے ہو یہ سوچتے ہو کہ دنیا کی ہر چیز تمہاری ہے۔ انسان تو ہم بھی ہوتے ہیں۔ ہم پر رحم کھانے کے بجائے تم قدرت کے اس عمل پر غور کیوں نہیں کرتے جس سے ہماری شکل ایسی ہو گئی۔ کیا انسان کا اپنا کوئی قصور ہوتا ہے اس میں۔"

"نہ میں خود اسے سمجھتا ہوں سیرا نہ میرے ذہن کے کسی گوشے میں یہ تصور ہے کہ میں کسی بھی طور تم سے بہتر ہوں یا برتر ہوں۔ وہ میرے پاس آئی تھی' پندار حسن میں ڈوبی ہوئی میں نے اسے قبول نہیں کیا' اگر لمحات کا ساتھی بنانا ہی ہے کسی کو تو پھر اپنی پسند کی شخصیت کو کیوں نہ بنایا جائے۔"

"گویا ان کے مقابلے میں تم مجھے پسند کرتے ہو۔"

"ہاں سیرا' اور میں کہہ چکا ہوں کہ اگر میری ایک محبوبہ نہ ہوتی اور اگر میں اسے زندگی بھر ساتھ رکھنے کا فیصلہ نہ کر چکا ہوتا تو تمہیں اس کی جگہ دے دیتا۔"

اچانک ہی دروازہ زور سے کھلا اور میڈم ایلسا بڑے وحشیانہ انداز میں اندر گھس آئی۔ اس کی آنکھیں خون اگل رہی تھیں۔ وہ غصیلے انداز میں مجھے دیکھ رہی تھی۔ اس نے کہا۔"

"جھوٹ بول رہے ہو تم' اپنے دل اپنے جذبات کے خلاف۔ بس ایک لڑکی سے اظہار ہمدردی کر رہے ہو۔ وہ حقیقت نہیں ہے جو تمہاری زبان سے ادا ہو رہی ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

”کوئن ایلسا۔“ میں نے متحیرانہ انداز میں کہا۔

ایلسا نے سیراپارک کو دیکھا اور بولی۔ ”جاؤ۔“

سیراپارک اس ایک لفظ کو سن کر خاموشی سے باہر نکل گئی۔ میں متحیرانہ نگاہوں سے ایلسا کو دیکھ رہا تھا۔ کچھ عجیب سی کیفیت کا شکار نظر آ رہی تھی وہ۔ میرے قریب پہنچ کر اسی انداز میں بولی۔

”بتاؤ بتاؤ تم درحقیقت سیرا کو اپنی قربت میں چاہتے تھے یا یہ سب کچھ بکواس کر رہے تھے تم اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔“

”میں سمجھ نہیں سکا کوئن ایلسا‘ میں واقعی نہیں سمجھ سکا۔“

”کوئی مرد‘ کوئی مرد ایسا نہیں ہوتا‘ بکواس کر رہے تھے تم جھوٹ بول رہے تھے۔ مردوں کی فطرت سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ تم صرف حسن پرست ہوتے ہو۔ چہروں کی چمک دمک جوانی کی پھبن‘ تمہیں اس کے علاوہ اور کوئی چیز متاثر نہیں کرتی‘ کسی کو احمق بنانے کے لیے تم ہر بات کر سکتے ہو۔ ان میں کوئی چیز حقیقت نہیں ہوتی۔ میرا تجربہ ہے یہ۔“

”آپ نے مجھے سخت متحیر کر دیا ہے کوئن ایلسا‘ آپ کی ایک بات بھی میری سمجھ میں نہیں آ سکی۔“

”یہ جو تم ایثار پسندی کا مظاہرہ کر رہے ہو نا‘ فریب ہے یہ سب کچھ‘ بالکل فریب ہے۔ مجھے بتاؤ کہ اس فریب کا پس منظر کیا تھا۔“

”کیسا ایثار‘ کس کے ساتھ‘ میں آپ سے بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کی کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آ سکی۔ آخر کہنا کیا چاہتی ہیں۔ کیا میں یہ محسوس کروں کہ آپ کو اچانک ہی یہ احساس ہوا ہے کہ میرے ساتھ یہ رعایت کر کے مجھے یہ مراعات دے کر آپ نے غلطی کی ہے؟“

”نہیں‘ مجھے ایسا کوئی احساس نہیں ہے لیکن تم جس فریب کا اظہار کر رہے ہو مجھے اس سے اختلاف ہے۔“

”کیسا فریب آخر کیسا فریب؟“ میرے انداز میں جھلاہٹ نمودار ہو گئی تھی۔

”ان تمام حسین لڑکیوں کو نظر انداز کر کے تم نے سیرا سے محبت کی باتیں کی ہیں۔“

”کوئن ایلسا‘ اگر یہ جرم ہے تو میں پہلے اس کے لیے معافی چاہتا ہوں اور اگر بات ناقابل معافی ہو تو پھر مجھے سزا دینے کا حق رکھتی ہیں۔ یہاں کے ماحول میں مجھے یوں محسوس ہوا جیسے آپ نے اپنی ساتھی لڑکیوں کو مکمل آزادی دے رکھی ہے اور وہ اپنے طور پر کسی سے بھی پسندیدگی کا اظہار کر سکتی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے پسندیدگی کا اظہار کیا لیکن میرا اپنا بھی ایک مزاج ہے۔ میری اپنی بھی ایک پسند ہے میں نے درحقیقت سیرا سے اپنے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ان میں نہ کوئی فریب ہے نہ رحم کا کوئی جذبہ‘ بس یوں سمجھ لیجئے اس کی آنکھوں میں گھلی ہوئی اداسی میری فطرت سے ہم آہنگ ہے وہ بہت کم مسکراتی ہے۔ میں اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لانا چاہتا ہوں اور اس کا تعلق ماضی سے بالکل نہیں ہے کیونکہ اس کی گواہ آپ ہیں کہ سیرا سے میرا ماضی میں کوئی تعلق نہیں رہ چکا۔ میرا مطلب ہے کہ اگر میں اسے پسند کرتا ہوں تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ نے یہ بھی دیکھا کہ میں نے اسے فوری طور پر کوئی فریب نہیں دیا۔“

”ہاں‘ اگر وہ میری قربت میں طویل عرصے تک رہتی تو شاید میں اس سے محبت بھی کر سکتا تھا لیکن ایک لڑکی میرے دل پر حکمراں ہے۔ میں اسے چاہتا ہوں اور میں نے سیرا کو یہ فریب بھی نہیں دیا بلکہ اسے حقیقت بتا دی۔“

”کیسے مان لوں‘ میں کیسے مان لوں‘ نہیں مان سکتی میں‘ تم نے‘ تم نے میرا نظریہ حیات بدل دیا ہے۔ تم نے میرے جینے کے انداز میں تبدیلی پیدا کر دی ہے‘ اگر تمہاری بات کو سچ مان لوں تو پھر میرے پاس اور کیا رہ جاتا ہے۔ میرے نظریات جو ختم ہو جاتے ہیں۔“

”اگر یہ کوئی نظریاتی مسئلہ ہے تو براہ کرم بیٹھئے۔ مجھ سے گفتگو کیجئے اس موضوع پر۔“

”سنو‘ میری بات سنو‘ میں‘ میں ایک بھیانک عورت ہوں۔ میں نے گیارہ نوجوانوں کو قتل کر دیا ہے۔ گیارہ خوبصورت نوجوان میرے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں گیارہ پورے گیارہ۔“

”کیا؟“ میں نے حیرانی سے پوچھا۔

”ہاں‘ میں عفریت ہوں میں ڈائن ہوں۔ ایک ایسی خونخوار ڈائن جو حسین

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

نواجونوں کی قاتل ہے۔ مجھے ایسے نوجوان بہت پسند آتے ہیں جو بے پناہ خوبصورت ہوں اپنی جوانی اپنی شان و شوکت پر ناز کرتے ہوں اور اپنے سامنے کسی کو کچھ نہ گردانتے ہوں۔ وہ بد صورت عورتوں سے نفرت کرتے ہوں۔ خوبصورت لڑکیوں کے دلدادہ ہوں۔ انہیں قتل کر کے مجھے اتنا سکون ملتا ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔"

"مجھے حیرت ہے' آپ جیسی نفیس طبیعت کی خاتون کسی کو قتل بھی کر سکتی ہیں۔"

"ہاں' کر سکتی ہوں اور تمہیں' تم کیا سمجھتے ہو۔ تمہیں بھی میں اسی مقصد کے تحت یہاں لائی تھی۔ میں نے اپنی زندگی میں آسودگی کے لیے ایک جال پھیلا رکھا ہے۔ میرے اپنے سکون اور طمانیت کے لیے یہ جال میرے لیے بے حد ضروری ہے سمجھے۔ میں' میں تمہیں بتاتی ہوں کہ یہ کیا قصہ ہے۔ اس کا پس منظر کیا ہے۔ دیکھو' مجھے دیکھو مجھ پر غور کرو۔" اس نے اچانک ہی اپنی گردن کے پاس کوئی چیز ٹٹولی اور اس کے بعد اپنے چہرے سے ایک ماسک اتار دیا اس کا داہنا رخسار جلا ہوا تھا۔ خدوخال بھی بہت معمولی تھے۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور بے نور سی تھیں۔ اس حسین چہرے کے نیچے سے جو چہرہ برآمد ہوا تھا ہم اسے بہت زیادہ بھیانک چہرہ تو نہیں کہہ سکتے لیکن وہ ایک بد صورت عورت کا چہرہ تھا۔

میں اسے حیران نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ ایلما نے کہا۔

"یہ شکل و صورت مجھے قدرت نے دی ہے اس کی تشکیل میں میرا کوئی قصور نہیں ہے' میں اگر چاہتی تو اپنے چہرے کو پلاسٹک سرجری کے ذریعے اس سے کہیں زیادہ حسین بنا سکتی تھی۔ جس کی ماسک میں نے لگائی ہوئی تھی لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ حسین بن کر میں مصنوعی طریقے سے اپنے لیے کسی کی محبت کو نہیں خریدنا چاہتی تھی۔ اس وقت جب میری اصلی شکل ایسی ہی تھی۔ کیا میرے پاس وہ وسائل نہیں تھے کہ میں اپنے چہرے پر پلاسٹک سرجری کرا سکتی' مگر بد نصیبی یہ ہے کہ بد صورت چہروں کے سینے میں بھی وہی دل ہوتا ہے جو عام لوگوں کے سینوں میں ہوتا ہے۔ حسین لڑکیاں اپنا مطمع نگاہ پا لیتی ہیں لیکن ان بیچاریوں کا کیا قصور جنہیں قدرت ایسا بناتی ہے اور اس کے بعد وہ اس دنیا میں کسی کی محبت نہیں حاصل کر سکتیں۔ وہ بے التفاتی کا شکار رہتی ہیں۔ احساس کمتری میں مبتلا رہتی ہیں۔ زندگی ان پر ایک عذاب بن جاتی ہے کوئی انہیں منہ نہیں

لگاتا۔ میں بھی انہی میں سے تھی۔ میں نے زمانے کی بے اعتنائی برداشت کی' کہیں میرا کوئی مقام نہیں بن سکا۔ مجھے کسی کی محبت حاصل نہیں ہو سکی۔ یہاں تک کہ میں ایک نوجوان کے عشق میں گرفتار ہو گئی لیکن اس نے ہمیشہ میرا مذاق اڑایا۔ وہ ہمیشہ مجھے ذلیل و خوار کرتا رہا۔ میں پاگل ہو گئی اس کے لیے۔ میں نے دنیا کا ہر وہ عمل کر ڈالا جس کے تحت میں اسے حاصل کر سکوں' لیکن اس نے مجھ سے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ اپنی تنہائیوں میں مجھے دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ وہ زندگی کے کسی حصے میں مجھ سے محبت نہیں کر سکتا اور اس تصور کے ساتھ کہ میں اسے کبھی نہیں پا سکتی۔ بالآخر ایک دن میرے اندر جنون ابھر آیا اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ یہ میرا پہلا قتل تھا۔ اسے قتل کر کے مجھے جو سکون حاصل ہوا اسے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی اور اس کے بعد اس کے بعد میرا بہترین مشغلہ بن گیا۔ میں نے اس دنیا میں دولت حاصل کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیے اور اگر انسان ذہین ہو اور اس کے ذہن میں کوئی ایسا جذبہ پروان چڑھ رہا ہو تو دولت کا حصول اس کے لیے بہت زیادہ مشکل نہیں رہتا۔ میں نے ہر جائز اور ناجائز طریقے سے دولت اکٹھا کی اور اپنے آپ کو کوئن ایلما کی حیثیت سے روشناس کرایا۔ میں نے اپنے چہرے کے لیے ایسی ماسک بنوائی جنہیں دیکھ کر کوئی بھی مجھے ایک خوبصورت عورت سمجھ سکتا تھا' لیکن میرے اندر وہی زخم تھے۔ میں مصنوعی طریقے سے کسی کو حاصل نہیں کرنا چاہتی تھی یہاں تک کہ میری عمر اس حصے میں داخل ہو گئی جہاں میری طلب سرد پڑ گئی لیکن میرا انتقام مزید جوان ہوتا چلا گیا اور اس کے بعد میں نے اپنی دولت کے بل پر بے سہارا لیکن خوبصورت نوجوانوں کو پالنا شروع کر دیا۔ ان کے مسائل سنے اور ان کی ہر طرح سے مدد کی' لیکن اس کے بعد جب' جب میرے ذہن میں جنون ابھرتا ہے' میں انہیں قتل کر دیتی ہوں۔ گیارہ افراد کو قتل کر چکی ہوں میں سمجھے۔ بارہویں تم ہوتے' لیکن تم نے تم نے میرے نظریات کو ایک زبردست ٹھوکر لگائی ہے۔ جھوٹے ہو تم' تم جھوٹ بول رہے ہو تم جیسا حسین نوجوان کسی بد صورت لڑکی کو پسند نہیں کر سکتا' سمجھے۔ تمہیں بھی میں اسی لیے لائی تھی کہ بالآخر ایک دن تمہیں ختم کر دوں گی۔ میں تمہیں ان لڑکیوں کو پیش کر رہی تھی۔ میں جانتی تھی کہ تم انہی میں سے کسی ایک کو پسند کرو گے یا پھر یکے بعد دیگرے ایک ایک کو' لیکن میری جانب تم قدم بھی نہیں اٹھاؤ گے'

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

لیکن یہاں پر مجھے ایک بد ترین شکست سے دو چار ہونا پڑا۔ اب بھی کہہ دو کہ جھوٹ بول رہے ہو' لیکن اب کیا کہو گے تم ظاہر ہے ساری کہانی تمہارے علم میں آچکی ہے اب تو تم اپنی جان بچانے کی کوشش کرو گے۔"

میں آنکھیں اور منہ پھاڑے حیرت سے یہ عجیب و غریب کہانی سن رہا تھا در حقیقت میرے تصور میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ایسی کوئی عورت بھی ہو سکتی ہے جو اس انداز میں اپنے انتقام کو ہوا دے اور اس کے بعد گیارہ انسانوں کو موت کے گھاٹ سلا دے ایک لمحے کے لیے دل میں ایک عجیب سا احساس بھی پیدا ہوا تھا۔ پتا نہیں اس عورت کو قابل رحم سمجھوں یا پھر ایک قاتلہ کی حیثیت سے دیکھوں' میں بہت دیر تک غور کرتا رہا اور اس کے بعد میں نے ایک فیصلہ کر لیا۔ میں نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"کوئن ایلما' انسان کی اپنی سوچ ہی تو ہوتی ہے' میں سیرا سے اپنے جذبات بیان کر چکا ہوں۔ تمہارے سامنے بھی یہ بات کہہ دوں کہ در حقیقت چہروں کا تعلق محبت سے نہیں ہوتا جو لوگ صرف خوبصورتی دیکھ کر محبت کی جانب راغب ہوتے ہیں وہ محبت نہیں کرتے بلکہ ہوس پرست ہوتے ہیں۔ اپنے جذبات کی تسکین کے لیے وہ اپنی پسندیدہ شخصیتوں کو چاہتے ہیں۔ چہروں کا حسن بے شک ایک اہمیت رکھتا ہے لیکن تم ایک عورت ہو اور کم از کم اتنا جانتی ہو کہ حسن کا تعلق چہرے سے بالکل نہیں ہوتا اگر جسم کی بات کرتی ہو تب بھی میں کہتا ہوں کہ حسن تو ہر اس عورت میں ہوتا ہے جو نوجوان ہو' شکل و صورت کی جہاں تک بات رہی اس کو انسان لمحاتی طور پر نظر انداز بھی کر سکتا ہے۔ یہی کیفیت سیرا پارک کی ہے اس کا انداز' اس کی فطرت' اس کی شخصیت میں جو نرمی' جو محبت ہے وہ مجھے پسند آئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ میں اسے ان تمام لڑکیوں پر ترجیح دیتا ہوں اور یہ بھی ایک بہت بڑا سچ ہے میڈم ایلما۔ آپ اس کے لیے مجھ سے جس طرح چاہیں قسم اٹھوا سکتی ہیں کہ میرے دل میں ایک لڑکی کی محبت ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو سیرا کو میں اپنی ساری زندگی کے لیے شریک کر سکتا تھا۔"

ایلما کے چہرے پر وہی جنون رقصاں رہا' لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے خدوخال مدھم پڑتے لگے اور اس کے بعد وہ بالکل ہی مرجھا گئی پھر اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اس نے روتے ہوئے کہا۔

"کیا مے پال ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ کیا وہ اس فطرت کا مالک نہیں ہو سکتا تھا۔ کیا اس کی سوچ میں یہ بات نہیں آسکتی تھی؟"

"مے پال!"

"ہاں' میرا محبوب' وہ جسے میں نے قتل کر دیا۔" اس نے جواب دیا۔

میرا ذہن عجیب سی کیفیت کا شکار تھا اور میں حیرانی سے اس کہانی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ انتقام کے ایک جذبے کے تحت اس عورت نے گیارہ افراد کے خون سے ہاتھ رنگے ہیں اور بقول اس کے بارھواں میں تھا۔ بڑی حیران کن بات تھی۔ وہ گہری سوچوں میں گم تھی پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"اور آج میرا وہ مشن ختم ہو گیا۔"

میں نے پھر اس کی صورت دیکھی تو اس نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں' تم نے میرے نظریات میں تبدیلی پیدا کر دی۔ تم نے' تم نے۔" وہ سسک کر خاموش ہو گئی پھر اس نے کہا۔

"کاش! تم جیسا کوئی مجھے اس وقت مل جاتا تو میری شخصیت انسانوں جیسی ہوتی۔"

میں نے گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے کہا۔ "ایلما' تمہاری تلاش میں غلطی ہوئی۔ میں تنہا نہیں ہوں۔ انسانوں سے محبت کرنے والے بے شمار ہیں وہ انسانوں کی انسانیت کو چاہتے ہیں شکل و صورت سے انہیں کوئی رغبت نہیں ہوتی۔"

"تو پھر قصور میرا تھا۔ میرا ہی قصور ہوا۔ آہ مگر میں کہاں تلاش کرتی ایسے کسی شخص کو جو مجھے میری بدصورتی سمیت اپنا لے۔ خیر ٹھیک ہے جو گزر سو گزر گیا۔ میرا یہ کھیل آج سے ختم ہو گیا۔ آئی ایم سوری مائی ڈیئر۔ آئی ایم ویری سوری اب تمہارا رہنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔"

"مجھے اندازہ ہے۔" میں نے نرم لہجے میں کہا اور وہ خاموش ہو گئی۔ بہر حال سب سے پہلے میں نے یہاں سے واپسی کے اقدامات کیے' کوئن ایلما یہاں سے چلی گئی تھی۔ میں بغیر کسی کو اطلاع دیئے اپنے ہوٹل واپس آگیا۔ عجیب و غریب کیس ہوا تھا یہ اگر غور کیا جاتا تو تھوڑی سی جذباتی نوعیت کا حامل تھا اور نظر انداز کیا جاتا تو اسے وقت گزاری ہی تصور کیا جا سکتا تھا۔ مارشل لارا کے سلسلے میں جس طرح کام ہو رہا تھا وہ میرے لیے غیر

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

اطمینان بخش نہیں تھا۔ اتنی جلد بازی بھی نہیں کرنا چاہتا تھا کہ مشکل بن جائے۔ میرے آدمی مصروف عمل تھا اور میں مضبوط بنیاد پر آگے قدم اٹھانا چاہتا تھا' پھر پرسکون وقت گزارا اس کے بعد ایک دن تقریباً دس بجے میں اپنے معمولات سے فارغ ہو کر لباس تبدیل کر کے باہر نکلنے کے لیے تیار تھا کہ چند افراد دستک دے کر میرے پاس آ گئے۔ اچھے لباسوں میں تھے اور مقامی تھے۔ ان میں سے ایک نے اپنا کارڈ مجھے دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق نیپلز سکیورٹی سے ہے۔ آپ سے ایک اہم سلسلے میں تفتیش کرنا چاہتے ہیں۔ تھوڑی سی تکلیف کرنا ہوگی آپ کو۔"

"فرمایئے۔"

"ہمارے ساتھ سکیورٹی ہیڈ کوارٹر چلنا ہوگا۔" میں نے ایک لمحے کے لیے غور کیا۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی تھی' پھر میں نے ان سے کہا۔

"کیا میرے بارے میں انتظامیہ کو کچھ شکوک و شبہات ہیں۔ میں اپنے کاغذات ساتھ لے چلوں؟"

"نہیں جناب۔ اس کی ضرورت نہیں ہے آپ کو بس تھوڑی سی زحمت دیں گے اور اس کے بعد آپ سے معذرت کر لی جائے گی۔ شک والی کوئی بات نہیں ہے۔"

میں نے ان لوگوں کے ساتھ تعاون کیا اور ان کے ساتھ پولیس کار میں بیٹھ کر چل پڑا۔ ذہن میں متضاد خیالات تھے۔ بظاہر تو ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی تھی جس سے یہ احساس ہو کہ میرے بارے میں کسی قسم کی کوئی مخبری ہوگئی ہے۔ ویسے بھی میرے پاؤں مضبوط تھے اور کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جا سکتا تھا جو میرے خلاف شدید نوعیت رکھتا ہو۔ انتظامیہ کی خوب صورت عمارت میں داخل ہونے کے بعد میں ان لوگوں کے ساتھ آگے بڑھ گیا اور کئی راہداریوں سے گزرتا ہوا ایک بڑے سے کمرے کے سامنے پہنچ گیا۔ ان میں سے ایک نے دروازہ کھولا اور مجھے اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا' وسیع و عریض کمرے میں بڑی سی میز لگی ہوئی تھی اور اس میز کے پیچھے ڈیمل ہیبو ایک اعلیٰ عہدے دار کی وردی پہنے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر واقعی مجھے شدید حیرت ہوئی تھی۔ ڈیمل ہیبو نے اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر میرا استقبال کیا اور میری جانب مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا

ہوا بولا۔

"مائی ڈیئر ہٹ مین ریگو!"

میں نے اس سے مصافحہ نہیں کیا۔ خاموشی سے آگے بڑھا اور ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ میں سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ڈیمل ہیبو نے کھسیاتے ہوئے انداز میں اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا پھر کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"تمہاری ناراضگی کو حق سمجھتا ہوں لیکن میرے دوست بعض اوقات ہمیں اس قسم کے کام بھی کرنا پڑ جاتے ہیں۔ تم یہ سمجھ لو تم نے میرے لیے جو کام سرانجام دیا ہے اس کے بدلے میں نیپلز میں تم اس کے لیے کوئی معاوضہ منتخب کرو گیٹ تو سرکاری طور پر میں تمہیں اس معاوضے کا چیک ادا کرنے کا پابند ہوں۔"

"یہ ڈراما کیا ہے مسٹر ڈیمل ہیبو؟"

"ڈرامہ بہت عجیب ہے میرے دوست' لیکن اس سے پہلے میں تم سے پولیس آفیسرز کی حیثیت سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک میری پوزیشن کا سوال ہے تو تم سمجھدار آدمی ہو۔ انتظامی امور نمٹانے کے لیے بعض اوقات ایسے روپ اختیار کرنے پڑتے ہیں جو ناپسندیدہ بھی ہو سکتے ہیں۔ بس سمجھ لو تم سے اس حیثیت میں ملنا میری مجبوری تھی۔"

"او کے مسٹر ڈیمل ہیبو آپ سوال کیجیے۔"

"یہ بہت حیرت ناک بات ہے کہ تم کوئن ایلسا کو چھوڑ کر واپس اپنے ہوٹل منتقل ہو گئے۔ میں اس کی وجوہات جاننا چاہتا ہوں۔"

"پہلی بات تو یہ ہے مسٹر ڈیمل ہیبو کہ میں نے آپ کی مدد کے طور پر اس کی قربت اختیار کی تھی مگر میرا خیال ہے آپ کا اندازہ بالکل غلط ہے۔ اس نے مجھے ایک بار بھی مالی پیش کش نہیں کی۔ ہاں میری' عزت افزائی بہت کی گئی اور اس کے ساتھ ہی مجھے ایسے احمقانہ طرز عمل کا سامنا کرنا پڑا' جو میرے لیے ناقابل برداشت تھا۔"

"مثلاً" "مثلاً۔" ڈیمل ہیبو نے دلچسپی سے کہا اور میں نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کیا مجھے اس بوڑھی عورت سے عشق کرنا چاہیے تھا۔ نہیں میرے دوست ہرگز نہیں۔ وہ میرے بس سے باہر تھا۔ ڈیمل ہیبو دونوں کہنیاں میز پر ٹکا کر

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

آگے جھک آیا اور دلچسپی سے بولا۔"

"تو کیا اس نے تمہیں اس کے لیے مجبور کیا تھا۔"

"ہاں۔" میں نے برا سا منہ بنا کر جواب دیا۔

"تو پھر......... پھر تم نے اسے کیا جواب دیا؟"

"یہی کہ میڈم آپ' آپ میری بزرگ ہیں' میں آپ کی عزت تو کر سکتا ہوں' لیکن......... میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ ڈمبل ہیبو نے قہقہہ لگایا اور بولا؟"

"اور......... اور......... اس کے بعد کیا ہوا؟"

"پولیس آفیسر کی حیثیت سے سامنے ہو میرے دوست' ورنہ بتاتا اس کے بعد کیا ہوا۔"

ڈمبل ہیبو نے پھر ایک زور دار قہقہہ لگایا اور بولا۔ "پلیز پولیس آفیسر کی حیثیت سے نہیں ایک دوست کی حیثیت سے بتاؤ اس کے بعد کیا ہوا؟"

"اس کے بعد میں نے اس کی صورت پر لعنت بھیجی اور واپس اپنے ہوٹل آ گیا۔"

ڈمبل دیر تک قہقہے لگاتا رہا تھا پھر سنجیدہ ہو کر بولا۔

"لیکن اس نے تمہیں آنے کیسے دیا۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اس کے ساتھ جو خوب صورت لڑکیاں ہوتی ہیں ان کا کیا مصرف ہے؟"

"میرا خیال ہے دولت مند عورت حسن پرست ہے وہ اپنے اردگرد حسین چہروں کو بکھرے ہوئے دیکھنا چاہتی ہے۔"

ڈمبل ہیبو سنجیدہ ہو گیا پھر کان کھجاتا ہوا بولا۔ "بات اگر یہیں تک ہوتی تو کوئی حرج نہیں تھا۔ اصل میں اس کے بارے میں کچھ ایسی رپورٹیں ہیں ہمارے پاس' جن میں کئی نوجوانوں کی گمشدگی کی رپورٹ بھی شامل ہے۔ ان نوجوانوں کی تعداد کئی ہے۔ سب کے سب حسین' خوبصورت اور طاقتور نوجوان۔ اندازہ یہ ہے کہ کوئن ایلسا' کسی قلوپطرہ کی تاریخ دہرا رہی ہے۔ یعنی یہ کہ وہ حسین نوجوانوں کو اپنی قربت میں شامل کرتی ہے اور اس کے بعد انہیں زندگی سے محروم کر دیتی ہے۔

میں کوئن ایلسا کی بے بسی سے متاثر ہو گیا تھا اور پھر ظاہر ہے مجھے ان معاملات میں داخل ہونے کی کیا ضرورت تھی اگر اس کی شخصیت کو واضح کر دیتا تو سرکاری گواہ کے طور

پر عدالت کے چکر لگانے پڑتے۔ چنانچہ میں نے قہقہہ لگایا اور بولا۔

"تب پھر میں یہی کہہ سکتا ہوں ڈمبل ہیبو کہ تم زمانہ قدیم کے خواب دیکھنے کے عادی ہو۔ وہ تو ایک نرم مزاج اور شریف عورت ہی۔ بے شک یہ اندازہ میں نے اس کے بارے میں لگایا ہے کہ وہ عاشقانہ مزاج رکھتی ہے لیکن نہایت نرم مزاج کی مالک ہے اور اس کی ساتھی لڑکیاں اس کے ساتھ بست خوش ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ وہ ایک چوہے کو بھی نہیں مار سکتی۔"

"ڈمبل ہیبو پر خیال انداز میں گردن ہلاتا رہا پھر اس نے کہا۔"

"سنو۔ کسی کو کوئی فائدہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن کوئن ایلسا کو تو تمہاری ذات سے بہت بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ وہ پولیس کی بلیک لسٹ سے نکل گئی۔ اس کا مطلب ہے نوجوانوں کی گمشدگی کا راز کچھ اور تھا۔"

"اور اب بھی تم مجھے اصل چکر نہیں بتاؤ گے؟"

"اصل چکر بتا چکا ہوں۔ یعنی اس پر یہ شبہ تھا انتظامیہ کو کہ وہ نوجوانوں کو قتل کر دیتی ہے۔ ہمیں کسی ایسے ہی خوبصورت نوجوان کی تلاش تھی جسے اپنے طور پر اس کی تحویل میں دیں اور اس کا جائزہ لیں۔"

"اس کا مطلب ہے تم نے مجھے قربانی کا بکرا بنایا تھا۔" میں نے غضیلے لہجے میں کہا

اور ڈمبل ہیبو نے پھر قہقہہ لگایا۔ اور بولا۔

"لیکن ایک نیک مقصد کے لیے۔"

"اور میں اس نیک مقصد پر لعنت بھیجتا ہوں۔" ڈمبل ہنستا رہا پھر اسنے کہا۔

"لیکن تم یقین کرو رینگو کہ لمحہ لمحہ تمہاری نگرانی کی جا رہی تھی' اور اگر تمہیں کسی نقصان کے پہنچنے کا احتمال ہوتا تو انتظامیہ تمہیں نقصان پہنچانے والوں کو خاک و خون میں ملا دیتی۔ بہرحال تمہارا بے حد شکریہ اب یہ بتاؤ دوبارہ اس سے ملاقات کا ارادہ تو نہیں ہے؟"

"میرا خیال ہے مجھے نیپلز چھوڑ دینا چاہیے۔"

"ارے نہیں نہیں سیرو سیاحت کرو پلیز اس کے بعد ڈمبل کے پاس رکنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ میں وہاں سے باہر نکل آیا۔ دل ہی دل میں ہنس بھی رہا تھا اور عجیب

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

وغریب واقعہ پر حیران بھی تھا۔ ویسے دل میں میں نے یہ سوچا تھا کہ اگر یہاں کبھی انتظامیہ کی مدد کی ضرورت پیش آئی تو ڈیمل بیبو میرا معاون ہو سکتا ہے لیکن اس کے امکانات نہیں تھے۔ مارشل لارا کے سلسلے میں مجھے شدید محنت کرنا تھی اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ اب مجھے اس سلسلے میں پوری طرح باعمل ہو جانا چاہیے۔"

میرے ساتھی مارشل لارا کے بارے میں کافی معلومات حاصل کر چکے تھے اور اب ان سے فائنل میٹنگ کرنا تھی۔ چنانچہ ایک جگہ منتخب کرنے کے بعد میں نے ان سب کو طلب کرلیا اور ان سے مارشل لارا کے بارے میں گفتگو کرنے لگا۔ اس گفتگو کا لب لباب یہی تھا کہ مارشل لارا سے تعارف حاصل کرنے کے لیے آئس فیلڈ سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں ہے۔ وہ آئس اسکاٹنگ کا بے پناہ شوقین تھا اور اس سلسلے میں کافی مہارت رکھتا تھا۔ تعارف حاصل کرنا مافیا کے نقطہ نگاہ سے اس لیے ضروری تھا کہ اس کی قربت حاصل کیے بغیر میں اپنا کام سرانجام نہیں دے سکتا تھا۔ میں نے اس کے لیے ایک منصوبہ تشکیل دے لیا اور پھر میں خود آئس فیلڈ پر پہنچ۔ میرے ساتھی الگ الگ پوزیشن میں وہیں پر موجود تھے اور خود بھی اسکاٹنگ کرنے والوں میں شامل تھے۔ نیپلز میں اس کھیل کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے اور اس کے لیے کئی شاندار آئس کلب بنائے گئے ہیں جہاں اسکاٹنگ کے شوقین اپنے شوق کی تکمیل کرتے ہیں۔ میں آئس فیلڈ میں مختلف گوشوں میں گھومتا رہا پھر میرے ایک ساتھی نے میرے قریب سے گزرتے ہوئے مارشل لارا کی نشاندہی کی اور میں نے اسے اسکاٹنگ کرتے ہوئے دیکھا۔ میں خود بھی اس کے قریب قریب ہی رہا تھا۔ اسکاٹنگ میں مجھے کوئی مہارت حاصل نہیں تھی۔ بس اناڑیوں کی طرح برف پر گھومتا پھرتا رہا تھا جبکہ مارشل لارا کی مہارت قابل دید تھی۔ آج کا دن یہاں صرف کرکے میں نے اس پوائنٹ کا اندازہ لگایا جہاں میں اپنے مقصد کا آغاز کر سکتا تھا۔ انداز عام قسم کی سستی فلموں جیسا تھا لیکن فرق بس اتنا تھا کہ فلموں میں کسی لڑکی کو متاثر کرنے کے لیے ہیرو اس کے ساتھ کوئی ایسی کارروائی کرتا ہے جس کی بنا پر لڑکی اس کی جانب متوجہ ہو جاتی ہے لیکن یہاں ہیرو بے شک میں تھا لیکن ہیروئن مارشل لارا تھا اور دوسرے دن ہم نے اپنے اس کام کی تکمیل کا فیصلہ کرلیا۔

میرے ساتھی خاص قسم کے لکڑی کے ٹکڑوں سے مسلح تھے اور میں نے انہیں

پوری طرح بریف کر دیا تھا۔ وہ سب منتشر شکل میں مارشل لارا کے آس پاس گردش کرنے لگے جبکہ میں بھی کچھ فاصلے پر ہی موجود رہا۔ تقدیر نے ہمارا ساتھ دیا مارشل لارا نے اسی پسندیدہ پوائنٹ کا رخ کیا جہاں عام اسکاٹر کم ہی پہنچے تھے۔ یہ ایک گہرائی تھی اور اسے عبور کرنا خاصا وقت طلب مسئلہ ہوتا تھا۔ میرے ساتھی اس گہرائی میں مارشل لارا کے پیچھے پیچھے چڑھ گئے۔ عموماً یہاں کم ہی لوگ آیا کرتے تھے۔ مارشل لارا ایک ذہین آدمی تھا۔ بیک وقت چھ آدمیوں کو گہرائی میں اترتے دیکھ کر وہ ٹھٹک گیا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گز زمین پر ٹکائے اور رک کر انہیں دیکھنے لگا' اسے خطرے کا احساس ہو گیا تھا۔

میرے آدمی اس کے اردگرد چکراتے رہے اور فاصلہ کم کرتے رہے پھر میں نے ڈنڈے سنبھال لیے۔ مارشل لارا جو یہ یقین کرنے کے بعد کے یہ چھ افراد اس کے لیے گہرائیوں میں اترے ہیں اپنے فرار کا جائزہ لینے لگا اور پھر اس نے گز زمین پر ٹکا کر ایک دم بلندی کی جانب رخ کیا لیکن مافیا کے تربیت یافتہ لوگ بھی معمولی نہیں تھے ان میں سے ایک نے پوری مہارت کے ساتھ وہ ڈنڈا پھینکا جو اس کے ہاتھ میں دیا ہوا تھا اور مارشل لارا کے پیروں پر ضرب لگائی۔

ضرب کاری تھی۔ مارشل لارا کمر کے بل گر پڑا اور وہ لوگ فوراً" ہی ڈنڈے سنبھال کر اس کے نزدیک پہنچ گئے۔ مارشل لارا اور ان لوگوں کے درمیان کچھ گفتگو ہو رہی تھی' میں نے اپنا رخ تبدیل کرکے سامنے کی سمت کا رخ کیا اور بلندی پر پہنچ گیا مارشل لارا ان لوگوں کے درمیان گھرا ہوا تھا اور اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ ڈنڈے لیے ہوئے اس طرح چکرا رہے تھے جیسے اس پر وحشیانہ انداز میں حملہ کرنا چاہتے ہو۔ بس جناب اب ہیرو کی انٹری ضروری تھی چنانچہ میں نے اوپر سے نیچے کی جانب رخ کیا اور برق رفتاری سے ان لوگوں کی جانب آنے لگا۔ پروگرام مکمل تھا میرے ساتھی فوراً" ہی میری جانب متوجہ ہو گئے اور پھر انہوں نے مارشل لارا کے بجائے مجھ پر وار کرنا شروع کر دیئے۔

برف پر پھسلتے ہوئے جنگ کرنے کا یہ طریقہ میرے لیے اجنبی تھا لیکن چونکہ وہ لوگ جو اس سلسلے میں پیش پیش تھے میرا بچاؤ بھی کرنے کے لیے مجبور تھے اس لیے ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM
www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

بھی کاری ضرب میرے جسم پر نہیں پڑی تب انہوں نے دو حصوں میں تقسیم ہو کر مجھ پر اور مارشل لارا پر بیک وقت حملے کرنے کی کوشش کی۔ مارشل لارا مرد آدمی تھا اس دوران وہ کھڑا ہو گیا تھا اور اگر چاہتا تو فرار ہو سکتا تھا لیکن اپنے ہمدرد کی مدد کو محسوس کر کے اس نے فرار ہونا مناسب نہیں سمجھا اور اپنے طور پر ان لوگوں سے جنگ کرنے لگا۔ میرے ساتھی مسلسل تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ پر بھی کئی وار کیے اور مارشل لارا پر بھی لیکن ہم لوگ اپنے گرزوں سے ان کا مقابلہ کر رہے تھے اور میں تو برق بنا ہوا تھا میں نے صحیح معنوں میں اس مصنوعی جنگ میں اس مہارت کا مظاہرہ کیا کہ مجھے خود بھی حیرت ہوئی اور میرے ساتھی بھی حیران ہو کر فرار ہو گئے۔ وہ سب برق رفتاری سے مختلف سمتوں کو چل پڑے تھے میں گرز ہاتھ میں لیے پوری طرح مستعد ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ مارشل لارا میری پشت سے پشت ملائے کھڑا ہوا تھا جب وہ لوگ نگاہوں سے روپوش ہو گئے تو لارا نے اپنے چہرے پر پہنا ہوا ماسک اتارا اور میری طرف دیکھ کر مسکراتا ہوا بولا۔

"میں تمہارا بے حد شکر گزار ہوں میرے دوست تم نے اپنی زندگی کی بازی لگا کر اس وقت میرا تحفظ کیا ہے میں تمہارا احسان مند ہوں۔"

"کوئی بات نہیں جناب۔ وہ چھے ایک آدمی پر حملہ آور تھے۔ بہرحال یہ میرا فرض تھا۔ مجھے صرف اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کے دشمنوں کو میں نے کامیاب نہیں ہونے دیا۔" مارشل لارا نے اپنا ہاتھ مصافحے کے لیے میری جانب بڑھایا اور میں نے اس سے مصافحہ کیا۔ تب وہ بولا۔

"آؤ اوپر چلتے ہیں۔" میں نے اس کے ساتھ اوپر کی جانب رخ کیا اور کچھ دیر کے بعد ہم آئس فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گئے' یہاں اس نے اسکاٹنگ شوز وغیرہ کھولے' میں نے بھی شوز کھول دیے اور ماسک اتار کر ایک جانب رکھ دیا' اس نے مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ ویری گڈ۔ کیا نام ہے تمہارا؟"

"ہٹ مین ریگو"

"کہاں کے باشندے ہو؟"

"اسپین کا ہوں۔"

"میں مارشل لارا کے نام سے پہچانا جاتا ہوں۔"

"یہ کون لوگ تھے مسٹر لارا؟"

"یقین کرو بالکل نہیں جانتا' بڑا حیران ہوں۔ ویسے میرا اندازہ ہے کہ یہ لوگ مجھے ہلاک نہیں کرنا چاہتے تھے غالباً" زخمی کرنا چاہتے تھے اور......... اور اگر میرا خیال غلط نہیں ہے تو یہ لوگ شاید میرے اغوا کے خواہشمند تھے۔"

"دونوں میں سے کوئی بھی بات تھی لیکن انہوں نے اپنے عمل کے لیے بڑی عجیب جگہ منتخب کی تھی۔"

"ہاں' دیکھو اگر وہ مجھے مارنا چاہتے تو پستول لے کر آتے۔ ویسے بھی اگر سب مجھ پر پل پڑتے تو مجھے شاید زخمی کر دیتے' وہ مجھے بس فرار سے روکنا چاہتے تھے اور ان کا آخری وقت تک کا عمل اسی نوعیت کا محسوس ہوتا تھا لیکن تم نے بڑی دلیری سے ان کا یہ منصوبہ ناکام بنا دیا۔"

"ہو سکتا ہے بلکہ یقیناً" اب اس کی تصدیق بھی ہو رہی ہے کہ وہ لوگ آپ کو صرف اغوا کرنا چاہتے تھے لیکن اس کا مقصد؟"

"بہت سے مقاصد ہو سکتے ہیں میں مالی طور پر مستحکم آدمی ہوں' ہو سکتا ہے وہ زیر زمین کام کرنے والے کسی ایسے گروپ سے تعلق رکھتے ہوں' جو مجھ سے دولت حاصل کرنے کا خواہش مند ہو۔ یا پھر......... یا پھر۔" اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا اور پر تشویش انداز میں نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا۔ چند لمحے سوچتا رہا پھر چونک کر بولا۔

"سوری ویری سوری۔ اب یہ بتاؤ میں تمہاری کیا خدمت کروں۔"

"مطلب.........؟" میں نے کسی قدر خشک انداز میں کہا اور وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگا۔

"نہیں' نہیں میری بات کا غلط مطلب نہیں نکالنا میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں تمہاری کوئی مالی مدد کرنا چاہ رہا ہوں بڑی عجیب سی بات کہہ گیا ہوں مجھے خود اس کا احساس ہے میرے دوست کیا مجھے کچھ وقت دے سکو گے؟"

"نہیں مسٹر لارا اس کی ضرورت نہیں ہے اگر آپ میرے اس چھوٹے سے کام کا

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

مجھے کوئی صلہ دینا چاہتے ہیں تو معافی چاہتا ہوں ایسا کوئی تصور میرے ذہن میں نہیں ہے اچھا خدا حافظ۔" میں واپس پلٹا تو اس نے لپک کر میرا بازو پکڑ لیا۔ پھر بولا۔

"میری بات ایسی ہی تھی کہ تمہیں برا مان جانا چاہیے تھا لیکن معذرت کر چکا ہوں اور معافی بھی مانگ چکا ہوں مجھے کچھ وقت دو۔"

"آیئے پھر ایک کپ چائے پی لیتے ہیں۔"

"نہیں۔ تھوڑی سی چوٹیں بھی لگی ہیں میرے جسم میں تم سے مکمل تعارف میں بعد میں حاصل کروں گا' کچھ وقت لینا چاہتا ہوں تمہارا۔"

"ضروری ہے؟"

"ہاں۔"

"تو پھر جیسا آپ پسند کریں۔"

"گاڑی ہے تمہارے پاس؟"

"نہیں۔"

"تو پھر میرے ساتھ آؤ۔" اس نے کہا میں نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور پھر شانے ہلا دیے میں اس کے ساتھ جانے پر آمادہ ہو گیا تھا۔ بہر طور اب تک کامیابی حاصل ہوئی تھی اور آگے چل کر مارشل لارا پر اچھے اثرات قائم کرنے تھے۔ میں اس کی قیمتی کار میں بیٹھ گیا اور اس نے خود ہی اسٹیئرنگ سنبھال لیا۔ کار آگے بڑھ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

مارشل لارا مجھے ایک خوب صورت رہائش گاہ میں لے گیا' ایک دولت مند آدمی کی شاندار رہائش گاہ جیسی ہو سکتی تھی مارشل لارا کی رہائش گاہ اس سے مختلف نہیں تھی۔ وہ مجھے ایک ڈرائنگ روم میں لے آیا اور پھر ناقدانہ نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔

"لباس اتار لو' یقیناً" تمہارے جسم پر بھی چوٹیں آئیں ہوں گی۔"

"میرے جسم پر ہلکی ہلکی ضربوں کے سوا کوئی ایسی چوٹ نہیں ہے جو قابل تشویش ہو یا مجھے تکلیف دے رہی ہو' آپ میری جانب سے بالکل مطمئن رہیں۔"

"دیکھو بعض اوقات کوئی ایک چھوٹا سا واقعہ ایسا ہو جاتا ہے جس سے اجنبیت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور ہو جاتی ہے۔ برسوں کی کاوشیں اتنی اپنائیت نہیں پیدا کر سکتیں' جتنی چند لمحوں کی کاوشیں کر لیا کرتی ہیں۔ تم اب بھی تکلف سے کام لے رہے ہو مجھے اس سلسلے میں بے قصور تصور کرو۔ دنیا کا کام ہی دولت کے بل بوتے پر چلتا ہے اور بعض لوگ خوشیوں کا محور دولت ہی کو سمجھتے ہیں۔ میں نے اگر تمہیں ایسی کوئی مالی پیشکش کر دی تو مجھے تمہاری توہین مقصود نہیں تھی بلکہ وہ ایک مخلصانہ پیش کش تھی جو میں تمہیں کر بیٹھا' اب انسان کا مزاج مختلف ہو تو کیا' کیا جا سکتا ہے۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ تم اب بھی ناخوش گوار کیفیت کا شکار ہو' آئی ایم سوری مائی فرینڈ' آئی ایم ویری سوری۔" مارشل لارا نے معذرت کی۔

میں ہنس پڑا' میں نے کہا۔ "اور اگر کوئی سچائی سے کچھ کہنا چاہے تو اس پر یقین کرنا بھی ضروری ہوتا ہے مسٹر لارا' بشرطیکہ آپ اس پر اعتماد کرنے کے خواہش مند ہوں' آپ

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

اس بات پر بھی ضرور یقین کرلیں کہ میرے دل میں آپ کی طرف سے اب کوئی بغض نہیں ہے' میں مخلصانہ طور پر آپ کے ساتھ آگیا ہوں' اگر ناخوش گوار کیفیت کا شکار ہوتا تو وہیں آپ سے معذرت کرسکتا تھا۔"

اس نے آنکھیں بند کرکے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے' اب مجھے اعتبار ہے کوئی چوٹ تو نہیں ہے تمہارے جسم پر دیکھو دوست' اب تو تم میرے وجود کے محافظ بن چکے ہو' تمہارا خیال رکھنا بھی مجھ پر' فرض ہے۔"

"تو پھر آپ آرام سے جائیے اور اپنی چوٹوں کی بینڈیج کیجیے یا میں اس سلسلے میں کوئی مدد کرسکتا ہوں؟"

"قطعی نہیں میں تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا' ہاں تمہارے لیے کیا بھجوادوں' چائے' کافی یا اور کوئی چیز۔"

"اگر آپ نے مجھے یہاں بٹھایا ہے تو لازمی امر ہے کہ جلد ہی آپ کی واپسی ہوگی تو کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ جو کچھ بھی پیوں آپ کے ساتھ ہی پیوں؟"

"مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری بھی ہے۔" وہ مسکرا کر بولا پھر دروازے کی جانب بڑھ گیا' وہاں رک کر اس نے کہا۔

"جب بدن پر ہلکی ہلکی ضربوں کی کسک ہو تو کافی بڑی مزے دار لگتی ہے۔"

میں نے مسکرا کر گردن ہلا دی اور وہ باہر نکل گیا۔ اس کے بعد میں لارا کے اس عظیم الشان ڈرائنگ روم کا جائزہ لے کر اس کے رجحان کا اندازہ لگانے لگا' جیسا کہ مجھے اس کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ وہ ایک مہم جو بھی رہ چکا ہے' اس کا عکس اس کے ڈرائنگ روم میں نظر آرہا تھا۔ شیشے کے حسین شوکیس بنے ہوئے تھے اور ان میں نوادرات سجے ہوئے تھے۔ یہ ڈرائنگ روم اس لحاظ سے بہت قیمتی تھا اور یقینی طور پر یہاں کسی ایسے بدنیت شخص کو نہیں چھوڑا جاسکتا تھا جو نوادرات کا لالچ کر بیٹھے' وہ بڑے اطمینان سے ان قیمتی نوادرات پر ہاتھ صاف کرکے یہاں سے نکل سکتا تھا اور یقینی طور پر ان میں سے بعض نوادرات کی قیمت لاکھوں ڈالر ہوگی۔ پتا نہیں مارشل لارا لوگوں پر اعتماد کرنے کا عادی ہے یا مجھ سے بہت زیادہ متاثر ہوگیا ہے یا پھر مجھے آزمانے کے لیے یہاں

چھوڑ گیا ہے بہت سی روغنی تصاویر بھی آویزاں تھیں' جن میں دلچسپ مناظر دکھائے گئے تھے' یقینی طور پر یہ مناظر یا تو کیمرے میں محفوظ ہوگئے ہوں گے اور لارا نے اپنے میلان طبع کے مطابق انہیں ان تصویروں کی شکل میں منتقل کرالیا ہوگا یا پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ خود ہی پینٹنگ کا شوقین ہو' بہر طور میں اپنے پہلے منصوبے میں کامیاب ہوگیا تھا' لارا بہت زیادہ متجسس آدمی نہیں معلوم ہوتا تھا کیونکہ میں نے اس کے چہرے پر اپنے لیے شبہہ کے آثار نہیں پائے تھے۔ اس کا مقصد ہے کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ اس کے لیے کسی بھی طور شبہہ کا باعث نہیں بن سکا' اس تک پہنچ جانا میرے لیے باعث مسرت تھا اور میں اپنے دل میں ہلکی ہلکی خوشی محسوس کر رہا تھا۔ پچھلے واقعات بھی ذہن کے خانوں میں محفوظ تھے اور ان پر ہنسنے کے سوا اور کچھ نہیں کرسکتا تھا' بدمعاش ڈیمل جیبو بڑا ہی شاطر آدمی تھا اور وہ معزز خاتون' کمال ہے' انسانوں کی کہانیاں کیسی کیسی عجیب ہوتی ہیں اور میری زندگی میں تو ایسی لاتعداد کہانیاں بکھری ہوئی تھیں۔ کچھ دیر کے بعد مارشل لارا واپس آگیا' ڈھیلے ڈھالے گھریلو لباس میں تھا' کہنے لگا۔

"کوئی ایسی چوٹ نہیں ہے جس سے خون جھلک آیا ہو بس کچھ ضربیں ہیں جنہوں نے جسم کے چند حصوں پر ہلکی سی سوجن پیدا کردی ہے' میں نے وہاں مرہم لگوالیا ہے' میں اب بھی تمہیں پیشکش کر رہا ہوں میری جان کہ تکلف نہ کرو۔"

میں نے ہنس کر اسے اس بات کا یقین دلایا کہ میں کسی تکلف یا تکلیف کا شکار نہیں ہوں' مارشل لارا بیٹھ گیا اور بولا۔

"ویسے یقین کرو میرا ذہن ابھی تک اس معاملے کو نہیں سلجھا سکا' مجھے اغوا کرنے والے کون ہوسکتے ہیں' اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ انہوں نے میرے سلسلے میں باقاعدہ منصوبہ بندی کی ہوگی' میرے معمولات کا جائزہ لیا ہوگا اور یقینی طور پر انہیں یہ بھی اندازہ ہوگا کہ میں کون کون سے پوائنٹس کو پسند کرتا ہوں' دراصل برف پر پھسلنا میری دلچسپ ہابی ہے اور میرے بے شمار شناسا یہ بات جانتے ہیں کہ آئس اسکاٹنگ میں مجھے ہمیشہ خطرناک پوائنٹس کی تلاش رہتی ہے اور یہاں نیپلز میں جتنے آئس پوائنٹس ہیں وہ میرے لیے مذاق کا درجہ رکھتے ہیں چنانچہ ان لوگوں نے اسی علاقے کو پسند کیا جو خطرناک ہوسکتا ہے اور وہیں پہنچے لیکن تم بھی یوں لگتا ہے جیسے خاصے خطرناک پوائنٹس کے شوقین

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

و۔"

"یہ بات نہیں ہے مسٹر مارشل لارا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ناواقفیت مجھے اس جانب لے گئی تھی کیونکہ میں نیپلز میں اجنبی ہوں۔"

"ہاں' یہ ہوئی نا بات' تعارف کا انداز کتنا مختلف ہے' ویسے یہ تو تم مجھے بتا چکے ہو کہ اسپینی ہو۔"

"ہاں۔"

"یہاں نیپلز میں آنے کا یقینی طور پر کوئی خاص مقصد ہوگا' اسپین میں کون سے شہر میں رہتے ہو؟"

"میڈرڈ میں۔" میں نے جواب دیا۔

"کاروبار کرتے ہو؟"

"نہیں' کچھ عرصے پہلے پیٹرو کیمیکل فیلڈ کے ایک ڈپارٹمنٹ میں ملازمت کرتا تھا لیکن ایک بدعنوان شخص کا شکار ہوگیا اور اس کی وجہ سے مجھے نہ صرف ملازمت سے نکال دیا گیا بلکہ ایک سال کی جیل بھی کاٹنا پڑی اور اب میں بلیک لسٹ ہوں۔"

"اوہو اچھا' ویری سیڈ' ویری سیڈ' کون تھا وہ شخص؟"

"شین ڈیمل' وسکایا کا رہنے والا تھا' میرا گہرا دوست بن چکا تھا' اس نے کچھ ایسی بدعنوانیاں کیں جو انتہائی قابل اعتراض تھیں اور ان سے میری فرم کو شدید نقصانات پہنچنے کا خدشہ تھا لیکن اس نے بندوق میرے کاندھے پر رکھ کر چلائی تھی' جب حقیقتوں کا علم ہوا تو میں پوری طرح اس کے جال میں پھنس گیا' وہ مالی فوائد حاصل کرکے میڈرڈ سے نکل بھاگا اور مجھے قید کی سزا بھگتنی پڑی' بعد میں' میں نے اسے ڈھونڈنے کی ہر ممکن کوشش کی اور جب مجھے علم ہوا کہ وہ ان دنوں اٹلی میں ہے۔ میں اس کی تلاش میں یہاں نیپلز نکل آیا۔"

مارشل لارا کے چہرے پر تشویش کے آثار پھیل گئے اس نے افسوس بھرے انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ "ہاں بعض اوقات دوستیاں ایسی شکل بھی اختیار کرجاتی ہیں لیکن تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا کہ وہ اب نیپلز میں ہے؟"

"اس کے بارے میں مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کرتے ہوئے مجھے نیپلز تک

آنا پڑا۔"

"خیر اب یہ بتاؤ' کیا تمہیں اس کے بارے میں کچھ مؤثر معلومات حاصل ہوئیں؟"

"ابھی تک نہیں۔"

"ہوں' خیر بے فکر رہو میرے دوست تم مجھے ان معلومات سے آگاہ کرو گے' میں اپنے وسائل سے بھی کام لوں گا۔ ہوسکتا ہے ہم مشترکہ طور پر اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور ہاں تم بہت حساس آدمی معلوم ہوتے ہو' کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ میں ہر قیمت پر تمہارے احسان کا بدلہ چکانے پر تلا ہوا ہوں' ایسا بالکل نہ سوچو۔ میں پر خلوص طور پر تمہیں دوستی کی دعوت دیتا ہوں' جب دوست بن جایا کرتے ہیں تو پھر تکلفات کی گنجائش نہیں رہتی' کیا تم اس حقیقت کو قبول کرسکتے ہو۔"

مارشل لارا کے خدوخال یہ ظاہر کرتے تھے کہ وہ درحقیقت مخلص آدمی ہے' بہت زیادہ گہرائیاں نہیں رکھتا' حالانکہ آرمن نے جو کچھ کہا تھا وہ اس سے خاصا مختلف تھا' پتا نہیں لارا بہت گہرا آدمی تھا یا پھر آرمن اس سے نسلی تعصب رکھتا تھا۔ بہرحال مجھے اس بات سے بہت زیادہ دلچسپی نہیں تھی' میں تو صرف ایک بات جانتا تھا کہ لارا پر جو چارج لگایا گیا ہے' وہ یہ ہے کہ وہ اٹامک ٹیکنالوجی میں یا کسی اور مسئلے میں پاکستانی انجینئروں کو تیار کر رہا ہے اور وہ مشینری پاکستان منتقل کر رہا ہے' میرے لیے اس سے زیادہ قابل احترام شخصیت اور کوئی نہیں ہوسکتی تھی اور لارا کا تحفظ اب میرے فرائض میں شامل تھا۔ کافی بہت شاندار تھی' لارا کافی کے دوران بالکل خاموش ہوگیا تھا' بس کافی کے ساتھ آنے والے لوازمات سے وہ میری مدارت کر رہا تھا' یہ خاموشی کسی گہری سوچ کا نتیجہ تھی جو بہت دیر تک اس پر طاری رہی۔ کافی سے فراغت حاصل کرنے کے بعد میں نے اس سے اجازت چاہی تو لارا جیسے چونک پڑا۔

"تمہارا قیام کہاں ہے؟"

"ایک چھوٹے سے ہوٹل میں۔"

اس نے عجیب سے انداز میں ہونٹ سکوڑ لیے پھر شانے ہلاتا ہوا بولا۔

"ٹھیک ہے مائی ڈیئر ریگو میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں' کیا اس کے بعد بھی مجھ سے ملاقات کرنا پسند کرو گے؟"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیوں نہیں مسٹر لارا' آپ نے مجھے جتنی مخلصانہ پیشکشیں کر دی ہیں تو اس کے بعد کم از کم یہ تو محسوس کر سکتا ہوں میں کہ نیپلز میں ایک شخصیت ایسی ہے جس کا مجھے سہارا حاصل ہے۔"

"میں تم سے جو کچھ کہوں گا' وہ تو تم نہیں مانو گے۔ ٹھیک ہے' ابھی نہ مانو لیکن تنہائی میں غور کر لینا دوستی کے لیے کیا ضروری ہے کہ بہت طویل ملاقاتیں ہوں اور پھر اگر خلوص ہی درمیان میں نہ ہو تو ملاقاتیں کتنی ہی ہوں' دوستی نہیں ہو پاتی۔"

میں اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتا رہا' اس نے کہا۔

"میں تھوڑا سا پاگل ہوں' براہ کرم میرے اس پاگل پن کو معاف کر دینا اچھا ٹھیک ہے' تم بے شک جاؤ لیکن سنو! کیا کل مجھ سے ملاقات کرو گے؟"

"کیوں نہیں مسٹر لارا' آپ حکم دیجیے۔"

"کل ڈیومین کلب میں رات کو آٹھ بجے مجھ سے ملنا ڈیومین کلب' لاسٹن روڈ پر واقع ہے' کوئی بھی ٹیکسی ڈرائیور تمہیں وہاں تک پہنچا سکتا ہے' کل آٹھ بجے ڈیومین کے ہال میں تمہارا انتظار کروں گا' آؤ گے۔"

"ضرور۔" میں نے جواب دیا۔

میرا اپنا اندازہ بالکل درست تھا' اگر فوراً ہی لارا پر مسلط ہو جاتا تو بہرحال وہ بیوقوف آدمی نہیں تھا' سوچنے پر مجبور ہو جاتا' تھوڑی سی سست رفتاری ضروری ہے اور میں نے تو یہ طے کر رکھا تھا کہ بہت زیادہ تیز نہیں دوڑوں گا بلکہ مستحکم انداز میں اپنا عمل جاری رکھوں گا تاکہ کام کی صحیح انداز میں تکمیل ہو اور پھر مدمقابل آرمن جیسا کمینہ انسان تھا' اس سے ہر بات کی توقع رکھی جا سکتی ہے' ہرچند کہ آرمن کا مجھ سے اس حیثیت سے براہ راست تعلق نہیں تھا لیکن پھر بھی یہودی نسل بہت کینہ پرور ہوتی ہے اور اس کا کوئی کام شیطنت سے خالی نہیں ہوتا' چنانچہ یہ سب ذہن میں رکھ کر قدم آگے بڑھانا تھا اور میں انہیں کسی قسم کے شک کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد اس سے رخصت ہو کر چلا آیا اور اپنی رہائش گاہ پہنچ گیا۔ اب بہت زیادہ سرگرمیوں کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہاں ایک اور شخصیت ایسی تھی جو مجھ سے واقف ہو چکی تھی اور چونکہ اس کا تعلق انتظامیہ سے تھا' اس لیے کہیں بھی کسی بھی سڑک پر وہ مجھے میری

سرگرمیوں کے ساتھ چیک کر سکتی تھی' میری مراد ڈمل ہیبو جیسے شیطان سے ہے' بہرحال وہ شیطان مجھ سے واقفیت رکھتا ہے اور میں اس شخص کی شریر فطرت کے بارے میں اچھی طرح اندازہ لگا چکا تھا' وہ اپنا کام نکالنے کے لیے کسی کو بھی سولی پر چڑھا سکتا تھا۔ چنانچہ یہ دن میں نے آرام کرتے ہوئے گزارا' بس تھوڑی سی دیر کے لیے اپنے ساتھیوں سے رابطہ قائم کیا تھا اور ان سے ان کی خیریت معلوم کی تھی' انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا انہوں نے اپنا کام بحسن و خوبی سرانجام دیا' تو میں نے پسندیدگی کا اظہار کر دیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے یہ بھی پوچھا تھا کہ ان کی کسی حرکت سے مجھے ضرب تو نہیں پہنچی' میں نے انہیں مطمئن کر دیا تھا۔

دوسرے دن' رات کو ٹھیک آٹھ بجے میں مطلوبہ جگہ پر پہنچ گیا اور وہاں مجھے مارشل لارا نظر آ گیا' بڑے پرتپاک انداز میں میرا استقبال کیا تھا اور ہنس کر بولا۔

"تھوڑے سے مختلف انسان تم بھی ہو' تمہارے جانے کے بعد میں نے تمہارے بارے میں بہت غور کیا' اصل میں دلیر لوگ کسی کی برتری قبول نہیں کرتے' تم نے ان چھ آدمیوں کو نیچا کر رکھ دیا تھا' اس کا مطلب ہے کہ تم لڑائی بھڑائی کے ماہر بھی ہو۔"

"نہیں مارشل' میں لڑائی بھڑائی کا نہ ماہر ہوں نہ شوقین لیکن دنیا سے نقصان بھی نہیں اٹھانا چاہتا۔"

"تم قابل تحسین ہو۔ یقین کرو بعد میں' میں نے یہ سوچا کہ میں نے تم سے بڑی عامیانہ گفتگو کی ہے۔ وہ باتیں تمہارے معیار کی نہیں تھیں۔"

"جانے دیجیے مارشل لارا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"تمہارا وہ دوست میرا مطلب ہے شین ڈمل' اگر تمہیں یہاں مل گیا تو تم اس کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟"

"یہ ان لمحات کی بات ہے جب وہ میرے سامنے آئے گا۔"

"کیا تم اسے قتل کر دو گے؟"

"ہو سکتا ہے' کیونکہ مجھے اس کی وجہ سے خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔"

وہ ہونٹ سکوڑ کر سوچنے لگا پھر بولا۔ "خیر' یہ حالات پر منحصر ہے' البتہ ایک بات میں تمہیں بتا دوں' میں بہت معمولی آدمی ہوں ہیوی مشینری ایکسپورٹ کرنے کا کاروبار

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

کرتا ہوں تھوڑی سی شناسائی بھی ہے اگر تم کسی مشکل کا شکار ہو جاؤ تو مجھ سے رجوع
کرلینا ویسے تو میری بہت سی پیشکشیں تھیں تمہارے لیے لیکن اندازہ ہو گیا ہے کہ تم
انہیں قبول نہیں کرو گے؟“

اچانک ہی عقب سے ایک شخص نے مارشل لارا کے کوٹ کا کالر پکڑ لیا' یہ ایک
گرانڈیل آدمی تھا اور سخت نشے میں معلوم ہوتا تھا' مارشل لارا چونک کر سیدھا ہوا تو اس
شخص نے اسے کرسی سے نیچے گھسیٹ لیا' مارشل لارا کی کرسی الٹ گئی تھی' طویل
القامت شخص نے انگلی سے اپنے قریب کھڑے ہوئے آدمی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے
کہا۔

”اور تم نے اسے اپنی ملازمت سے نکال دیا ہے' کیوں میں پوچھتا ہوں کیوں؟“

اس نے لارا کے کالر کو جھنجوڑتے ہوئے کہا بہت سے لوگ اس جانب متوجہ ہو گئے تھے
اور بعض نے اپنی جگہ چھوڑ دی تھی۔ لارا پر چونکہ اچانک ہی یہ حملہ ہوا تھا اس لیے وہ
سنبھل نہ سکا' اگر وہ شخص اس کا گریبان چھوڑ دیتا تو شاید لارا گر ہی پڑتا۔ میرے لیے یہ
ایک اور موقع تھا' میں پھرتی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور میں نے گرانڈیل آدمی کی پشت پر
ایک زور دار گھونسا رسید کر دیا' مجھے یہی لگا تھا جیسے میں نے کسی دیوار پر گھونسا مارا ہو' اس
پر اثر بے شک ہوا تھا لیکن ذرا کم کیونکہ اس نے لارا کا گریبان چھوڑ کر میری جانب رخ
کیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اپنی جگہ خالی کر دی' پتا نہیں یہ گرانڈیل آدمی کون تھا۔
بہرحال اب وہ میری جانب متوجہ ہو گیا تھا۔ میں نے انتظار نہیں کیا' وہ مجھے خونخوار نگاہوں
سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے ایک الٹا ہاتھ اس کے جبڑے پر رسید کیا اور اس بار میں نے اس
کی طاقت کا اندازہ لگانے کے بعد یہ عمل کیا تھا' اس کی گردن دوسری جانب مڑ گئی تو میں
نے ایک زور دار گھونسا اس کے پیٹ پر رسید کیا اور پھر گھٹنا اس کے پیٹ کے نیچے دے
مارا پھر میرا ایک زوردار گھونسا اس کے جبڑے پر پڑا اور دوسرا گھونسا ٹھوڑی پر وہ پلٹ کر
نیچے گر پڑا تھا۔ دوسرا آدمی جو اس کی نسبت معمولی سی جسامت کا مالک تھا عقب سے مجھ
پر حملہ آور ہوا تو میں نے اسے کاندھے پر لاد کر اس گرانڈیل آدمی کے حلق سے چیخیں
نکلوا دیں۔ لوگ حیرت سے آنکھیں پھاڑ رہے تھے' میں نے ایک لمحے میں اس طاقتور و توانا
شخص کو چوپایا بنا دیا اور مار مار کر اس کا حلیہ اس طرح خراب کر دیا کہ وہ اپنے قدموں پر کھڑا

نہ ہو سکے۔ ایک خاص ٹیکنیک کے تحت میں نے اس کے گھٹنوں اور ٹخنوں پر ضربیں
لگائیں اور میری ان ضربوں سے اس کے حلق سے چیخیں نکل گئیں۔ تبھی تین چار آدمی
میری جانب بڑھے اور انہوں نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

”نہیں جناب پلیز' پلیز یہ نشے میں ہے براہ کرام اسے اور نہ ماریے مر جائے گا۔“

میں نے خونی نگاہوں سے ان لوگوں کو دیکھا اور کہا۔

”اسے اور اس کے ساتھی کو اٹھا کر یہاں سے لے جاؤ ورنہ میں مار مار کر اس کے
جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔“

”یقیناً“ جناب یقیناً“۔“

میں نے دو قدم پیچھے ہٹ کر مجمعے کو دیکھا' سب مجھے تحسین آمیز نگاہوں سے دیکھ
رہے تھے پھر ایک سوٹڈ بوٹڈ شخص قریب آگیا تھا اور اس نے مارشل لارا سے کہا۔

”سوری مسٹر لارا' ویری سوری' وہ اچانک ہی اندر گھس آیا تھا اور میرے آدمی
اسے روکنے کی کوششوں میں ناکام رہے تھے۔“

”تمہارا کلب ان لفنگوں کا اکھاڑا بنتا جا رہا ہے مسٹر کین' میرا خیال ہے اب یہاں
معزز لوگوں کو نہیں آنا چاہیے۔“

”آئندہ آپ کو اس قسم کی کوئی شکایت نہیں ہو گی اور میں اس ذلیل آدمی کو ابھی
پولیس کے حوالے کیے دیتا ہوں۔“

”جو کچھ بھی کر سکتے ہو کرو' بہرحال مجھے تم سے بے حد شکایت ہو گئی ہے۔“

”میں ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں مسٹر لارا۔“

”لارا نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔“

”تم یہاں رکنا پسند کرو گے یا ہمیں واپس چلنا ہے؟“

”میں آپ کے پاس آیا تھا مسٹر لارا' ظاہر ہے آپ کے بغیر میرا یہاں رکنا بے معنی
ہے۔“

لارا نے اس شخص سے کہا۔ ”اور اگر پولیس اس بارے میں کوئی سوال کرے تو
اس سے کہہ دینا کہ ٹیلی فون پر مجھ سے رابطہ قائم کر لے' میں جوابدہی کے لیے یہاں رکنا
پسند نہیں کروں گا۔“

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اوکے مسٹر لارا' پلیز میں ایک بار پھر معافی چاہتا ہوں۔" غالباً وہ شخص کلب کا منیجر تھا جو یہ معذرتیں کر رہا تھا۔ لارا نے میرا بازو پکڑا اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا پارکنگ پر نکل آیا۔ آگے بڑھتے ہوئے اس نے اچانک رک کر مجھ سے کہا۔

"سوری' میں نے تم سے ایک بات کہی تھی۔" میں چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا.........؟"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر تم یہاں رکنا چاہو تو۔"

"ہاں اور مجھے اس پر حیرت بھی ہوئی تھی۔" میں نے گہری سانس لے کر جواب دیا۔

"وہ الفاظ میں نے مصلحتاً کہے تھے۔"

"مصلحتاً؟"

مجھے ہنسی آگئی' میں تو نہیں رکا تھا۔ مارشل لارا نے خود ہی رک کر وہ الفاظ کہے تھے' وہ ذہنی طور پر نجانے کیا کیا سوچ رہا تھا پھر ہم کار کے قریب پہنچ گئے اور مارشل لارا نے چابی نکال کر کار کا دروازہ کھول دیا۔

کچھ دیر کے بعد مارشل لارا کی کار میں اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا' مارشل لارا گہری تشویش کا شکار نظر آتا تھا' اس شخص کی تشویش کا اظہار بھی ایک لمحے ہی میں ہو جاتا تھا۔ وہ عادتاً ہونٹ سکوڑ لیا کرتا تھا اور اس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں نمودار ہو جایا کرتی تھیں' ویسے چہرے ہی سے شریف آدمی نظر آتا تھا اور مجھے ایک بار بھی اس کی شخصیت پر شبہ نہیں ہو سکا تھا وہ اندر اور باہر سے یکساں ہی محسوس ہوتا تھا۔

اس وقت نجانے کس سوچ کا شکار تھا' کچھ دور چلنے کے بعد اس نے کہا۔

"اور اگر اس کے بعد تم نے مجھ سے انحراف کیا تو میری اور تمہاری دوستی میں رخنہ پڑ جائے گا۔"

"کیسا انحراف مسٹر لارا۔"

"میں تمہیں ہوٹل نہیں لے جا رہا بلکہ اپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر لے جا رہا ہوں۔"

"تو اس میں انحراف کی کیا گنجائش ہے۔ اگر آپ اپنی رہائش گاہ جا رہے ہیں تو میرا

خیال ہے مجھ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔"

"اور تمہیں میرے ساتھ ہی رہنا پڑے گا اب میں تمہیں ہوٹل میں نہیں چھوڑ سکتا۔"

"کیوں مسٹر لارا۔" میں نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"دیکھو رنگو سمجھنے کی کوشش کرو۔ پہلے تم نے ان لوگوں سے دشمنی لی' جنہوں نے آئس فیلڈ میں مجھ پر حملہ کیا تھا اور اب اس کے بعد تم نے ہاکزا کی پٹائی کر دی ہے۔ دو' دو دشمنیاں میرے لیے مول لی ہیں تم نے اور میں اتنا بھی نہ کر سکوں کہ تمہیں اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کر دوں۔ میری جان! تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہونے پائے گی اس کا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری رہائش گاہ میں اتنی گنجائش رہتی ہے کہ تم مجھے ڈسٹرب کیے بغیر وہاں رہ سکو' مجھے تم سے بہت سے کام ہیں' ہٹ مین رنگو میری بات مانو گے تو میں تمہارا احسان مند رہوں گا۔"

میں نے پر خیال انداز میں گردن ہلائی' تھوڑے سے تردد کا اظہار کرنا چاہتا تھا' حالانکہ میری اپنی دلی خواہش یہی تھی اس نے میری خاموشی کو خوشگوار محسوس کیا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی مسٹر لارا کہ آپ اتنے امن پسند کیوں ہیں۔ میں نے آپ کو بہت نارمل محسوس کیا ہے ان بدترین حالات میں بھی آپ پر وہ اثرات مرتب نہیں ہوئے جو اصولی طور پر ہونے چاہئیں۔"

وہ مسکرا دیا پھر اس نے کہا۔ "بھئی' میں لڑائی بھڑائی والا آدمی نہیں ہوں۔"

"ہر وہ شخص جو جسمانی طور پر تندرست ہو بہرطور اپنا ڈیفنس بھی نہیں کرتے۔" وہ ایک بار پھر سنجیدہ ہو گیا اور اس نے آہستہ سے کہا۔ "اس کی وجوہات راز میں ہیں راز ہی میں رہنے دو۔"

میں نے ایک نگاہ اس پر ڈالی۔ وہ بہت سنجیدہ تھا اور اس کے بعد وہ ہنس پڑا۔

"ویسے میں ایسے معاملات سے خوفزدہ بھی ہوتا ہوں۔" میں حلق سے ایک آواز نکال کر خاموش ہو گیا مقصد یہ تھا کہ میں نے اس کی بات کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ اس نے میری اس آواز پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔ ایک بار پھر میں لارا کی شاندار رہائش گاہ پر پہنچ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

گیا۔ وہ مجھے رہائش گاہ کے عقبی حصے میں لے جا کر بولا۔

"یہ بالکل الگ تھلگ جگہ ہے' میں نے اپنے بہترین دوستوں کے لیے یہ جگہ رکھی ہوئی ہے' کبھی کبھی بیرون ملک سے میرے دوست آجاتے ہیں ایسے دوست جنہیں میں اپنے ساتھ رکھنا پسند کرتا ہوں یہیں رہتے ہیں۔ اب یہ رہائش گاہ تمہارے حوالے ہے۔" اس نے ایک کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور اندر روشنی کا سوئچ آف کر دیا۔

انتہائی شاندار بیڈ روم تھا' اٹیچڈ باتھ کے ساتھ' ہر آسائش سے آراستہ' یہاں تک کہ اس میں شراب خانہ بھی بنایا گیا تھا۔

میں نے ایک نگاہ چاروں طرف ڈالی اور پھر اسے دیکھنے لگا۔ اس نے فوراً" ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"تمہارا سامان تمہارے ہوٹل کے کمرے سے یہاں پہنچ جائے گا اور اگر نہ بھی منگوانا چاہو تو ہر چیز کا یہیں بندوبست ہو جائے گا اور ہاں ایک بار بھی یہ نہیں سوچو گے کہ یہ تمہارے کسی احسان کا صلہ ہے' یہ صرف میری دوستی اور محبت ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم کسی شریف انسان کو بار بار قسمیں کھانے پر مجبور نہیں کرو گے۔"

میں نے ہنس کر شانے ہلائے تو وہ بھی ہنس کر ہی بولا۔

"تھینک یو میرے دوست تھینک یو وری مچ۔ اب اگر تمہارے ذہن میں کوئی پیچ ہو تو مجھ سے اس بارے میں پوچھ سکتے ہو۔"

"ہاکزا کون ہے؟"

"ایک خطرناک آدمی لیکن اعلیٰ سطح کا نہیں ہے تھوڑے سے پیسے لے کر ہر شخص کے لیے کام کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے حالانکہ بہت طاقتور ہے' ریسلنگ کے رنگ میں کئی بار اپنے کمالات کے جوہر دکھا چکا ہے۔ یہ تو سوچا بھی نہیں تھا میں نے کہ کہ تم ہاکزا کی پٹائی کردو گے۔ ہاکزا جس کے جسم میں کم از کم چار آدمیوں کی طاقت ہے اور اس بات کو سب ہی تسلیم کرتے ہیں۔"

"ہاکزا اگر ایسا ہی بدمعاش ہے تو بڑے لوگوں کی نگاہوں سے کیوں دور ہے اس قسم کے لوگوں کو تو دولت مند لوگ کرائے کے بدمعاش کے طور پر اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔"

"ہاں یقیناً" ایسا ہوتا ہے لیکن وہ قابل اعتماد نہیں ہے نوٹوں کی جھلک اسے ایک لمحے میں غداری پر آمادہ کر سکتی ہے' اب وہ شخص جو اسے لے کر آیا تھا یقینی طور پر خاصا لٹ گیا ہوگا۔ اصل میں ہم نے اسے گریجویٹی کی رقم دے دی تھی اور یہی ہماری غلطی تھی۔ وہ میری فرم میں ہی ملازم تھا لیکن کچھ ناخوشگوار واقعات کی وجہ سے میں نے اسے اپنی فرم سے نکال دیا اور اس نے اس کے لیے مجھے دھمکیاں بھی دی تھیں' مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ ہاکزا کو ساتھ ملا لے گا' خیر دونوں ہی کو سزا مل گئی۔ بس میں یہ نہیں چاہتا کہ ہاکزا یا کوئی دوسرا تمہیں نقصان پہنچائے۔"

میں نے گردن جھٹکی اور آہستہ سے بولا۔ "ٹھیک ہے مارشل لارا' اب میں نے تمہاری بات مان ہی لی ہے۔"

"غلط کہتے ہو۔ میری بات تم نے نہیں مانی بلکہ مجھ پر رحم کھا کر یہاں آگئے ہو۔ میرے دوست مجھے تمہاری اشد ضرورت ہے' اگر تم بھی واقعی ایک اچھے انسان ہو تو میرا ساتھ دو' جہاں تک رہاشین ڈمل کی بازیابی کا تعلق' تو یقین کرو میں اس طرح اس کام کو سرانجام دوں گا جس طرح اپنے کسی انتہائی ضروری کام کو سرانجام دے سکتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں لیکن تمہاری کیا مشکل ہے؟"

"اب چند لمحوں میں تو اتنے لمبے فاصلے طے نہیں ہوتے' پہلے مجھے یہ اعتماد کر لینے دو کہ تم میرا ساتھ دو گے میرے ساتھ رہو گے تم بھی لاابالی آدمی معلوم ہوتے ہو اور شاید کسی قدر انتہا پسند بھی آسانی سے جال میں نہیں پھنستے۔"

وہ ہنسنے لگا تو میں بھی ہنسنے لگا' میں نے اس سے کہا۔ "میں تمہاری خواہش پر یہاں آ تو گیا ہوں اور مجھے کیا کرنا ہے؟"

"بس اس کے بعد میں یہی چاہوں گا کہ تم ایک طویل عرصہ میرے ساتھ گزارو سنو اس بات کی تو فکر ہی مت کرنا کہ یہاں نیپلز میں سرکاری انتظامیہ تمہیں کسی طور پریشان کرے گی' تمہاری دعاؤں سے اتنے تعلقات میرے ہیں کہ میں یہاں تمہارے طویل قیام کا بندوبست کرسکوں۔"

"او کے ڈیئر لارا' اچھے دوستوں سے کون منحرف ہو سکتا ہے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"تو پھر ہاتھ ملاؤ اور اس کے بعد اس مسہری پر آرام کرو' کیا سمجھے' کھانا تو کھا چکے ہو گے؟؟"

"ہاں کھانا کھانے کے بعد ہی نکلا تھا۔"

"بس تو پھر ٹھیک ہے اب صبح کو ناشتے کی میز پر ملاقات ہو گی' لارا نے کہا اور مجھ سے ہاتھ ملا کر باہر نکل گیا۔"

تو یہ تھا میری کاوشوں کا انعام اور اب میں مافیا کے ایک اہم رکن کی حیثیت سے اور مافیا کی ہدایات کے مطابق مسٹر لیتھ اشمیرا کے نائب کی حیثیت سے اور آرمن کے منصوبے کی تکمیل کے لیے مارشل لارا کے گھر مقیم ہو گیا جبکہ دلچسپ ترین بات یہ تھی کہ میں خود لیتھ اشمیرا تھا' میں خود اس کا نائب تھا اور آرمن کے منصوبے کے بالکل خلاف اس کی تباہی کے لیے کام کر رہا تھا۔ اپنے پیارے وطن پاکستان کے لیے۔ اتنے بہت سارے معاملات یکجا ہو گئے تھے کہ غور کرنے پر خود اپنے آپ کو بھی یقین نہ آئے۔ بہرحال تقدیر نے بہترین مواقع فراہم کیے تھے اور میں ان کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہا تھا۔

سو لینا بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد تمام صلاحیتیں پھر سے تر و تازہ ہو جاتی ہیں چنانچہ کوشش کر کے نیند کو اپنے آپ پر مسلط کر لیا اور نیند کی دیوی مجھ پر مہربان ہو گئی لیکن وقت نے اسے مہربان نہ رہنے دیا۔

رات کے تقریباً" تین بجے تھے جب عمارت کے اندرونی حصے میں فائرنگ کی آواز سنائی دی' بس چھٹی حس ہی تھی جس نے نیند کے عالم میں جاگنے سے ذہن پر کوئی اثر نہیں ڈالا بلکہ فوراً" ہی یہ احساس ہو گیا کہ آوازیں گولیوں کی ہیں اور میں ایک دم مستعد ہو گیا' دماغ کو زور سے جھٹک کر برق رفتاری سے اپنی جگہ چھوڑ دی اور اسی عالم میں ننگے پاؤں دوڑتا ہوا اصل عمارت کی جانب چل پڑا۔ نجانے کیوں یہ احساس ہوا تھا کہ کوئی اہم واقعہ ہو گیا ہے اور اس بات کے امکانات ہیں کہ مارشل لارا خطرے میں ہو' یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہاکزا کی جانب سے کوئی فوری کارروائی ہو' اندرونی عمارت میں داخلے کے راستے بند تھے' دروازے کو آزمایا وہ نہ کھلا' عمارت کے اطراف میں دوڑنے لگا۔ ایک عجیب سی خاموشی اور سناٹا مسلط تھا۔ بیرونی دروازہ بھی مکمل طور سے بند تھا۔ کہیں کوئی غلط فہمی تو نہیں ہوئی' ضرورت سے زیادہ کسی کے گھر میں مداخلت ناخوشگوار تو نہیں محسوس کی جائے

گی' لیکن گولیوں کی آوازیں مجبور کر رہی تھیں کہ صورت حال کا جائزہ لیے بغیر اپنے آپ کو بے عمل نہ کروں۔ چنانچہ اب اندرونی عمارت میں داخلے کے لیے کسی ایسی جگہ کی تلاش ہوئی جہاں سے اندر جایا جا سکے۔ ایک درخت تھا جس کی شاخیں عمارت کی چھت تک پھیلی ہوئی تھیں اور ان کے ذریعے تھوڑی سی چھلانگ لگا کر عمارت کی چھت پر پہنچا جا سکتا تھا۔

ننگے پاؤں تو تھا ہی' درخت پر چڑھنے میں کوئی قباحت نہ ہوئی اور میں انتہائی برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے درخت کی اس شاخ کے آخری سرے پر پہنچ گیا جو اتنی طاقتور نہیں تھی کہ میرا وزن سنبھال سکے لیکن اس کے لچک کے نیچے گر جانے سے پہلے میں نے اپنے جسم کو تول کر عمارت پر چھلانگ لگا دی تھی اور اب اتنا فاصلہ بھی نہیں تھا کہ میں وہاں تک نہ پہنچ سکتا' البتہ چھت پر پہنچنے کے بعد میں نے بلیوں کا سا انداز اختیار کر لیا۔ تاکہ اگر نیچے کوئی گڑبڑ بھی ہے تو اوپر سے میرے قدموں کی آواز نہ سنی جا سکے' اس کے بعد نیچے جانے کا راستہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں پیش آئی۔ پانی کا بڑا سا ٹینک تھا اور اس کے ساتھ ہی سیڑھیاں نیچے گئی تھیں' چنانچہ میں عمارت کے نچلے حصے میں اتر گیا۔ اپنے آپ کو بالکل ساکت و جامد رکھ کر میں نے کانوں سے کام چلایا اور آہٹوں کا جائزہ لینے لگا۔ ایک کمرے میں روشنی نظر آ رہی تھی باقی کمرے تاریک پڑے ہوئے تھے اور کوئی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی۔ یہ روشن کمرہ ہی میرے لیے کارآمد ہو سکتا تھا' میں دبے پاؤں کمرے کی جانب بڑھ گیا' دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس سے روشنی کی جھلک باہر آ رہی تھی اس بات کے مکمل امکانات تھے کہ یہی مارشل لارا کا کمرہ ہو سکتا ہے اور یہ تیز روشنی اور وہ بھی اس وقت' جبکہ مکان کے مکینوں کے گہری نیند سونے کا وقت تھا' یقیناً" کسی اہمیت کی حامل ہے۔ چنانچہ میں سانس روک کر بالکل دبے پاؤں آگے بڑھنے لگا اور چند لمحوں میں دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔

اندر سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں جن کا مفہوم تو میری سمجھ میں نہیں آ سکا' لیکن دروازے پر میں نے ایک سایہ محسوس کر لیا۔ کوئی شخص دروازے کے بالکل قریب کھڑا ہوا تھا۔ میں نے سانس روک کر ایک ایک قدم آگے بڑھایا اور دروازے کے عقب میں پہنچ گیا۔ یہاں سے میں نے سیاہ چست لباس میں اس شخص کو دیکھ لیا جس کی پشت

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

میری جانب تھی اور ہاتھ اس انداز میں اٹھا ہوا تھا جیسے اس نے پستول سنبھال کر کسی پر تان رکھا ہو' ایک لمحے کے لیے ذرا سی جھجک دل میں بیدار ہوئی' لیکن مارشل لارا کی قربت حاصل کرنے کے لیے ایک اور شاندار موقع نصیب ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس بات کے امکانات بھی روشن ہوگئے تھے کہ کچھ اور صورت حال سے واقفیت حاصل ہو۔ چنانچہ مجھے فیصلہ کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔

میں نے بدن کو تولا' دروازہ ادھ کھلا تھا اب مجھے یہ دروازہ پورا کھولنے کے بعد اس شخص کو لپیٹ میں لے کر آگے بڑھنے تھا جس کے ہاتھ میں یقینی طور پر پستول دبا ہوا تھا۔ یہ دونوں کام اتنی ہی پھرتی سے کرنے تھے کہ صورت حال میرے حق میں ہی ہو اور بالآخر میں نے اس پر عمل کر ڈالا۔ یہاں پچویشن ایسی نہیں تھی کہ میں اچھل کر اس شخص کی کمر پر لات مار سکتا' دروازہ زیادہ اونچا نہیں تھا' چنانچہ وہی اپنا قدیم طریقہ کار استعمال کیا۔ سر کی ٹکر بھی تو ایسے موقعوں کے لیے بڑی کارآمد ہوسکتی ہے بشرطیکہ پوری قوت سے پڑے۔ میرے سر کی ٹکر پوری قوت سے اس شخص کی پشت پر پڑی اور اس کے حلق سے خاصی زوردار آواز نکل گئی۔ وہ تیزی سے آگے دوڑا اور کچھ اس انداز سے دوڑا کہ اپنے آپ کو روک نہ سکا۔ اندر ہلچل مچ گئی تھی۔ میں نے اس شخص کا سر سامنے کی دیوار سے ٹکرانے کی آواز سنی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ دونوں سیاہ پوش برق رفتاری سے پلٹے انہیں اس عالم میں جو عمل کرنا تھا مجھے اس کا اندازہ تھا اور میں اس کے لیے تیار تھا' چنانچہ میں اوندھا زمین پر لیٹ گیا اور ان کے پستولوں سے نکلی ہوئی گولیاں سامنے دروازے پر پڑیں لیکن بس ایک لمحہ اپنی جگہ رک کر میں تھوڑا سا اٹھا اور پھر سوئپ لگا کر دونوں کو اپنے پیروں میں الجھا دیا۔ وہ بری طرح اچھل کر گرے اور گرتے ہوئے بھی انہوں نے فائر کر دیئے۔ میں اور مارشل لارا شدید خطرے میں تھے۔ چنانچہ انہیں قبضے میں کرنا ضروری تھا۔ میں نے فوراً ہی پلٹی کھائی اور ان میں سے ایک کو شانوں سے دبوچ کر ڈھال بنالیا۔ میرا اندیشہ درست نکلا۔ دوسرے نے مجھ پر فائر کیا اور میرے بازوؤں میں دبا شخص اس کا نشانہ بن گیا۔ گولی اس کے سینے پر پڑی تھی۔ میں نے اسے سنبھال کر اس کے ساتھی پر دھکیل دیا اور پھر خود بھی اس پر جا پڑا لیکن وہ بھی بدنصیب تھا اور اس کی زندگی کے دن ختم ہوگئے تھے۔ اس کی انگلی ٹریگر پر تھی۔ میں جو اس پر گرا تو پھر فائر ہوگیا۔ اس کے ہاتھ

کی ڈائریکشن بدل گئی اور گولی اس کے کان کی لو کو چھیلتی ہوئی اس کے دماغ میں داخل ہوگئی۔ وہ ایک لمحے میں ٹھنڈا ہوگیا جبکہ سینے میں گولی لگنے والے نے کچھ دیر تڑپ کر جان دی تھی۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے فوراً ایک شخص کا پستول قبضے میں کرلیا۔ پھر میں نے اس تیسرے شخص پر نگاہ ڈالی جو دیوار سے ٹکرایا تھا لیکن وہ بے سدھ پڑا ہوا تھا اور اس انداز میں پڑا ہوا تھا جیسے مرچکا ہو' ویسے ان میں کسی کا چہرہ نگاہوں کے سامنے نہیں تھا' کیونکہ وہ سب نقابوں میں چھپے ہوئے تھے' غالباً مارشل لارا سکتے کی کیفیت کا شکار تھا۔ میں نے اس کے ساتھ شب خوابی کے لباس میں ایک خاتون کو بھی دیکھا' وہ یقیناً مارشل لارا کی بیوی ہوگی لیکن اس وقت ان تمام باتوں کو سوچنے اور سمجھنے کا بالکل موقع نہیں تھا۔ چنانچہ میں پستول لے کر باہر دروازے کی جانب جھپٹا۔ یہاں ہم لوگوں کا وہی حشر ہوسکتا تھا جو میں نے ان تین افراد کا کیا تھا ممکن ہے باہر ان کے اور بھی ساتھی موجود ہوں' ان کا جائزہ بھی لینا تھا۔

میں دروازے سے چند قدم ہی باہر نکلا تھا کہ مارشل لارا بھی دوسرا پستول سنبھالے ہوئے میرے پیچھے نکل آیا اور اس نے مجھے اپنی موجودگی کی خبر دے دی' مجھے اس کی آواز سنائی دی۔

"یہ میں ہوں ڈیئر ریگو' کہیں فائر نہ کر دینا۔"

"یہاں دوسرے لوگ بھی ہوسکتے ہیں۔ ذرا ان کا جائزہ لینا ہے۔" میں نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ نجانے کم بخت یہ ملازم کہاں مرگئے' کسی کی آواز نہیں سنائی دے رہی۔"

ہم دونوں نہایت ہوشیاری سے اطراف کا جائزہ لینے لگے۔ نہایت پھرتی سے اور پستول سیدھے کیے ہوئے' ہم نے سب سے پہلے بیرونی گیٹ کا جائزہ لیا۔ باہر نیلے رنگ کی ایک کار کھڑی ہوئی تھی جس کے دروازے لاک نہیں تھے آس پاس بھی کوئی موجود نہیں تھا۔ غالباً یہاں کارروائی کرنے والے یہی تینوں افراد تھے اور تینوں ہی اندر داخل ہوگئے تھے' عمارت کے اندر واپس آکر ان چاروں ملازموں کا جائزہ لیا' جن میں ایک عورت تھی اور تین مرد۔ وہ سب اپنی اپنی آرام گاہوں میں بندھے پڑے تھے ان کے ہاتھ پاؤں موڑ کر پیچھے باندھ دیے گئے تھے اور منہ میں حلق تک کپڑے ٹھونس دیے گئے تھے لیکن سب

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہی ہوش میں تھے۔ کپڑے نکلتے ہی انہوں نے طرح طرح کی آوازیں نکالنا شروع کر دیں ' لارا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بک بک مت کرو۔ جاؤ دیکھو اور کوئی تو نہیں ہے۔" اور اس کے بعد وہ دوڑتا ہوا واپس اس کمرے کی جانب لپکا جہاں ان نقاب پوشوں کو چھوڑا گیا تھا' میں اس کے ساتھ تھا ہم اندر داخل ہو گئے۔ مارشل لارا کی بیوی کو میں نے دیوار کے قریب پڑے ہوئے نقاب پوش پر مصروف دیکھا۔ اس نے بلاشبہ عقلمندی کا کام کیا تھا' اول تو یہ کہ اس نے اس کا پستول اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ دوئم یہ کہ وہ چادر پھاڑ کر اس کے ہاتھ اور پاؤں مضبوطی سے پشت پر کسی چکی تھی۔ لارا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ لارا کی بیوی ہماری جانب متوجہ ہو گئی تھی' لارا نے گردن جھٹک کر ان دونوں کی لاشوں کو دیکھا اور پھر آہستہ سے بولا۔

"کم از کم ان کی رونمائی تو ہو جائے' کیا یہ بھی مر چکا ہے۔" یہ سوال اس نے اپنی بیوی سے پوچھا تھا۔

"نہیں وہ زندہ ہے.........." عورت کی آواز سنائی دی لارا نے میری جانب دیکھا اور بولا۔

"میرا خیال ہے فی الحال امن و امان ہے کیا ہم ان کی نقاب کشائی کریں۔" میں نے پستول ایک طرف رکھا اور پھر دونوں لاشوں کے قریب پہنچ کر ان کی نقابیں نوچ لیں۔ مقامی ہی آدمی تھے لارا کی بیوی بھی آگے آ گئی اور اس نے انہیں بغور دیکھا۔ لارا مایوسی سے شانے اچکا کر بولا۔

"نہیں میرے لیے اجنبی ہیں۔" پھر ہم نے تیسرے شخص کے چہرے سے بھی نقاب نوچ لی اور وہ ہوش میں آ گیا اس کا سر دیوار سے بری طرح ٹکرایا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے بدن کو بے حد تیزی سے جنبش دی لیکن بس ادھر ادھر لڑھک کر رہ گیا۔ لارا نے پستول سے اس کی پیشانی کا نشانہ لے لیا تھا وہ چندھیائی ہوئی آنکھوں سے لارا کو دیکھنے لگا اور پھر اسے صورت حال کا اندازہ ہو گیا۔ اس نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ لارا نرم لہجے میں بولا۔

"کون ہو تم اور کیا چاہتے تھے؟"

وہ شخص خاموشی سے لارا کو دیکھتا رہا۔ لارا نے سرد لہجے میں دوبارہ کہا۔

"دیکھو تم تنہا باقی بچے ہو۔ تمہارے دو ساتھی موت کا شکار ہو چکے ہیں' کیا چاہتے ہو تم' کیوں آئے تھے.........."

"بکواس مت کرو اور مجھے بھی گولی مار دو۔ اگر یہ دونوں مر چکے ہیں تو میری بھی زندگی کسی طور نہیں بچ سکتی مجھے ہلاک کر دو۔ پلیز مجھے ہلاک کر دو۔"

"اگر موت ہی چاہتے ہو تو مرنے کے بعد سب کچھ بے کار ہو جاتا ہے ہو سکتا ہے زندہ رہنے میں میں تمہاری مدد کر سکوں چنانچہ اپنے بارے میں تفصیل سے بتا دو اور یہ بتا دو کہ کس نے تمہیں اس کام پر مقرر کیا تھا۔"

وہ شخص بے اختیار مسکرا پڑا پھر بولا۔ "تمہاری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی مارشل لارا۔ یہ دیکھو۔" اس نے اپنا منہ پھاڑ سا کھول دیا لیکن کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ تب اس نے اپنی زبان کو جنبش دی اور چند لمحوں کے بعد زبان سامنے کر دی۔ زبان پر ایک نیلے رنگ کا چھوٹا سا کیپسول رکھا ہوا تھا۔

لارا اسے دیکھ کر اچھل پڑا۔

"نہیں۔" اس نے کہا لیکن سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ زخمی شخص نے فوراً ہی کیپسول پر دانت جما دیے اور منہ سختی سے بند کر لیا۔ غالباً سائنائیڈ قسم کا کوئی زہر تھا کیونکہ بس ایک لمحے کے لیے اس کے بدن پر تشنج پیدا ہوا تھا اور دوسرے لمحے اس نے آنکھیں بند کر لیں اور گردن ڈھلکا لی۔ لارا اس کے قریب بیٹھ گیا وہ اس کے تنفس کا جائزہ لے رہا تھا پھر اس نے ہونٹ سکوڑ کر گردن جھکا کر کہا۔

"ختم ہو گیا۔" میں لارا کا چہرہ دیکھ رہا تھا پھر میں نے آہستہ سے کہا۔

"جب کوئی عمل موت کے جذبوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مسٹر لارا تو یقیناً" اس کے پس پردہ کچھ ایسے ہی جذباتی عوامل ہوتے ہیں جن پر زندگی کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔"

"میرے لیے تم یقین کرو یہ انتہائی حیرتناک واقعہ ہے کیونکہ کوئی بھی مسئلہ اتنا اہم نہیں ہے جس میں کوئی مجھے نقصان پہنچانے کے لیے زندگی کا خطرہ مول لے لے۔ بہرحال ہو سکتا ہے تمہیں میری اس بات پر یقین نہ آئے لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں حقیقتوں کو سمجھنے سے قاصر رہا ہوں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اب ان لاشوں کا کیا ہوگا؟"

"مجھے لاشیں ٹھکانے لگانے کا کوئی تجربہ نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام مجھے کرنا ہی ہوگا۔"

میں خاموش ہوگیا۔ لارا نے پریشان لہجے میں کہا۔ "خیر یہ سب کچھ ہو جائے گا۔ ارے ہاں چلو اب اتفاق سے آج ہی کی رات اس بات کے لیے منتخب ہوگئی تھی کہ میں اپنی بیوی سے تمہارا تعارف کرادوں تو پھر میری بیوی سے ملو۔ میں تمہیں ابھی اس کا نام نہیں بتاؤں گا کچھ ایسی ہی مشکلات ہیں بس تم اسے میری بیوی کی حیثیت سے جان سکتے ہو۔" میں نے ہنس کر گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو مسز لارا۔ بہرحال مسٹر لارا کی مصلحتیں یہ خود بہتر جان سکتے ہیں۔ میرا نام ہٹ مین ریگو ہے اور اتفاق سے میں آپ کا مہمان بنا ہوا ہوں۔"

"میں جانتی ہوں، مسٹر ریگو۔" لارا کی بیوی نے جواب دیا۔ میں نے پہلی بار اس کے چہرے پر غور کیا اور ایک لمحے کے اندر اندر ششدر رہ گیا۔ اس کے خدوخال، اس کے چہرے کی بناوٹ اس کے انگلش بولنے کا انداز میرے لیے سخت حیران کن تھا۔ بہرحال میں نے اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے خیال کو دل ہی میں رکھا اس کا اظہار میرے لیے شدید نقصان دہ ہو سکتا تھا۔ میں نے لارا سے کہا۔

"اور مسٹر لارا براہ کرم مجھے بتایئے کہ اب ان لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا کیا بندوبست کیا جائے؟"

"بالکل نہیں۔ میں ملازموں کو استعمال کرلوں گا، وہ سب میرے لیے بھروسے کے لوگ ہیں تم اطمینان سے یہیں قیام کرو بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ یہیں اس کمرے میں رہو تاکہ میری بیوی کو بھی تحفظ حاصل رہے۔ میں بڑے اطمینان سے تمہیں اس کے تحفظ کے لیے چھوڑ سکتا ہوں۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا، مارشل لارا باہر نکل گیا تھا۔ اس کی بیوی نے کہا۔

"مجھے معاف کیجئے گا مسٹر ریگو، میں لباس تبدیل کرنا چاہتی ہوں۔"

"ہاں ہاں میں باہر موجود ہوں۔" میں نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا اس نے اندر سے دروازہ بند کرلیا تھا، ویسے دل گردے کی عورت معلوم ہوتی تھی لاشیں ابھی

اندر ہی پڑی ہوئی تھیں اور اس کا احساس تھا کہ وہ شب خوابی کے لباس میں وہاں موجود ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں میں باہر ہی کھڑا ہوا تھا کہ مارشل لارا اپنے ملازموں کے ساتھ آگیا۔ مجھے باہر کھڑے دیکھ کر اس نے تعجب سے کہا۔

"خیریت۔ باہر کیسے نکل آئے؟"

"مسز لارا لباس تبدیل کرنا چاہتی تھی۔"

"اوہ اچھا۔ ویسے میں پریشان ہوں، کیونکہ مجھے ان کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہوسکا۔ ہم نے ان کے لباس کی تلاشی بھی نہیں لی۔"

"وہ اب لیے لیتے ہیں ذہنی طور پر جس طرح الجھے ہوئے ہیں اس کے تحت یہ خیال نہیں آیا۔" کچھ دیر کے بعد مسز لارا نے دروازہ کھول دیا۔ مارشل لارا اپنے آدمیوں کے ساتھ اندر داخل ہوگیا۔ ملازم یہ لاشیں دیکھ کر خوفزدہ ہوگئے تھے لیکن کوئی کچھ نہیں بولا میں نے اور مارشل لارا نے مل کر سیاہ پوشوں کے لباس کی مکمل تلاشی لے ڈالی لیکن کوئی ذرہ برابر چیز ان کے پاس سے دستیاب نہیں ہوئی۔ ظاہر ہے وہ پورے انتظامات کے ساتھ آئے تھے۔

پھر لارا کے حکم پر ملازموں نے جھجکتے ہوئے ایک لاش اٹھائی اور اسے لیے ہوئے باہر نکل گئے۔ بہت زیادہ مداخلت کی ضرورت نہیں تھی۔ لارا جانتا تھا کہ اسے یہ لاشیں کہاں ٹھکانے لگانی ہیں۔ البتہ میں ذرا سا اس بات پر ضرور الجھا ہوا تھا کہ میں اس کے ساتھ نہیں جارہا لیکن حد سے زیادہ مستعدی بھی حماقت ہی ہوتی ہے تھوڑا سا کام اسے بھی کرنے دیا جائے۔ یکے بعد دیگرے وہ تمام لاشوں کو لے کر باہر نکل گیا تو لارا کی بیوی نے قالین پر پڑے ہوئے خون کے دھبوں کو دیکھ کر کہا۔

"ہمیں اس کی صفائی کرنا ہوگی۔"

"یہ ایک مشکل کام ہے مسز لارا۔"

"نہیں بالکل مشکل نہیں ہے۔" وہ ایک الماری کی جانب بڑھ گئی اور اس میں سے اس نے ایک بڑی سی بوتل نکالی جس پر سائفن لگا ہوا تھا۔ میں نے ایک گہری سانس لی، سائفن سے وہ دھبوں پر کیمیکل اسپرے کرنے لگی۔ ہلکی سی خوشگوار بو فضا میں پھیل گئی لیکن کیمیکل کے نتائج بڑے حیران کن تھے خون کے دھبوں پر زبردست جھاگ بن گئے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

اور اس کے بعد جب یہ جھاگ کپڑوں سے صاف کیے گئے تو قالین پر کوئی دھبا موجود نہیں تھا۔ میں نے آنکھیں بند کرلی گردن جھٹکی، مسزلارا نے دیوار کو بھی اس طرح صاف کر دیا
پھر اس نے میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں اگر کوئی خوردبین سے بھی تلاش کرے تو اسے خون کے دھبے نظر نہیں آئیں گے لیکن براہ کرم کہیں یہ نہ سمجھ لیجیے کہ یہاں اس قسم کے کھیل ہوتے رہتے ہیں۔" میں ہنسنے لگا۔ میں نے کہا۔

"نہیں مسز لارا، مسٹر لارا اس قسم کے آدمی نہیں معلوم ہوتے لیکن میں آپ دونوں پر حیران ہوں۔"

"کیوں......؟"

"آپ بہت دلیر معلوم ہوتی ہیں۔" مسزلارا نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس کے بعد ہونٹ بند کر لیے، جیسے کچھ کہتے کہتے رک گئی ہو۔ میں اس کا مقصد بھی سمجھ گیا تھا ظاہر ہے وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی ایسا لفظ نہیں کہہ سکتی تھی جو ذاتی نوعیت کا ہو۔ میں نے بھی اسے مجبور نہیں کیا تھا، وہ کہنے لگی۔

"اصولی طور پر ہم دونوں کو بیٹھ کر بات چیت کرنی چاہیے لیکن مسٹر ہٹ مین ریگو مجھے آپ کے بارے میں تمام تفصیل لارا نے بتا دی ہے البتہ میں اپنے بارے میں کچھ کہتے ہوئے اس بات کا شکار ہوں کہ پتا نہیں میری کہی ہوئی کون سی بات لارا کو پسند آئے اور کون سی ناپسند ہو۔"

"میں سمجھتا ہوں، آپ مجھے نیپلز کے موسم کے بارے میں بتائیے۔" میں نے کہا۔

"آپ تشریف رکھیے، اچھا یہ بتائیے رات تو تقریباً خاتمے کے قریب ہے اگر میں آپ کے لیے علیحدہ سے کافی بنالاؤں تو کیسا رہے۔"

"آپ کو ابھی نجانے کتنی زحمت دینی ہے مجھے، چنانچہ تکلف بھی کروں گا تو کہاں تک کروں گا لیکن میرا آپ کے کچن کے سامنے موجود ہونا ضروری ہے۔"

"تو پھر آئیے...... حالانکہ آپ یقین کیجیے خوف نام کی کسی شے کا تصور میرے ذہن کے گوشے میں نہیں ہے۔" میں اس کے ساتھ باہر نکل آیا۔

اعلیٰ درجے کا کچن تھا اس نے ایک پلیٹ میں پھل اور ڈرائی فروٹس وغیرہ نکال کر

میرے سامنے رکھ دیے اور کہنے لگی۔ "یہ چیزیں ہماری ذاتی گفتگو کا نعم البدل ہو سکتی ہے۔" میں نے کچھ ڈرائی فروٹس لے لیے اور وہ الیکٹرک کیتلی میں پانی بوائل کرنے لگی۔

تھوڑی دیر کے بعد اس نے کافی تیار کرلی اور بولی۔

"بیٹھنے کے لیے یہ جگہ بھی بری نہیں ہے، ویسے لارا کو ناوقت کھانا پینا بہت پسند ہے، آپ سمجھ رہے ہیں نا میری بات۔"

"نہیں سمجھ رہا......" میں نے جواب دیا۔

"کبھی کبھی جب کسی مشغلے میں رہ کر بہت رات گزر جاتی ہے اور لارا ڈنر کر چکا ہوتا ہے تو پھر وہ مجھ سے کھانے پینے کی چیزیں مانگتا ہے اور اس وقت اگر میں اس کی من پسند چیزیں اس کے سامنے رکھ دوں تو وہ اتنا خوش ہوتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ آپ دیکھیے کیسی عجیب بات ہے، انسان کتنی ہی بڑی شخصیت اختیار کر لے اس کے اندر ایک معصومیت پوشیدہ ہوتی ہے۔ میں سمجھتی ہوں مسٹر ریگو معصومیت کا تعلق انسانیت سے ہے اور وہ بدترین شخص جو اپنی برائیوں میں بہت آگے نکل چکا ہو زندگی میں ایک نہ ایک لمحہ اس پر بھی ایسا آتا ہے کہ وہ معصومیت کی گفتگو کرتا ہے یہ گفتگو اس کی ذات کا ایک حصہ ہوتی ہے آپ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں۔"

"آپ کا مطالعہ بہت وسیع ہے اور تجربہ بھی......"

"کافی لیجیے۔ آپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے مسٹر ریگو کہ میں کافی بھی بہت عمدہ بناتی ہوں۔" میں نے مسکراتے ہوئے اپنی کافی کی پیالی اٹھالی اور اس کا ایک سپ لے کر کافی کی تعریف کرنے لگا۔ ہم نے وہیں کچن ہی میں بیٹھ کر لارا کی واپسی کا انتظار کیا تھا۔ لارا تقریباً ایک گھنٹے کے بعد واپس لوٹا۔ پرسکون تھا جس سے یہ احساس ہوتا تھا کہ اس کا کام بخیروخوبی ہوگیا ہے، کچن ایسی ڈائریکشن پر تھا کہ اندر داخل ہوتے ہی اس پر نظر پڑ سکتی تھی اور پھر روشنی، لارا کو اس سمت ہماری موجودگی کا اشارہ دے رہی تھی۔ چنانچہ وہ یہیں آگیا اور مسزلارا کے کہنے کے مطابق ان تمام اشیاء کو دیکھ کر خوش ہوگیا۔ مجھ سے بولا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ تینوں لاشیں اطمینان سے ٹھکانے لگا دی گئی ہیں، کسی کو شبہ بھی نہیں ہو سکتا، کار پر سے تمام ایسے نشان مٹا دیے گئے ہیں اور میرے ملازم قابل اعتماد ہیں۔ وہ زندگی کی قیمت پر بھی کبھی یہ بیان نہیں دیں گے کسی کو کہ انہوں نے میرے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

مکان سے کچھ لاشیں اٹھا کر ٹھکانے لگائی ہیں۔ چاہے ان کے بدن کی پوری کھال کھینچ کر ان کے قدموں میں ڈال دی جائے۔"

"یہی بات میرے لیے باعث تشویش تھی مسٹر لارا۔"

"دوسری بات یہ کہ آپ سے ابھی تک میں نے یہ سوال نہیں کیا مسٹر ریگو کہ کیا آپ شادی شدہ ہیں۔"

"ذرا حیران کر دینے والا سوال ہے۔" میں نے کہا۔

"آہ کاش اگر آپ شادی شدہ ہیں تو آپ بھی یہی بتائیں کہ آپ کی بیوی بھی میری بیوی جیسی ہی نفیس عورت ہے۔ اب دیکھئے یہاں کیا کیا موجود ہے۔ یوں لگتا ہی جیسے یہ اچھی خاصی مہمان نوازی کر چکی ہیں لیکن مسٹر ریگو تنہا اس دنیا میں صرف آیا جاسکتا ہے اس کے بعد تنہائی سب سے بور چیز ہوتی ہے۔ آپ نے اگر یہ غلط حرکت کرلی ہے یعنی میری موجودگی کے بغیر کافی پی لی ہے تو سزا کے طور پر آپ کو ایک' پیالی کافی اور پینا پڑے گی۔"

میں دوسری پیالی بھی پیوں گا' کیونکہ کچی نیند کسل کافی سے بہترین طریقے سے دور ہوسکتی ہے اور اب میڈم آپ ذرا میرے لیے برتن سجا دیجئے۔"

مسز لارا ہنسنے لگی پھر بولی۔ "کیوں نہ کمرے میں چلیں؟"

"نہیں بھئی زندگی کا اصل حسن بعض اوقات بے اعتدالی میں ملتا ہے۔ ہاں اگر ہمارے مہمان کو اس پر اعتراض ہو تو پھر جیسا آپ پسند کریں۔"

"یہ الفاظ وقت کے زیاں کے علاوہ کچھ نہیں ہوتے ہیں۔ بہت مختصر وقت میں اس گھر میں اتنا ملوث ہو چکا ہوں کہ اب یہاں کے کسی معمول پر مجھے کوئی تکلف نہیں محسوس ہوتا۔"

"تو پھر ٹھیک ہے یہیں بیٹھتے ہیں' صبح کے سورج کا استقبال اسی جگہ ہوگا۔" مارشل لارا نے بے تکلفی سے کہا اور وہیں بیٹھ گیا۔ مسز لارا دوسری کافی تیار کرنے لگی تھیں لارا چند لمحات خاموش رہا پھر اس نے مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور اب جب تم کہہ چکے ہو کہ تکلف کے الفاظ وقت کے زیاں کے علاوہ کچھ نہیں ہیں تو پھر مجھے یہ کہنے کی اجازت دو کہ میں جو گفتگو کروں اسے تم کسی بھی طور منفی

انداز میں نہیں لے جاؤ گے۔ بولو کیا یہ ممکن ہے۔"

"بالکل ممکن ہے' نیگیٹو وے کا تصور ہی ذہن سے نکال دیا ہے میں نے۔"

"تو پھر یوں سمجھو کہ بہت مختصر وقت میں جو پے در پے حادثات اور واقعات پیش آئے ہیں انہوں نے درحقیقت مجھے بوکھلا کر رکھ دیا ہے۔ طویل عرصے میں ایسا نہیں ہوا تھا۔ بس یوں سمجھ لو کہ تمہارے نظر آنے کے فوراً" بعد یہ مزید کارروائی ہوئی ہے اور میں شدید حیران ہوں۔ اصل میں یہاں نیپلز میں میری اچھی خاصی حیثیت ہے اور جرائم پیشہ لوگ میرے سامنے آنے سے گریز کرتے ہیں صرف اس تصور کے ساتھ کہ انتظامیہ میرے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں سمجھے گی اور میرا ایک اشارہ انہیں مشکلات میں ڈال سکتا ہے' جہاں تک "انڈر ورلڈ" (Under World) کا تعلق ہے اس میں بھی میرے دشمنوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے' ہاں کچھ معاملات ایسے ہیں جن کی طرف میرا شبہ جاسکتا ہے لیکن اگر میں نے اپنے ذہن کو اس طرف منتقل کیا تو یوں سمجھ لو بات میرے لیے بہت خوفناک ہو جائے گی۔"

"اگر آپ یہ کہنا چاہتے ہیں مسٹر لارا کہ اصل میں' میں کسی طور ان تمام واقعات سے منسلک ہوسکتا ہوں تو جواب میں' میں آپ کو ایک حیرت انگیز بات بتاؤں گا۔"

"وہ کیا.........."

"ایسے نہیں۔ پہلے آپ بتائیے کہ آپ کو اس بارے میں کیا شبہ ہے۔"

مارشل لارا ہنس پڑا پھر اس نے اپنی بیوی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم نے دیکھا ڈیئر بعض اوقات انسان کیسی بچوں جیسی باتیں کرنے لگتا ہے' اب اس شخص نے مجھے یہ لالچ دیا ہے کہ وہ مجھے ایک دلچسپ بات بتائے گا لیکن میں اس پر شبہ ظاہر کروں یہ بچوں جیسی کوشش ہے یا نہیں جبکہ اس شخص کی فطرت کا دوسرا پہلو بھی تم نے دیکھ لیا ہے' تین انسانوں کو اس نے چٹکی بجاتے موت کے گھاٹ اتار دیا اور وہ بھی اس برق رفتاری سے کہ آنکھوں کو یقین نہ آئے' ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان سے زچ ہوگئے تھے۔ چلو ٹھیک ہے اگر میرے دوست کی یہی خواہش ہے تو میں اسے بہت کچھ بتائے دیتا ہوں' مائی ڈیئر ہٹ مین ریگو تم نے کلب میں کہا تھا بلکہ وہاں سے واپس آتے ہوئے شاید یہ بات کہی تھی کہ میں جسمانی طور پر اس قدر توانا ہونے کے باوجود اتنا امن پسند کیوں ہوں اور اپنے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

دشمنوں کو ترنوالہ کیوں نظر آتا ہوں تو ایسی بات نہیں ہے نہ میں اپنے دشمنوں کے لیے ترنوالہ ہوں اور نہ ہی بزدل ہاں تمہارے اس سوال کا جواب دینے کی زحمت میں اپنی بیوی کو دیتا ہوں۔"

"مم......... مجھے۔" مسزلارا نے کس قدر الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

"بعض اوقات ہر طرح کا رسک لینے کو دل چاہتا ہے ڈارلنگ' اس وقت میں رسک لینے کے موڈ میں ہوں جو کچھ بھی اس کا نتیجہ نکلے مجھے اس کی فکر نہیں ہے اور پھر تم نے ہی تو مجھے یہ سکھایا ہے کہ ہر فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے' انسان اپنے طور پر ارادے تو کرتا ہے لیکن ان کی تکمیل اگر ہونی ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے ہوتی ہے ورنہ کبھی کچھ نہیں ہوتا' اب دیکھو' یہ شخص اتنا اجنبی ہے ہمارے لیے کہ ہم اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے لیکن واقعات نے اسے ہمارے جس قدر قریب کر دیا ہے کیا تم اس سے انکار کر سکتی ہو؟"

"نہیں' لیکن تم اسے کیا بتانا چاہتے ہو؟"

"سب کچھ یوں سمجھ لو سب کچھ' وہ جو آج تک میرے اور تمہارے سینے میں محفوظ ہے۔"

مسزلارا کے انداز میں اضطراب پیدا ہو گیا' میں مسکراتی نگاہوں سے ان کا جائزہ لے رہا تھا پھر مسزلارا نے کہا۔

"کیا یہ بہت ضروری ہے؟"

"ہاں مسزلارا' یہ واقعی بہت ضروری ہے۔" میں نے کہا اور دونوں چونک کر مجھے دیکھنے لگے' لارا کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے' اس نے کہا۔

"تمہارا لہجہ کسی خاص بات کی نشاندہی کرتا ہے۔"

"اصل میں مسٹر لارا اگر آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں نے بچکانہ انداز کی کوئی کہانی سنانے کا وعدہ کیا ہے تو براہ کرم آپ یہ خیال دل سے نکال دیجئے۔"

"مطلب؟"

"آپ مجھے جو کچھ بتائیں گے اس کے جواب میں' میں اسی پائے کی داستان آپ کو سناؤں گا' اگر وہ آپ کے کہے ہوئے انکشاف سے کسی طور پر کم ہو تو آپ یوں سمجھ لیجئے

کہ میرا آپ کا واسطہ اسی لمحے ختم ہو جائے گا۔"

"اور کچھ ہو یا نہ ہو لیکن تم سنسنی پھیلانے کے ماہر ہو تاہم اتنی گہرائیوں میں اتر گئے ہو تم میرے سینے میں کہ اب اگر تمہارے ہاتھوں کوئی نقصان بھی پہنچا تو شاید میری پیشانی شکن آلود نہ ہو۔"

"مجھے یہ اندازہ ہو رہا ہے مارشل لارا کہ آپ جو کچھ بھی ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کی طبیعت میں ایک نفاست ہے' ایک لا ابالی پن ہے' بہرحال زندگی میں خطرات تو مول لینا ہی پڑتے ہیں اور خطرات مول لیے بغیر دنیا کا کوئی کام پایہ' تکمیل کو نہیں پہنچتا' ہم عام اور سیدھی سادی باتوں کا تذکرہ نہیں کر رہے۔"

"واقعی ہم دونوں تمہارے ان الفاظ پر حیران ہو گئے ہیں۔ بہرحال میں اپنی کمزوری یا بزدلی کے بارے میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نہ تو میں بزدل ہوں نہ کمزور لیکن میرا تعلق ایک ایسے مذہب سے ہو گیا ہے جس میں آخری وقت تک امن پسندی کا درس دیا گیا ہے اور میں نے قسم کھائی تھی کہ اپنی ذات سے انسانوں کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ درگزر اور صلح جوئی سے کام لوں گا اب تک وہ قسم کھانے کے بعد میں اس پر عمل کر رہا ہوں' آنے والے وقت میں نہیں کہہ سکتا کہ کیا کروں گا۔ میں نے وہ قسم کھانے کی بعد سے اب تک انتہائی کوشش کی ہے کہ انسانی زندگی کو میرے ہاتھوں نقصان نہ پہنچے' میں ایک مہم جو رہا ہوں اور میں نے دنیا کے خطرناک ترین خطوں میں اپنے قدم پہنچائے ہیں اور بعض اوقات کبھی زندگی کی حفاظت کے لیے اور کبھی کسی قیمتی شے کے حصول کے لیے مجھے انسانی زندگی سے بھی کھیلنا پڑا ہے' لیکن اب اپنے ان گناہوں کا کفارہ ادا کر رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میری یہ توبہ قبول ہو گی یا نہیں۔"

میں خود اس کے الفاظ پر حیران تھا' خاصا مذہبی قسم کا انسان تھا' حالانکہ بظاہر نظر نہیں آتا تھا۔ مسزلارا کے بارے میں ابھی تک میرے ذہن میں عجیب سے شکوک و شبہات تھے حالانکہ مسزلارا کی شکل اور شخصیت کافی حد تک میرے شبہ کے مطابق تھی لیکن سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ایسا کیسے ممکن ہے' مارشل لارا تھوڑی دیر تک سوچ میں ڈوبا رہا پھر اس نے کہا۔

"خاصی پرانی بات ہو گئی ہے یہ' لیکن میرے لیے ہمیشہ نئی ہی رہتی ہے' واقعہ ہی

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

ایسا تھا جسے زندگی کے کسی لمحے فراموش نہیں کر سکتا۔ ہمالیہ کی ترائیوں میں' میں اپنے مہم جو ساتھیوں کے ساتھ خیمہ زن تھا۔ وہاں کی چند بلند چوٹیاں آج تک مہم جو افراد کے لیے چیلنج کا باعث بنی رہی ہیں۔ میں نے بھی وہ چیلنج قبول کیا تھا اور یہ عزم لے کر نکلا تھا کہ ان چوٹیوں کو ضرور سر کروں گا۔ میرے ساتھ جو لوگ گئے تھے وہ بڑے سخت مزاج اور اپنے فن کے ماہر تھے۔ ہم سب تمام تر انتظامات کے بعد نکلے تھے اور ہمیں یقین تھا کہ ہم ہمالیہ کی ان چوٹیوں کا چیلنج قبول کر لیں گے۔ یہ علاقہ انا پرنا کہلاتا ہے انا پرنا کے دامن سے بلندی کی جانب سفر کرنے کے لیے ہر چند کہ ہم نے تمام تر انتظامات کر لیے تھے اور اس بات سے مطمئن تھے کہ ہمیں اس چوٹی کو سر کرنے میں بہت زیادہ مشکل نہیں پیش آئے گی۔ بہرحال مہم جوؤں کی یہ ٹیم انا پرنا کی بلندیوں کی جانب چل پڑی۔ ہمیں مہم جوئی کا لطف آگیا تھا کیونکہ راستے اور چڑھائیاں ہماری توقع سے کہیں زیادہ خطرناک تھیں۔ تاہم ہم کامیابیوں کے جھنڈے گاڑتے ہوئے بلندی کی جانب جا رہے تھے اور پھر ہم اپنی اس مہم میں کامیابی کے قریب پہنچنے والے تھے کہ برفانی طوفان نے ہمیں آگھیرا اور نتیجہ بہت ہولناک نکلا۔ اتنا ہولناک کہ تم تصور نہیں کر سکتے۔ میری نگاہوں کے سامنے ایک ایک کر کے میرے چودہ ساتھی برفانی گڑھوں میں دفن ہو گئے۔ میں اس ویران چوٹی پر تنہا رہ گیا اور میری زندگی کا کوئی امکان باقی نہ رہا۔ اس وقت میں برف کے ایک ایسے گلیشئر پر بیٹھا ہوا بہتے ہوئے پانی پر سفر کر رہا تھا جو آہستہ آہستہ گھلتا جا رہا تھا۔ برفانی طوفان نے مجھے اس گلیشئر پر پہنچا دیا تھا اور جب میں گلیشئر پر قدم جما کر آگے بڑھنے کے بارے میں سوچ رہا تھا تو ہواؤں کے ریلے نے اس گلیشئر کو باقی برف سے جدا کر دیا۔ تب مجھے احساس ہوا کہ وہ پانی کی سطح پر ہے اور نیچے پانی ہی پانی ہے۔ ناقابل یقین حد تک گہرا پانی جو آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا ہے اور لازمی امر تھا کہ کہیں دور جا کر وہ بلندی سے نیچے گرتا ہوگا۔ گلیشئر پانی میں آہستہ گھل رہا تھا اور میں اس پر زندگی کو سمیٹے ہوئے بیٹھا تھا۔ خوف و دہشت سے میرے بدن کا سارا خون خشک ہو گیا تھا۔ تب نجانے کیسے میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اصل میں اس سے بھی بہت پرانی بات تھی۔ ایک مرتبہ میں مہم جوئی ہی کے سلسلے میں مصر جا نکلا تھا۔ مصر کے اہرام کی سیر کے دوران میری ملاقات ایک مسلمان شخص سے ہوئی۔ اس سے مذہب پر کافی گفتگو ہوئی اور اس نے مجھے مسکراتے ہوئے بتایا کہ اس کے مذہب میں ناامیدی کفر سمجھی جاتی ہے چاہے حالات کتنے ہی ناساعد کیوں نہ ہوں۔ اگر سچے دل سے اللہ کو پکارا لیا جائے تو پھر انسان کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ دل میں سچائی ہو۔ وہ الفاظ مجھے یاد آگئے اور میں نے سچے دل سے اللہ کو پکارا۔ میں نے کہا کہ اگر زندگی کا خاتمہ لازمی ہے تب تو مجبوری ہے لیکن میری مدد ہو گئی تو میں مذہب اسلام قبول کر لوں گا اور سچے دل سے مسلمان بن جاؤں گا۔ یہ الفاظ ختم ہوئے۔ گلیشئر گھل رہا تھا مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کچھ آوازیں میرے کانوں میں پڑی ہوں۔ اس وقت میں نیم دیوانگی کے عالم میں گلیشئر کے مختصر ہوتے ہوئے ٹکڑے پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک کچھ رسے میرے جسم پر آکر پڑے اور میں ان میں جکڑ گیا پھر مجھے کھینچنا شروع کر دیا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں ایک خشک جگہ موجود تھا۔ میں ہوش و حواس میں تھا لیکن مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میری روح عالم بالا میں سفر کر رہی ہو اور جو تصور اس وقت میرے دل میں تھا وہ صرف ایک حسین تصور تھا لیکن اس حسین تصور میں ایک حسین چہرہ بھی شامل ہو گیا۔ جس نے میرے جسم پر کمبل ڈالنے شروع کر دیے اور مجھے لاتعداد کمبلوں میں لپیٹ دیا گیا پھر میرے حواس کی قوتیں جواب دے گئیں۔ ہاں جب ہوش و حواس واپس آئے تو میں ایک خیمے میں تھا اور میرا جسم خوب گرم ہو رہا تھا۔ میرے اطراف میں آگ روشن تھی اور ایک نہایت خوب صورت شخصیت میرے سامنے موجود تھی۔ یہ مسٹر حمیدی تھے۔ ایک شاندار مہم جو جنہوں نے اپنی زندگی میں ہمالیہ کی بہت سی چوٹیوں کو پامال کر کے رکھ دیا تھا اور ان دنوں وہ انا پرنا کا سفر کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ان کی پوری ٹیم موجود تھی اور مکمل طور سے محفوظ' میری زندگی بچ گئی تھی۔ موت کو میں نے اتنے قریب سے دیکھا تھا کہ شاید ہی کسی نے اس طرح موت کے مزے لیے ہوں پھر میرے دل میں وہ تصور جاگا اور میرا رواں رواں تھرا گیا۔ میں نے دعا مانگی تھی' میں نے اس مصری عالم کے الفاظ پر تجربہ کر کے دیکھا تھا اور وہ تجربہ اتنا مکمل اور موثر ہوا تھا کہ اس کے بعد کسی قسم کا کوئی شک باقی نہیں رہتا تھا۔ میں نے مسٹر حمیدی سے اپنے ان جذبوں کا تذکرہ کیا اور وہ بے حد مسرور ہو گئے۔ ان کا تعلق پاکستان سے تھا' مذہباً" مسلمان تھے' بہرحال انہوں نے میرے اس جذبے کو سراہا اور کہا کہ جو وعدہ میں نے اللہ سے کیا ہے اسے پورا کروں۔

چنانچہ مائی ڈیئر ہٹ مین ریگو شاید تمہیں میری یہ بات پسند نہ آئے' شاید یہ سب کچھ سننے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

کے بعد تم مجھ سے برگشتہ ہو جاؤ کیونکہ مذہبی معاملات کچھ ایسے ہی ہوتے ہیں لیکن جو سچائی میں نے اپنے سینے میں اتاری میں اسے اس وقت چھپا نہیں پارہا۔ مصلحت نے مجھے کچھ عرصے کے لیے مجبور کیا کہ میں اپنا وہی پرانا نام برقرار رکھوں لیکن اب اس قدر مصلحت بھی دروغ گوئی کی حد میں شامل ہو جاتی ہے کہ جب میں تم سے حقیقتیں بیان کرتے بیٹھا ہوں تب بھی ان حقیقتوں کو مصلحت کے غلاف میں لپیٹ دوں۔ میں نے مذہب اسلام قبول کرلیا۔ میرا نام بھی اسلام احمد رکھا گیا' پھر بعد کی تفصیلات کچھ یوں رہیں کہ مسٹر حمیدی کی بیٹی شازیہ حمیدی سے میں بہت زیادہ متاثر ہوگیا اور پاکستان میں ہم دونوں کی شادی کر دی گئی' تمہارے سامنے یہ شازیہ حمیدی موجود ہے۔ یہ ہے میری بزدلی اور کمزوری کا قصہ' اٹلی میں میرا وسیع و عریض کاروبار پھیلا ہوا ہے۔ میں اس کاروبار کے سلسلے میں کچھ کارروائیاں کر رہا ہوں' جن کا تذکرہ اس وقت بے مقصد ہے' اصل میں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ نہ میں بزدل ہوں اور نہ ہی کمزور لیکن ایک وعدہ کر چکا ہوں۔ اپنے دین سے' اپنے مذہب سے اور وہ وعدہ نبھا رہا ہوں۔"

مارشل لارا خاموش ہوگیا لیکن میرے ذہن میں طوفان گڑگڑا رہے تھے' تو جو اندازہ میں نے مسز لارا کے بارے میں لگایا تھا وہ حرف بہ حرف درست ہے۔ مجھے اس خاتون کے چہرے میں اپنائیت محسوس ہوئی تھی' مجھے اپنے وطن پاک کی جھلکیاں نظر آئی تھیں اس کی شکل میں' لیکن ان کا طرز رہائش مقامی ہی تھا اس لیے میں کشمکش کا شکار تھا۔ یہ کشمکش لارا کے انکشاف سے دور ہوگئی تھی اور سچی بات یہ ہے کہ یہ جاننے کے بعد کہ وہ میرا ہم مذہب ہے اور ایک پاکستانی لڑکی کا شوہر' میرے دل میں اس کی عزت' اس کا مقام اس کی محبت' اس سے ہمدردی ہزار گنا بڑھ گئی تھی' میں خوشی اور مسرت سے کپکپا رہا تھا۔ بہرحال خاصی دیر اسی طرح گزر گئی' لارا نے مجھے دیکھ کر مایوسی سے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اندازہ ہے کہ تمہیں مایوسی ہوئی ہوگی ہر انسان کے اندر مذہب کا ایک حصہ ضرور ہوتا ہے مگر میرے دوست یہ ذاتی نظریات ہیں۔ اپنی اپنی ذات کے کچھ اہم پہلو ہیں' تم اپنی ذات میں جو بلندیاں رکھتے ہو خدا کے لیے ان سے نیچے آنے کی کوشش نہ کرنا۔"

"نہیں مسٹر اسلام احمد' میں آپ کے بارے میں کسی غلط اندازے سے نہیں سوچ رہا

بلکہ مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ واقعی کچھ انوکھی باتیں سنائی ہیں آپ نے مجھے اور کچھ انوکھی باتیں میں آپ کو سناؤں گا۔"

"اب بھی۔" مارشل لارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب بھی سے آپ کی کیا مراد ہے؟"

"میرا مطلب ہے وہ بچوں کی کہانی جو تم مجھ سے سننا چاہتے تھے اور جواب میں مجھے ایسی ہی بچکانہ کہانی سنانا چاہتے تھے اب بھی تمہارے ذہن میں موجود ہے۔ میں نے تو بہت بڑی حقیقت کا انکشاف کیا ہے' کیا تمہاری کہانی میری سنائی ہوئی اس کہانی کے ہم پلہ ہے؟"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' میں نے کہا۔

"وعدہ بھی کیا تھا شرط بھی ہے مائی ڈیئر اسلام احمد اور مسز شازیہ اسلام احمد' اگر میری کہانی آپ کو پسند نہ آئے تو میرا اور آپ کا تعلق ختم۔"

"نہیں بھئی' میں یہ کہانی بالکل نہیں سننا چاہتا اور اگر سنانے پر تلے ہی ہوئے ہو تو شازیہ ڈیئر وعدہ کرو کہ تم ہر قیمت پر اس کہانی پر پسندیدگی کا اظہار کروگی۔" شازیہ ہنس پڑی اب تک میں اسے مسز لارا کی حیثیت دیتا تھا لیکن اب مجھے وہ اپنی ایک بہن محسوس ہونے لگی تھی۔ میرے دل میں اس کے لیے جو جذبات پیدا ہوگئے تھے وہ ابھی ان کے تصور سے بھی ناآشنا تھی' میں نے اس کی جانب رخ کر کے کہا۔

"تو شازیہ تم نے اسلام احمد کو اردو نہیں سکھائی۔"

یہ الفاظ میں نے اردو میں ادا کیے تھی' شازیہ پر جیسے بم سا گر پڑا' خود مارشل لارا یا اب میں اسے اسلام احمد کہہ کر مخاطب کروں گا کے انداز میں عجیب سی کیفیت پیدا ہوگئی تھی' دونوں آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھ رہے تھے' شازیہ کے بدن میں تو تشنج سا پیدا ہوگیا۔ اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسلام احمد کو دیکھا اور بولی۔

"اردو' اردو بول رہا ہے۔"

"اس کا مطلب ہے کہ محترم اسلام صاحب بھی اردو سمجھتے ہیں۔"

"تم......... خدا کے لیے' خدا کے لیے مجھے یہ بتاؤ کہ تم اردو کیسے بول رہے ہو؟" شازیہ نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں نے کہا تھا کہ جواب میں جو کہانی میں سناؤں گا وہ کسی طور کم نہیں ہوگی' کیا تم دونوں اس کا اعتراف کرتے ہو؟"

"ہاں کیوں نہیں؟" اس بار اسلام احمد نے بھی اردو ہی میں کہا' ہرچند کہ اس کی اردو میں ٹوٹا پھوٹا پن تھا لیکن بہرطور وہ اردو سیکھ چکا تھا' میں نے قہقہہ لگایا اور کہا۔

"چلو یہ اچھا ہوا' یہاں تو اپنوں ہی سے ملاقات ہوگئی۔"

"کیا مطلب ہے' کیا مطلب ہے تمہارا تم تم کیا کیا مگر کیسے' کیا تم ہٹ مین ریگو نہیں ہو؟"

"یہ بات بہت مختلف ہو جاتی ہے ابھی تو میں نے کہانی کا آغاز بھی نہیں کیا مسٹر اسلام احمد' اصل کہانی تو اب شروع ہوگی۔"

"تم نے واقعی ہم دونوں کو چت کر دیا ہے' اس سے زیادہ سنسنی کبھی نہیں محسوس ہوئی اور اب میرے ذہن میں نجانے کیا کیا تصورات جاگ رہے ہیں؟"

"بات کو طول دینا میرے خیال میں غیر مناسب ہے ویسے یہ رات بے حد خوشگوار انداز میں اپنا سفر طے کر رہی ہے اور ہم ایک دوسرے سے بہت زیادہ روشناس ہوتے جارہے ہیں' مسٹر اسلام احمد! جب ڈراما اور سسپنس چل ہی رہا ہے تو آپ کو یہ بتانے میں بھی کوئی قباحت نہیں محسوس کرتا میں کہ مجھے آپ کی ان خفیہ فیکٹریوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہیں جن میں آپ وہ مشینیں تیار کرا رہے ہیں جو پاکستان کی ایٹمی منصوبہ بندی کے لیے بڑی کارآمد ہیں' ان فیکٹریوں میں جن انجینئروں کو تربیت دی جارہی ہے ان کے بارے میں بھی مجھے معلومات حاصل ہیں اور ان مشینوں کا جتنا بڑا حصہ پاکستان منتقل ہو چکا ہی اس کی تفصیل بھی میرے علم میں ہے۔"

اسلام احمد اور شازیہ احمد سکتے میں رہ گئے تھے اسلام احمد کے عضلات میں ایک عجیب سا کھنچاؤ محسوس کیا میں نے۔ اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر چاروں طرف دیکھا پھر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا پھر دوبارہ بیٹھ گیا پھر اس نے میرا جائزہ لیا اور اس کے بعد کرسی کی پشت سے ٹک گیا اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ نمایاں تھی۔ شازیہ نے کہا۔

"مسٹر ہٹ مین ریگو' آپ نے درحقیقت جو کچھ کر ڈالا ہے ہماری قوت برداشت سے بہت آگے کی چیز ہے۔ میں مؤدبانہ درخواست کرتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ ہمارے

دماغ پھٹ جائیں اور ہم اضطرابی طور پر کوئی ایسا عمل کر بیٹھیں جو ناخوشگوار ہو' براہ کرم آگے کی بات کیجئے۔ یہ انکشاف جو کچھ آپ نے کیا ہے سچ ہے یا جھوٹ ہے لیکن آپ کو اپنی شخصیت کی تشریح کر دینی چاہیے۔ آپ اتنی اچھی اردو بول رہے ہیں اور آپ آپ.........." شازیہ کا جملہ ادھورا رہ گیا۔ وہ آگے کی گفتگو نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ اسے کیا کہنا یا کرنا چاہیے۔ مارشل لارا یا اسلام احمد عجیب سی نگاہوں سے مجھے گھور رہا تھا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"ایک سوال کا جواب دو گے؟"

"ضرور۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"کیا تمہارے چہرے پر میک اپ ہے؟"

"ہاں۔"

"اور کیا تم پاکستانی ہو؟"

"ہاں۔" میں نے سادگی سے کہا لیکن میرے اس جواب پر دونوں پتھرا گئے۔ اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھتے رہے۔ میں نے انہیں اس سے زیادہ پریشان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ یہ خلاف اخلاق تھا۔ چنانچہ میں نے کہا۔ "ایک بار پھر وہی الفاظ دہراؤں گا۔ میں نے آپ لوگوں سے کہا تھا کہ آپ کے انکشاف کے جواب میں کچھ انوکھے انکشافات کروں گا۔ آپ نے اس وقت اسے بچکانہ بات کہا تھا۔"

"ہاں اور اب دل میں اس قدر شرمندہ ہوں کہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔"

"اوہ نہیں میرے دوست' شرمندگی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس گفتگو میں تھوڑی سی شگفتگی کا عنصر ہے اگر کوئی لفظ تمہارے معیار کے خلاف ہو جائے تو براہ کرم محسوس نہ کرنا۔" میں نے کہا۔

دونوں میاں بیوی بدستور حیران نگاہوں سے مجھے دیکھتے رہے پھر میں نے ہی کہا۔

"بہرحال جو انکشاف میں نے کیا ہے وہ غلط تو نہیں ہے خود تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے۔ میں اس کی حقیقت جاننا چاہتا ہوں۔"

"میں صرف ایک بات سوچ رہا ہوں مائی ڈیئر ریگو وہ یہ کہ تم جان بوجھ کر مجھ تک پہنچے ہو۔ میری تمہاری ملاقات اتفاقیہ نہیں ہے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

”ہاں اب انکشافات پر انکشافات کروں گا۔ میں جان بوجھ کر ہی تم تک پہنچا ہوں۔“

”مم مگر۔ وہ حملہ آور جنھوں نے آئس فیلڈ میں مجھ پر حملہ کیا تھا؟“

”میرے اپنے آدمی تھے اور وہ گھٹیا درجے کی فلموں کا ایک منظر تھا۔ جس میں عموماً ہیرو ہیروئن کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے ایسی دلیری کا مظاہرہ کرتا ہے کسی فلم میں بھی یہ منظر آج تک نہیں پیش کیا گیا ہو گا کہ کوئی مرد ایک مرد کو اپنی جانب راغب کرنے کے لیے اس قسم کا عمل کرے لیکن اسلام احمد میرے دوست تمہارے لیے مجھے یہ کرنا پڑا ہے۔“

وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ ”اور تمہارے اس ڈرامے نے میری کمر توڑ دی تھی۔ اچھی خاصی ضرب لگی تھی مجھے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ میں تمہارے سامنے اس کا اظہار نہیں کرسکا۔ آہ کیا تمہیں پاکستان سے یہاں بھیجا گیا ہے۔“

”پاکستان سے؟“

”ہاں۔“

”کیوں آپ کے ذہن میں یہ سوال کیوں آیا اسلام احمد؟“

”میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ تمہیں میرے تحفظ کے لیے ہی بھیجا گیا ہے۔“

”نہیں ایسی بات نہیں ہے۔“

”تت تو پھر۔“

”اصل میں میرا تعلق مافیا سے ہے۔ مافیا انٹرنیشنل سے اور میں مافیا کے ایک سرگرم کارکن کی حیثیت رکھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب بہت زیادہ تمہیں الجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مختصر تفصیل یہ ہے کہ آرمن‘ تمہارا یہودی پارٹنر یہ بات جان چکا ہے کہ تمہاری زیر زمین فیکٹریاں ایسا مواد تیار کر رہی ہیں جس سے پاکستان کو بہت سے مفادات پہنچتے ہیں اور جدید ترین ٹیکنالوجی میں تم پاکستان کی مدد کر رہے ہو۔ آرمن اگر چاہتا تو یہ انکشاف حکومت امریکہ پر بھی کر سکتا تھا لیکن تم اس کے قدیم پارٹنر بھی ہو اور اس کے علاوہ جو کچھ کر رہے ہو وہ بہت جدید نوعیت کا ہے۔ آرمن کو اس کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو چکی ہیں۔ غالباً مافیا کی امداد حاصل کرکے ایک سمت وہ اپنے دشمن وطن

پاکستان کے لیے یہ سہولتیں روک دینا چاہتا ہے اور دوسری سمت وہ ایک جدید نوعیت کی ایٹمی ٹیکنالوجی کو حاصل کرکے غالباً کسی ایسے ملک کے ہاتھ فروخت کرنے کا خواہشمند ہو گا جو ایٹمی معلومات میں بہت آگے بڑھنے چاہتا ہے۔ ایسے بے شمار ممالک موجود ہیں جو اس کی اس ٹیکنالوجی کو خرید سکتے ہیں بشرطیکہ یہ خفیہ طور پر اس کے ہاتھ آجائے۔ حالانکہ اس نے مافیا سے ابھی اپنے مقصد کا اظہار نہیں کیا لیکن مافیا سے رجوع کرنے کا مطلب اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔“

”اوہ مائی گاڈ اوہ مائی گاڈ تو بات یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ میں تو اپنے آپ کو بہت ذہین سمجھ رہا تھا اور میں نے جو یہ سب کچھ کیا تھا بڑی ہوشیاری سے کیا تھا لیکن اس کا راز فاش ہو گیا۔ آہ یہ کوئی حیران کن بات نہیں ہے کیونکہ آرمن شیطان صفت آدمی ہے اور وہ جو کچھ بھی نہ کرے کم ہے۔ اوہ ڈیئر شازیہ اس کا مطلب ہے کہ ہم سرعام عریاں ہو گئے۔“

شازیہ کے چہرے پر بھی عجیب و غریب تاثرات تھے۔ دونوں بری طرح نروس نظر آرہے تھے۔ میں نے سلسلہ گفتگو کو جوڑتے ہوئے کہا۔

”لیکن ان کی بدقسمتی ہے مسٹر اسلام احمد کہ میں مسلمان ہوں اور پاکستانی بھی ہوں۔ مافیا کی طرف سے جس وقت یہ ذمے داری میرے سپرد کی گئی تو میں نے اسی لمحے فیصلہ کرلیا کہ ان لوگوں کو بدترین نقصانات سے دوچار کروں گا۔ ظاہر ہے میرے وطن کے لیے کام ہو رہا ہے۔ میں بھلا اس کے خلاف کیسے دوسروں کو کامیاب ہونے دے سکتا ہوں۔“

میرے ان الفاظ سے دونوں میاں بیوی کے چہرے بحال ہوئے اور اسلام احمد نے کہا۔

”تت تو کیا تم واقعی.......... تم واقعی؟“

”آپ خود فیصلہ کرلیجیے مسٹر اسلام احمد کہ اگر میرے دل میں یہ سب کچھ نہ ہوتا تو میں اس کا انکشاف آپ کے سامنے کیسے کر سکتا تھا۔ میں نے اسی وقت طے کرلیا تھا کہ آپ کی مدد کروں گا۔“

”ہوں پھر تو میں کہوں گا کہ میں نے جس نیک نیتی سے اپنے کام کا آغاز کیا تھا اس

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

میں اب مجھے غیبی امداد حاصل ہو رہی ہے۔ ہاں اب میں یہ سب کچھ بتانے میں بالکل بھی عار محسوس نہیں کرتا کہ میں ذہن و دل سے مسلمان ہوں اور مسلم ممالک کے لیے بلکہ ہر مسلمان کے لیے اپنے دل میں نیک جذبے رکھتا ہوں۔ مجھے مسلمان ہونے کے بعد جس قدر مذہبی معلومات حاصل ہوئی ہیں انہوں نے مجھے اور متاثر کیا ہے۔ کیا حسین مذہب ہے یہ' یہ کتنا بڑا خاندان جو پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ ہر مسلمان ایک دوسرے کا بھائی۔ اور ہر ایک' ایک دوسرے کے لیے سینہ کشادہ کیئے ہوئے اس سے بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ گو مذاہب اسی قسم کا درس دیتے ہیں لیکن جتنا درس اسلام میں بھائی چارے پر دیا گیا ہے کسی اور میں نہیں۔" میرے دل میں دکھ کا ایک احساس جاگ اٹھا۔ یہ شخص تازہ تازہ مسلمان ہے اور اپنے دل میں نیک جذبے رکھتا ہے لیکن جو مسلمان صدیوں سے اس مذہب کے پیرو کار چلے آرہے ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے سے کتنی یگانگت اور محبت کرتے ہیں۔ اس کی مثال کم از کم میری نگاہوں سے دور نہیں تھی۔ یہ الفاظ گردنیں جھکا دیتے تھے اور دلوں میں شرمندگی پیدا کر دیتے تھے۔ یہ تازہ تازہ اس دین میں داخل ہونے والا شخص اگر یہ جان لے کہ ہمارے اندر آپس میں کس قدر پھوٹ اور اختلاف ہے' ہم ایک دوسرے سے کتنے فاصلے پر ہیں تو وہ یقینی طور پر سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ اس نے کون سا فیصلہ غلط کیا تھا۔

بہرحال یہ بعد کی باتیں تھیں اور اس احساس کو میں نے اپنے دل میں ہی رکھا تھا۔

اسلام احمد گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا پھر اس نے کہا۔

"تو اب......... اب کیا کرو گے؟ بتاؤ کیا کرو گے میں تو بری طرح پریشان ہو گیا ہوں۔ اس وقت تقریباً سترہ انجینئر اپنے کام کی آخری تکمیل میں مصروف ہیں اور اس کے بعد میں انہیں بخیرو خوبی اس تمام سازو سامان کے ساتھ پاکستان روانہ کرنے والا تھا جو انہوں نے تیار کرلیا ہے یوں سمجھ لو کہ جو کچھ میں نے اپنے طور پر اپنے پیارے وطن کو دیا ہے وہ اس کی ترقی میں سنگ میل ثابت ہو گا اور یہ جو بہترین انجینئر میں نے تیار کیے ہیں۔ ان کی زندگی بھی وطن کے لیے از حد ضروری ہے۔ اب تو میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ ان کی زندگیاں بھی خطرے میں پڑ گئی ہیں۔"

میرے اندر کسی قدر جوش بیدا ہو گیا۔ میں نے اسلام احمد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے

ہوئے کہا۔

"ہم بہت حقیر ہیں اسلام احمد' بہت معمولی سے لوگ ہیں لیکن کم از کم اپنی آرزو کا اظہار تو کر سکتے ہیں۔ میں اپنے اس عزم کا اظہار کیے بنا نہیں رہ سکتا کہ جب تک میری سانس میں سانس ہے نہ تو ان انجینئروں کو کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ ہی اس مشینری کو جو پاکستان کے لیے تیار کی گئی ہے۔"

میرے ان الفاظ سے اسلام احمد کے چہرے پر بھی جوش کے آثار پیدا ہو گئے اور اس نے مضبوطی سے میری کلائی تھامتے ہوئے کہا۔

"تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے کہا تھا کہ میں اس قدر امن پسند کیوں ہو گیا ہوں۔ اتنی اچھی جسامت رکھنے کے باوجود میرا سوچنے کا انداز اتنا نرم کیوں ہے' تو ستو میرے دوست اس کی وجہ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ بلاشبہ اپنے نئے دین میں داخل ہونے کے بعد میں نے دنیا سے لڑنا چھوڑ دیا ہے لیکن اس مقصد کے لیے اگر مجھے لڑنا پڑا تو مجھے ساتھی پاؤ گے۔ مجھے لڑنا مرنا آتا ہے اتنا کمزور نہیں ہوں میں۔ بس چونکہ شازیہ سے وعدہ کیا تھا اس لیے اپنے ہاتھ پاؤں چلانا چھوڑ دیے ہیں۔" میں مسکرانے لگا۔ اس نے کہا۔

"کمال کیا ہے تم نے ایک رات میں۔ نجانے کہاں کہاں پہنچ گئے۔ ویسے مجھے حیرت ہے۔ البتہ ایک سوال میں تم سے ضرور کروں گا میرے دوست۔"

"ہاں۔"

"اب اپنا نام تو بتا دو کم از کم مجھے۔"

"فیصل۔" میں نے جواب دیا اور شازیہ مسکرانے لگی پھر بولی۔

"اچھا مسٹر فیصل آپ کو میرے چہرے پر کوئی شبہ نہیں، آپ آخر پاکستانی ہیں۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان باتوں کو جانے دیجئے مسز شازیہ' میرا خیال ہے آپ کے خدوخال نے ہی میرے دل میں شکوک و شبہات پیدا کیے تھے۔"

"یہی تو میں سوچ رہی تھی کہ ہم ایک دوسرے کو چہرے سے پہچان سکتے ہیں' لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ میں اس سے قاصر ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیا میں آپ کا اصل چہرہ نہیں دیکھ سکتی۔"

"مناسب نہیں ہوگا' مسز شازیہ' کیونکہ جو میک اپ میں نے اپنے چہرے پر کیا ہوا ہے اگر وہ اتر گیا تو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

"ہاں میں جانتا ہوں مافیا کی جانب سے جو کارروائی کی گئی ہوگئی وہ معمولی نہیں ہوگی اور پھر یہ سب کچھ۔ اصل میں اسے اپنی خوش بختی کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جاسکتا' لیکن مائی ڈیئر فیصل تمہیں آخر مافیا میں شامل ہونے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔"

"بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں مسٹر اسلام احمد جنہیں ظاہر کرنے کو دل تو چاہتا ہے لیکن جنہیں ظاہر کرنا خود اپنے لیے موت کا باعث بن سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس سلسلے کو نظرانداز کر دیں گے۔"

"ٹھیک ہے بالکل ٹھیک ہے ایسی کسی بات کے لیے میں تمہیں قطعی مجبور نہیں کروں گا۔ جس کا بتانا تمہارے لیے ناممکن ہو۔" اسلام احمد نے فوراً جواب دیا۔ شازیہ کی متجسس نگاہیں میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں پھر اس نے مدھری سی مسکراہٹ کے ساتھ عجیب سے لہجے میں کہا۔

"نجانے آپ کیسے ہوں گے مسٹر فیصل' میں' آپ یقین کیجئے میں شاید اس سے زیادہ متجسس کبھی نہیں ہوئی۔ میرے خدا۔ میرے خدا۔ اگر ہمیں آپ کی یہ توجہ حاصل نہ ہوتی آپ مسلمان نہ ہوتے۔ پاکستانی نہ ہوتے۔ تو اس کا مقصد ہے کہ ہم مصیبتوں میں گرفتار ہو گئے تھے۔ مافیا کے کسی فرد کا ہماری جانب متوجہ ہو جانا کوئی معمولی بات تو نہیں ہے اور پھر آرمن' یہودی شیطان۔" شازیہ پر خیال انداز میں خاموش ہوگئی۔ میں نے اسلام احمد کو دیکھ کر کہا۔

"لیکن مجھے اس پر تعجب ہے اسلام احمد کہ آپ اتنے کٹر عقائد اور جذبے رکھنے کے بعد آرمن سے پارٹنر شپ پر کیوں تیار ہو گئے؟"

"نہیں مسٹر فیصل یہ بات نہیں ہے اصل میں میرا اس سے تعلق مسلمان ہونے سے بہت پہلے سے تھا اور یوں سمجھ لو کہ ہمارے یہ رشتے بہت قدیم تھے یعنی والدین کے دور کے اور یہ پارٹنر شپ مختلف شکلوں سے اس وقت سے چلی آ رہی تھی۔"

"میں سمجھ گیا۔ یہ مسئلہ تھا۔"

"ہاں۔"

پھر اسلام احمد نے شازیہ کی جانب دیکھ کر کہا۔ "صبح کی روشنی پھوٹ رہی ہے میرا خیال ہے اب ناشتے کی تیاری ہو جانی چاہیے۔"

شازیہ ہنسنے لگی پھر مجھ سے بولی۔ "یہ اسلام احمد کی کمزوری ہے کہ اگر وہ رات کو جاگ لیتے ہیں تو انہیں شدت سے بھوک لگتی ہے۔"

"واہ کیا خوبصورت کمزوری ہے۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں؟"

"بس یہ سمجھ لیں کہ ہم دونوں کا ایک ہی مزاج ہے۔" شازیہ ہنس پڑی تھی۔

"نجانے کیوں مجھے اپنے اس پاکستانی بھائی سے مل کر بہت ہی خوشی ہو رہی ہے۔ کاش میں آپ کا چہرہ بھی دیکھ سکتی۔"

"مجبوری ہے شازیہ' ورنہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔"

"ہاں ہاں میں سمجھتی ہوں۔" شازیہ نے کہا اور پھر بولی۔ "اچھا اب میں ناشتا بنانے جاؤں۔"

"اب اتنا وقت بھی نہیں گزارا ہے تھوڑی دیر اور انتظار کر لیں۔" میں نے کہا اور شازیہ بیٹھ گئی۔ اسلام احمد پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"اب جبکہ میرے اور آپ کے درمیان یہ واسطے ہو ہی گئے ہیں تو براہ کرم مجھے بتائیے اب میں کیا کروں۔ جس قدر تشویش زدہ اب میں ہوگیا ہوں اس سے پہلے اتنی تشویش مجھے کبھی نہیں تھی۔ بات ان سترہ انجینئروں کی بھی ہے اور اس منصوبے کی بھی۔ اگر باقی مشینری پاکستان نہ پہنچ سکی تو سارا معاملہ بے کار ہو جائے گا اور کم بخت آرمن اس جانب متوجہ ہوگیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہر ممکن طریقے سے یہ کارروائی کرے گا۔ ویسے مجھے اس بات پر حیرانی ہے کہ چلئے وہ لوگ تو آپ کے اپنے تھے یہ کون تھے جو مجھ پر حملہ آور ہوئے۔"

"ان کے بارے میں واقعی میں بھی نہیں جانتا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ آرمن کے ہی ساتھی ہوں۔"

"جب اس نے آپ کو اس کے لیے مقرر کر دیا تھا تو پھر اس حملے کی کیا ضرورت

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

تھی۔"

"وہ بے صبر انسان ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مجھ سے رجوع ہونے سے پہلے میرا مطلب ہے اس مسئلے کو مافیا کے سپرد کرنے سے پہلے ہی اس نے کچھ لوگوں سے رابطے قائم کیے ہوں۔"

"کاش ہمیں اس سلسلے میں کچھ معلوم ہو سکتا۔"

"کام تو ہو رہا ہے بہرحال دیکھیں گے کہ اور کیا ہو سکتا۔ ویسے تو میرا ذہن ہوٹل کے واقعہ کی جانب بھی جاتا ہے جہاں آپ پر ایک بار پہلے بھی حملہ ہوا تھا۔"

"ہاں لیکن میرے خیال میں وہ صرف اتفاق تھا۔"

"ہاں ہو سکتا ہے' نشے میں ڈوبے ہوئے اس شخص پر دیوانگی سوار ہوئی ہو اور اس نے یہ عمل کر ڈالا ہو لیکن اب میں سخت پریشان ہوں کیا کیا جائے اس بارے میں کیا کیا جائے۔"

"آپ پریشان نہ ہوں' مسٹر اسلام احمد یہ ذمے داری مجھ پر بھی عائد ہوتی ہے اور میں آخری وقت تک کوئی ایسی منصوبہ بندی کرلوں گا کہ کوئی کام کی بات ہو جائے۔ ویسے آپ یہ بتائیے کہ آپ کا پروجیکٹ اب کس مرحلے میں ہے؟"

"یوں سمجھ لیجیے کہ بالکل آخری لمحات ہیں بلکہ چند روز کے اندر اندر یہ سب کچھ تکمیل پذیر ہو جائے گا اور اس کے بعد میں اپنے دوستوں کو رخصت کروں گا۔"

"اگر ایسا ہو جائے تو اس کے بعد مسٹر اسلام احمد آپ کے لیے مزید مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ میرا مطلب ہے کہ مسٹر آرمن یہ بات منظر عام پر بھی لا سکتا ہے کہ آپ کیا کرتے رہے ہیں۔"

اسلام احمد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے آہستہ سے کہا۔ "نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ اب میں آپ سے کوئی بات چھپانا پسند نہیں کرتا۔ اصل میں' میں اپنا سرمایہ بہت عرصے سے پاکستان منتقل کر رہا ہوں اور اس کام کی تکمیل کے بعد میرا یہی ارادہ تھا کہ خفیہ طریقے سے وہاں پہنچ جاؤں اور سیاسی پناہ حاصل کرلوں۔ شازیہ اس سلسلے میں میری مدد کریں گی۔ ہمارے درمیان یہ سب کچھ طے ہو گیا ہے۔" میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے کہا۔

"ہوں تو بات اس پیمانے پر ہو رہی ہے۔ خیر یہ خوش بختی ہے میری بھی کہ مجھے آپ جیسا مذہب دوست انسان مل گیا۔ آپ کی ہر طرح سے مدد کرنا میرا فرض ہے۔"

"لیکن میں جس تشویش کا شکار ہوں اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔"

"آپ فوری طور پر یہ تمام تصورات اپنے ذہن سے نکال دیں۔ ویسے مجھے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ آرمن نے اپنی فطرت سے مختلف کام نہیں کیا ہے ایک جانب اس نے مافیا کا سہارا حاصل کیا ہے۔ دوسری طرف اپنے طور پر بھی تمام کارروائیوں میں مصروف ہے اور ان حالات سے باخبر رہنا چاہتا ہے۔"

"مجھ پر اس حملے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔"

"مگر اس سے اس نے مجھے محتاط کر دیا ہے۔ چنانچہ اب یہ ضروری ہے مسٹر اسلام احمد کہ میں آپ سے فاصلہ اختیار کرلوں۔"

"آہ اگر آپ مجھ سے دور چلے گئے فیصل تو مجھے عدم تحفظ کا احساس رہے گا۔"

"مجھے آپ سے دور جانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی بلکہ آپ سے ملاقاتیں کرتے رہنا تو مافیا کا ایک مقصد ہے۔"

"ارے ہاں ایک سوال میں آپ سے اور کرنا چاہتا ہوں۔"

"جی جی پوچھیے۔"

"اگر مافیا کو اس بات کا علم ہو گیا کہ آپ نے اس کے مقاصد کے خلاف کام کیا ہے تو کیا آپ کی زندگی خطرے میں نہیں پڑ جائے گی۔"

"بے شک پڑ جائے گی۔"

"تو اس کے لیے آپ کیا کریں گے۔ مافیا کے ہاتھ تو بہت دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔"

"جب آپ نے ایک اتنا بڑا قدم صرف اسلام کی محبت میں اٹھایا ہے تو کیا میں اپنی زندگی کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔"

"آپ میرے دوست ہیں نجانے کیوں مجھے آپ سے بہت زیادہ محبت ہو گئی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی بھی طرح آپ کو کوئی تکلیف پہنچے۔"

"اسے بس تقدیر پر چھوڑ دیں۔ تقدیر جو فیصلے کرتی ہے۔ وہی اٹل ہوتے ہیں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

انسان کے اپنے بس کی بات نہیں ہوتی۔"

"ہاں یہ تو ہے بہرحال پھر بھی میں آپ کو ہدایت کروں گا کہ آپ اپنے تحفظ کا بھی خاص خیال رکھیں۔ ابھی تک تو میرا خیال ہے آپ پر مافیا کو کوئی شک نہیں ہو سکا بلکہ میری قربت سے وہ لوگ یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ آپ اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ہاں میری ایک رائے اور بھی ہے؟"

"کیا؟"

"کم از کم آپ ان زیر زمین فیکٹریوں کا معائنہ کر لیں اپنے ان دوستوں سے مل لیں جو آپ کے ہم وطن ہیں ان سے گفتگو کر لیں۔"

"ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں لیکن آپ کس حیثیت سے مجھے ان سے ملوائیں گے۔"

"بس میں ان سے اتنا ہی کہوں گا کہ یہ ہمارے مقصد کے حامی ہیں اور مجھے ان پر پورا اعتماد ہے۔"

"ہاں میں یہ نہیں چاہتا کہ اس سے زیادہ کوئی بات ان سے کہی جائے۔"

"تو پھر کب چل رہے ہیں؟"

"اس کا فیصلہ آپ خود کریں گے مسٹر اسلام احمد۔"

"تو پھر کل ہی سہی۔"

"ٹھیک ہے۔"

شازیہ نے کچھ دیر کے بعد ناشتا تیار کر کے ہمارے سامنے لگا دیا اور ہم تینوں بے تکلفی سے کھانے میں مصروف ہو گئے شازیہ ہم وطن ہونے کی حیثیت سے مجھ سے بہت زیادہ متاثر تھی اور میری بڑی خاطرمدارات کر رہی تھی۔ اس نے اس بات کا اظہار الفاظ کی صورت میں بھی کیا۔

"بہت عرصے کے بعد مجھے اپنے کسی ہم وطن سے ملنے کا موقع ملا ہے لیکن افسوس اس کے اور میرے درمیان ایک چادر حائل ہے اور میری نگاہیں اس چادر کو عبور نہیں کر سکتیں مجھے اس کا افسوس ہے۔"

"بعض اوقات مصلحتوں کے لیے انسان کو اپنے آپ کو قابو میں رکھنا پڑتا ہے اور

یہ از حد ضروری ہے۔"

ناشتے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد طے یہ ہوا کہ ہم لوگ دو دو گھنٹے آرام کریں اور اس کے بعد تیار ہو کر فیکٹری کی طرف چل پڑیں۔

"میں اب تک کے پروگرام سے بہت مطمئن تھا لیکن ان لوگوں سے رخصت ہو کر اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے میرا ذہن مسلسل چکرا رہا تھا۔ اب تو ذمے داریاں اور بڑھ گئی تھیں۔ آرمن جیسے شیطان کو فنا کرنا میرے اس منصوبے میں شامل تھا جس کے تحت میں نے مافیا کی جانب رخ کیا تھا اور جس مقصد کے لیے میں نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی کون سی ایسی ترکیب ہو جس سے ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور اپنے وطن عزیز کے مفادات حاصل کیے جا سکیں۔ میرا ذہن یہ فیصلہ کرنے سے قاصر تھا۔ ہو سکتا ہے اس وقت اسلام احمد اور شازیہ گہری نیند سو رہے ہوں لیکن میری آنکھوں میں نیند کا شائبہ بھی نہیں تھا میں پوری طرح مستعد اور چاق و چوبند تھا اور میرا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا لیکن اس دو گھنٹے میں میرے ذہن میں کوئی ایسی واضح ترکیب نہیں آ سکی۔ جس سے میں اپنے پاکستانی بھائیوں کی زندگیوں کا تحفظ بھی کر سکوں اور وہ بقیہ مشینری اپنے وطن پہنچا سکوں۔ جب میرا ذہن ان تمام سوچوں میں ناکام رہا تو پھر میں نے بڑے خشوع و خضوع سے اٹھ کر وضو کیا۔ نماز پڑھی اور نماز کے بعد دعا مانگی کہ خداوند عالم مجھے کوئی ایسی غیبی امداد فراہم کر جس کی بنیاد پر میں اپنے اس کام کی تکمیل کر سکوں۔ یہ دعا مانگنے کے بعد دل کو ایک تقویت سی حاصل ہو گئی تھی اور دل میں یہ احساس جاگزیں ہو گیا تھا کہ پردہ غیب سے کچھ نہ کچھ ظہور پذیر ہو جائے گا۔ بعض اوقات انسان مکمل طور پر اس قسم کے معاملات میں اٹل ہو جاتا ہے۔"

میرا یہ اندازہ غلط تھا کہ اسلام احمد اس سلسلے میں تھوڑا بے پروا ثابت ہو گا کیونکہ نیند ایسی ہی چیز ہے اور رات بھر جاگنے کے بعد دو گھنٹے کی نیند لے کر اٹھ جانا ایک مشکل کام ہے۔ میں تو خیر جاگ ہی رہا تھا بلکہ اب پوری طرح چاق و چوبند تھا لیکن ٹھیک دو گھنٹے کے بعد اسلام احمد نے میرے کمرے کے دروازے پر ہلکی ہلکی دستک دی اور میں چونک کر دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو وہ مجھے دیکھ کر مسکرا دیا۔

"بھئی شازیہ ہم ہار گئے۔" اس نے کہا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیوں؟"

"بھئی دیکھو' یہ حضرت تو پوری طرح تیار ہوئے بیٹھے ہیں جبکہ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ انہیں جگانا اس وقت ایک ناخوشگوار کام ہوگا۔"

شازیہ مسکرانے لگی پھر بولی۔ "اب تم میرے پاکستانی بھائیوں سے صحیح معنوں میں مل رہے ہو۔"

"مگر تعجب ہے یہ بات میرے لیے ہمیشہ الجھن کا باعث رہے گی کہ اتنی نفیس شخصیت مافیا میں آخر کیوں شامل ہوئی؟"

"اس کا خیال تو میرے دل میں بھی ہے لیکن بہرطور جب فیصل نے ہم سے یہ کہہ دیا ہے کہ یہ بتانا اس کے لیے ایک ناخوشگوار عمل ہوگا تو پھر ہم اسے مجبور نہیں کریں گے۔" شازیہ نے کہا اور میں مسکرانے لگا پھر شازیہ بولی۔

"کیا خیال ہے ناشتے کا اعادہ کرلیا جائے۔"

"ارے نہیں بھئی اب تو بالکل گنجائش نہیں ہے اور پھر سچی بات یہ ہے کہ تھوڑی سی کسل بھی ہے طبیعت میں لیکن اپنے آپ کو چاق و چوبند رکھنا ضروری ہے۔"

"تو پھر مسٹر فیصل کیا خیال ہے آپ کا ہم لوگ چلنے کی تیاری کریں؟"

"میں تو تیار ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"تو پھر پندرہ منٹ مجھے اور دے دیں اس کے بعد ہم نکل جائیں گے۔" ٹھیک پندرہ منٹ کے بعد میں اور اسلام احمد کار میں بیٹھے ہوئے ان فیکٹریوں کی جانب جارہے تھے جن میں بظاہر مشینیں تیار کرنے کا کام ہوتا تھا لیکن انہی فیکٹریوں میں ایک انڈر گراؤنڈ جگہ ایسی بھی تھی جہاں اسلام احمد اپنا کام سرانجام دے رہا تھا۔ میں نے اسلام احمد سے کہا۔

"پاکستانی انجینئروں کو اس بارے میں کچھ بتانا صحیح نہیں رہے گا' انہیں دل جمعی سے ان کے کام میں مصروف رہنے دیا جائے نہ ہی میرا تعارف آپ کسی ایسی حیثیت سے ان سے کرائیں جن سے یہ ظاہر ہو کہ میں پاکستانی ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی تردد کا شکار ہوں کیونکہ اس سے ان کے ذہنوں میں ایک خلش بیدار ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ بہتر طریقے سے اپنا کام نہ کرپائیں۔"

اسلام احمد نے مسکرا کر گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ "یہ بات میرے دل میں بھی تھی لیکن میں اسے کہتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں آپ اسے غلط انداز میں محسوس نہ کریں مسٹر فیصل۔"

"نہیں مائی ڈیئر اب بھلا ہمارے درمیان اس قدر رابطے قائم ہونے کے بعد اس کی کیا گنجائش ہے۔" اسلام احمد مسکرا کر گردن ہلانے لگا۔

بالآخر ہم فیکٹری پہنچ گئے۔ ان عظیم الشان عمارتوں کو صرف فیکٹری کہہ دینا کافی نہیں تھا۔ بہت وسیع و عریض احاطے میں عمارتوں کا ایک جال پھیلا ہوا تھا اور وہاں کام ہو رہا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اسلام احمد یا سابق مارشل لارا معمولی آدمی نہیں تھا۔

ہرچند کہ فیکٹریوں میں آرمن کی پارٹنرشپ تھی لیکن بہرحال ان کا سارا نظام اسلام احمد سنبھالے ہوئے تھے اور یہ شخص صرف دین کی محبت میں اپنے کچھ جذبوں کی تسکین کے لیے اس عظیم الشان کاروبار کو چھوڑ کر پاکستان منتقل ہو رہا تھا۔ مجھ جیسے انسان کے لیے اس کا یہ جذبہ جس قدر و منزلت میں ہو سکتا ہے' میں سمجھتا ہوں کہ اب آپ خود بھی اس بارے میں اندازہ لگا سکتے ہیں۔ میری فطرت کے ذرے ذرے میں کوٹ کوٹ کر وطن کی محبت بھری ہوئی تھی اور وطن کے نام پر کاغذ کے ایک ٹکڑے کو بھی میں آسمان کی حیثیت دیتا تھا۔ بس اس پر میرے وطن کا نام لکھا ہو۔ چنانچہ میں نے دل و جان سے یہ بات طے کرلی کہ اسلام احمد کو اس کی منزل تک پہنچانا میری زندگی کا اولین مقصد ہے۔ باقی سارے مقاصد اس کے پس پشت ڈالے جاسکتے ہیں پھر میں نے ان کے زیر زمین فیکٹریوں کو دیکھا جہاں تک جانے کا راستہ بہت پراسرار تھا اور اس کے لیے اسلام احمد نے نجانے کتنی محنت سے ایسے لوگوں کو منتخب کیا ہوگا جو اس کے رازدار تھے اور اس نظام کو سنبھالے ہوئے تھے پھر میں نے وہاں انجینئروں سے بھی ملاقات کی' جوان العمر لوگ تھے۔ میرے وطن کی پیاری پیاری صورتوں سے آراستہ' سارے کے سارے محنت کش' وہ اپنے وطن کے لیے ایک ایسا خطرناک کارنامہ سرانجام دے رہے تھے جس میں لمحہ لمحہ زندگی کا خطرہ تھا۔ یہ ان بھاری مشینریوں کے ساتھ پاکستان جائیں گے۔ ان سے زیادہ قابل قدر میرے لیے اور کون ہو سکتا تھا۔ میں بہت محبت سے ان سے ملا۔ بہرحال انہیں اسلام احمد پر اعتبار تھا۔ اس لیے انہوں نے بھی کھلے دل سے مجھ سے ملاقاتیں کیں اور

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

میں نے وہاں ان کا طرز زندگی دیکھا۔ ان کے لیے وہیں رہنے کا بندوبست کیا گیا تھا اور ہر طرح کی آسائشیں فراہم کردی گئی تھیں۔ میں نے ان سے بہت سے سوالات بھی کیے اور انہوں نے بے تکان اس کے جواب دیے پھر میں نے ایک نوجوان سے پوچھ ہی لیا۔

"کیا تمہیں میرے سلسلے میں تجسس نہیں ہے دوست کہ میں کون ہو سکتا ہوں؟"

"بالکل نہیں۔"

"یہ بات انسانی فطرت کے خلاف نہیں ہے؟"

"جن حالات میں ہم لوگ یہاں رہ رہے ہیں ان کے تحت یہ بات انسانی فطرت کے خلاف بھی نہیں ہے۔"

"مطلب سمجھنا چاہتا ہوں۔"

"مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے زیر سایہ ہم لوگ کام کر رہے ہیں ہمیں اس کی قیادت پر مکمل اعتبار ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا کوئی بھی قدم ہمارے مفادات کے خلاف نہیں اٹھ سکتا۔"

میں نے تحسین آمیز نگاہوں سے اسلام احمد کو دیکھا تو اس نے آہستہ سے گردن خم کر دی۔ بہرطور میں نے ان لوگوں کو ان کاوشوں کی داد دی۔ ان سے سوالات کیے اور یہ پوچھا کہ یہاں وہ کس جذبے کے تحت کام کر رہے ہیں۔ کیا اس کے لیے صرف ایک ایسا مفاد کارگر ہو رہا ہے جس کے تحت انہیں بہترین مستقبل مل جائے گا یا پھر اس کے پس پردہ کوئی اور تصور بھی ہے۔ اس کے جواب میں ایک نوجوان نے کہا۔

"ہمارا مکمل مفاد اس کام سے وابستہ ہے اگر اس کے ذریعے ہمارے وطن کو ترقی ملی تو اس سے بہترین مصرف ہمارے زندگی کا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

"ہاں لیکن وطن کے بارے میں جو خبریں مختلف ذرائع سے ہمارے کانوں تک پہنچتی ہیں وہ ہمارے لیے بڑی تشویشناک ہوتی ہیں۔ ہم تو تعمیر وطن کے لیے دیار غیر میں اپنی زندگیاں داؤ پر لگائے ہوئے ہیں اور اہل وطن آپس میں ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں اور یہ تمام خراب حالات دنیا بھر کے اخبارات' ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا موضوع بنتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہمارے لیے باعث شرمندگی ہے۔" میں نے اس نوجوان کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا

"یہ صرف ذاتی سوچوں کا معاملہ ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا رہتا ہے۔ وطن عزیز پائیدار بنیادوں پر استوار ہے اور انشاء اللہ وہ اپنا وجود پورے وقار کے ساتھ برقرار رکھے گا۔ یہ سب کچھ عارضی چیزیں ہیں۔ اہل وطن بالآخر یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اپنی چھت کو ستونوں پر قائم رکھنا بے حد ضروری ہے۔ ستون کمزور ہوگئے تو وہ اس چھت کے ملبے تلے دب کر ختم ہو جائیں گے اور ایسا کوئی بھی وطن پرست نہیں چاہے گا۔ آپ لوگ اس سلسلے میں اپنے دلوں میں میل نہ لائیں۔"

بہت ساری باتیں کرنے کے بعد میں عجیب سے جذبوں سے سرشار وہاں سے واپس پلٹا تھا۔ ذہن میں شدید کرید تھی۔ بہت الجھن کا شکار تھا۔ بہرحال مارشل لارا یا اسلام احمد سے اتنے قریب رہنا اس لیے خطرناک نہیں تھا کہ میرے سپرد ڈیوٹی ہی یہ کی گئی تھی یعنی میرا نظریہ ہی یہ تھا کہ میں اس کی زیادہ سے زیادہ قربت حاصل کرکے اصلیت کا کھوج لگاؤں اور یہ معلوم کروں کہ بقول ان کے مارشل لارا کس انداز میں کام کر رہا ہے اور کون سا ایسا طریقہ کار ہو سکتا ہے جس کی بناء پر آرمن کے مفادات کی حفاظت کر سکوں۔

بہرحال اس کے بعد میں وہاں سے واپس پلٹا اور اپنے ان ساتھیوں کی خبرگیری بھی ضروری تھی جو مجھ سے تعلق رکھتے تھے اور یہ بالکل نہیں جانتے تھے کہ میری اصلیت کیا ہے۔ میں بس ہٹ مین ریگو کی حیثیت سے ان کا شناسا تھا۔ وہ سب میری طرف سے کوئی نیا حکم نہ ملنے کی وجہ سے اپنے اپنے معمولات میں مصروف تھے لیکن اس وقت وہ سب متجسس تھے ان میں سے ایک نے کہا۔

"مسٹر ریگو' ہم بہت پریشان تھے کیونکہ ہم یہ جائزہ لے چکے تھے کہ آپ اس وقت اپنے بہترین عمل میں مصروف ہیں اور آپ نے نہایت چابکدستی سے اپنا کام سرانجام دے لیا ہے اور مارشل لارا کے قریب رہ رہے ہیں۔"

"کوئی خاص بات؟"

"ہاں' بارسلونا سے۔ آپ کے لیے ایک پیغام وصول ہوا ہے اور جو شخص یہ پیغام لے کر ہمارے پاس پہنچا ہے ہم آپ کی اس سے ملاقات کرانا چاہتے تھے۔"

میں ایک دم چونک پڑا۔ بارسلونا میں سعید خان' لیفٹیننٹ اشمیر' کی حیثیت سے موجود تھا۔ خدا خیر کرے۔ بہرحال میں نے اس شخص کو طلب کرلیا جو بارسلونا سے آیا تھا۔ ایک

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

اشمیر س ہی تھا اور لیتھ اشمیر کا سرگرم کارکن' میں اسے جانتا تھا۔

سلام دعا کے بعد اس نے ایک چوکور ٹرانسمیٹر میرے سامنے کر دیا اور کہنے لگا۔

"یہ ایک ایسا ٹیلی فون ہے سر' جس کے نمبر دنیا کے کسی ڈائریکٹری میں نہیں ہو سکتے لیکن یہ ٹیلی فون ہی کے مانند کام کرے گا اور آپ بار سلونا سے نیپلز تک اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ یہ بڑی مشکل سے میں یہاں لانے میں کامیاب ہوا ہوں اور اس پر آپ مسٹر لیتھ اشمیر سے گفتگو کریں گے۔"

"ویری گڈ' کیا تم اسے آپریٹ کرنا جانتے ہو؟"

"سر میں ہی اس کا موجد ہوں اور مسٹر لیتھ اشمیر نے مجھے اس کے ساتھ آپ کے پاس بھیجا ہے۔"

"ویری گڈ' ویری گڈ تو پھر یہ گفتگو مجھے کس وقت کرنی ہے؟"

"مجھ سے کہا گیا ہے کہ آپ سے مناسب ملاقات ہوتے ہی میرا مطلب ہے کہ جیسے ہی ہمیں اس کا موقع ملے' میں اس سلسلے میں کوشش کر سکتا ہوں اور آپ مسٹر لیتھ اشمیر سے گفتگو کر سکتے ہیں۔"

"تو پھر دیر کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟" میں نے کہا اور اس نے گردن خم کر دی۔ بہت عجیب و غریب ایجاد تھی۔ ٹیلی فون تھا لیکن ٹیلی فون نہیں تھا۔ البتہ اس کی کارکردگی انہی ذرائع سے زیر عمل آتی تھی۔ اس طرح ان تمام گیٹ ویز کو شکست دے دی گئی تھی جو اپنا کنٹرول سسٹم رکھتے تھے۔

میں اس ایجاد کو دلچسپی کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور یہ میرے لیے انتہائی شاندار ایجاد تھی بشرطیکہ میری تحویل میں رہ سکے۔ آپریٹر اس مشین پر کوشش کرتا رہا ان کا اوپری حصہ کھولا گیا تو اس میں بے شمار بٹن نمودار ہو گئے۔ سائیڈ کے ایک حصے میں اسپیکر لگا ہوا تھا اور اسی کا آدھا حصہ مائیک کا کام دیتا تھا۔ بلاشبہ نایاب ایجاد تھی اور اس سے بہت سے فائدے حاصل کیے جا سکتے تھے۔ میرے دل میں معاً یہ خواہش بیدار ہوئی کہ اگر یہ میری تحویل میں رہے تو میں اسے ڈائمنڈ سٹی کے حوالے کر دوں جہاں اس سے فائدہ حاصل کر کے اس کی نقول تیار کی جائیں اور یہ میرے مفادات کے لیے کارگر ہو سکے۔ بہر طور یہ بعد کی باتیں تھیں پہلے مجھے یہ دیکھنا تھا کہ سعید خان مجھے کیا نئی ہدایات دینا چاہتا

ہے۔

آپریٹر اس پر مصروف رہا۔ ہلکی ہلکی کھرکھراہٹیں ابھر رہی تھیں پھر آپریٹر نے ایک سفید بٹن دبایا اور باکس سے آوازیں ابھرنے لگیں۔

"ٹی ٹی زیڈ' زیڈ ٹی زیڈ۔"

"گڈ۔" آپریٹر کی آواز سنائی دی پھر اس نے کہا۔

"کوڈ ریسیو کر لیا گیا ہے ٹی ٹی زیڈ زیڈ زیڈ ٹی زیڈ۔"

"کہیے کون صاحب ہیں کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"مسٹر لیتھ اشمیر سے بات کراؤ۔ میں بی فور بول رہا ہوں۔"

"اس کے لیے آپ کو ٹھیک آدھے گھنٹے بعد اشارہ موصول ہو گا آپ اشارہ ریسیور کریں۔"

"اوکے۔" آپریٹر نے کہا اور دو بٹن آف کر دیے پھر وہ میری جانب دیکھ کر بولا۔

"آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ہمیں آدھے گھنٹے انتظار کرنا ہو گا۔"

"ہاں میں جانتا ہوں اور اب مجھے اس کا طریقہ استعمال بتا دو۔ ظاہر ہے چیف سے جو گفتگو کرنی ہے۔ تنہائی میں کروں گا۔" میں نے کہا۔

"یس سر' آپ اسے دیکھ لیجیے۔ یہ نیلی روشنیاں فاصلے ختم کرتی ہیں اور جب ان کی آخری لائن ختم ہو جائے تو آپ یہ سفید بٹن دو دفعہ دبا دیجیے گا۔ اس سے پہلے جو اشارہ آپ کو موصول ہو گا وہ ان تین سرخ بٹنوں کے ذریعے ہو گا سرخ بٹن جب آپ کو سگنل دیں تو آپ یہ نیلا بٹن دبا دیجیے اس طرح وہاں سے رابطہ ہو جائے گا۔"

میں نے اس طریقہ کار کو بغور دیکھا اور اس کے بعد اسی عمارت کے ایک دوسرے حصے میں آ گیا جہاں یہ لوگ مقیم تھے۔ کمرے کا دروازہ اچھی طرح بند کرنے کے بعد میں نے اس ٹرانسمیٹر باکس کو سامنے رکھ لیا جو اپنی نوعیت کا واقعی عجیب تھا اور اس سے یقینی طور پر دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی گفتگو کی جا سکتی تھی۔ لیکن طریقہ کار وہی ٹیلی فون والا تھا۔ یعنی اس کے ذریعے ٹیلی فون سے لائن چرائی جا سکتی تھی۔ دلچسپ ایجاد تھی اور میں اسے کسی بھی قیمت پر اپنے ہاتھوں سے نہیں کھونا چاہتا تھا کیونکہ مستقبل میں یہ میرے اپنے وطن سے رابطہ قائم کرنے میں معاون ہو سکتا تھا۔ یقینی طور پر میرے شاندار

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

سائنس دان اس کو اچھی طرح سمجھنے کے بعد اسے اپنے لیے قابل استعمال بنالیں گے۔

آدھے گھنٹے تک میں مختلف سوچوں میں گم رہا۔ سعید خان کیا گفتگو کرنا چاہتا ہے یہ بات ذہن کے گوشوں میں رقص کر رہی تھی۔

آدھا گھنٹا بڑی مشکل سے گزرا اور اس کے بعد وہ تین سرخ بٹن اسپارک کرنے لگے۔ میں نے نیلا بٹن دبایا تو نیلی لائنوں کے سفر کا آغاز ہوگیا اور اس کے بعد جب آخری لائن بھی اپنی جگہ آکر رک گئی تو میں نے وہ سفید بٹن دو مرتبہ دبا دیا۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"چیف لیتھ اشمیر سے رابطہ قائم ہوگیا ہے۔ براہ کرم گفتگو کیجیے۔"

میں نے گفتگو پر آمادگی کا اظہار کیا تو چند لمحات کے بعد دوسری طرف سے سعید خان کی گڑگڑاتی آواز سنائی دی۔

"لیتھ اشمیر۔"

"آپ کا خادم ہٹ مین ریگو۔" میں نے جواب دیا۔

"کوڈ؟" لیتھ اشمیر نے پوچھا۔

"ڈی ٹی زیڈ' زیڈ زیڈ ٹی زیڈ۔"

"گڈ کہو کیسے جا رہے ہو؟"

"بالکل ٹھیک ہوں چیف آپ کے حکم کے مطابق عمل کیا جا رہا ہے۔"

"ہاں۔ یہ بات میرے علم میں ہے اور تمہاری کارکردگی کی رپورٹس مجھے ہائی کمان سے موصول ہوتی رہی ہیں۔"

"گویا ہائی کمان میرے سلسلے میں مستعد ہے۔"

"مافیا کبھی اپنا کام کسی ایک آدمی پر نہیں چھوڑتی' وہ مختلف پہلو سے کام کرتی ہے تم کبھی یہ نہ سوچنا کہ جو کچھ تم کر رہے ہو تنہا ہو کہیں بھی تم سے غلطی ہوئی تو تمہیں فوراً ٹوک دیا جائے گا۔"

"تھینک یو۔ تھینک یو ویری مچ سر۔" میں نے جواب دیا۔

"پروگرام میں کچھ تبدیلی نوٹ کرو۔"

"یس سر۔"

"مسٹر آرمن نے ہائی کمان سے درخواست کی ہے کہ اس پروگرام میں تھوڑی سی تبدیلی کر لی جائے۔ ہائی کمان کو اس کی اس درخواست پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"میرے لیے جو بھی حکم ہو مجھے بتا دیا جائے۔"

"مسٹر آرمن نیپلز آ رہے ہیں۔ وہ ہوٹل پی گیسٹ میں قیام کریں گے۔ پی گیسٹ روم نمبر دو سو اٹھارہ۔ ہمیں چونکہ اپنی خدمات اسی شکل میں انجام دینی ہیں جن میں مسٹر آرمن کی خواہش ہو۔ پہلے وہ جو کچھ چاہتے تھے۔ اس کی تکمیل کے لیے ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں لیکن اب اس کے بعد وہ اپنے پروگرام میں جو تبدیلی کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں خصوصی معاوضے پر اس پر بھی اعتراض نہیں ہے۔ مسٹر آرمن کے ساتھ ایک اور صاحب مسٹر ڈی ڈی جیوا بھی آ رہے ہیں ان کے سامنے تم ہر طرح کی گفتگو کر سکتے ہو۔ کیونکہ وہ آرمن کے بھروسے کے آدمی ہیں۔ باقی تفصیل تمہیں آرمن خود ہی بتائیں گے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہائی کمان کی ہدایت ہے کہ مسٹر آرمن نے اپنے پروگرام میں جو تبدیلی کی ہے اس میں ان سے تعاون کیا جائے۔ ریکی گولڈ اس سلسلے میں کام کر رہا ہے اور میں نے آر۔ این پینل کو طلب کر لیا ہے۔ آر این پینل بہت جلد تم سے رابطہ قائم کرے گا اور اپنی رپورٹ دے گا۔ میں اس سلسلے میں یہ ضروری سمجھتا تھا کہ تمہاری مدد کے لیے آر۔ این پینل کو ہوشیار کردوں اور میں نے یہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد کے معاملات میں تم سے جس وقت بھی موقع ملا ڈسکس کر لوں گا۔"

میں نے ایک لمحے کے لیے اس آر این پینل کے بارے میں سوچا۔ یہ یقینی طور پر کوئی خفیہ گفتگو تھی اور سعید خان نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ آر' این' آر۔ این اور دوسرے لمحے میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ آر۔ این کا مطلب تھا رشید ناگی۔

"ہیلو' کس سوچ میں ڈوب گئے؟"

"نہیں سر میں سمجھ گیا ہوں' آر۔ این پینل سے میرا مکمل تعاون رہے گا لیکن کیا آر این پینل والے مجھے خود تلاش کر لیں گے؟"

"انہیں تمام تر ہدایات کے بعد وہاں بھیجا جائے گا کیونکہ اس بارے میں جو کچھ بھی کرنا ہوگا اس میں ہمیں آر۔ این پینل کی مدد درکار ہوگی۔ مزید جس طرح بھی مناسب

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM

سمجھا جائے گا' کیا جائے گا۔ آر۔ این پینل تم سے خود رابطہ قائم کرلے گا۔ اس کے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"تھینک یو۔ تھینک یو ویری مچ سر۔"

"کیا تم اس کارروائی سے مطمئن ہو؟" سعید خان نے سوال کیا۔ میں جانتا تھا کہ اس وقت اس پر کیا بیت رہی ہو گی اور مجھ سے اس انداز میں گفتگو کرتے ہوئے اسے کتنی مشکلات سے گزرنا پڑ رہا ہو گا لیکن اس کی بے پناہ صلاحیتوں کو مدنگاہ رکھتے ہوئے میں جانتا تھا کہ سعید خان معمولی ذہن کا مالک نہیں ہے اور یقینی طور پر اس نے یہ بھی ایک شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ آرمن کا پروگرام کس طرح تبدیل ہوا ہے میں نہیں جانتا تھا۔

"ہیلو' تم پھر سوچ میں ڈوب گئے۔"

"نہیں سر' سب کچھ ٹھیک ہے اور کوئی حکم میرے لیے۔"

"نہیں بالکل نہیں' بس تم مطمئن رہو اور ہاں اس شخص کو بلا لو اگر وہ تمہارے پاس موجود نہیں ہے جس نے تمہیں یہ ٹرانسمیشن باکس دیا ہے۔"

"آپ لائن پر ہیں چیف۔"

"ہاں میں اس کا انتظار کر رہا ہوں۔"

"میں برق رفتاری سے وہاں سے باہر نکلا اور اس شخص کو بلا لیا۔ سعید خان نے لیتھ اشمیر کی حیثیت سے کہا۔"

"اور تم اب یہ باکس اس کے حوالے کر دو۔ آیندہ یہ اسے ہینڈل کرے گا۔ اگر تمہاری مدد کی ضرورت پیش آئی تو یہ تم سے مدد طلب کرلے گا تاکہ میرا اس سے تعلق قائم رہے۔"

"اوکے چیف اوکے۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔" آپریٹر نے کہا۔

"ہٹ مین رنگو؟"

"یس سر۔"

"اور کوئی خاص بات جو تم مجھ سے ڈسکس کرنا چاہو۔"

"نہیں چیف۔ بس اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب تک مسٹر آرمن۔ یہاں نہ پہنچ

جائیں میں اپنی سرگرمیوں کو کس شکل میں رکھوں۔"

"مجھے علم ہے کہ تم مارشل لارا تک پہنچ چکے ہو اور اس کے اچھے دوستوں میں شامل ہو گئے ہو۔ اپنا یہ سلسلہ جاری رکھو اور اس سے تمہیں مارشل لارا کے پروگراموں میں مدد ملے گی۔"

"اوکے چیف تھینک یو ویری مچ۔"

اوور اینڈ آل۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے بعد لائن بے جان ہو گئی۔

"آپریٹر نے باکس کو بند کرنے کا طریقہ مجھے بتایا اور پھر یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ میرے بدن میں شدید سنسنی اور اینٹھن تھی۔ سعید خان نے ہائی کمان سے ملنے والا نیا پیغام مجھے بحسن و خوبی پہنچا دیا تھا اور اب مجھے اسی کے مطابق عمل کرنا تھا لیکن آرمن کے منصوبے میں کیا تبدیلی ہوئی ہے۔ یہ بات مجھے ذہنی طور پر تشویش کا شکار کر رہی تھی۔ یقینی طور پر سعید خان نے رشیدناگی کا سہارا بے مقصد ہی نہیں لیا ہو گا پھر ایک اور خیال میرے دل میں آیا وہ یہ کہ میں نے بڑے اہتمام سے دعا مانگی تھی کہ میری اس سلسلے میں مدد کی جائے اور یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ میری دعا قبولیت کا شرف حاصل کر چکی ہے اور یقینی طور پر اب اس نئی تبدیلی سے مجھے کچھ ایسے فائدے حاصل ہوں گے جو اس وقت تک میرے ذہن میں نہیں تھے۔ جہاں تک معاملہ اسلام احمد کا تھا تو میں دل و جان سے اس کا ساتھی تھا اور اس کی اس خواہش نے مجھے اور متاثر کیا تھا۔ جس کے تحت وہ اپنے یہ چھوٹے موٹے مفادات چھوڑ کر پاکستان منتقل ہونا چاہتا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ایک اور نئی اور شاندار مہم میرا انتظار کر رہی ہو۔ بہرحال ذہنی طور پر میں اس مہم کی انجام دہی کے لیے مکمل طور پر تیار تھا۔

☆☆☆☆☆

اس کے بعد کے حالات جاننے کے لیے
نامور سیریز کا شاہکار
"روح کے صحرا" پڑھیں

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM